

تراویح کے مسائل

کا انسائیکلو پیڈیا

مفتی محمد اعظم الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العماز کراچی

DATA ENTERED

تراویح

کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف

مفتی محمد عامر الحق صاحب اقا سی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العجاہ کراچی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب: تراویح کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

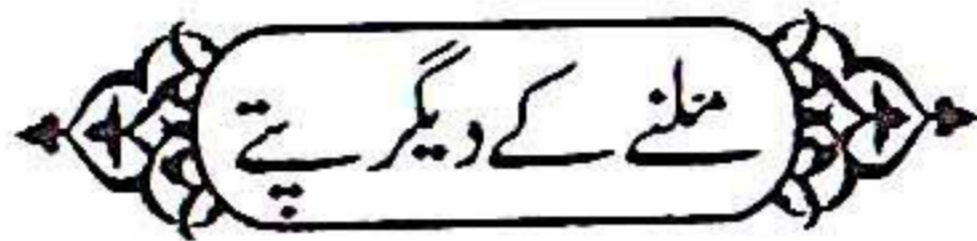
طباعت: دوم ۱۴۳۶ھ - ۲۰۱۵ء

ناشر: بیئٹ البعناز کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارشل ٹن روڈ کراچی - 74400

فون: 0304-2191710, 0333-3136872, 0302-2205466

ای میل: baitulammar2004@gmail.com
qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com



❖ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن - 021-34927159

❖ الحجاز پبلشر کراچی، بنوری ٹاؤن - 0314-2139797

❖ مکتبہ القرآن، بنوری ٹاؤن - 021-34856701-2

❖ مکتبہ العلوم، بنوری ٹاؤن - 0333-3227706

❖ مکتبہ طییبہ، بنوری ٹاؤن - 021-34915948

❖ مکتبہ قاسمیہ، بنوری ٹاؤن - 0321-2357200

❖ مکتبہ امام محمد، بنوری ٹاؤن - 0300-2714245

❖ مکتبہ المعارف، بنوری ٹاؤن - 021-34127553

❖ دار البشائر، بنوری ٹاؤن - 0334-2659744

❖ مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوسٹہ - 081-2662263

❖ ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان - 061-4540513

❖ ادارۃ النور، بنوری ٹاؤن - 0324-2855000

❖ مکتبہ عرفان، بنوں - 0334-8825488

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
۴۳	عرض مؤلف
۴۵	مقدمہ
۴۵	تراویح کا معنی
۴۵	”تراویح“ نام رکھنے کی وجہ
۴۶	تراویح کی نماز کی ابتدا
۴۷	تراویح کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں
۵۰	تراویح کی نماز خلفائے راشدین کے دور میں
۵۲	مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں تراویح
۵۴	بیس رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہے
۵۵	بیس رکعت تراویح آئمہ اربعہ کا دماغی اختراع نہیں
۵۵	حدیث کو امت قبول کر لے
۵۶	تصحیح و تضعیف
۵۶	مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا
۵۷	تراویح نماز ہے یا نہیں؟
۵۸	انگریز حکومت سے انعام میں جاگیر حاصل کرنے والے کا فتویٰ
۵۹	تراویح کو تہجد کہنا
۶۰	تہجد اور تراویح میں فرق

۵۹-۵۹-۲۵/۱۵

صفحہ نمبر گھسی

۲۱۵

۱

صفحہ نمبر	عنوان
۶۲	بیس رکعت تراویح سے روکنے والا.....
۶۳	تراویح آٹھ رکعت کہنے والوں سے صرف ایک سوال.....
۶۳	بیس رکعت تراویح کو بدعت کہنا.....
۶۴	دوستوں کو ضائع کرنا.....
۶۵	تبلیغی جماعت اور آٹھ رکعت تراویح کہنے والوں کی جماعت.....
۶۶	مرفوع حدیث سے ثابت نہیں.....
۶۷	بیس رکعت تراویح میں میڈیکل فائدہ.....
﴿..... آ.....﴾	
۷۰	آٹھ رکعت تراویح پڑھانے والے امام کے پیچھے وتر پڑھے یا نہیں؟
۷۰	آٹھ رکعت تراویح پڑھنے اور پڑھانے کا حکم.....
۷۰	آٹھ رکعت تراویح میں قرآن ختم کرنے کا حکم.....
۷۱	آخری رکعتوں میں جہر کیا.....
۷۱	آیات سجدہ کی تلاوت کا فائدہ.....
۷۲	آیت سجدہ ان جگہوں پر نہ پڑھے.....
۷۲	آیت سجدہ ایک ہی مجلس میں بار بار پڑھے.....
۷۲	آیت سجدہ ایک ہی مجلس میں بار بار سننے.....

صفحہ نمبر	عنوان
۷۵	آیت سجدہ ایک ہے پڑھنے والے دو ہیں
۷۵	آیت سجدہ بھول گیا
۷۵	آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ نہیں کیا
۷۶	آیت پڑھ کر سجدہ نہیں کیا اور نماز ختم ہوگئی
۷۶	آیت سجدہ پڑھ کر کتنی دیر میں سجدہ کرنا چاہیے؟
۷۷	آیت سجدہ تلاوت کرنے پر کتنے سجدے کرنے ہیں؟
۷۷	آیت سجدہ تلاوت کی نیت کے بغیر پڑھ لی
۷۸	آیت سجدہ تلاوت کے دوران آہستہ پڑھے
۷۸	آیت سجدہ دل میں پڑھی
۷۸	آیت سجدہ دوسرے شفعہ میں بھی پڑھی
۷۸	آیت سجدہ سن کر بعض مقتدی سجدے میں اور بعض رکوع میں چلے گئے
۷۹	آیت سجدہ سن کر رکوع میں چلا گیا
۷۹	آیت سجدہ سورت کے ختم پر ہے
۸۰	آیت سجدہ کسی سے سننا
۸۱	آیت سجدہ نماز دوبارہ پڑھتے وقت دوبارہ پڑھی
۸۱	آیت سجدہ نماز کی حالت میں دوسرے سے سن لی
۸۱	آیت سجدہ واعظ سے سنی جائے

صفحہ نمبر	عنوان
۸۲	آیت کا تکرار کرنا.....
۸۲	آیتیں رہ گئی ہیں.....
﴿..... الف.....﴾	
۸۳	ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے سوال.....
۸۳	اپنی مسجد چھوڑ کر دوسری مسجد میں جانا.....
۸۳	اجرت.....
۸۳	اجرت کا ختم قرآن سننے سے سورت تراویح بہتر ہے.....
۸۳	اجرت کے بغیر تراویح پڑھانے والا حافظ نہ ملے تو.....
۸۴	ادھر ادھر سے پڑھنا.....
۸۴	استاد ایک ہی آیت سجدہ کئی بچوں کو پڑھاتا ہے.....
۸۵	اقتدا میں غلطی.....
۸۵	التحیات امام کے پیچھے پوری نہ ہو.....
۸۶	”اللہ اکبار“ کہنا.....
۸۶	”الم تر کیف“ سے تراویح پڑھنا کب سے شروع ہوئی؟.....
۸۶	امام آیت سجدہ بھول گیا.....
۸۷	امام الگ الگ ہے.....
۸۷	امام بیٹھ کر تراویح پڑھائے.....

صفحہ نمبر	عنوان
۸۷	امامت کا حق تراویح میں کس کو ہے؟
۸۷	امام دعا کے الفاظ کو اپنے لیے خاص نہ
۸۸	امام رکوع کے بعد قنوت پڑھے تو مقتدی کیا کرے؟
۸۸	امام رکوع میں
۸۹	امام صرف فرض پڑھائے اور حافظ تراویح اور وتر پڑھائے
۹۰	امام قنوت پڑھے بغیر رکوع میں چلا گیا
۹۰	امام کی ذمہ داری تراویح میں قرآن سنانا ہے یا نہیں؟
۹۰	امام کے پیچھے مقتدی کی التحیات پوری نہ ہو
۹۰	امام کے رکوع کے انتظار میں بیٹھے رہنا
۹۱	امام نے رکوع کر لیا مگر مقتدیوں کی دعائے قنوت باقی ہے
۹۱	امرد
۹۱	انتظار کرانا
۹۲	انتظار کرنا
۹۲	انتقال ہو جائے
۹۲	انگریزی بال رکھنے والے کی امامت
۹۲	ائمہ قراءت کی اتباع تلاوت کے اندر ہے نماز میں نہیں
۹۳	ایک آیت کو بار بار پڑھنا

صفحہ نمبر	عنوان
۹۴	ایک امام کے پیچھے فرض اور دوسرے کے پیچھے تراویح پڑھنا.....
۹۴	ایک حافظ کا چند جگہ ختم کرنا.....
۹۴	ایک سجدہ رہ گیا.....
۹۴	ایک شخص دو جگہ تراویح پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟.....
۹۵	ایک مسجد میں دو جگہ تراویح.....
۹۶	ایک مسجد میں دو حافظوں کا سنانا.....
۹۶	ایک مسجد میں دوسری جماعت.....
۹۶	ایک ہی رکعت پڑھی گئی.....
﴿ ب ﴾	
۹۸	بازگشت.....
۹۸	بالغ ہو گیا مگر ڈاڑھی نہیں نکلی.....
۹۸	بچے کو سامع بنانا.....
۹۹	بچے کی زبان سے آیت سجدہ سن لی.....
۹۹	بچے کے پیچھے تراویح پڑھنا.....
۱۰۰	براڈ کاسٹ.....
۱۰۰	”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ ختم میں پڑھنا.....
۱۰۱	”بسم اللہ“ بلند آواز سے پڑھنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۰۲	”بسم اللہ“ تسبیح کی جگہ پڑھ لی
۱۰۲	”بسم اللہ“ زور سے پڑھنا
۱۰۳	”بسم اللہ“ کا سورہ اخلاص کے ساتھ پڑھنا
۱۰۴	”بسم اللہ“ کے بارے میں امام اعظم رحمہ اللہ کا مسلک
۱۰۵	بعد میں آنے والے
۱۰۵	بقیہ تراویح کب پڑھیں؟
۱۰۶	بلا ضرورت لقمہ دینا
۱۰۶	بھولتے وقت ادھر ادھر سے پڑھنا
۱۰۶	بھول جانے کی وجہ سے سوچنا
۱۰۶	بیٹھ کر تراویح پڑھائے
۱۰۶	بیٹھ کر سجدہ تلاوت کرنا
۱۰۶	بیٹھ کر نماز پڑھنے میں نظر کہاں رکھیں؟
۱۰۶	بیٹے کے پیچھے تراویح پڑھنا
۱۰۷	”بیس رکعت پوری ہو گئیں“ سمجھ کر وتر کی نیت باندھ لی
۱۰۷	بیس رکعت تراویح کا ثبوت
۱۰۸	بیس رکعت تراویح مانتا ہے، لیکن کمی بیشی کرتا ہے
۱۰۹	بیس رکعتوں کی نیت ایک مرتبہ ہی کرنا

صفحہ نمبر	عنوان
۱۰۹	بے وضو سجدہ تلاوت کرنا
۱۰۹	بے وضو عشاء کی نماز پڑھی
۱۰۹	بے وضو قلمہ دینا
﴿ پ ﴾	
۱۱۰	پانچ رکعت پڑھنے کا حکم
۱۱۰	پانچویں رکعت میں شامل ہوا
۱۱۱	پرنده سے آیت سجدہ سن لی
۱۱۱	پلنگ پر سجدہ کرنا
۱۱۱	پندرہ سال سے کم عمر کے لڑکے
۱۱۲	پہلی رکعت میں بیٹھ کر کھڑا ہوا
۱۱۳	پہلی رکعت میں قنوت پڑھ لی
۱۱۳	پہلی رکعت میں کتنی دیر بیٹھنے سے سہو سجدہ لازم آتا ہے؟
۱۱۳	پیچھے بیٹھ کر گفتگو کرنا
﴿ ت ﴾	
۱۱۴	تاخیر واجب
۱۱۴	تراویح
۱۱۶	تراویح ایک سلام میں کتنی رکعت پڑھنا جائز ہے؟

صفحہ نمبر	عنوان
۱۱۶	تراویح ایک مسجد میں دو جگہ پڑھنا.....
۱۱۶	تراویح بیس رکعت سنت ہیں.....
۱۱۸	تراویح بیس رکعت ہیں.....
۱۱۹	تراویح پر اجرت لینے کا حکم.....
۱۲۰	تراویح پڑھانا امام کی ذمہ داری نہیں ہے.....
۱۲۱	تراویح پڑھانے کے لیے مستقل امام رکھنا.....
۱۲۱	تراویح پڑھے اور دن میں روزہ نہ رکھے تو.....
۱۲۲	تراویح پورے رمضان میں پڑھنا سنت ہے.....
۱۲۳	تراویح ترک کر دی تو وتر کیسے پڑھے؟.....
۱۲۳	تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنا.....
۱۲۴	تراویح چھوڑنا.....
۱۲۶	تراویح چھوڑنے والا.....
۱۲۶	تراویح ختم ہونے پر مٹھائی تقسیم کرنا.....
۱۲۶	تراویح دو مرتبہ پڑھانا.....
۱۲۷	تراویح روزے کے تابع نہیں.....
۱۲۸	تراویح سب کے لیے سنت ہے.....
۱۲۸	تراویح سمجھ کر وتر میں اقتدا کرنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۲۸	تراویح سنت ہے.....
۱۲۹	تراویح سے پہلے مروجہ سلام پڑھنا.....
۱۳۰	تراویح شروع ہوگئی تو کیا کرے؟.....
۱۳۰	تراویح شروع ہونے کے بعد آیا.....
۱۳۰	تراویح عشاء کے تابع ہے.....
۱۳۱	تراویح فاسد ہوگئی.....
۱۳۱	تراویح کا وقت.....
۱۳۲	تراویح کب تک رہتی ہے؟.....
۱۳۲	تراویح کب سے شروع ہوتی ہے؟.....
۱۳۲	تراویح کو شمار کرتے رہنا.....
۱۳۲	تراویح کون سی مسجد میں افضل ہے؟.....
۱۳۳	تراویح کی ابتدائی رکعات میں منزل زیادہ پڑھنا.....
۱۳۳	تراویح کی جماعت شروع ہوگئی.....
۱۳۴	تراویح کی دو جماعتیں کرنا.....
۱۳۴	تراویح کی رکعات اور غیر مقلدین.....
۱۳۷	تراویح کی قضا.....
۱۳۷	تراویح کی کچھ رکعات تہجد میں پڑھنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۳۹	تراویح کی کچھ رکعتیں چھوٹ جانے پر پہلے تراویح پوری کرے یا وتر؟
۱۳۹	تراویح کی نماز دو رکعت کر کے پڑھیں.....
۱۳۹	تراویح کی نماز عشاء کے فرض سے پہلے پڑھ لی.....
۱۴۰	تراویح کی نیت.....
۱۴۰	تراویح کے بعد دعا کرنا.....
۱۴۰	تراویح کے لیے حافظ کا تقرر.....
۱۴۱	تراویح گھر پر پڑھنا.....
۱۴۱	تراویح گھر میں پڑھنا.....
۱۴۲	تراویح میں اجرت لینا اور دینا.....
۱۴۳	تراویح میں امامت کا حق.....
۱۴۴	تراویح میں ایک ختم سے زیادہ پڑھنا.....
۱۴۴	تراویح میں بھی سہو سجدہ واجب ہوتا ہے.....
۱۴۴	تراویح میں حافظ کا انتقال ہو جائے.....
۱۴۴	تراویح میں ختم قرآن پر اجرت لینا.....
۱۴۵	تراویح میں رکوع کا انتظار کرنا.....
۱۴۵	تراویح میں سجدہ تلاوت کا اعلان کرنا.....
۱۴۵	تراویح میں سہو سجدہ واجب ہو اور سجدہ نہیں کیا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۴۵	تراویح میں قرآن مجید ختم کرنا.....
۱۴۵	تراویح میں نفل کی نیت سے شریک ہونا.....
۱۴۶	تراویح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے.....
۱۴۷	ترویجہ.....
۱۴۷	ترویجہ کی دعا کا ثبوت.....
۱۴۸	ترویجہ کی مقدار بیٹھنا.....
۱۴۸	ترویجہ میں کتنی دیر بیٹھنا چاہیے؟.....
۱۴۹	ترویجہ میں وعظ کہنا.....
۱۴۹	ترویجہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا.....
۱۵۰	ترویجہ میں تسبیح آہستہ پڑھے.....
۱۵۰	ترویجہ میں دعا کے بعد بلند آواز سے درود پڑھنا.....
۱۵۰	تسبیح چھوڑنا.....
۱۵۰	تسبیح کی جگہ پر ”بسم اللہ“ پڑھ لیا.....
۱۵۱	تسبیح مسنونہ کے بعد ”الصلاة والسلام علیک یا رسول اللہ“ پڑھنا.....
۱۵۱	تسبیح میں تبدیلی.....
۱۵۱	تشہد امام کے پیچھے پورا نہ ہو.....
۱۵۲	تشہد میں قرآن یاد کرنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۵۲	تعداد رکعات میں اختلاف واقع ہو جائے.....
۱۵۳	تقریر کرنے والے سے سجدہ کی آیت سنی جائے.....
۱۵۳	تکبیرات کس طرح کہنی چاہئیں؟.....
۱۵۴	تکبیر تحریمہ میں مقتدی کی غلطی.....
۱۵۵	تکبیر کے بغیر دعائے قنوت پڑھنا.....
۱۵۶	تکبیر کے بغیر سجدہ تلاوت کر لیا.....
۱۵۶	تمام سجدے ایک ساتھ کرنا.....
۱۵۶	تنگ کرنا.....
۱۵۷	تہا نماز پڑھنے والا قراءت کتنی آواز سے پڑھے؟.....
۱۵۷	تہجد کی جماعت.....
۱۵۸	تہجد میں چار آدمی اقتدا کریں.....
۱۵۹	تہجد میں دو سے زائد مقتدی شریک ہو جائیں تو کراہت کا ذمہ دار کون ہے؟.....
۱۵۹	تیرہ برس کا لڑکا.....
۱۶۰	تیز پڑھنا.....
۱۶۰	تیسری رکعت پر سہواً بیٹھنا.....
۱۶۱	تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا.....
۱۶۲	تیسری رکعت میں کتنی دیر بیٹھنے سے سجدہ سہو سجدہ لازم آتا ہے.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۶۲	تیسویں رات میں سورہ عنکبوت اور روم پڑھنا.....
۱۶۲	تین رکعات پڑھ لیں.....
۱۶۳	تین رکعت پر سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت اور ملائی.....
۱۶۴	تین رکعت پڑھ کر سہو سجدہ کر لیا.....
﴿.....ٹ.....﴾	
۱۶۵	ٹیپ ریکارڈ سے آیت سجدہ سن لی.....
۱۶۵	ٹیپلی کاسٹ.....
﴿.....ٹ.....﴾	
۱۶۶	ثناء کے بغیر قراءت شروع کرنا.....
﴿.....ج.....﴾	
۱۶۷	جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا.....
۱۶۷	جماعت کے ساتھ دعا کرنا.....
۱۶۷	جماعت میں عورتوں کی شرکت.....
۱۶۷	جہر آخری رکعتوں میں کیا.....
۱۶۷	جہر کی جگہ پر آہستہ قراءت کرے.....
﴿.....ج.....﴾	
۱۶۸	چارپائی پر سجدہ کرنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۶۸	چار رکعات تراویح پڑھ کر سہو سجدہ نہیں کیا
۱۶۸	چار رکعات تراویح کے بعد پڑھے گئے قرآن شریف کا خلاصہ بیان کرنا
۱۶۹	چار رکعت پر دعائے مانگنا
۱۷۰	چار رکعت تراویح پڑھ لی
۱۷۱	چند حفاظ کامل کر تراویح پڑھانا
۱۷۱	چودہ سجدے ایک ساتھ کرے
۱۷۲	چھت پر تراویح ادا کرنا
۱۷۳	چھوٹا سامع
۱۷۳	چھوٹی ہوئی آیتوں کو اگلے دن پڑھنا
۱۷۵	چھوٹی ہوئی آیتوں کو دوبارہ پڑھنا
۱۷۵	چھوٹی ہوئی تراویح کب پڑھیں؟
ح	
۱۷۶	حافظات کے لیے تراویح کی جماعت کرانے کا حکم
۱۷۶	حافظ تراویح اور وتر پڑھائے اور امام صرف فرض پڑھائے
۱۷۷	حافظ کا ایک آیت کو بار بار پڑھنا
۱۷۷	حافظ کا تراویح میں قرآن سنانا
۱۷۷	حافظ کا تقرر تراویح کے لیے

صفحہ نمبر	عنوان
۱۷۸	حافظ کا سامع کے بتلانے تک خاموش رہنا.....
۱۷۸	حافظ کو تنگ کرنا.....
۱۷۸	حافظ کے برابر میں سامع کو کھڑا کرنا.....
۱۷۸	حرامی کی امامت.....
۱۷۸	حروف کی ادائیگی پر قادر نہیں.....
۱۷۹	حیض کی حالت میں آیت سجدہ سننے کا حکم.....
﴿.....خ.....﴾	
۱۸۰	خاموش ہو کر سوچنا.....
۱۸۰	ختم ایک سے زیادہ پڑھنا.....
۱۸۰	ختم پر دوسری آیتوں کا پڑھنا.....
۱۸۱	ختم چند جگہ پر کرنا.....
۱۸۳	ختم قرآن پر اجرت لینا.....
۱۸۳	ختم قرآن پر لمبی دعا کرنا.....
۱۸۳	ختم قرآن کے بعد دعا.....
۱۸۴	ختم قرآن کے موقعہ پر تراویح میں متفرق آیات پڑھنا.....
۱۸۵	ختم کتنی مدت میں کرے؟.....
۱۸۶	ختم کرنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۸۶	ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے.....
۱۸۷	ختم کے دن کس طرح پڑھیں؟.....
۱۸۷	ختم کے دن ”مفلحون“ تک پڑھنا.....
۱۸۸	ختم میں تین مرتبہ ”قل هو اللہ“ پڑھنا.....
﴿.....﴾	
۱۸۹	دالان کے ایک کونے میں سجدہ کی آیت پڑھی پھر دوسرے کونے میں دوبارہ پڑھی.....
۱۸۹	درمیان میں سنانا چھوڑ دیا.....
۱۸۹	درود شریف التحیات کے بعد قعدہ اولیٰ میں پڑھ لیا.....
۱۸۹	دس دس رکعت دو مسجدوں میں پڑھانا.....
۱۹۰	دعا آہستہ مانگے یا زور سے.....
۱۹۰	دعا چھوڑنا.....
۱۹۱	دعا کا طریقہ.....
۱۹۱	دعا کے بعد ”آمین“ کہنا.....
۱۹۲	دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا.....
۱۹۳	دعا کے بغیر چلے جانا.....
۱۹۳	دعا کے وقت نگاہ کہاں رکھی جائے؟.....
۱۹۳	دعا نماز کا جز نہیں ہے.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۹۳	دعائے قنوت کے بغیر رکوع میں چلا گیا.....
۱۹۴	دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا پڑھے؟.....
۱۹۴	دعائے قنوت یاد ہوتے ہوئے دوسری دعا پڑھنا.....
۱۹۵	دعائے قنوت کا ثبوت.....
۱۹۶	دعایقین کے ساتھ کرنی چاہیے.....
۱۹۶	دکان میں تراویح پڑھنا.....
۱۹۷	دنیا داروں کا انتظار کرنا.....
۱۹۷	دو آدمی ایک ہی آیت سجدہ پڑھیں.....
۱۹۸	دو جگہ تراویح پڑھانا.....
۱۹۸	دو جمعیتیں کرنا تراویح کی.....
۱۹۸	دو حافظوں کا ایک مسجد میں سنانا.....
۱۹۹	دو حافظوں کا مل کر تراویح پڑھانا.....
۱۹۹	دو دو رکعت کر کے تراویح پڑھیں.....
۱۹۹	دو رکعات رہ گئیں.....
۱۹۹	دو رکعت پر سلام پھیر دیا.....
۲۰۰	دو رکعت کے بعد قعدہ نہیں کیا.....
۲۰۰	دوسری جگہ سے آیتیں پڑھ لیں.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۰۰	دوسری جماعت.....
۲۰۱	دوسری رکعت میں بھول کر کھڑا ہو گیا.....
۲۰۲	دوسری رکعت میں تشهد کے بعد کھڑے ہو کر بیٹھنا.....
۲۰۲	دوسری رکعت میں قنوت پڑھ لی.....
۲۰۲	دوسری مسجد میں جانا.....
۲۰۲	دوسلام پھیر دیئے سجدہ سہو کرتے وقت.....
۲۰۵	دیکھ کر سماعت کرنا.....
۲۰۵	دیکھ کر سننا.....
﴿.....﴾	
۲۰۷	ڈاڑھی ایک مشمت سے کم ہو.....
۲۰۸	ڈاڑھی منڈے حافظ کی امامت.....
۲۰۸	ڈاڑھی منڈے کی امامت.....
۲۰۸	ڈاڑھی نہیں نکلی.....
﴿.....﴾	
۲۰۹	رات کا اکثر حصہ تراویح میں گزارے.....
۲۰۹	رعایت کرتے ہوئے قرآن لوٹانا.....
۲۱۰	رکعت کی تعداد میں اختلاف ہو.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۱۰	رکوع کا انتظار کرنا.....
۲۱۱	رکوع کی تسبیح سجدہ میں پڑھنا.....
۲۱۱	رکوع کے بعد قنوت پڑھے تو؟.....
۲۱۲	رکوع میں سجدہ تلاوت کی نیت کرنا.....
۲۱۳	رکوع وسجود میں قرآن یاد کرنا.....
۲۱۴	رمضان میں تمام لوگوں نے تراویح کو ترک کر دیا تو تر کیسے پڑھیں؟
۲۱۴	رمضان میں تہجد کی جماعت.....
۲۱۵	رمضان میں وتر جماعت کے ساتھ ادا کرنا افضل ہے.....
۲۱۵	رئیس کے لیے انتظار کرنا.....
۲۱۶	ریڈیو.....
۲۱۶	ریکارڈنگ.....
﴿.....ز.....﴾	
۲۱۶	زوال کے وقت سجدہ تلاوت کرنا.....
﴿.....س.....﴾	
۲۱۷	سامع اگلی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے.....
۲۱۷	سامع چھوٹا ہے.....
۲۱۷	سامع کو حافظ کے برابر میں کھڑا کرنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۱۸	سامع کے بتلانے تک خاموش رہنا
۲۱۸	سامع کے بغیر قرآن شریف پڑھنا
۲۱۹	”سبحان الملک القدوس“ کب پڑھے؟
۲۱۹	”سبحان ذی الملک“ آہستہ پڑھے
۲۲۰	ستائیسویں شب میں ختم کرنا
۲۲۰	سجدہ ایک کیا
۲۲۲	سجدہ تلاوت ادا کرنے کے بعد اگلی آیت یاد نہ رہی
۲۲۲	سجدہ تلاوت ادا کرنے کے بعد نماز لوٹانی پڑی
۲۲۳	سجدہ تلاوت ان چیزوں سے فاسد ہو جاتا ہے
۲۲۳	سجدہ تلاوت ان صورتوں میں واجب نہیں ہوتا
۲۲۴	سجدہ تلاوت ایک کرنے کے بجائے دو سجدے کر لیے
۲۲۵	سجدہ تلاوت بیٹھ کر کرنا
۲۲۵	سجدہ تلاوت بے وضو کرنا
۲۲۵	سجدہ تلاوت جو ادا نہیں کیا
۲۲۶	سجدہ تلاوت دوسرا آدمی نہیں کر سکتا
۲۲۶	سجدہ تلاوت رہ گئے اور انتقال ہو گیا
۲۲۶	سجدہ تلاوت سن کر بعض مقتدی سجدہ میں اور بعض رکوع میں چلے گئے

صفحہ نمبر	عنوان
۲۲۸	سجدہ تلاوت طلوع، غروب اور زوال کے وقت کرنا.....
۲۲۸	سجدہ تلاوت کا اعلان کرنا.....
۲۲۹	سجدہ تلاوت کا ثبوت.....
۲۲۹	سجدہ تلاوت کا حکم.....
۲۲۹	سجدہ تلاوت کا طریقہ.....
۲۳۰	سجدہ تلاوت کب تک ادا کر سکتا ہے؟.....
۲۳۱	سجدہ تلاوت کب واجب ہوتا ہے؟.....
	سجدہ تلاوت کر کے نماز پوری کرنے کے بعد دوسری نماز میں وہی
۲۳۱	آیت سجدہ دوبارہ پڑھی.....
۲۳۲	سجدہ تلاوت کرنا بھول جائے.....
۲۳۳	سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ.....
۲۳۳	سجدہ تلاوت کرنے کی فضیلت.....
۲۳۲	سجدہ تلاوت کس پر واجب ہے؟.....
۲۳۲	سجدہ تلاوت کن لوگوں پر واجب ہے؟.....
۲۳۵	سجدہ تلاوت کو سجدہ نماز کے ساتھ ادا کرنا.....
۲۳۶	سجدہ تلاوت کی آیات یہ ہیں.....
۲۳۸	سجدہ تلاوت کی آیت پڑھی، لیکن سجدہ نہیں کیا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۳۸	سجدہ تلاوت کی تسبیح
۲۳۹	سجدہ تلاوت کی نیت
۲۴۰	سجدہ تلاوت کی نیت میں آیت کی تعیین شرط نہیں
۲۴۰	سجدہ تلاوت کے بعد دوبارہ وہی آیت پڑھ لے
۲۴۱	سجدہ تلاوت کے بعد سورہ فاتحہ دوبارہ پڑھ لی
۲۴۱	سجدہ تلاوت میں دونوں طرف سلام پھیرنا
۲۴۲	سجدہ تلاوت میں نیابت جائز نہیں ہے
۲۴۲	سجدہ تلاوت میں ہاتھ اٹھا کر نیت نہیں باندھی جاتی
۲۴۳	سجدہ تلاوت نماز میں ادا نہیں کیا
۲۴۳	سجدہ تلاوت واجب ہونے کی شرطیں
۲۴۴	سجدہ تلاوت واجب ہونے کے اسباب
۲۴۸	سجدہ تلاوت واجب ہونے کے لیے ارادہ شرط نہیں
۲۴۹	سجدہ تلاوت والی آیت کا کچھ حصہ پڑھے
۲۴۹	سجدہ سہو کرتے وقت دونوں طرف سلام پھیر دیا
۲۴۹	سجدہ سہو کرنے کا طریقہ
۲۵۰	سجدہ سہو کیا مگر سلام میں منہ نہیں پھیرا
۲۵۰	سجدہ سہو میں اگر ایک سجدہ کیا؟

صفحہ نمبر	عنوان
۲۵۱	سجدہ سہو میں دو سجدے نہیں کیے.....
۲۵۱	سجدہ سہو واجب ہونے کے اصول.....
۲۵۲	سجدہ سے اٹھ کر رکوع میں چلا گیا.....
۲۵۲	سجدہ قرآن پر کرنا.....
۲۵۲	سجدہ کی آیت ایک جگہ پر دو دفعہ پڑھی.....
۲۵۳	سجدہ کی آیت ایک ہے، اور وہ کئی بچوں کو پڑھائی.....
۲۵۳	سجدہ کی آیت بیٹھ کر پڑھی پھر کھڑے ہو کر دوبارہ پڑھی.....
۲۵۳	سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ نہیں کیا.....
۲۵۳	سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ نہیں کیا، اور نماز ختم ہو گئی.....
۲۵۳	سجدہ کی آیت پڑھنا.....
۲۵۴	سجدہ کی آیت تلاوت کرنے کے بعد اسی جگہ پر نماز میں دوبارہ تلاوت.....
۲۵۵	سجدہ کی آیت تلاوت کرنے والا ہی سجدہ کرے.....
۲۵۵	سجدہ کی آیت دوسری نماز میں دوبارہ پڑھ لی.....
۲۵۶	سجدہ کی آیت سننے سے سجدہ واجب ہوتا ہے.....
۲۵۶	سجدہ کی آیت سننے والے کی جگہ بدل گئی.....
۲۵۶	سجدہ کی آیت سونے کی حالت میں تلاوت کرے.....
۲۵۶	سجدہ کی آیت کو بار بار دہرانا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۵۷	سجدہ کی آیت کو چھوڑ دینا.....
۲۵۷	سجدہ کی آیت کے مقام.....
۲۵۸	سجدہ کی آیت گھر کے ہر کونے میں تلاوت کی.....
۲۵۸	سجدہ کی آیت لکھے تو سجدہ واجب نہیں ہوگا.....
۲۵۸	سجدہ کی آیت مسجد میں بار بار دہرائی.....
۲۵۹	سجدہ کی آیتوں کی تلاوت کا فائدہ.....
۲۵۹	سجدہ کی آیت حجے سے پڑھے.....
۲۵۹	سجدہ کی ایک ہی آیت کو نماز میں بار بار پڑھے.....
۲۶۰	سجدہ کی چند آیتیں ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے پڑھیں.....
۲۶۰	سجدہ میں سجدہ تلاوت کی نیت کرنا.....
۲۶۰	سجدے کی تسبیح رکوع میں پڑھنا.....
۲۶۰	سجود اور رکوع میں قرآن یاد کرنا.....
۲۶۰	سحری کے وقت تراویح پڑھنا.....
۲۶۱	سلام دو رکعت پر پھیر دیا.....
۲۶۱	سلام علیکم.....
۲۶۱	سلام کے بعد دعا کے بغیر مقتدی جاسکتا ہے.....
۲۶۲	سلام میں چہرہ کتنا گھمایا جائے؟.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۶۲	ساعت دیکھ کر کرنا.....
۲۶۳	ساعت قرآن کی اجرت.....
۲۶۳	سانا درمیان میں چھوڑ دیا.....
۲۶۴	سنت پہلے پڑھیں یا تراویح.....
۲۶۵	سنت کی نیت سے وتر پڑھ لیے.....
۲۶۵	سنت ونوافل کہاں پڑھے؟.....
۲۶۶	سنت ونوافل کی حقیقت.....
۲۶۸	سنن ونوافل کے بعد دعا.....
۲۶۹	سننے والے کی جگہ بدل گئی.....
۲۶۹	سننے والے نے سجدہ تلاوت نہیں کیا.....
۲۷۰	سوچنا.....
۲۷۰	سودی معاملہ کرنے والے کی امامت.....
۲۷۱	سورت تراویح.....
۲۷۲	سورت تراویح کی ایک صورت.....
۲۷۲	سورت شروع کی، اس کو چھوڑ کر پھر دوسری سورت پڑھی.....
۲۷۲	سورت نصف پڑھنا اور نصف چھوڑ دینا.....
۲۷۳	سورتوں کا تعین کرنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۷۵	سورہ اخلاص تین مرتبہ پڑھنا
۲۷۵	سورہ حج کا آخری سجدہ
۲۷۶	سورہ "ص" میں سجدہ تلاوت کی آیت
۲۷۷	سو گیا
۲۷۸	سولہواں سال
۲۷۸	سونے کی حالت میں آیت سجدہ تلاوت کرے
۲۷۸	سہو سجدہ کے سلام کرتے وقت منہ نہیں پھیرا
۲۷۸	سہو سجدہ کے وجوب میں تمام نمازیں برابر ہیں
۲۷۹	سہو سجدہ متعدد لازم ہوں
۲۷۹	سی ڈی سے آیت سجدہ سن لی
﴿.....ش.....﴾	
۲۸۰	شبینہ (قرآن ایک رات میں ختم کرنا)
۲۸۱	شبینہ جائز ہونے کی شرائط
۲۸۲	شبینہ جائز ہے یا نہیں؟
۲۸۲	شبینہ جماعت کے ساتھ کرنا
۲۸۳	شبینہ کے جواز کی صورت
۲۸۳	شفعہ فاسد ہوا

صفحہ نمبر	عنوان
۲۸۳	شمار کرنا
۲۸۳	شیعہ کا لقمہ دینا
﴿.....ص.....﴾	
۲۸۵	صحن میں نماز پڑھنا
﴿.....ض.....﴾	
۲۸۵	”ضاد“ کو کس طرح ادا کرنا چاہیے؟
۲۸۵	”ضالین“ کو ”دالین“ پڑھنا
﴿.....ط.....﴾	
۲۸۸	طلوع کے وقت سجدہ تلاوت کرنا
۲۸۹	طوائف کے لڑکے کی امامت
۲۸۹	طوطے سے آیت سجدہ سن لی
﴿.....ع.....﴾	
۲۹۰	عام مسلمانوں کا انتظار کرنا
۲۹۰	عشاء تہا پڑھنے کے بعد جماعت میں شامل ہوا
۲۹۱	عشاء کی آخری رکعتوں میں جہر کیا
۲۹۱	عشاء کی پانچ رکعت پڑھنے کا حکم
۲۹۱	عشاء کی تیسری رکعت پر سہوا بیٹھنا

صفحہ نمبر	عنوان
۲۹۱	عشاء کی تین رکعت پر سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت اور ملائی.....
۲۹۱	عشاء کی تین رکعت پر سہو سجدہ کر لیا.....
۲۹۱	عشاء کی جماعت نہیں ہوئی.....
۲۹۲	عشاء کی جماعت ہونے کے بعد آنے والے کیا کریں؟.....
۲۹۲	عشاء کی فرض نماز صحیح نہیں ہوئی.....
۲۹۳	عشاء کی نماز بے وضو پڑھی.....
۲۹۵	عشاء کی نماز پڑھ کر جماعت میں شامل ہوا.....
۲۹۵	عشاء کی نماز فاسد ہوگئی.....
۲۹۵	عشاء کی نماز کی ایک رکعت ملی.....
۲۹۶	عشاء کی نماز میں آہستہ قراءت کی.....
۲۹۶	عشاء کے فرض پڑھنے سے پہلے تراویح کی امامت کرنا.....
۲۹۸	عورتوں کا جماعت میں شرکت کرنا.....
۲۹۹	عورتوں کا مسجد میں جا کر تراویح کی جماعت میں شریک ہونا.....
۲۹۹	عورتوں کی جماعت.....
۳۰۰	عورتوں کے لیے گھر میں مرد کے ساتھ جماعت سے تراویح پڑھنا.....
﴿..... غ.....﴾	
۳۰۱	غروب کے وقت سجدہ تلاوت کرنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۰۱	غلط لقمہ دے کر پریشان کرنا.....
۳۰۱	غلطی.....
۳۰۳	غلطیاں متعدد ہوں.....
۳۰۳	غیر قرآنی الفاظ بعض سورتوں کے بعد پڑھنا.....
۳۰۴	غیر مقلد کی امامت.....
﴿..... ف.....﴾	
۳۰۵	فاتحہ کا تکرار.....
۳۰۵	فرض ایک امام کے پیچھے اور دوسرے امام کے پیچھے پڑھنا.....
۳۰۶	فرض پڑھ کر دوبارہ جماعت میں شامل ہوتے وقت تراویح کی نیت کرنا.....
۳۰۶	فرض پڑھ کر دوبارہ جماعت میں شامل ہوتے وقت قضا کی نیت کرنا.....
۳۰۶	فرض جہاں پڑھے، وہاں سے الگ ہو کر نفل پڑھنا.....
۳۰۷	فرض کی جماعت نہیں ملی تو کیا تر جماعت سے پڑھ سکتا ہے؟.....
۳۰۷	فوت شدہ رکعت ادا کرتے وقت امام سے آیت سجدہ سن لی.....
۳۰۸	فیشن پرست کی امامت.....
﴿..... ق.....﴾	
۳۰۹	قرآن سننے سے قرآن کا ثواب ملتا ہے.....
۳۰۹	قرآن شریف ایک رات میں ختم کرنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۱۱	قرآن شریف پر سجدہ کرنا
۳۱۱	قرآن کا ثواب ملتا ہے
۳۱۲	قرآن لوٹانا
۳۱۲	قرآن مجید ختم کرنا
۳۱۲	قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا
۳۱۲	قرآن میں دیکھ کر لقمہ دینا
۳۱۳	قراءت کس قدر زور سے پڑھے؟
۳۱۴	قراءت کی مقدار
۳۱۵	قضا تراویح کی جماعت
۳۱۵	قضا میں قراءت کیسے کرے؟
۳۱۵	قعدہ اولیٰ سہواً چھوٹ جائے
۳۱۶	قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھ لیا
۳۱۸	قعدہ اولیٰ وتر کا بھول گیا
۳۱۸	قعدہ پہلی اور تیسری رکعت میں
۳۱۸	قعدہ کے بغیر چار رکعت تراویح پڑھ لی
۳۱۸	قعدہ نہیں کیا
۳۲۰	”قل هو اللہ“ تین مرتبہ پڑھنا

صفحہ نمبر	عنوان
۳۲۱	قنوت پڑھے بغیر امام رکوع میں چلا گیا.....
۳۲۳	قنوت پہلی رکعت میں پڑھ لی.....
۳۲۳	قنوت چھوڑ کر امام رکوع میں چلا جائے تو مقتدی کیا کرے؟.....
۳۲۴	قنوت دوسری رکعت میں پڑھ لی.....
۳۲۵	قنوت سہواً چھوٹنے کی چار صورتیں ہیں.....
۳۲۶	قنوت شروع نہیں کی، امام نے رکوع کر لیا.....
۳۲۶	قنوت فاتحہ کے بعد پڑھی.....
۳۲۷	قنوت کے بغیر رکوع میں چلا گیا.....
۳۲۸	قنوت مقتدیوں کی ختم نہیں ہوئی، امام نے رکوع کر لیا.....
۳۲۹	قنوت مقتدیوں نے شروع نہیں کی تھی، امام نے رکوع کر لیا.....
۳۲۹	قیام رمضان اور صلاۃ اللیل.....
﴿.....ک.....﴾	
۳۳۰	کانے کی امامت.....
۳۳۰	کچھ تراویح چھوٹ جانے پر پہلے تراویح پوری کرے یا وتر؟.....
۳۳۰	کرایہ.....
۳۳۱	کمپیوٹر سے آیت سجدہ سن لی.....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۳۲	کمرہ کے ایک کونے میں سجدہ کی آیت پڑھی، پھر دوسرے کونے میں جا کر وہی آیت پڑھی.....
۳۳۲	کھانا کھلانا.....
۳۳۳	کھڑے ہو کر واپس تشہد کے لیے بیٹھ گیا.....
۳۳۳	کہنی تک کٹے ہوئے ہاتھ والے کی امامت.....
۳۳۳	کیسٹ سے آیت سجدہ سن لی.....
﴿.....گ.....﴾	
۳۳۲	گپ شپ کرنا.....
۳۳۲	گرمی کی شدت سے ثواب میں اضافہ ہوتا ہے.....
۳۳۲	گرمی کی وجہ سے چھت پر نماز پڑھنا.....
۳۳۲	گفتگو کرنا.....
۳۳۵	گھر پر تراویح پڑھنا.....
۳۳۵	گھر کے دوسرے کونے میں سجدہ کی آیت دہرائی.....
۳۳۶	گھر میں تراویح پڑھنا.....
۳۳۶	گھر میں تراویح کی جماعت کرنا.....
۳۳۷	گھڑی دیکھنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
﴿..... ل﴾	
۳۳۸	لاؤڈ اسپیکر.....
۳۳۹	لباس غیر شرعی پہننے والے کی امامت.....
۳۳۹	لقمہ بلا ضرورت دینا.....
۳۳۹	لقمہ بے وضو دینا.....
۳۳۹	لقمہ دینا.....
۳۴۱	لقمہ دینے کی نیت سے تراویح میں شریک ہونا.....
۳۴۱	لقمہ غلط دے کر پریشان کرنا.....
۳۴۲	لقمہ قبول نہ کرنا.....
۳۴۲	لقمہ کون دے؟.....
۳۴۳	لکھی ہوئی چیز پر نگاہ پڑ جانا.....
۳۴۴	لکھی ہوئی چیز پڑھ لے.....
۳۴۵	لکھی ہوئی چیز پڑھنا.....
﴿..... م﴾	
۳۴۶	”ماکان محمد“ کے بعد درود شریف پڑھنا.....
۳۴۷	متشابہ.....
۳۴۷	مٹھائی تقسیم کرنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۴۹	مجنون کی زبان سے آیت سجدہ سن لی.....
۳۴۹	محلے کی مسجد کا حق.....
۳۴۹	مبسوق سے باقی رکعت میں سہو ہو جائے.....
۳۵۰	مبسوق سے سہو ہو جائے.....
۳۵۰	مبسوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا.....
۳۵۰	مسجد کو سجانا.....
۳۵۱	مسنون سورتیں وتر میں.....
۳۵۱	مشابہ لگ جائے.....
۳۵۲	مشین سے آیت سجدہ سن لی.....
۳۵۲	معذور حافظ کی امامت.....
۳۵۲	معذور کو نفل بیٹھ کر پڑھنے پر بھی ثواب پورا پورا ملے گا.....
۳۵۳	مقتدی امام کے ساتھ سجدہ تلاوت نہ کر سکے.....
۳۵۴	مقتدی قعدہ میں سو گیا.....
۳۵۴	مقتدی کمزور ہیں.....
۳۵۴	مقتدی نے سجدہ کی آیت تلاوت کی.....
۳۵۵	”ملحق“ کی ”حاء“ کو زبردے کر پڑھیں یا زبردے کر؟.....
۳۵۵	منزل ابتدائی رکعات میں زیادہ پڑھنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
﴿.....ن.....﴾	
۳۵۶	نابالغ حافظ کی اقتدا کرنا.....
۳۵۷	نابالغ سامع کو پہلی صف میں کھڑا کرنا.....
۳۵۸	نابینا کی امامت.....
۳۵۹	ناجائز طریقے سے تجارت کرنے والے کی امامت.....
۳۵۹	نذرانہ.....
۳۶۰	نذرانہ لینا.....
۳۶۱	نفاس کی حالت میں آیت سجدہ سننے کا حکم.....
۳۶۱	نفل بیٹھ کر پڑھنا امامت کی تعلیم کے لیے ہے.....
۳۶۳	نفل شروع کرنے سے واجب ہو جاتے ہیں.....
۳۶۳	نفل کا وقت.....
۳۶۴	نفل کی جماعت کا ثواب.....
۳۶۴	نفل معذور بیٹھ کر پڑھے تو ثواب پورا پورا ملے گا.....
۳۶۴	نفل وتر کے بعد بیٹھ کر پڑھے یا کھڑے ہو کر؟.....
۳۶۴	نفل وہاں سے الگ ہو کر پڑھنا جہاں فرض پڑھا ہے.....
۳۶۵	نفل ہمیشہ پڑھے یا کبھی کبھی چھوڑ دے؟.....
۳۶۵	نگاہ کہاں رکھی جائے دعا کے وقت؟.....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۶۵	نماز دوبارہ پڑھتے وقت آیت سجدہ دوبارہ پڑھی
۳۶۶	نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ کی آیت دوبارہ پڑھی
۳۶۶	نماز کا پابند نہیں
۳۶۶	نماز کا سجدہ
۳۶۷	نماز کا سجدہ نماز سے باہر کرنا
۳۶۸	نماز کی حالت میں دوسرے سے سجدہ کی آیت سن لی
۳۶۸	نماز کے باہر کا سجدہ نماز میں ادا نہ کرے
۳۶۸	ننگے سر گھومنے والے کی امامت
۳۶۸	نوافل کہاں پڑھے؟
۳۶۸	نوافل کی جماعت اور اکا بر علمائے دیوبند
۳۷۱	نوافل و سنت کے بعد دعا
۳۷۱	نیت
۳۷۳	نیت باندھ کر لقمہ دینا
۳۷۳	نیت سجدہ تلاوت
۳۷۳	نیت وتر
۳۷۳	نیت کا غلبہ ہو تو کیا کرے؟

صفحہ نمبر	عنوان
﴿.....و.....﴾	
۳۷۴	واجب میں تاخیر کرنے سے سہو سجدہ لازم ہوتا ہے.....
۳۷۴	وتر پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ تراویح کی دو رکعت دوبارہ پڑھنا لازم ہیں
۳۷۴	وتر پہلے پڑھے یا تراویح؟.....
۳۷۵	وتر رمضان میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا افضل ہے.....
۳۷۵	وتر سنت کی نیت سے پڑھ لیے.....
۳۷۶	وتر سے فارغ ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ دو رکعت تراویح رہ گئی.....
۳۷۶	وتر عشاء کے ساتھ پڑھ کر تہجد پڑھنا جائز ہے.....
۳۷۶	وتر غیر مقلد امام کے پیچھے پڑھے یا نہیں؟.....
۳۷۷	وتر کا ثبوت.....
۳۷۷	وتر کا طریقہ.....
۳۷۹	وتر کا قعدہ اولی بھول گیا.....
۳۷۹	وتر کو ”واجب“ کہنا چاہیے یا نہیں؟.....
۳۸۰	وتر کی امامت.....
۳۸۰	وتر کی تیسری رکعت میں تکبیر کہہ کر دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا.....
۳۸۱	وتر کی تیسری رکعت میں شریک ہوا.....
۳۸۲	وتر کی جماعت ترک کرنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۸۲	وتر کی جماعت رمضان کے بعد.....
۳۸۲	وتر کی جماعت میں شامل ہونا.....
۳۸۳	وتر کی دو جماعتوں کا حکم.....
۳۸۳	وتر کی دوسری رکعت میں شامل ہوا.....
۳۸۳	وتر کی دوسری رکعت ہے یا تیسری؟ شک ہو گیا.....
۳۸۴	وتر کی نماز میں کون سی سورت مسنون ہے؟.....
۳۸۵	وتر کی نیت.....
۳۸۶	وتر کی نیت سے تراویح ادا نہیں ہوگی.....
۳۸۶	وتر کے بعد بھی تہجد پڑھنا جائز ہے.....
۳۸۶	وتر کے بعد دعا.....
۳۸۶	وتر کے بعد دو نفل پڑھنا ثابت ہے.....
۳۸۷	وتر کے بعد ”سبحان الملک القدوس“ کہنے کا حکم.....
۳۸۸	وتر کے بعد نفل بیٹھ کر پڑھنے کی وجہ.....
۳۸۹	وتر کے بعد نفل بیٹھ کر پڑھے یا کھڑے ہو کر؟.....
۳۹۰	وتر کے بعد نفل پڑھنا جائز ہے.....
۳۹۱	وتر کے بعد نفل کا ثبوت.....
۳۹۲	وتر کے بعد یاد آیا ایک شفعہ رہ گیا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۹۴	وتر میں تراویح سمجھ کر اقتدا کی
۳۹۴	وتر میں رکوع سے پہلے رفع یدین اور دعائے قنوت
۳۹۶	وتر واجب ہے
۳۹۶	وظیفہ کی وجہ سے وتر کی جماعت ترک کرنا
۳۹۷	وعظ کرنا
۳۹۸	ولد الزنا کی امامت
﴿.....﴾	
۳۹۸	ہاتھ باندھنے کا طریقہ
۳۹۹	ہار پہنانا
۳۹۹	حجے سے آیت پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرض مؤلف

رمضان المبارک تمام مہینوں میں سب سے زیادہ برکت والا مہینہ ہے، اتنی رحمتیں اور برکتیں کسی اور مہینے میں نازل نہیں ہوتیں، اس کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ اس مہینہ میں جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جہنم کا دروازہ بند کر دیا جاتا ہے اور سرکش شیطانوں کو قید کر دیا جاتا ہے، رزق میں فراوانی کر دی جاتی ہے، صحت و تندرستی کو نئی زندگی ملتی ہے، جسم کو نقصان دینے والی چیزیں نکال دی جاتی ہیں، نورانیت میں اضافہ ہوتا ہے، تلاوت کی آوازیں ہر طرف سے آتی ہیں، مسجدیں بھی آباد، گھروں میں بھی عبادتوں کی بہار ہوتی ہے، ہر آدمی کچھ نہ کچھ ثواب کمانے کی فکر کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے دن میں روزہ کی عبادت اور رات میں تراویح کا اضافہ قدر دانوں کے لیے ایک الگ نعمت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کی نماز مسجد نبوی میں تین دن جماعت کے ساتھ ادا کی، پھر اس کے بعد صحابہ کرام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی منشاء کو سمجھتے ہوئے بیس رکعات تراویح کی نماز رمضان المبارک کی ہر رات میں پابندی سے ادا کرتے رہے اور اب تک امت ادا کرتی آرہی ہے اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا، جب تک مسلمان زندہ رہیں گے تراویح کا سلسلہ جاری رہے گا۔

عجیب بات ہے کہ رمضان المبارک میں ایک طرف اجر بھی زیادہ، رحمتیں اور برکتیں بھی زیادہ تو دوسرے مہینوں کی بنسبت رات دن کی عبادت میں اضافہ، دن میں روزہ، رات میں دوسری نمازوں کے علاوہ تراویح کا اضافہ تا کہ لوگوں کا دامن نیکیوں سے خوب بھر جائے اور آخرت میں کام آئے۔

آج جو لوگ بیس رکعات تراویح پڑھ رہے ہیں کل قیامت کے دن ان کی خوشیوں کی کوئی انتہا نہیں ہوگی، کیونکہ یہ جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے

راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کرنے والی ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے، آمین !!!

چونکہ یہ خاص عبادت پورے سال میں صرف ایک مہینہ کے لیے لازم ہوتی ہے، اس لیے اس کے مسائل سے بھی عام طور پر لوگ ناواقف ہوتے ہیں، اور جو واقف ہوتے ہیں ان کے ذہن میں بھی کبھی مسئلہ ہوتا ہے کبھی نہیں ہوتا، اس لیے بندہ نے تراویح کے ممکنہ مسائل کو ایک جگہ پر حروف تہجی کی ترتیب سے جمع کر دیا ہے، تاکہ نکالنے، سمجھنے اور عمل کرنے میں آسانی ہو۔

آخر میں مفتی محمد ولی اللہ حسین، محمد یوسف انور اور مرزوق انعام اور اس کتاب کی تخریج سے لے کر طباعت تک کے تمام مراحل میں تعاون کرنے والے دیگر تمام حضرات کا بھی شکر گزار ہوں، اللہ تعالیٰ ان سب کو دنیا و آخرت میں بہترین بدلہ عطا فرمائے اور اس کتاب کو قبول فرما کر دنیا میں صدقہ جاریہ اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے، آمین !!!

محمد انعام الحق قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵

۱۰/۵/۱۴۳۵ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمہ

تراویح کا معنی

تراویح، ”ترویحة“ کی جمع ہے، اور ترویجہ ایک دفعہ آرام کرنے کو کہتے ہیں، جیسے ”تسلیمة“ ایک دفعہ سلام پھیرنے کو کہتے ہیں۔^(۱)

اور شریعت کی اصطلاح میں تراویح کی نماز وہ نماز ہے جو سنت مؤکدہ ہے اور رمضان المبارک کی راتوں میں عشاء کی نماز بعد سے صبح صادق کے درمیان جماعت کے ساتھ یا اکیلے پڑھی جاتی ہے، اور عام رواج عشاء کی نماز کے بعد متصل پڑھنے کا ہے۔^(۲)

”تراویح“ نام رکھنے کی وجہ

اور تراویح کی نماز کو تراویح کے لفظ کے ساتھ نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پہلی مرتبہ اس نماز کو ادا کرنے کے لیے جمع ہوئے تو وہ ہر دو سلام (چار رکعتوں) کے بعد ترویج یعنی آرام اور وقفہ کرتے تھے۔^(۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو چار رکعت

(۱) التراویح جمع ترویحة وهی المرة الواحدة من الراحة كتسلیمة من السلام. (فتح الباری: ۲/۲۵۰، کتاب صلوة التراویح، ط: دار المعارفة بیروت ۱۳۷۹ھ)

(۲) التراویح هی قیام رمضان، ثم التراویح جمع ترویحة..... سمیت الصلاة جماعة فی لیالی رمضان تراویح لأنهم أول ما اجتمعوا علیها كانوا یستریحون بین کل تسلیمتین. (اوجز المسالك: ۲/۵۱۲، کتاب الصلاة فی رمضان، باب ما جاء فی قیام رمضان، ط: مرکز الشیخ ابی الحسن الندوی، اعظم گڑھ ہند)

(۳) سمیت الصلوة فی الجماعة فی لیالی رمضان التراویح لأنهم أول ما اجتمعوا علیها كانوا یستریحون بین کل تسلیمتین. (فتح الباری، ۲/۲۵۰، کتاب صلوة التراویح، ط: دار المعارفة بیروت ۱۳۷۹ھ)

پڑھتے، پھر کچھ دیر آرام کرتے، پھر بہت دیر تک ایسے نماز پڑھتے، یہاں تک کہ مجھے ان پر رحم آتا تو میں عرض کرتی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی کچھلی تمام لغزشیں معاف فرمادیں ہیں (تو اتنی مشقت کیوں کرتے ہیں؟) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔^(۱)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رمضان میں ہمیں دو ترویجوں کے درمیان اتنی دیر راحت کا موقع دیتے تھے کہ جتنی دیر میں آدمی مسجد نبوی سے سلح نامی پہاڑ تک جاسکے۔^(۲) اس سے معلوم ہوا کہ تراویح کے الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور تابعین عظام کے زمانے میں بھی استعمال ہوتے رہے ہیں۔

تراویح کی نماز کی ابتدا

تراویح کی نماز سب سے پہلے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع فرمائی، اس کے بعد دوسرے خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ۱۴ھ میں صحابہ کرام وغیرہ کو ایک جماعت پر جمع فرمایا۔^(۳)

(۱) عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی أربع رکعات فی اللیل ثم یتروح، فأطال حتی رحمته فقلت: بأبی أنت وأمی یا رسول اللہ! قد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تأخر، قال: أفلا أکون عبداً شکوراً. (السنن الکبری للبیہقی: ۲/۴۹۷، کتاب الصلاة، باب ماروی فی عدد رکعات القیام فی شهر رمضان، [رقم الحدیث: ۲۸۰۷]، ط: مجلس دائرة المعارف النظامیة الکائنة فی الهند ببلد حیدرآباد ۱۳۴۴ هج)

(۲) ”کان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یروحنا فی رمضان یعنی بین الترویجین قدر ما یذهب الرجل من المسجد الی سلح“. (السنن الکبری للبیہقی: ۲/۴۹۷، کتاب الصلاة، باب ماروی فی عدد رکعات القیام فی شهر رمضان، رقم الحدیث: ۲۸۰۶، ط: مجلس دائرة المعارف النظامیة الکائنة فی الهند ببلد حیدرآباد ۱۳۴۴ هج)

— وکذا فی کنز العمال: ۸/۴۰۹، کتاب الصلاة، صلاة التراويح. (رقم الحدیث: ۲۳۴۷۲، ط: مؤسسة الرسالة بیروت، ۱۳۹۹-۱۹۷۹م)

(۳) مسألة: قال: وقيام شهر رمضان عشرون ركعة یعنی صلاة التراويح، وهي سنة مؤكدة، وأول من سنّها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قال أبو هريرة رضی اللہ عنہ کان رسول اللہ علیہ وسلم یرغب =

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اس کی نسبت اس لیے کی جاتی ہے کہ انہوں نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت پر جمع فرمایا۔^(۱)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا وصال ۱۹ھ میں ہوا،^(۲) پانچ سال تک وہ خود بھی بیس رکعات پڑھاتے رہے، اور دوسرے حضرات بھی بیس رکعت پڑھتے رہے، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ جیسے عظیم صحابی نے اس دوران کسی بھی روایت کو بیس رکعت والی روایت کے خلاف پیش نہیں کیا۔

تراویح کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری زندگی میں صرف تین رات تراویح کی نماز کو جماعت کے ساتھ ادا فرمایا،^(۳) پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اندیشہ سے

= فی قیام رمضان من غیر أن یأمرهم فیہ بعزیمۃ فیقول: "من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ماتقدم من ذنبه" و "قالت عائشة رضی اللہ عنہا: صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ذات لیلۃ فصلی بصلاته ناس ثم صلی من القابله وکثر الناس ثم اجتمعوا من اللیلۃ الثالثۃ أو الرابعۃ فلم یخرج الیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما أصبح قال: قد رأیت الذی صنعتہ فلم یمنعنی من الخروج الیکم الا انی خشیت أن تفرض علیکم"..... وعن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: "خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا الناس فی رمضان یصلون فی ناحیۃ المسجد فقال: ما هؤلاء؟ قیل هؤلاء ناس لیس معہم قرآن وأبی بن کعب یصلی بہم وہم یصلون بصلاته فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: أصابوا ونعم ما صنعوا" رواہ أبو داؤد وقال رواہ مسلم بن خالد وهو ضعیف ونسبت التراویح الی عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ لأنه جمع الناس علی أبی بن کعب فكان یصلیہا بہم. (المغنی فی فقہ الامام أحمد بن حنبل الشیبانی: ۸۳۳/۱، کتاب الصلاة، مسألة وفصول حکم صلاة التراویح، ط: دار الفکر بیروت، ۱۴۰۵ھج الطبعۃ الأولى)

(۱) انظر الحاشیۃ السابقۃ رقم: ۳ (مسألة: قال: وقیام شهر رمضان عشرون).

(۲) وقال أبو عمر: مات سنة تسع عشرة. (اسد الغابہ: ۵۰/۱، ترجمہ (أبی بن کعب) ط: المكتبة الاسلامیۃ بطهران ۱۳۷۷ھج)

(۳) عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی المسجد ذات لیلۃ فصلی بصلاته ناس ثم صلی اللیلۃ القابله (.....) والظاهر أنها لیلۃ خمس وعشرین) فکثر الناس ثم اجتمعوا من اللیلۃ الثالثۃ أو الرابعۃ (.....) ولمسلم بروایۃ یونس عن الزہری: فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیلۃ الثانیۃ فصلوا معه، =

اس کو جماعت کے ساتھ ادا کرنا ترک کر دیا کہ کہیں یہ نماز امت پر فرض نہ ہو جائے، اور صحابہ کرام کو اپنے اپنے گھروں میں انفرادی طور پر نماز پڑھنے کی تاکید فرمادی،^(۱) اور خود بھی وفات تک اس کو گھر میں ہی پڑھتے رہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تین دن کی نماز کو متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ وغیرہ سے مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔^(۲)

= فاصبح الناس يذكرون ذلك، فكثير اهل المسجد من الليلة الثالثة، فصلوا ابصلاته فلما كانت الليلة الرابعة عجز المسجد عن اهله..... فلم يخرج اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم..... الخ (اوجز المسالك مع مؤطا مالك: ۲/۵۰۰، ۵۰۱، كتاب الصلاة في رمضان، باب الترغيب في صلاة في رمضان، ط: مركز الشيخ ابي الحسن الندوي هند)

(۱) عن زيد بن ثابت رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم اتخذ حجرة في المسجد من حصر، فصلى فيها ليالي: حتى اجتمع عليه ناس، ثم فقلوا صوته ليلة، وظنوا أنه قد نام، فجعل بعضهم يتحنح ليخرج اليهم، فقال: "ما زال بكم الذي رأيت من صنعكم، حتى خشيت أن يكتب عليكم، ولو كتب عليكم ما قمتم به، فصلوا أيها الناس! في بيوتكم فان أفضل صلاة المرء في بيته الا الصلاة المكتوبة، متفق عليه. (مشكوة المصابيح: ص: ۱۱۳، كتاب الصلاة، باب قيام شهر رمضان، الفصل الأول، ط: قديمي)

— اعلاء السنن: ۴/۵۷، ۵۸، كتاب الصلاة، باب التراويح، ط: ادارة القرآن.

(۲) واكثر اهل العلم على ما روى عن عمر و علي وغيرهما من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عشرين ركعة، وهو قول الثوري وابن المبارك والشافعي، وقال الشافعي، وهكذا ادركت ببلدنا بمكة يصلون عشرين ركعة،..... وفي الباب عن عائشة والنعمان بن بشير وابن عباس. (سنن الترمذي: ۳/۱۶۹، ابواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ماجاء في قيام شهر رمضان، رقم الحديث: ۸۰۶، ط: دار احياء التراث العربي: بيروت)

— ثم ماخوذ الأئمة الأربعة من عشرين ركعة هو عمل الفاروق الأعظم..... وأما فعل الفاروق فقد تلقاه الأمة بالقبول واستقر أمر التراويح في السنة الثانية في عهد عمر..... أقول: ان السنة الخلفاء الراشدين أيضا تكون سنة الشريعة لما في الأصول أن السنة سنة الخلفاء وسنته، وقد صح في الحديث: "عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين" فيكون فعل الفاروق الأعظم أيضا سنة، ثم قيل ان شروع التراويح أول الليلة من سنة عمر، وأقول: انه من سنة النبي صلى الله عليه وسلم كما يدل حديث الباب وحديث عائشة وجابر وزيد، ثم هل يجب بلوغ عشرين ركعة الى صاحب الشريعة أم يكفي فعل عمر، ولا يطلب رفعه الى صاحب الشريعة؟ ففي التاتارخانية: سأل أبو يوسف أبا حنيفة: أن اعلان عمر بعشرين ركعة هل كان له عهد منه؟ قال أبو حنيفة: ما كان عمر مبتدعا، أي لعله يكون له عهد، =

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں بیس رکعت (تراویح) اور وتر پڑھا کرتے تھے۔ (۱)

یہ حدیث ضعیف نہیں بلکہ صحیح اور قوی ہے کیونکہ تمام صحابہ کرام نے اس حدیث کے مطابق تراویح کی نماز پڑھی ہے، بلکہ اس حدیث کی صحت پر صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین کے دور میں اجماع ہو چکا ہے۔ (۲)

= فدل علی أن عشرين ركعة لابد من أن يكون لها اصل منه وان لم يبلغنا بالاسناد القوي. (العرف الشذی للامام الكشميري، شرح سنن الترمذی: ۱/۱۶۶، أبواب الصوم، باب ماجاء فی قیام شهر رمضان، ط: قديمی)

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم كان یصلی فی رمضان عشرين ركعة والوتر. (مصنف ابن ابی شیبہ: ۵/۲۲۵، کتاب الصلاة، كم یصلی فی رمضان من ركعة، رقم الحدیث: ۷۷۷۴، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة، كراتشی، الطبعة الثانية ۱۳۲۸ هج، ۲۰۰۷ م)

— المعجم الكبير للطبرانی: ۱۱/۳۹۳، أحادیث عبد الله بن عباس، رقم الحدیث: ۱۲۱۰۲، ط: مكتبة العلوم والحكم، الموصل، الطبعة الثانية ۲۰۰۲ هج، ۱۹۸۳ م.

— المطالب العالیة للحافظ ابن حجر العسقلانی: ۳/۲۱، كتاب الصلاة، كتاب النوافل، باب قیام رمضان، رقم الحدیث: ۶۱۳، ط: مؤسسة قرطبة، الطبعة الاولى ۱۳۱۸ هج، ۱۹۹۷ م.

(۲) وأما عدد ما صلی فیہ فقال الزرقانی فی حدیث ضعیف عن ابن عباس رضی اللہ عنہ أنه صلی عشرين ركعة والوتر، أخرجه ابن ابی شیبہ والطبرانی..... قلت وما قیل، ان حدیث جابر أصح من حدیث ابن عباس فیہ تأمل..... وأنت خبیر بأن رواية ابن عباس رضی اللہ عنہما اذھی مؤید بأثار الصحابة، أولى من رواية جابر وان فیها بعض الضعف، فان جمیع الصحابة متفقة علی صلاة التراویح بعشرين ركعة..... (أوجز المسالك الی موطا مالک: ۲/۵۰۲، ۵۰۳، كتاب الصلاة فی رمضان، باب الترغیب فی الصلاة فی رمضان، ط: مركز الشيخ ابی الحسن الندوی الہند)

— وأیضا فیہ: فقد واظبت الصحابة علی فعلها، كذلك من عهد عمر بن الخطاب، ولم یخالف أحد منهم ذلك فصار اجماعا، ولا تجتمع الصحابة علی أمر الا اذا كان معلوما لديہم فعله صلی اللہ علیہ وسلم، فمستند الاجماع فعله صلی اللہ علیہ وسلم فلم یکن احداث عمر الا استقرار الامر علی العشرين، وجمعہم علی امام، ونسخ التثت. (أوجز المسالك الی موطا مالک: ۲/۵۲۳، كتاب الصلاة فی رمضان، باب ماجاء فی قیام رمضان، ط: مركز الشيخ ابی الحسن الندوی الہند)

— ويمكن ان یدفع النقد الاول بأنه وان كان ضعیفا ولكن یزید روايته تعامل الأمة من عهد الفاروق ومن بعده یدفع الثاني بالحمل علی اختلاف الاحوال كما اشار الیہ الحافظ فی سباق آخر وقد یعمل بالضعیف لتقریته بالتعامل وغیره واما عمل الفاروق فقد تلقاه الأمة بالقبول واستقر أمر التراویح فی السنة الثانية من خلافته. (معارف السنن: ۵/۵۵۰، أبواب الصوم، باب قیام شهر رمضان، بیان امر الفاروق بعشرين ركعة وتلقيه الأمة بالقبول، ط: دار التصنیف جامعة العلوم الاسلامیة)

علامہ شامی نے لکھا ہے کہ قاضی امام ابو یوسفؒ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے تراویح کی نماز کے بارے میں، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عمل کے بارے میں پوچھا، تو امام صاحب نے فرمایا کہ تراویح سنت مؤکدہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنی طرف سے نہیں گھڑ لیا، اور وہ اس میں بدعت سیئہ کے مرتکب نہیں ہوئے، اور انہوں نے اس کا حکم کسی ایسی دلیل اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کی وجہ سے دیا ہوگا جو ان کے پاس تھا۔

فتاویٰ شامی وغیرہ میں ہے کہ قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ نے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے تراویح کی بیس رکعت کے بارے میں سوال کیا تھا تو امام صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ بدعتی نہیں تھے۔^(۱)

تراویح کی نماز خلفائے راشدین کے دور میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی

(۱) و ذکر فی الاختیار أن أبایوسف سأل أباحنیفة عنها وما فعله عمر رضی اللہ عنہ، فقال: التراویح سنة مؤکدة ولم یتخرجه عمر من تلقاء نفسه ولم یکن فیہ مبتدعا ولم یأمر به الا عن اصل لیدیہ وعهد من رسول اللہ. (فتاویٰ شامی: ۴۳/۲، کتاب الصلوة، باب الوتر والنفل، مبحث صلوة التراویح، ط: سعید) — البحر الرائق: ۷۱/۲، کتاب الصلاة، باب الوتر والنفل، ط: سعید.

— ثم مأخوذ الأئمة الأربعة من عشرين ركعة هو عمل الفاروق الأعظم..... وأما فعل الفاروق فقد تلقاه الأمة بالقبول واستقر أمر التراویح فی السنة الثانية فی عهد عمر..... أقول: ان السنة الخلفاء الراشدين أيضا تكون سنة الشريعة لما فی الأصول أن السنة سنة الخلفاء وسنته، وقد صح فی الحديث: "عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين" فيكون فعل الفاروق الأعظم أيضا سنة، ثم قيل ان شروع التراویح أول الليلة من سنة عمر، وأقول: انه من سنة النبي صلی اللہ علیہ وسلم كما يدل حديث الباب وحديث عائشة وجابر وزيد، ثم هل يجب بلوغ عشرين ركعة الى صاحب الشريعة أم يكفي فعل عمر، ولا يطلب رفعه الى صاحب الشريعة؟ فقی التاتارخانية: سأل أبو يوسف أباحنیفة: أن اعلان عمر بعشرين ركعة هل كان له عهد منه؟ قال أبو حنیفة: ما كان عمر مبتدعا، أي لعله يكون له عهد، فدل على أن عشرين ركعة لا بد من أن يكون لها اصل منه، وان لم يبلغنا بالاسناد القوي. (العرف الشذی للامام الكشميري، شرح سنن الترمذی: ۱/۱۶۶، أبواب الصوم، باب ماجاء فی قیام شهر رمضان، ط: قديمی)

خلافت کا پورا زمانہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی ایام میں یہی صورت حال رہی کہ سب لوگ انفرادی طور پر جماعت کے بغیر یا پھر چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں تقسیم ہو کر تراویح کی نماز ادا کرتے تھے۔

چونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مسند خلافت پر فائز ہوتے ہی مختلف قسم کے فتنوں کا مقابلہ کرنا پڑا، زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والوں کا فتنہ، بعض قبائل کے مرتد ہونے کا فتنہ، اور جھوٹی نبوت کے دعویٰ کرنے والوں کا فتنہ جیسا کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عسی وغیرہ کے طرح طرح کے فتنے آپ کی خلافت کے دور میں رونما ہوئے پھر آپ کی خلافت کا زمانہ بہت ہی مختصر زمانہ تھا، اس طرح آپ کا پورا وقت ان فتنوں کی سرکوبی کی نظر ہو گیا، اور کسی اور طرف متوجہ ہونے کا آپ کو موقع نہیں مل سکا، لہذا تراویح کا معاملہ بھی اسی طرح رہا یعنی انفرادی طور پر یا چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں ادا کرتے رہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو اس وقت حالات پرسکون ہو چکے تھے اور فتنے بھی ختم ہو چکے تھے، اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس پرسکون ماحول میں دین کی اشاعت کا کام آسانی سے کرنے کا موقع مل گیا، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے جہاں دین کے اور بہت سے کام شروع کروائے اسی طرح آپ تراویح کے مسئلہ کی طرف بھی متوجہ ہوئے، اور اپنی خلافت کے زمانہ کے دوسرے سال رمضان المبارک ۱۲ھ میں ایک امام کی اقتداء میں سب لوگوں کو تراویح کی نماز کی جماعت پراکٹھا کیا، اور مشہور صحابی حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ اس جماعت کے امام مقرر ہوئے، اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کو جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت پر فرض ہو جانے کے خوف سے ترک کر دیا تھا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ راشد ہونے کی حیثیت سے پھر سے جاری فرمایا اور اب تک جاری ہے۔^(۱)

(۱) عن نوفل بن ایاس الہزلی قال: کنا نقوم فی عہد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرقا فی المسجد فی رمضان ماہنا وماہنا، فكان الناس یمیلون الی أحسنہم صوتا، =

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں تراویح

مکہ مکرمہ کی مسجد حرام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور سے آج تک بیس رکعت تراویح کی جماعت ہو رہی ہے، کبھی بھی آٹھ رکعت تراویح نہیں ہوئی۔

مسجد نبوی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس رکعت تراویح پڑھائی، پھر اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے آج تک بیس رکعت تراویح کی جماعت

= فقال عمر رضی اللہ عنہ: ألا أراهم قد اتخذوا القرآن أغاني، أما والله لئن استطعت لأغیرن هذا. قال: فلم يمكث الا ثلاث ليال حتى أمر أبی بن كعب فصلى بهم، ثم قام في آخر الصفر فقال: لئن كانت هذه بدعة لنعمت البدعة هي. (الطبقات الكبرى لابن سعد: ۵/۵۹، تحت ترجمة نوفل ابن اياس، مطبع دار صادر بيروت لبنان، ط: ۱۳۷۷ھ، ۱۹۵۷م)

— قال ابن جرير والواقدي: في سنة أربع عشرة جمع عمر بن الخطاب الناس على أبي ابن كعب في التراويح وذلك في شهر رمضان منها، وكتب الى سائر الأمصار يأمرهم بالاجتماع في قيام شهر رمضان. (البداية والنهاية: ۷/۱۲۵، سنة أربع عشرة من الهجرة، تحت فصل في غزوة القادسية، ط: مكتبه رشيدية كوثنه)

— العرف الشذی علی جامع الترمذی: ۱/۱۶۶، ابواب الصوم، باب ماجاء في قيام شهر رمضان، ط: قديمی۔
— عن عبد الرحمن بن عبد القاری: أنه قال: خرجت مع عمر بن الخطاب، ليلة في رمضان الى المسجد، فاذا الناس أوزاع متفرقون، يصلي الرجل لنفسه، ويصلي الرجل فيصلي بصلاته الرهط، فقال عمر بن الخطاب: اني أراهم لو جمعت هؤلاء على قارئ واحد كان أمثل، ثم عزم فجمعهم على أبي بن كعب، قال: ثم خرجت معه ليلة أخرى، والناس يصلون بصلاة قارئهم، فقال عمر: نعمت البدعة هذه، والتي تنامون عنها أفضل من التي يقومون، يريد آخر الليل وكان الناس يقومون أوله. (المؤظا للامام مالك رحمه الله: ۱/۱۰۹، ۱۱۰، كتاب الصلاة، باب ماجاء في قيام رمضان، رقم الحديث: ۲۷۹، ط: مؤسسة الرسالة، الطبعة الأولى ۱۳۱۲ھ، ۱۹۹۲م)

— صحيح البخاری: ۲/۷۰۷، ۷۰۸، كتاب صلوة التراويح، باب فضل من قام رمضان، رقم الحديث: ۱۹۰۶، ط: دار ابن كثير، الطبعة الرابعة ۱۴۱۰.

— وهو اول من سن قيام شهر رمضان وجمع الناس على ذلك وكتب به الى البلدان وذلك في شهر رمضان سنة اربع عشرة. وجعل للناس بالمدينة قارئين قارئاً يصلي بالرجال وقارئاً بالنساء (الطبقات الكبرى لابن سعد: ۳/۲۸۱، ذكر استخلاف عمر رضی اللہ عنہ، ط: دار صادر بيروت

۱۳۷۷ھ، ۱۹۵۷م)

ہورہی ہے، البتہ امام مالک رحمہ اللہ اور عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دور میں ۳۶ رکعت کی جماعت ہوتی تھی، ان میں سے بیس رکعت تراویح کی نماز ہوتی تھی، (۱) لیکن آٹھ رکعت حریم شریفین میں آج تک کبھی بھی نہیں ہوئی۔ (۲)

مدینہ منورہ سے شیخ عطیہ محمد سالم نے ”التراویح اکثر من الف عام فی مسجد النبی علیہ الصلاة والسلام“ کے نام سے ۱۹۸۷ء میں کتاب شائع کی، جس میں حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم اور ائمہ اربعہ کے دور بلکہ اس کے بعد بھی ہزار سال سے زیادہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ہر صدی کا عمل ذکر کیا ہے، اور ہر دور میں بیس رکعت یا اس سے زیادہ کا ذکر کیا ہے، لیکن آٹھ رکعت کا کہیں بھی ذکر نہیں کیا۔

جامعہ ام القری مکہ مکرمہ کے استاذ شیخ محمد علی صابونی نے ”الہدی النبوی الصحیح فی صلاة التراویح“ نامی کتاب ۱۴۰۳ھ میں لکھی، جس کے صفحہ نمبر ۳۳ میں لکھا ہے کہ آٹھ رکعت تراویح کی نماز کا شور مچانے والے امت میں تفریق پیدا کر رہے ہیں، اور بیس رکعت کو مشرق و مغرب میں پھیلنے والا عمل قرار دیا اور فرمایا کہ یہی وہ مسلک حق ہے، جس پر نصوص دلالت کر رہی ہیں، یہی اسلاف کا عمل ہے، اور ائمہ کرام کا اس پر اجماع ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور سے آج تک امت اس پر متفق رہی ہے، اور بیس رکعت سنت کے خلاف نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم ”علیکم بسنتی و سنتی الخلفاء الراشدین“ کی اتباع ہے، بلکہ اس میں تمام مسلمانوں کے درمیان اتحاد کی دعوت ہے۔

(۱) واما الکلام فی کمیتهما فنقول: انها مقدرة بعشرين رکعة عندنا وعند الشافعی، وعند مالک رحمہ اللہ بست و ثلاثین رکعة، وفي الخانیة: یصلی اهل کل مسجد فی مسجدہم کل لیلۃ سوی الوتر عشرين رکعة، خمس ترویحات بعشر تسلیمات یسلم فی کل رکعتین، وان اتوا بما زاد علی العشرین فرادی فلا بأس وهو مستحب. (التاتار خانیة: ۱/۶۵۴، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراویح، ط: ادارة القرآن)

(۲) اور اسی طرح البحر الرائق میں ہے ”کان الناس یقومون فی زمن عمر بن الخطاب بثلاث وعشرين رکعة. وعلیه عمل الناس شرقا وغربا“. (البحر الرائق: ۲/۶۶، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

بیس رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہے

جس سنت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے خلفائے راشدین نے مداومت نہیں کی بلکہ اس کو کبھی کبھی انجام دیا ہو اس کو سنت غیر مؤکدہ کہتے ہیں۔

اور جس کام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے خلفائے راشدین نے ہمیشہ کیا اور اس پر مواظبت اور مداومت فرمائی ہے اس کو سنت مؤکدہ کہتے ہیں۔

چونکہ بیس رکعت تراویح حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی قائم کردہ ہیں، اور اس پر انہوں نے ہر رمضان میں پابندی کے ساتھ مواظبت بھی کی ہے، کبھی ترک نہیں کیا، اس لئے بیس رکعت تراویح کی نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے،^(۱) اور تراویح کی نماز قصداً بیس سے کم پڑھنا گناہ ہے۔^(۲)

(۱) (التراویح سنة) مؤکدة لمواظبة الخلفاء الراشدين (للرجال والنساء) اجماعاً (ووقتها بعد صلاة العشاء)..... (وهي عشرون ركعة). (الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۴۳، ۴۴، ۴۵، كتاب الصلوة، باب الوتر والنفل، ط: سعيد)

— التراویح: وهي عشرون ركعة و کیفیتها مشہورہ، وهي سنة مؤکدة. (احیاء علوم الدین: ۱/۱۶۷، كتاب اسرار الصلاة ومہماتہا، الباب السابع فی النوافل من الصلوة، ط: المطبعة الازہریة المصریة، الطبعة الثانية ۱۳۱۶ھج)

— وقیام شهر رمضان عشرون ركعة یعنی صلاة التراویح وهي سنة مؤکدة. (المغنی: ۱/۸۳۳، كتاب الصلاة، مسألة وفصول: حکم التراویح، ط: دار الفکر۔ بیروت، الطبعة الاولى۔ ۱۴۰۵ھج)

(۲) ان مجموع عشیرین ركعة فی التراویح سنة مؤکدة لانه مما واطب علیہ الخلفاء وان لم یواظب علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد سبق ان سنة الخلفاء ایضا لازم الاتباع، وتارکھا آثم وان کان آثمہ دون آثم تارک السنة النبویة، فمن اکتفی علی ثمان ركعات یكون مسیئاً لتركه سنة الخلفاء وان شئت ترتیبہ علی سبیل القیاس، فقل: عشرون ركعة فی التراویح مما واطب علیہ الخلفاء الراشدون، وكل ما واطب علیہ الخلفاء هو سنة مؤکدة، ینتج: عشرون ركعة فی التراویح ثم تضمہ مع ان كل سنة مؤکدة یأثم تارکھا، فینتج: عشرون ركعة یأثم تارکھا، ومقدمات هذا القیاس قد اثبتناھا فی الاصول السابقة. (تحفة الأخیار باحیاء سنة سید الأبرار: ص: ۱۲۶، خاتمة (التي یتعلق بالتراویح)، ط: دار القلم، دمشق. الطبعة الاولى ۱۴۱۲ھج ۱۹۹۲م)

— مجموعة رسائل اللکنوی: ۳/۶۷، ۶۸، تحفة الأخیار مع نخبة الانظار، الخاتمة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة، الطبعة الاولى ۱۴۱۹ھج. =

بیس رکعت تراویح آئمہ اربعہ کا دماغی اختراع نہیں

بیس رکعت تراویح کی نماز کسی حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی کا دماغی اختراع نہیں بلکہ

سلف سے خلف تک، ابتداء اسلام سے آج تک اس پر عمل درآمد ہوتا چلا آ رہا ہے۔^(۱)

حدیث کو امت قبول کر لے

اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کسی حدیث کو قبول کر لے اور اس پر سب عمل

کریں تو وہ متواتر کے معنی میں ہو جاتی ہے،^(۲) تراویح کی بیس رکعت والی حدیث کو تمام

= وبالجملة: العشرون من التراویح وثلاث الوتر هو الذي استقر عليه الأمر أخيراً..... فَمَنْ أَحْدَثَ خِلَافًا بَعْدَ هَذَا الْإِتِّفَاقِ يَكُونُ خَارِقًا لِالْجَمَاعِ، وَالمْتَمَسِكُ بِهَوَاهِ، وَهَانَ عَلَيْهِ أَمْرُ دِينِهِ وَتَقْوَاهُ، وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقِ. (معارف السنن: ۵/۵۴۹، ابواب الصوم، باب ماجاء في قيام شهر رمضان، تحقيق "أن عشرين ركعات التراویح اتفق عليها الأئمة". ط: دار التصنيف، جامعة العلوم الإسلامية)

(۱) وفي شرح منية المصلي: وحكى غير واحد الاجماع على سنيتها، وقد سنّها رسول الله صلى الله عليه وسلم وندبنا اليها وأقامها في بعض الليالي ثم تركها خشية أن تكتب على امتة كما ثبت ذلك في الصحيحين وغيرهما، ثم وقعت المواظبة عليها في أثناء خلافة عمر رضي الله عنه ووافق على ذلك عامة الصحابة رضي الله عنهم كما ورد ذلك في السنن ثم مازال الناس من ذلك الصدر الى يومنا هذا على اقامتها من غير تكبر وكيف لا؟ وقد ثبت عنه صلى الله عليه وسلم: عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين، غصوا عليها بالنواجذ، كما رواه أبو داود. (البحر الرائق: ۲/۲۶، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

— وفي الخاتمة: سنة مؤكدة توارثها الخلف عن السلف من لدن تاريخ رسول الله صلى الله عليه وسلم الى يومنا هذا..... الخ. (الفتاوى التاتارخانية: ۱/۴۷۵، كتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر في التراویح، ط: قديمي)

(۲) وقد استعملت الامة هذين الحديثين..... وان كان وروده من طريق الآحاد، فصار في حيز التواتر لأن ماتلقاه الناس بالقبول من اخبار الآحاد فهو عندنا في معنى المتواتر. (أحكام القرآن للجصاص: ۱/۵۲۶، سورة البقرة، باب ذكر الاختلاف في الطلاق بالرجال، ط: قديمي، كراچی) وكذا في "مقدمة اعلاء السنن، ص: ۲۲، تحقيق الشيخ عبد الفتاح ابو غدة، انواع الحديث، الفصل الثاني، ط: ادارة القرآن والعلوم الإسلامية، كراچی.

— واحتجاج الأئمة بحديث، تصحيح له منهم، بل جمهور أهل العلم من جميع الطوائف على أن خبر الواحد اذا تلقته الامة بالقبول تصديقا له أو عملاً به أنه يوجب العلم. (مقالات الكوثري، ص: ۶۵، حديث، "من تشبه بقوم فهو منهم" ط: المكتبة المعروفة، كونه، الطبعة الرابعة ۱۴۳۲ هـ/ ۲۰۱۲ م)

مسلمانوں نے قبول کیا اور اس پر عمل کرتے ہوئے بیس رکعت تراویح ادا کرتے آرہے ہیں، اس لیے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث اگرچہ خبر واحد ہے، لیکن صحابہ کرام سے لے کر بعد کے زمانہ تک اس پر تمام مسلمانوں کے عمل ہونے کی وجہ سے یہ خبر متواتر کے معنی میں ہے۔

تصحیح و تضعیف

کسی حدیث کے صحیح اور ضعیف ہونے کے اصولوں کی تفصیل قرآن و حدیث میں نہیں ہے، بلکہ اس کا دار و مدار مجتہدین کے اجتہاد پر ہے،^(۱) اگر کسی حدیث پر تمام امت کے فقہاء عمل شروع کر دیں تو وہ حدیث اجماع والی دلیل سے صحیح ہوگی، اور اگر تمام فقہاء اس کو ترک کر دیں اور اس پر عمل نہ کریں تو وہ حدیث بالا جماع ضعیف ہوگی، اور اگر بعض عمل کریں اور بعض ترک کر دیں تو اس کی تصحیح و تضعیف اجتہادی ہوگی، اس صورت میں ہر مقلد اپنے امام کے قول پر عمل کرنے کا پابند ہوگا، دوسرے امام کا قول اس کے لیے حجت نہیں ہوگا۔^(۲)

مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا

رمضان المبارک نہایت بابرکت مہینہ ہے، اور ہر سال مسلمانوں پر خیر و برکت اور لطف و رحمت کے ہزاروں دروازے کھول دیتا ہے، اور اللہ کے نیک بندے زیادہ سے

(۱)..... فیہ دلالة علی کون التصحیح والتضعیف امرًا مجتہدًا فیہ: (مقدمة اعلاء السنن، قواعد فی علوم الحدیث: ص: ۳۹۱، تتمہ فی مسائل شتی، المقطع - ۲۵، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة، کراچی)

(۲)..... قلت: وکذا فی جزم کل مجتہد بحدیث دلیل علی صحته عندہ، فافہم. (مقدمة اعلاء السنن، قواعد فی علوم الحدیث: ص: ۵۸، الفصل الثانی فی بیان ما یتعلق بالتصحیح والتحسین من قواعد مهمة وأصول. ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة، کراچی)

— واحتجاج الأئمة بحدیث تصحیح له منهم، بل جمهور أهل العلم من جمیع الطوائف علی أن خبر الواحد اذا تلقته الأمة بالقبول، تصدیقاً له، أو عملاً به أنه یوجب العلم. (مقالات الکوثری: ص: ۶۵، حدیث "من تشبه بقوم فهو منهم" ط: مکتبه معروفہ کوئٹہ)

زیادہ عبادت میں مصروف رہتے ہیں، لیکن کچھ لوگ مذہبی رنگ میں ایک شر بھی ظاہر کرتے ہیں، اور ان کا یہ پروپیگنڈا ہوتا ہے کہ بیس رکعت تراویح کی کوئی اصل نہیں ہے، اس طرح یہ لوگ امت کے اتحاد و اتفاق اور قومی وحدت کی طرف سے آنکھیں بند کر کے فروعی اختلافات کا فتنہ کھڑا کر کے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالتے ہیں، جو عقلمندوں کا کام نہیں، لہذا یہاں پر مختصر انداز میں اس پر روشنی ڈالی جا رہی ہے تاکہ مسائل کے ساتھ ساتھ اصل نماز کے بارے میں بھی کچھ نہ کچھ علم ہو۔

تراویح نماز ہے یا نہیں؟

شیعہ کہتے ہیں تراویح کی نماز کوئی نماز نہیں اور وہ پڑھتے بھی نہیں،^(۱) اور اہل سنت والجماعت کے نزدیک تراویح کی نماز ایک مستقل نماز ہے، جو صرف رمضان المبارک میں پڑھی جاتی ہے جیسے جمعہ کی نماز صرف جمعہ کے دن پڑھی جاتی ہے، اس طرح تراویح کی نماز باقی گیارہ مہینے میں نہیں پڑھی جاتی۔

اور غیر مقلد لوگ نہ تو شیعوں کی طرح کھل کر انکار کرتے ہیں اور نہ سنیوں کی طرح کھل کر اقرار کرتے ہیں، وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تراویح کی نماز تہجد والی نماز ہے، گیارہ مہینے اس کا نام تہجد ہوتا ہے اور بارہویں مہینے میں اسی کا نام ”تراویح“ ہو جاتا ہے، نماز ایک ہی ہے، گیارہ مہینے نام اور ہے بارہویں مہینے نام اور؟ اور یہ ایسا ہے جیسے کوئی کہے ”میں

(۱) (قال) رحمہ اللہ تعالیٰ: یحتاج الی معرفة احکام التراویح، والامة اجمعت علی شرعیہا وجوازها ولم ینکرھا أحد من اهل العلم الا الروافض لابارک اللہ فیہم. (المبسوط للسرخسی: ۱۹۵/۲، کتاب الصلاة، (کتاب التراویح) ط: دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الاولى ۱۳۲۱ھ، ۱۳۰۰ء)

— قال فی البرهان: قد اجمعت الأمة علی شرعیة التراویح وجوازها ولم ینکرھا أحد من اهل القبلة الا الروافض. (منحة الخالق علی هامش البحر الرائق: ۲/۲۶، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

— وفی جامع الجوامع: التراویح سنة مؤکدة، ومن لم یرھا سنة فهو رافضی یقاتل کمن لم یر الجماعة. (الفتاوی التاتارخانیة: ۱/۴۷۵، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراویح، ط: قدیمی)

گیارہ مہینے اپنی بیوی کو بیوی کہتا ہوں اور بارہویں مہینے میں ”ماں“ کہا کرتا ہوں“ اب سوال یہ ہے کہ بیوی گیارہ مہینے تک بیوی رہی بارہویں مہینے میں ماں کیسے بن گئی، اب یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ نماز ایک ہی ہے لیکن فرق ہو گیا ہے، گیارہ مہینے نام تہجد بارہویں مہینے نام تراویح، گیارہ مہینے اس کا وقت رات کا آخری حصہ بارہویں مہینے اول حصہ میں، گیارہ مہینے وہ اکیلے پڑھی جائے گی بارہویں مہینے جماعت سے، گیارہ مہینے گھر میں، بارہویں مہینے مسجد میں، گیارہ مہینے اس میں قرآن ختم کرنا کوئی ضروری نہیں بارہویں مہینے قرآن ختم کرنا ہے، گیارہ مہینے اس نماز کو نفل کہا جائے گا بارہویں مہینے سنت مؤکدہ کہا جائے گا، لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ ان چھ فرق کے بارے میں ایک حدیث بھی ان کے پاس نہیں۔

انگریز حکومت سے انعام میں جاگیر حاصل کرنے والے کا فتویٰ

صحابہ کرام تابعین، تبع تابعین کے دور میں کوئی بھی شخص بیس رکعت سے کم تراویح کا قائل نہیں تھا، صحابہ اور تابعین کے بعد چاروں اماموں کا مسلک پورے عالم میں پھیل گیا، مشرق اور مغرب میں بیس رکعت تراویح کی نماز پڑھی پڑھائی جاتی رہی، ان کو کسی نے بدعت نہیں کہا یہاں تک کہ ۱۲۹۰ھ میں ہندوستان میں انگریز کے خلاف جہاد حرام ہونے پر کتاب لکھ کر انعام میں جاگیر حاصل کرنے والے آدمی نے یہ فتویٰ دیا کہ بیس رکعت تراویح کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کا بیس رکعت پڑھنے کا عمل بھی ضعیف حدیثوں پر مبنی ہے، جس نے بیس رکعت پڑھی اس کی گیارہ رکعت مسنون اسی طرح نہیں ہوئیں جیسے مغرب کے فرض نماز چار رکعت پڑھنے والے کی تین رکعت ادا نہیں ہوتیں، کیونکہ نماز میں خاص ہیئت اور صورت کو دخل ہے۔

جس کے رد میں میاں نذیر حسین صاحب کے شاگرد مولانا غلام رسول صاحب

قلعہ میہانگھ والوں نے فارسی میں میں رسالہ لکھا کہ غالی مفتی کہاں سے آ گیا ہے؟، جس نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ سے مشرق و مغرب میں پھیلنے والی تراویح

کو بدعت قرار دے دیا ہے، اور پھر بیس رکعت تراویح کے دلائل لکھے، مگر جس شخص کا مقصد انتشار ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لئے عام طور پر ہدایت کا دروازہ بند کر دیتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بکری ریوڑ سے جدا ہوتی ہے، بھینٹ یا اس کو اپنا نوالہ بناتا ہے، اسی طرح جو شخص اجماع امت سے کٹتا ہے وہ بھی شیطان کا نوالہ بنتا ہے۔

بہر حال اس وقت سے آج تک اس نظریہ نے ایک فرقہ کی شکل اختیار کر لی اور عوام کو یہ کہہ کر دھوکا دیتے ہیں کہ ہم اللہ یا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانتے ہیں، اور ان کے مقابلہ میں صحابہ کی بات بھی معتبر نہیں، پوری امت یہ کہتی ہے کہ صحابہ کرام نے نبی کا مقابلہ نہیں کیا، یہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام نے نبی کا مقابلہ کیا ہے، اور یہ ایسا جھوٹ ہے جیسا کہ منکر حدیث کہتا ہے کہ ہم اللہ کے مقابلے میں نبی کو نہیں مانتے۔

تراویح کو تہجد کہنا

تراویح کی نماز کو تہجد کہنا ایسا ہے جیسا کہ عصر کی نماز کو مغرب کی نماز کہنا، مزید وضاحت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ اعلان کرے کہ عصر کے تین فرض ہیں، آپ کہیں وہ کیسے؟ تو وہ یہ جواب دے کہ حدیث شریف میں ہے، اور وہ ایسی ایک حدیث بھی پڑھ کر سنا دیتا ہے جس میں تین رکعت کا ذکر آیا ہے، جب اس حدیث کو کتاب میں کھول کر دیکھا گیا تو اس میں تین رکعت ہی لکھا تھا، لیکن ساتھ میں ”مغرب“ کا لفظ لکھا ہوا تھا ”عصر“ کا لفظ نہیں تھا، جب اس سے کہا گیا کہ آپ نے تو عصر کی رکعتیں تین بتائی تھیں، اور اس حدیث میں تو مغرب لکھا ہے، عصر نہیں لکھا، تو وہ جواب دیتا ہے کہ آپ کو معلوم نہیں کہ مغرب اور عصر ایک ہی نماز کے دو نام ہیں، بالکل یہی کیفیت ان لوگوں کی ہے جو تراویح کی نماز آٹھ رکعت کہتے ہیں، اور دلیل دیتے ہوئے یہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ ”اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان

میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے“ (۱)

حالانکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ جو نماز سارا سال پڑھی جاتی ہے اس کا نام ”تہجد“ ہے، تو یہ تہجد کی حدیث ہے، تراویح کی نماز کی حدیث نہیں ہے، تو وہ لوگ کہتے ہیں کہ تہجد اور تراویح ایک ہی نماز کے دو نام ہیں۔

تہجد اور تراویح میں فرق

تہجد اور تراویح کی نماز میں مختلف اعتبار سے فرق ہے، اور وہ فرق یہ ہیں۔

(۱) تہجد کی نماز کا ذکر قرآن مجید میں ہے، (۲) تراویح کی نماز کا ذکر صرف حدیث

پاک میں ہے۔ (۳)

(۲) تہجد کی نماز پورے سال پڑھنے کی نماز ہے، تراویح کی نماز رمضان المبارک

کے ساتھ خاص ہے۔

(۳) تہجد کا اصل وقت آخر رات ہے، تراویح کا اصل وقت عشاء کی نماز کے

بعد متصل ہے۔

(۴) تراویح کی نماز میں جماعت مسنون ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں،

اور تہجد میں جماعت نہیں۔

(۱) عن ابی سلمة بن عبدالرحمن: أنه سأل عائشة رضی اللہ عنہا: کیف كانت صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان؟ فقالت: ما كان یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرة رکعة. (صحیح البخاری: ۴۰۸/۲، کتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، رقم الحدیث: ۱۰۹۹، الطبعة الرابعة ۱۴۱۰ھ، ۱۹۹۰م، ط: دار بن کثیر دمشق، بیروت)

(۲) ﴿یا ایہا المزمّل، قم اللیل الا قلیلاً، نصفه او انقص منه قلیلاً، او زد علیہ ورتل القرآن ترتیلاً﴾ [المزمّل: الآية: ۱-۴]

(۳) ان اللہ تبارک و تعالیٰ فرض صیام رمضان علیکم و سنتت لکم قیامہ. (سنن نسائی:

۱۵۸/۴، الصیام، ذکر اختلاف یحییٰ بن ابی کثیر والنضر، [رقم الحدیث: ۲۲۱۰]، ط: مکتبہ المطبوعات الاسلامیة، حلب. ۱۴۰۶ھ)

(۵) تراویح کی نماز میں پورا قرآن مجید ختم کرنا سنت ہے، تہجد کی نماز میں قرآن مجید ختم کرنا سنت نہیں۔

(۶) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کی نماز تین رات جماعت کے ساتھ پڑھانے کے بعد فرمایا مجھے خطرہ ہے کہ یہ نماز فرض نہ ہو جائے، حالانکہ تہجد کی نماز فرض ہونے کے بعد اس کے فرضیت منسوخ ہو چکی تھی، اس لئے تہجد کی نماز فرض ہونے کا احتمال نہیں تھا۔

(۷) تمام محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں تہجد کے ابواب الگ اور تراویح کے ابواب الگ باندھے ہیں، اسی طرح تمام فقہاء کرام نے بھی تراویح اور تہجد کے ابواب الگ الگ باندھے ہیں، اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ دو الگ الگ نمازیں ہیں ایک نہیں ہے۔

(۸) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن تین راتوں میں جماعت کے ساتھ تراویح کی نماز پڑھائی ہے اس کے بعد تہجد کی نماز بھی ادا کی، لیکن تہجد کے بعد تراویح پڑھنا ثابت نہیں۔^(۱)

(۹) امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ وغیرہ سے رمضان

(۱) عن أنس رضي الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في رمضان فجئت فقممت الى جنبه وجاء رجل آخر فقام أيضا، حتى كنا رهطاً، فلما حسّ النبي صلى الله عليه وسلم أنا خلفه جعل يتجوّز في الصلاة، ثم دخل رحله فصلى صلاة لا يصلّيها عندنا، قال: قلنا له حين أصبحنا: أفطنت لنا الليلة؟ قال: فقال نعم، ذاك الذي حملني على الذي صنعت. (صحيح مسلم: ۳۵۲/۱، كتاب الصيام، باب: النهي عن الوصال.....، ط: قديمي)

— عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج اليهم في رمضان فخفف بهم ثم دخل فأطال ثم خرج فخفف بهم ثم دخل فأطال فلما أصبحنا قلنا يا نبي الله! جلسنا الليلة فخرجت إلينا فخففت ثم دخلت فأطلت قال: "من أجلكم". (مسند احمد: ۵۰۰/۱۰، رقم الحديث: ۱۲۵۰۸، ط: دار الحديث القاهرة، الطبعة الأولى ۱۴۱۶ هج، ۱۹۹۵ م)

— عن أبي سلمة بن عبد الرحمن: أنه سأل عائشة رضي الله عنها: كيف كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان؟ فقالت: ما كان يزيد في رمضان ولا في غيره على إحدى عشرة ركعة (صحيح البخاري: ۴۰۸/۲، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، رقم الحديث: ۱۹۰۹، ط: دار ابن كثير دمشق بيروت، الطبعة الرابعة ۱۴۱۰ هج، ۱۹۹۰ م)

المبارک میں تراویح کے بعد تہجد پڑھنا ثابت ہے۔^(۱)

بیس رکعت تراویح سے روکنے والا

بیس رکعت تراویح سے انکار کرنے والوں کی بات درست نہیں بلکہ سراسر باطل ہے، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے قرب سے دور کرنے والے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آیت ﴿ارأیت الذی ینہی عبداً اذا صلی﴾^(۲) (اے مخاطب بھلا اس شخص کا حال تو بتلا جو ایک بندہ کو منع کرتا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے) کا مصداق بھی ہیں، اس لیے ایسے لوگوں کو قرآن مجید کی اس آیت کو سامنے رکھ کر فکر کرنی چاہیے تاکہ آخرت میں رسوائی اور پریشانی نہ ہو، وہاں کی رسوائی کی کوئی تلافی نہیں۔^(۳)

(۱)..... قال الربیع بن سلیمان من طریقین عنہ، بل اکثر: کان الشافعی ینتہم القرآن فی شہر رمضان ستین ختمة. (سیر اعلام النبلاء للذہبی: ۳۶/۱۰، رقم (۱) الشافعی، ط: مؤسسة الرسالة بیروت لبنان، الطبعة الأولى ۱۴۰۲ھ، ۱۹۸۲م)

— تاریخ بغداد: ۶۳/۲، رقم الترجمة (۴۵۴) ذکر من اسمه محمد واسم أبيه ادريس، ط: دارالكتاب العربي

— حلیۃ الاولیاء: ۱۳۴/۹، رقم الترجمة (۴۱۵) الامام الشافعی، ط: مكتبة الخانجي ومطبعة السعادة، مصر ۱۳۵۷ھ، ۱۹۳۸م)

— وقال أبو یوسف: کان ینتہم کل یوم وليلة ختمة وفي رمضان ويوم العيد اثنين وستين ختمة. (الخيرات الحسان في مناقب الامام الأعظم أبي حنيفة النعمان: ص: ۸۵، الفصل الرابع في شدة اجتهاده في العبادة، ط: مطبعة المدني، الطبعة الأولى ۱۴۱۵ھ)

— مناقب الامام الأعظم أبي حنيفة للموفق: ۲۳۵/۱، الباب الثالث عشر في ذكر تهجده وقراءته وتضرعه وجمعه العمل مع العلم، ط: مكتبة اسلاميه كوئته.

— مناقب الامام الأعظم أبي حنيفة رحمه الله للکردري: ۲۴۱/۱، ط: مكتبة اسلاميه كوئته.

(۲) [العلق: ۱۰، ۹- پارہ: ۳۰]

(۳) ﴿واتقوا يوماً لا تجزی نفس عن نفس شیئاً ولا یقبل منها شفاعة ولا یؤخذ منها عدل ولا هم

ینصرون﴾ [البقرة: ۴۸- پارہ: ۱]

تراویح آٹھ رکعت کہنے والوں سے صرف ایک سوال

اگر کوئی شخص تراویح کی نماز آٹھ رکعت کہے، تو اس سے صرف یہی ایک بات پوچھیں کہ آٹھ رکعت کے ساتھ ”تراویح“ کا لفظ اللہ کے نبی سے کسی خلیفہ راشد سے، کسی ایک صحابی سے، کسی ایک تابعی سے، کسی ایک تبع تابعی سے دکھادیں تاکہ آٹھ رکعت کا دعویٰ ثابت ہو جائے، لیکن یاد رہے کہ پورے خیر القرون میں آٹھ رکعت کے ساتھ تراویح کا لفظ ملتا ہی نہیں، البتہ بیس رکعت کے ساتھ تراویح کا لفظ ملتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاریوں کو اکٹھا کر کے ان میں سے ایک شخص سے فرمایا: ”یصلی بالناس خمس ترویحات عشرين ركعة“^(۱) لوگوں کو پانچ ترویح یعنی بیس رکعات پڑھائیں۔

یہاں بیس رکعت کے ساتھ تراویح کا لفظ موجود ہے۔

بیس رکعت تراویح کو بدعت کہنا

خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے،^(۲) اس لیے خلفائے راشدین کی سنت کو بدعت کہنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) عن أبي عبد الرحمن السلمي عن علي رضي الله عنه قال: دعا القراء في رمضان فأمر منهم رجلا يصلی بالناس عشرين ركعة. قال: وكان علي رضي الله عنه يوتر بهم. وروى ذلك من وجه آخر عن علي..... عن أبي سعد البقال عن أبي الحسناء أن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أمر رجلا أن يصلی بالناس خمس ترویحات عشرين ركعة. وفي هذا الاسناد ضعف. والله اعلم. (السنن الكبرى للبيهقي: ۲/۴۹۶، ۴۹۷، كتاب الصلاة، باب ما روى في عدد ركعات القيام في شهر رمضان، رقم الحديث: ۴۸۰۲، ۴۸۰۵، ط: مجلس دائرة المعارف النظامية، حيدر آباد هند، الطبعة الاولى ۱۳۲۴ هـ)

(۲) قال الشيخ: ان سنة الخلفاء الراشدين تكون من جملة سنة الشريعة المصطفوية الخ. (معارف السنن: ۵/۵۵۱، أبواب الصوم، باب قيام شهر رمضان، بيان أمر الفاروق بعشرين ركعة، ط: دار التصنيف جامعة العلوم الاسلامية)

کی سنت کو بدعت کہنا ہے، اور یہ سراسر گمراہی اور آخرت کی تباہی ہے۔ (۱)

دوسنتوں کو ضائع کرنا

ظہر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعات سنت مؤکدہ ہے، اگر کوئی شخص ظہر کی سنت چار رکعات کے بجائے دو رکعت پڑھے گا تو اس کی چار سنت ادا نہیں ہوگی، اور دل بھی مطمئن

(۱) (التراویح سنة) باجماع الصحابة ومن بعدهم من الامة، منكرها مبتدع ضال، مردود الشهادة كما في المضمرة. (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۲۳۶/۱، كتاب الصلاة، فصل في صلاة التراویح، ط: مطبعة مصطفى البابي الحلبي ۱۳۵۶ھج، ۱۹۳۷ء)

— فمن أحدث خلافًا بعد هذا الاتفاق يكون خارقًا للاجماع، والمتمسك بهواه وهان عليه أمر دينه وتقواه، وبالله التوفيق. (معارف السنن: ۵/۵۴۹، أبواب الصوم، باب قيام شهر رمضان، تحقيق أن عشرين ركعات التراویح اتفق عليها الأئمة، ط: دار التصنيف جامعة العلوم الإسلامية)

— وكونها عشرين، سنة الخلفاء الراشدين، وقوله عليه الصلاة والسلام عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين..... الخ (مرقاة المفاتيح: ۱۹۳/۳، كتاب الصلاة، باب قيام شهر رمضان، الفصل الثالث، ط: امداديه ملتان)

— ليأتين على أمتي ما أتى على بني اسرائيل حذو النعل بالنعل، حتى اذا منهم من أتى أمه علانية لكان في أمتي من يصنع ذلك؛ وان بني اسرائيل تفرقت على ثنتين وسبعين ملة، وتفرق أمتي على ثلاث وسبعين ملة، كلهم في النار الاملة واحدة، قالوا ومن هي يا رسول الله؟ قال: ما أنا عليه وأصحابي. (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال: ۱۱۵/۱۱، رقم الحديث: ۳۰۸۳۷، كتاب الفتن والأهواء والاختلاف من قسم الأقوال، الفصل الثاني: في الفتن والهرج، ط: مؤسسة الرسالة)

— واما عدد ركعات التراویح فقد جاء عن عمر على أنحاء، واستقر الأمر على العشرين مع ثلاث الوتر..... وبعد ما تلقت الأمة بالتبزل، لا بحث لنا أنه كان ذلك اجتهاداً منه أو ماذا؟ ومن ادعى العمل بالحديث فأولى له أن يصلحها حتى يخشى فوت الفلاح. فان هذه صلاة النبي صلى الله عليه وسلم في اليوم الآخر. وأما من اكتفى بالركعات الثمانية، وشد عن السواد الأعظم، وجعل يرميهم بالبدعة، فليرعاقبته، والله تعالى أعلم. (فيض الباري شرح البخاري: ۳/۳۷۵، كتاب صلاة التراویح، باب فضل من قام رمضان، ط: دار الكتب العلمية، بيروت. الطبعة الأولى، ۱۳۲۶ھج، ۲۰۰۵ء).

(۲) (التراویح سنة) مؤكدة لمواظبة الخلفاء الراشدين (للرجال والنساء) اجماعاً..... (والختم) مرة سنة، ومرتين فضيلة وثلاثاً أفضل (ولا يترك) الختم لكسل القوم. قوله: (والختم مرة سنة) أي قراءة الختم في صلاة التراویح سنة، وصححه في الخانية وغيرها، وعزاه في الهداية: الى أكثر المشائخ، وفي الكافي: الى الجمهور، وفي البرهان: وهو المروي عن أبي حنيفة والمنقول في الآثار. (الدر مع الرد: ۲/۳۳، ۳۶، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعيد)

نہیں ہوگا، اسی طرح بیس رکعت سنت مؤکدہ ہے، اگر کوئی شخص تراویح کی نماز بیس رکعات کے بجائے آٹھ رکعات ادا کر کے چلا جائے گا تو اس کی دو سنتیں ضائع ہو جائیں گی: ایک تو بیس رکعت تراویح پڑھنے کی سنت ادا نہیں ہوگی، دوسرا تراویح کی نماز میں پورا قرآن بھی سننے سے رہ جائے گا، (۲) حالانکہ تراویح کی نماز میں پورا ایک قرآن پڑھنا یا سننا سنت ہے۔

غرض کہ آٹھ رکعات تراویح پڑھنے سے یہ دونوں سنتیں ضائع ہو جاتی ہیں، اور رمضان المبارک جیسے عظیم رحمت والے مہینے میں ہر رات دو دو ایسی سنتوں کو ضائع کرنا جن کو صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین نے ادا کیا ہے، یقیناً بد قسمتی اور محرومی ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے بچائے، آمین۔

تبلیغی جماعت اور آٹھ رکعات تراویح کہنے والوں کی جماعت

تبلیغی جماعت کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ جس کو چمٹ جاتے ہیں ایک دفعہ اللہ کا گھر مسجد ضرور دکھاتے ہیں، آگے اس کی مرضی، تو ان کا کام ہے بے نمازیوں کے پاس جانا، ان کو دعوت دینا اور مسجد میں آنے کے لئے منتیں کرنا وغیرہ، یہ حضرات کوشش کر کے آخر لوگوں کو ایک دفعہ مسجد میں لے آتے ہیں، اور اس کو کلمہ اور نماز کا بتا کر اس کو نمازی بناتے ہیں۔ اس کے برخلاف آٹھ رکعت تراویح کہنے والے کبھی بھی بے نمازی کے پاس نہیں جاتے، جب تبلیغی جماعت والے منتیں کر کے اس کو نماز پر لگا لیتے ہیں، اور وہ نمازی بن جاتا ہے، تو اس وقت آٹھ رکعت تراویح کہنے والے لوگ اس کے پاس آ جاتے ہیں، اور یہ کہتے ہیں کہ تیری نماز نہیں ہوتی، ایک ادھر سے آئے گا اور کہے گا تیری نماز نہیں ہوتی، ایک ادھر سے آئے گا اور کہے گا تیری نماز نہیں ہوتی، تو یہ شکوک و شبہات اور وسوسہ میں مبتلا ہو کر نماز ہی چھوڑ دیتا ہے، تو یہ لوگ وہ ہیں جو نمازیوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتے ہیں، اور نمازیوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالنے والا کون ہوتا ہے؟ اس کا جواب تمام مسلمانوں کو معلوم ہے، تو اس جماعت کے لوگوں کی عادت ہے کہ جب تک کوئی نماز نہیں پڑھتا اس وقت تک

اس کے پاس جا کر کچھ نہیں کہتے، تو یہی حال رمضان شریف میں ہے کہ جو آدمی پانچ وقت کی نمازیں نہیں پڑھتا ہے، روزہ بھی نہیں رکھتا ہے، اور تراویح کی نماز بھی نہیں پڑھتا ہے اس کے خلاف کوئی تقریر نہیں ہوگی، اور کوئی اشتہار بھی اس کے خلاف شائع نہیں کیا جائے گا، اور کوئی انعامی چیلنج بھی نہیں ہوگا، ہاں جس بے چارے نے پانچ وقت کی جماعتوں میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ شرکت شروع کی، اور رمضان المبارک کا روزہ بھی رکھا، اور رات کو بیس رکعت تراویح کی نماز بھی ادا کی، تو اس کے خلاف تقریر کریں گے، لاکھوں کا چیلنج بھی کریں گے، یعنی جس بے چارے نے بیس رکعت تراویح پڑھ لی اس نے بہت بڑا گناہ کر لیا، ناقابل معافی جرم کر لیا، یہ ان کا مشن ہے، اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔

آٹھ رکعات تراویح کہنے والے کہتے ہیں کہ بیس رکعات تراویح مرفوع

حدیث سے ثابت نہیں

حضرت مفتی محمود رحمہ اللہ نے ایسے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرمایا کہ ”غیر مقلدوں سے کوئی پوچھے کہ ۲۰ رکعت کا ثبوت تمہارے اور ہمارے پاس نہ ہو تو نہ ہو، لیکن کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھی نہیں تھا، حضرت عمر کون ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ راشد ہیں، مشکوٰۃ کی روایت ان غیر مقلدوں کو یاد نہیں ہے کہ آپ کیسے تاکید فرما رہے ہیں ”علیکم بسنتی و سنتی الخلفاء الراشدین“ الحدیث۔ میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو، پھر پورے ماہ میں جماعت کے ساتھ تراویح کا اہتمام بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی کی سنت ہے، کوئی ثابت کر دکھائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چار دن سے زائد جماعت کے ساتھ تراویح ادا فرمائی ہو، پھر یہ غیر مقلد کیوں تمام رمضان المبارک میں تراویح پڑھتے ہیں؟ اگر ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے چڑھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دشمنی اور عداوت کا ثبوت دیتے ہوئے پورا مہینہ کی نماز تراویح

باجماعت ادا نہ کریں، صرف تین چار دن جماعت کریں، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پورا مہینہ باجماعت نماز تراویح ثابت نہیں ہے، پورا مہینہ باجماعت تراویح کا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کر کے اجراء فرمایا تھا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی یہ اہتمام نہ تھا، اب ان غیر مقلدوں کے پاس کیا رہ جاتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو درمیان سے خارج کر دینے کے بعد آدھا دین ختم ہو جائے گا، غیر مقلدوں کو چاہیے کہ نیا دین مرتب کریں، اور حضرت عمر و حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین کی تمام سنتیں چن چن کر دین سے نکال دیں، کیونکہ غیر مقلدین کے بقول ان حضرات نے تو بدعتیں ایجاد کی تھیں، اور معاذ اللہ یہ حضرات تو تابع سنت تھے ہی نہیں، بڑے تابع سنت اس چودھویں صدی کے غیر مقلد ہیں، لہذا ان کو لازم ہے کہ نیا دین مدون کر لیں، اور تمام امت کو گمراہ قرار دیتے ہوئے اپنے نئے دین کا پرچار کریں، والی اللہ المشتکی واللہ المستعان، تفصیلی دلائل کے لئے خیر المصانح رسالہ حضرت مولانا خیر محمد صاحب مرحوم کا مطالعہ فرمائیں، فقط واللہ اعلم۔

(فتاویٰ مفتی محمود: ۳/۲۸۲، کتاب الصلاة، باب التراویح والنفل، ط: جمعیتہ پبلیکیشنز، اشاعت ہفتم، جولائی ۲۰۱۰ء۔ لاہور)

بیس رکعت تراویح میں میڈیکل فائدہ

انسان جب رات کو سوتا ہے تو صبح اٹھ کر اس کا کولیسٹرول لیول سب سے کم ہوتا ہے، اس لیے ڈاکٹر لوگ صبح کے وقت شوگر چیک کرنے کو کہتے ہیں، اس میں بھی حکمتیں ہیں، صبح کے وقت شوگر کا لیول کم ہوتا ہے، لہذا اس وقت فجر کی نماز کی رکعتیں چار ہیں، دو سنت و فرض، کیونکہ کولیسٹرول اور شوگر کا لیول کم تھا تو تھوڑی سی ایکسرسائز کی ضرورت تھی، اس لئے شریعت نے نمازوں کی رکعتیں چار کر دیں، اس کے بعد جب دن کی ابتدا ہوئی، ناشتہ کیا، چائے بھی پی، دوپہر کو خوب اچھی طرح پیٹ بھر کر کھانا بھی کھالیا، تو شوگر اور کولیسٹرول لیول زیادہ ہو گیا، تو اب اسے کم کرنے کے لئے ایکسرسائز کی پہلے سے زیادہ ضرورت تھی، تو

اللہ تعالیٰ نے ظہر کی رکعتیں بارہ رکھ دیں، جب اس سے کو لیسٹرول اور شوگر کا لیول نیچے آ گیا تو عصر کے وقت وہ پہلے کی طرح نیچے تھا، اس لئے مزید ایکسرسائز کی ضرورت نہیں تھی، اس لئے عصر میں چار رکعتیں فرض رکھ دی گئیں، باقی optional سنتیں دے دی گئیں کہ پڑھ لیں گے تو فائدہ اور ثواب ہے، نہیں پڑھیں گے تو کوئی بات نہیں، چنانچہ اس وقت شوگر اور کو لیسٹرول کم ہونے کے وجہ سے ایکسرسائز بھی کم عطا کی گئی، پھر عصر کے بعد چائے پی لی، کوئی پھل کھا لیا تو شوگر اور کو لیسٹرول لیول کچھ اور بڑھ گیا تو مغرب کی نماز میں چار رکعت کے بجائے سات رکعتیں کر دیں، مغرب کے بعد کھانا کھایا (رات کے کھانے کو عشاء یہ اس لئے کہتے ہیں کہ مغرب اور عشاء کے درمیان کھایا جاتا ہے) اب جب رات کو ڈٹ کر کھایا تو شوگر اور کو لیسٹرول کا لیول پھر اوپر چلا گیا، اب عشاء میں سات کے بجائے سترہ کر دیں، فرض بھی، واجب بھی، سنت بھی، نفل بھی، سب ملا کر سترہ رکعتیں بنیں۔

دو پہر کا کھانا کھایا تھا تو بارہ رکعت سے کام چل گیا تھا، اب رات کا کھانا کھایا تو سترہ رکعتیں کر دیں، یہ اس لئے کہ دو پہر کے کھانے کے بعد جو دو پہر کی نماز پڑھی تو دن کا حصہ اور بھی باقی تھا اور ایکسرسائز بھی کرنا تھی اور شوگر اور کو لیسٹرول نیچے آنے کے چانسز تھے، مگر اب تو عشاء کے بعد جلدی سونا ہوتا ہے، عام طور پر کوئی سرگرمی بھی نہیں ہوتی، لہذا ظہر کی بہ نسبت بڑی ایکسرسائز مقرر کر دی گئی کہ سترہ رکعتیں پڑھے تاکہ سونے سے پہلے شوگر لیول اور کو لیسٹرول لیول ڈاؤن ہو جائے، تو اس سے معلوم ہوا کہ نماز کی رکعتیں ایسی بنائی گئیں ہیں جن سے بندوں کا میڈیکل فائدہ بھی ہے۔

رمضان المبارک میں اللہ کے بندوں نے سارا دن روزہ رکھا، اور جب افطاری کا وقت ہوا تو دسترخوان پر کباب، شربت، پکوڑے، سمو سے، جلیبی، چنے، کھجور، فروٹ اور کھانا بھی تھا، اور وافر مقدار میں تھا تو بھوکے بندوں نے اٹھا کر اتنا کھایا اتنا کھایا کہ over eating کر لی، جب ڈٹ کر اوور ایٹنگ کر لی تو شوگر اور کو لیسٹرول کا لیول بہت

بڑھ گیا، تو شریعت نے ہمارے فائدے کے لئے سترہ رکعتیں پہلے ہی مقرر کر دی تھیں، اور اب اس over eating کا علاج تراویح کی نماز سے ہو گیا، اس لئے بیس رکعت تراویح کی نماز اور بڑھادی تاکہ شوگر اور کولیسٹرول کا لیول نیچے آجائے اور سحری میں کھانے پینے میں پریشانی نہ ہو، اور تہجد پڑھنا بھی آسان ہو۔ ماخوذ از ”میرا پیغمبر عظیم تر ہے“۔

محمد انعام الحق قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵

۱۴۳۵/۵/۵ھ

آٹھ رکعات تراویح پڑھانے والے امام کے پیچھے وتر پڑھے یا نہیں؟
 ”غیر مقلد کی امامت“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۰۴)

آٹھ رکعات تراویح پڑھنے اور پڑھانے کا حکم

بیس رکعات تراویح سنت مؤکدہ ہیں، اس پر خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین نے پابندی کی ہے اور امت کا اس پر اجماع ہے۔ اس سے کم پڑھنا درست نہیں ہے اور بیس رکعات تراویح کا انکار کرنے والا خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والا ہے۔ (۱)

آٹھ رکعات تراویح میں قرآن ختم کرنے کا حکم

آٹھ رکعات تراویح میں قرآن مجید ختم کرنے سے قرآن مجید ختم کرنے کی سنت ادا ہو جائے گی۔ مگر بیس رکعات تراویح پڑھنے کی سنت ادا نہیں ہوگی۔ (۲)

(۱) التراویح سنة مؤکدة لمواظبة الخلفاء الراشدين، قال في الرد: صححه في الهداية وغيرها وهو المروي عن أبي حنيفة..... وفي شرح منية المصلي: وحكى غير واحد الاجماع على سنيتها. (قوله: لمواظبة الخلفاء الراشدين) أي: أكثرهم؛ لأن المواظبة عليها وقعت في أثناء خلافة عمر رضي الله عنه، ووافق على ذلك عامة الصحابة ومن بعدهم إلى يومنا هذا بلانكبر، وكيف لا وقد ثبت عنه صلى الله عليه وسلم: ”عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضواً عليها بالنواجذ.“ كما رواه أبو داود، بحر. (الدرمع الرد، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، (۲/۳۳) ط: سعيد)

— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۶۶) ط: سعيد.

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراویح، (۱/۱۱۶) ط: رشيدية.
 — (وسننها) ترك السنة لا يوجب فساداً ولا سهواً بل اساءةً لو عامداً غير مستخف وقالوا: الاساءة دون الكراهة، وفي الرد: (قوله: وقالوا..... الخ)..... تاركها يستوجب اساءةً أي التضييل واللوم. (الدرمع الرد، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في قولهم: الاساءة دون الكراهة، (۱/۳۷۳) ط: سعيد).

(۲) (قوله: وهي عشرون ركعة) وهو قول الجمهور وعليه عمل الناس شرقاً وغرباً. (رد المحتار، =

آخری رکعتوں میں جہر کیا

اگر امام نے عشاء کی آخری رکعتوں میں قراءت بلند آواز سے پڑھی تو سہو سجدہ لازم ہوگا۔ عشاء کی آخری دو رکعتوں میں اگرچہ قراءت واجب نہیں، لیکن اگر قراءت کرے تو آہستہ پڑھنا لازم ہے۔ (۱)

آیات سجدہ کی تلاوت کا فائدہ

علماء کرام نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص تمام آیات سجدہ کی تلاوت ایک ہی مجلس میں کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مشکل آسان فرمادیتے ہیں، ایسی حالت میں تمام آیتوں کو ایک دفعہ پڑھ کر اس کے بعد چودہ سجدے کریں، یا ہر ایک آیت سجدہ کو پڑھ کر اس کا سجدہ کرتے جائیں۔ (۲)

= مبحث صلاة الوتر، (۲/۳۵) ط: سعید.

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۶۶) ط: سعید.

— الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، (۱/۱۱۶) ط: رشیدیہ.
(۱) فالحاصل أن الاخفاء فی صلاة المخافتة واجب علی المصلی اماماً کان أو منفرداً وهي صلاة الظهر والعصر والركعة الثالثة من المغرب والأخريان من صلاة العشاء وصلاة الكسوف والاستسقاء، وهو واجب علی الامام اتفاقاً، وعلی المنفرد علی الأصح. (البحر، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۱/۳۰۲) ط: سعید)

— ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، (۲/۸۱) ط: سعید.

— يجب تعيين الأولين من الثلاثية والرابعة المكتوبتين للقراءة المفروضة حتى لو قرأ في الأخيرين من الرباعية دون الأولين أو في احدى الأولين و احدى الأخيرين ساهياً و جب عليه سجود السهو. كذا في البحر الرائق. (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثاني فی واجبات الصلاة، (۱/۷۱) ط: رشیدیہ).

(۲) (مهمة لكل مهمة) في الكافي: قيل من قرأ أي السجدة كلها في مجلس وسجد لكل منها كفاه الله ما أمهه. (وفي الرد: قوله: مهمة لكل مهمة) أي: هذه فائدة، أي ينبغي أن يصرف المسلم همته إلى تعلمها لأجل دفع كل مهمة، أي كل خادثة تهمة وتحزنه) و ظاهره أنه يقرأها أولاً (بالكسر والمد، وفي بعض النسخ أولاً والمعنى واحد، وهو أنه يسرد هاتمتها ثم يسجد لكل أربع عشرة سجدة) ويحتمل أن يسجد لكل بعد قراءتها وهو غير مكروه، كما مر. (الدرمع الرد، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، قبيل مطلب في سجدة الشكر، (۲/۱۱۸، ۱۱۹) ط: سعید)

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۲۷) ط: سعید.

— حاشیہ الطحطاوی علی المراقی، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (ص: ۲۷۲) ط: قدیمی.

آیت سجدہ ان جگہوں پر نہ پڑھے

جمعہ اور عیدین اور آہستہ آواز والی نمازوں میں سجدہ کی آیت نہیں پڑھنی چاہیے

کیوں کہ سجدہ کرنے میں مقتدیوں کو اشتباہ ہونے کا ڈر ہے۔ (۱)

آیت سجدہ ایک ہی مجلس میں بار بار پڑھے

اگر ایک آیت سجدہ کی تلاوت ایک ہی مجلس میں متعدد بار کی جائے تو ایک ہی

سجدہ واجب ہوگا۔ (۲)

آیت سجدہ ایک ہی مجلس میں بار بار سننے

☆..... اگر سجدہ کی ایک آیت پڑھی جائے، پھر وہی آیت مختلف لوگوں سے سنی

جائے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ (۳)

(۱) ویکرہ للامام أن یقرأها فی مخالفة ونحو جمعة وعید الا أن تكون بحیث تؤدی برکوع الصلاة أو سجودها. وفي الرد: (قوله: ویکرہ للامام الخ) لأنه ان ترک السجود لها فقد ترک واجباً وان سجد يشبهه علی المقتدین. شرح المنية. (الدرمع الرد، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، قبیل باب صلاة المسافر، (۲/۱۲۰) ط: سعید)

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۲۰) ط: سعید.

— الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، (۱/۱۳۳) ط: رشیدیہ.

(۲) والأصل أن مبناها علی التداخل دفعاً للخرج بشرط اتحاد الآیة والمجلس، وهو تداخل فی السبب بأن يجعل الكل كتلاوة واحدة فتكون الواحدة سبباً والباقي تبعاً لها. وفي الرد: (قوله: دفعاً للخرج) لأن فی ایجاب السجدة لكل تلاوة حرجاً خصوصاً للمعلمین والمتعلمین وهو منفي بالنص. بحر. (الدرمع الرد، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۱۵، ۱۱۳) ط: سعید)

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۲۵) ط: سعید.

— الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، (۱/۱۳۳) ط: رشیدیہ.

(۳) وفي البزازیة: سمعها من آخر ومن آخر أيضاً وقرأها كفت سجدة واحدة في الأصح؛ لاتحاد الآیة والمكان، ونحوه في الخانية. فعلى هذا لو قرأها جماعة وسمعها بعضهم من بعض كفتهم واحدة. (رد المحتار، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۱۵) ط: سعید)

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۲۵) ط: سعید.

— الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، (۱/۱۳۳) ط: رشیدیہ.

☆..... اگر سننے والے مجلس نہ بدلیں تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا، خواہ پڑھنے والے کی مجلس بدل جائے یا نہ بدلے۔ اور اگر سننے والے کی مجلس بدل جائے تو اس پر متعدد سجدے واجب ہوں گے، خواہ پڑھنے والے کی مجلس بدلے یا نہ بدلے۔ اگر پڑھنے والے کی مجلس بدل جائے گی تو اس پر بھی متعدد سجدے واجب ہوں گے۔ (۱)

☆..... مجلس بدلنے کی دو صورتیں ہیں: ایک حقیقی۔ دوسری حکمی۔

اگر جگہ بدل جائے تو حقیقی طور پر مجلس بدل جائے گی۔ اور جگہ نہ بدلے، بلکہ کوئی ایسا فعل صادر ہو جس سے یہ سمجھا جائے کہ پہلے کام کو ختم کر کے اب دوسرا کام شروع کیا ہے تو حکمی ہے۔

حقیقی کی مثال: (۱) دو گھر جدا جدا ہوں، اور ایک گھر میں سجدہ کی آیت تلاوت کرنے کے بعد دوسرے گھر میں چلا گیا اور وہاں جا کر اس آیت کو دوبارہ تلاوت کیا۔ واضح رہے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ کی تبدیلی کے لیے ایک دو قدم سے زیادہ چلنا ضروری ہے۔

(۱) ولو تبدل مجلس السامع دون التالي يتكرر الوجوب عليه، ولو تبدل مجلس التالي دون السامع يتكرر الوجوب عليه لا على السامع على قول أكثر المشايخ، وبه نأخذ. كذا في العتبية. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، (۱/۱۳۴) ط: رشیدیہ)

— (کما) تتكرر (لو تبدل مجلس سامع دون تال) حتی لو کر رہا راکباً یصلي و غلامه یمشي تتكرر على الغلام لا الراكب، (لا) تتكرر (في عكسه) وهو تبدل مجلس التالي دون السامع على المفتی به. قال المحقق في الرد: (قوله: کما تتكرر) أي: على السامع دون التالي وفي عكسه بعكسه. ط. والحاصل: أن من تكرر مجلسه من سامع أو تال تكرر الوجوب عليه دون صاحبه..... (قوله: تتكرر على الغلام) لتبدل المجلس في حقه، بخلاف الراكب؛ لأن الصلاة تجمع المتفرق. ط. (قوله: لا تتكرر) أي على السامع (قوله: على المفتی به) راجع الى صورة العكس فقط، ومقابله: ما صححه في الكافي: من تكرر هاعلى السامع أيضاً؛ لأن التلاوة هي السبب في حقه أيضاً لكن بشرط السماع، وصحح في الهداية والخانية: الأول. قال في الينابيع: وعليه الفتوى. قال الفقير: وبه نأخذ. شرح المنية. (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۱۷) ط: سعید)

— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، تحت قوله: كمن كرر هافي مجلس لافي مجلسين، (۲/۱۲۶) ط: سعید.

(۲) سوار ہو کر تلاوت کی، پھر اتر کر دوبارہ تلاوت کی، تو اس میں حقیقی طور پر مجلس بدل گئی۔

حکمی کی مثال: سجدہ کی آیت تلاوت کر کے دو ایک لقمے سے زیادہ کھانا کھالیا، اور کسی سے دو ایک کلمے سے زیادہ باتیں کرنے لگا، یا لیٹ کر سو گیا، یا خرید و فروخت میں مشغول ہو گیا تو ان صورتوں میں حکمی طور پر مجلس بدل جائے گی۔

اور اگر ایک دو لقمہ سے زیادہ نہ کھائے، کسی سے ایک دو کلمہ سے زیادہ باتیں نہ کرے، لیٹ کر نہ سوئے، بلکہ بیٹھے بیٹھے سوئے تو ان صورتوں میں مجلس نہ بدلے گی۔ اسی طرح کوئی تسبیح پڑھنے لگے یا بیٹھنے سے کھڑا ہو جائے تب بھی مجلس مختلف نہ ہوگی۔ (۱)

☆..... اگر ایک آیت سجدہ متعدد مرتبہ ایک ہی مجلس میں پڑھی جائے تو اختیار ہے کہ سب کے بعد سجدہ کیا جائے یا پہلی تلاوت کے بعد؛ کیوں کہ ایک ہی سجدہ اپنے ما قبل اور ما بعد کی تلاوت کے لیے کافی ہے۔ مگر احتیاط اس میں ہے کہ سب کے بعد سجدہ کیا جائے۔ (۲)

(۱) ولو کررہا فی مجلسین تکررت وفي مجلس واحد لا تتکرر، بل کفته واحده، وفي الرد: (قوله: ولو کررہا فی مجلسین تکررت) الأصل أنه لا يتکرر الوجوب الا بأحد أمور ثلاثة: اختلاف التلاوة، أو السماع، أو المجلس، أما الأولان: فالمراد بهما اختلاف المتلو والمسموع حتى لو تلا سجدات القرآن كلها أو سمعها في مجلس أو مجالس وجبت كلها، وأما الأخير فهو قسمان: حقيقي بالانتقال منه الى آخر بأكثر من خطوتين كمافي كثير من الكتب، أو بأكثر من ثلاث، كمافي المحيط، مالم يكن للمكانين حكم الواحد كالمسجد والبيت والسفينة ولو جارية، والصحراء بالنسبة للتالي في الصلاة راکباً. وحكمي: وذلك بمباشرة عمل يعد في العرف قطعاً لما قبله كما لو تلا ثم أكل كثيراً أو نام مضطجعاً أو أرضعت ولدها أو أخذ في بيع أو شراء أو نكاح، بخلاف ما إذا طال جلوسه أو قراءته أو سبح أو هلل أو أكل لقمة أو شرب شربة أو نام قاعداً أو كان جالساً فقام أو مشى خطوتين أو ثلاثاً على الخلاف أو كان قائماً فقعد أو نازلاً فركب في مكانه فلا تتكرر. حلية ملخصاً. (الدرمع الرد، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۱۳) ط: سعيد) — البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۲۵) ط: سعيد.

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، (۱/۱۳۳) ط: رشيدية. (۲) فشمّل ما إذا تلامرراً ثم سجد، وما إذا تلا وسجد ثم تلا بعده مراراً في مجلس واحد، =

آیت سجدہ ایک ہے پڑھنے والے دو ہیں

”دو آدمی ایک ہی آیت سجدہ پڑھیں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۹۷)

آیت سجدہ بھول گیا

اگر امام یا حافظ صاحب نماز میں تلاوت کے دوران سجدہ کی آیت بھول گئے، اور مقتدی نے پڑھ کر لقمہ دیا اور امام صاحب یا حافظ صاحب نے لقمہ لیا، اور وہ آیت پڑھ کر سجدہ کیا تو اس صورت میں ایک ہی سجدہ امام اور مقتدی دونوں کی طرف سے کافی ہے دو سجدے واجب نہیں۔ (۱)

آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ نہیں کیا

اگر سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ نہیں کیا، لیکن مزید آگے تین آیات پڑھنے سے پہلے ہی رکوع کیا اور رکوع میں سجدہ کی نیت کر لی تو جائز ہے۔ اور اگر مزید آگے تین آیات یا اس سے زیادہ پڑھ لی پھر رکوع یا سجدہ کیا تو سجدہ تلاوت ساقط نہیں ہوگا، اور نماز کے اندر اندر اس کی قضا لازم ہوگی، یعنی نماز کے اندر آیت سجدہ کے لیے خاص ایک سجدہ کرنا لازم ہوگا، اور آخر میں سہو سجدہ کرنا بھی لازم ہوگا۔ (۲)

= وهو تدخل في السبب دون الحكم، ومعناه أن يجعل التلاوة المتعددة كتلاوة واحدة، تكون الواحدة منها سبباً والباقي تبع لها وهو أليق بالعبادات إذا السبب متى تحقق لا يجوز ترك حكمه، ولهذا يحكم بوجوبها في موضع الاحتياط حتى تبرأ ذمته بيقين والفرق بينهما أن التدخل في السبب ينوب فيه الواحدة عما قبلها وبعدها، وفي التدخل في الحكم لا تنوب إلا عما قبلها الخ (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/ ۱۲۵) ط: سعيد) — الدر مع الرد، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/ ۱۱۵) ط: سعيد.

— حاشية الطحطاوي على المراقبي، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (ص: ۲۶۹) ط: قديمي كتب خانہ كراچی.

(۱) ”آیت سجدہ ایک ہی مجلس میں بار بار پڑھے“ عنوان کی تخریج ملاحظہ فرمائیں!

(۲) وتؤدى برکوع صلاة اذا كان الركوع على الفور من قراءة آية أو آيتين وكذا الثلاث على الظاهر، كما في البحر، ان نواه. وفي الرد: ولور كع لها على الفور جازوا لا. آه. أي وان فات =

آیت پڑھ کر سجدہ نہیں کیا اور نماز ختم ہوگئی

اگر سجدہ کی آیت نماز میں تلاوت کرنے کے بعد نماز کے اندر سجدہ نہیں کیا اور نماز ختم ہوگئی تو اب اس کی قضا نہیں ہے؛ کیوں کہ قضا کا وقت نکل گیا۔ اور اللہ تعالیٰ سے توبہ استغفار کرے۔ البتہ اگر دونوں طرف سلام پھیر کر نماز کو ختم کیا اور اس کے بعد نماز کے منافی کوئی چیز سرزد نہیں ہوئی، یعنی کوئی ایسا کام یا فعل نہیں کیا جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، جیسا کہ بات چیت کرنا، قبلہ سے چہرہ اور سینہ کو پھیر لینا، اٹھ کر چلے جانا وغیرہ تو سلام کے بعد بھی سجدہ تلاوت کر لیا جائے۔ (۱)

آیت سجدہ پڑھ کر کتنی دیر میں سجدہ کرنا چاہیے؟

نماز میں آیت سجدہ تلاوت کرنے کے فوراً بعد سجدہ واجب ہو جاتا ہے، اور اسی وقت سجدہ کر لینا چاہیے، اور اگر آیت سجدہ تلاوت کرنے کے بعد مزید آگے تین آیت پڑھنے کے بعد سجدہ کیا تو یہ قضا شمار ہوگا، اور تاخیر کی وجہ سے سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔ اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔

= الفور لا یصح ان یرکع لہا ولو فی حرمة الصلاة. بدائع. أي: فلا بد لہامن سجدہ خاص بہا.

(الدرمع الرد، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۱۱۱/۲) ط: سعید)

— الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، (۱۳۳/۱) ط: رشیدیہ.

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۱۲۳/۲) ط: سعید.

ولذا کان المختار وجوب سجود السہو لو تذکرہا بعد محلہا. (رد المحتار، کتاب الصلاة، باب

سجود التلاوة، (۱۱۰/۲) ط: سعید).

(۱) ویأثم بتأخیرہا ویقضیہا مادام فی حرمة الصلاة، ولو بعد السلام. وفي الرد: (قوله: ویأثم

بتأخیرہا..... الخ) لأنها وجبت بما هو من أفعال الصلاة، وهو القراءة وصارت من أجزائها فوجب

أدائها مضيقاتاً. (الدرمع الرد، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۱۱۰/۲) ط: سعید)

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۱۲۲/۲) ط: سعید.

— حاشیة الطحطاوی علی الجرائی، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (ص: ۲۶۸) ط: قدیمی

کتب خانہ کراچی.

اور جو سجدہ تلاوت نماز میں واجب ہو اور وہ سلام پھیرنے سے پہلے، بلکہ سلام پھیرنے کے بعد جب تک نماز کے منافی کوئی حرکت نہیں ہوگی کر لینا چاہیے، اس کے بعد توبہ استغفار کے علاوہ معافی کی کوئی صورت نہیں ہے۔ (۱)

آیت سجدہ تلاوت کرنے پر کتنے سجدے کرنے ہیں؟

ایک آیت کی تلاوت پر ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے۔ البتہ ایک آیت کو مختلف مجالس میں پڑھا تو مختلف سجدے واجب ہوں گے، یعنی جتنی مرتبہ الگ الگ مجالس میں پڑھا ہے اتنی ہی مرتبہ الگ الگ سجدہ کرنا واجب ہوگا۔ (۲)

آیت سجدہ تلاوت کی نیت کے بغیر پڑھ لی

اگر آیت سجدہ تلاوت کی نیت کے بغیر پڑھ لی تب بھی سجدہ واجب ہوگا۔ (۳)

(۱) وان لم تكن صلوية فعلى الفور لصيرورتها جزءاً منها ويقضيها مادام في حرمة الصلاة ولو بعد السلام، وفي الرد: "فان كانت صلوية فعلى الفور، ح. ثم تفسير الفور عدم طول المدة بين التلاوة والسجدة بقراءة أكثر من آيتين أو ثلاث" (قوله: ويأثم بتأخيرها لأنها وجبت بما هو من أفعال الصلاة وهو القراءة وصارت من أجزائها فوجب أدائها مضيقاً، كما في البدائع. ولذا كان المختار وجوب سجود السهول ولو تذكرها بعد محلها كما قدمناه في باب عند قوله: بترك واجب، فصارت كما لو أخر السجدة الصلوية عن محلها، فانها تكون قضاءً..... الخ (الدرع الرد، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۰۹، ۱۱۰) ط: سعيد) — الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، (۱/۱۳۳) ط: رشيدية. — البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۲۳) ط: سعيد.

(۲) ولو كررها في مجلسين تكررت وفي مجلس واحد لا تتكرر، بل كفتها واحدة، (قوله: ولو كررها الخ) الأصل: أنه لا يتكرر الوجوب إلا بأحد أمور ثلاثة: اختلاف التلاوة، أو السماع، أو المجلس..... الخ (الدرع الرد، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۱۲) ط: سعيد) — البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۲۵) ط: سعيد.

(۳) قوله: فالسبب: التلاوة وان لم يوجد السماع) أي: التلاوة الصحيحة وهي الصادرة ممن له أهلية التميز، كما ذكره غير واحد من المشائخ. (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۰۳) ط: سعيد. — والسجدة واجبة في هذه المواضع على التالي والسماع سواء قصد سماع القرآن أو لم يقصد. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، (۱/۱۳۲) ط: رشيدية) — البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۲۰) ط: سعيد.

آیت سجدہ تلاوت کے دوران آہستہ پڑھے

نماز سے باہر تلاوت کے دوران آیت سجدہ کو آہستہ پڑھنا بہتر ہے، تاکہ کسی دوسرے کے ذمہ سجدہ واجب نہ ہو۔ (۱)

آیت سجدہ دل میں پڑھی

دل میں سجدہ کی آیت پڑھنے سے سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا کیوں کہ سجدہ واجب ہونے کے لیے زبان سے تلاوت کرنا ضروری ہے، زبان سے پڑھے بغیر سجدہ واجب نہیں ہوتا۔ (۲)

آیت سجدہ دوسرے شفعہ میں بھی پڑھی

”سجدہ تلاوت کر کے نماز پوری کرنے کے بعد دوسری رکعت میں وہی آیت سجدہ دوبارہ پڑھی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۳۱)

آیت سجدہ سن کر بعض مقتدی سجدے میں اور بعض رکوع میں چلے گئے

”سجدہ تلاوت سن کر بعض مقتدی سجدے میں اور بعض رکوع میں چلے گئے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۲۶)

(۱) ولو قرأ آية السجدة وعنده ناس، فان كانوا متوضئين متأهبين للسجدة قرأها جهراً وان كانوا غير متأهبين ينبغي أن يخفف قراءتها؛ لأنه لو جهر بها لصار موجباً عليهم شيئاً ربماتكاسلون عن أدائه فيقعون في المعصية. (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/ ۱۲۷) ط: سعيد)

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، (۱/ ۱۳۵) ط: رشيدية.

— حاشية الطحطاوي على المراقي، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (ص: ۲۹۷) ط: قديمي.

(۲) وانما تجب اذا صحح الحروف وحصل به صوت سمع هو او غيره اذا قرب اذنه الى فمه..... الخ

(الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، (۱/ ۱۳۲) ط: رشيدية)

— ولا تجب بكتابة ولا نظر من غير تلفظ. (حاشية الطحطاوي على المراقي، كتاب الصلاة، باب

سجود التلاوة، (ص: ۳۸۱) ط: قديمي)

— الدر مع الرد، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/ ۱۰۳) ط: سعيد.

آیت سجدہ سن کر رکوع میں چلا گیا

تراویح کی نماز میں حافظ صاحب نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ میں گئے، مگر مقتدی رکوع سمجھ کر رکوع میں گیا، سجدہ میں نہیں گیا، تو ایسی صورت میں مقتدی کو چاہیے کہ علم ہوتے ہی رکوع چھوڑ کر سجدہ میں چلا جائے۔ اگر رکوع کر کے پھر سجدہ میں گیا تو نماز صحیح ہو جائے گی، اور سجدہ تلاوت بھی ادا ہو جائے گا۔ (۱)

آیت سجدہ سورت کے ختم پر ہے

رکوع یا سورت کے ختم پر آیت سجدہ آئے تو اس کی ادائیگی کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ فوراً سجدہ تلاوت کر کے اٹھے، اور پھر آگے سے چند آیتیں پڑھ کر رکوع کرے۔ (۲)

دوسری صورت یہ ہے کہ رکوع میں سجدہ تلاوت کی نیت کر لے، اس صورت میں بھی سجدہ ادا ہو جائے گا، مگر فوراً رکوع کرے۔

دوسری صورت مناسب نہیں ہے؛ اس لیے کہ صرف امام کی جانب سے سجدہ تلاوت کرنے کی نیت مقتدی کی جانب سے سجدہ تلاوت ادا ہونے کے لیے کافی نہیں ہے۔ اس صورت میں مقتدی کا سجدہ تلاوت رہ جائے گا۔ اور مقتدی پر سلام کے بعد فوراً

(۱) وفي النوادر: ولو قرأ الإمام السجدة فسجد فظن القوم انه ركع فبعضهم ركع وسجد سجدة وبعضهم ركع وسجد سجدة فممن ركع ولم يسجد يرفض ركوعه ويسجد للتلاوة ومن ركع وسجد فصلاته تامة وسجدته تجزئه عن سجدة التلاوة. (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۲۱) ط: سعيد)

— الدر مع الرد، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۱۲) ط: سعيد.

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، (۱/۱۳۳) ط: رشيدية.

(۲) ولو كانت بختم السورة فلا فضل أن يركع بها ولو سجد ولم يركع فلا بد من أن يقرأ شيئاً من السورة الأخرى بعدما رفع رأسه من السجود ولورفع ولم يقرأ شيئاً وركع جاز. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، (۱/۱۳۳) ط: رشيدية)

— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۲۲) ط: سعيد.

ایک سجدہ کر کے سجدہ تلاوت ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)
 اور اگر امام نے رکوع میں نیت نہیں کی تھی تو نماز کے سجدہ میں کوئی نیت کرے یا
 نہ کرے سب کا سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا، بشرطیکہ آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد مزید تین
 آیتوں سے کم پڑھا ہو۔

اگر سورت کے ختم پر آیت سجدہ ہو تو سجدہ تلاوت کرنے کے بعد اٹھ کر دوسری
 سورت کی دو تین آیتیں پڑھ کر پھر رکوع کرے۔ اگر رکوع کے ختم پر آیت سجدہ ہو تو سجدہ
 کرنے کے بعد اٹھ کر دوسرے رکوع کا کچھ حصہ پڑھ کر نماز کا رکوع کرے۔
 فتاویٰ محمودیہ میں ہے:

”اگر آیت سجدہ جو کہ سورت کے ختم پر ہے پڑھ کر سجدہ کیا تو اب سجدہ سے اٹھ کر
 فوراً رکوع نہ کیا جائے، بلکہ تین آیت کی مقدار پڑھ کر رکوع کرنا چاہیے۔“ (۲)

آیت سجدہ کا کسی سے سننا

سجدہ کی آیت کسی انسان سے سننا، خواہ پوری آیت سے یا صرف لفظ سجدہ کے
 ساتھ ایک لفظ، ما قبل یا ما بعد کے سنے، خواہ وہ عربی زبان میں سے یا کسی اور زبان میں، خواہ
 سننے والا جانتا ہو کہ یہ سجدہ کی آیت کا ترجمہ ہے یا نہ جانتا ہو، بہر صورت سجدہ واجب ہوگا۔ اور
 نہ جاننے کی صورت میں سجدہ ادا کرنے میں جو تاخیر ہوگی اس میں وہ معذور سمجھا جائے

(۱) ولونواہافی رکوعہ ولم ینواہا المؤتم لم تجزہ ویسجد اذا سلم الامام ویعید القعدة۔ (قولہ: لم
 تجزہ) أي لم تجز نية الامام المؤتم ولا تدرج فی سجودہ وان نواہا المؤتم فیہ لانه لمانواہا الامام
 فی رکوعہ تعین لها افادہ ح هذا۔ وفي القہستانی: واختلفوا فی ان نية الامام كافية كافي الكافي
 فلولم ینوالمقتدی لا ینوب علی رأی فیسجد بعد سلام الامام ویعید القعدة الأخيرة كافي المنية۔
 (الدرمع الرد، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۱۱۲/۲) ط: سعید)

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۱۲۳/۲) ط: سعید۔

— الفتاوی التاتارخانیة، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۷۸۶/۱) ط: ادارة القرآن والعلوم
 الاسلامیة کراچی۔

(۲) انظر الحاشیة رقم: ۲ علی الصفحة السابقة۔

گا۔ (۱)

آیت سجدہ نماز دوبارہ پڑھتے وقت دوبارہ پڑھی

”نماز دوبارہ پڑھتے وقت آیت سجدہ دوبارہ پڑھی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۶۵)

آیت سجدہ نماز کی حالت میں دوسرے سے سن لی

اگر کوئی شخص نماز کی حالت میں کسی دوسرے سے سجدہ کی آیت سن لے، خواہ دوسرا بھی نماز میں ہو، تو یہ سجدہ نماز سے باہر کا سمجھا جائے گا۔ لہذا اس سجدہ کو نماز کے اندر ادا نہیں کیا جائے گا، بلکہ نماز سے باہر ہی ادا کیا جائے گا۔ (۲)

آیت سجدہ واعظ سے سنی جائے

اگر بڑے مجمع میں تقریر کرنے والے واعظ سے سجدہ کی آیت پڑھتے ہوئے سنی جائے، تو سب سننے والوں پر سجدہ واجب ہوگا۔ اور سب سننے والے علیحدہ علیحدہ سجدہ

(۱) والسجدة واجبة في هذه المواضع على التالي والسامع..... ولو قرأ آية السجدة الا الحرف الذي في آخرها لا يسجد ولو قرأ الحرف الذي يسجد فيه وحده لا يسجد الا أن يقرأ أكثر آية السجدة بحرف السجدة..... اذا قرأ آية السجدة بالفارسية فعليه وعلى ومن سمعها السجدة فهم السامع أو لا اذا أخبر السامع انه قرأ آية السجدة..... ولو قرأ بالعربية يلزمه مطلقاً، لكن يعذر بالتأخير ما لم يعلم. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، (۱۳۲/۱، ۱۳۳) ط: رشیدیہ)

— الدر مع الرد، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۱۰۵/۲) ط: سعید.

— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۱۲۰/۲) ط: سعید.

(۲) (ولو سمع المصلي) السجدة (من غيره لم يسجد فيها) لانها غير صلاتية (بل) يسجد (بعدها)..... (قوله: من غيره) أي: ممن ليس معه في الصلاة سواء كان اماماً غير امامه أو مؤتماً بذلك الامام أو منفرداً أو غير مصل أصلاً. اهـ. (الدر مع الرد، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۱۱۲/۲) ط: سعید)

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، (۱۳۳/۱) ط: رشیدیہ.

— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۱۲۱/۲) ط: سعید.

کریں؛ کیوں کہ سجدہ کی آیت پڑھنے اور سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ (۱)

آیت کا تکرار کرنا

”ایک آیت کو بار بار پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۹۳)

آیتیں رہ گئی ہیں

”چھوٹی ہوئی آیتوں کو اگلے دن پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۷۳)

(۱) الاصل انه لا يتكرر الوجوب الا باحد امور ثلاثة: اختلاف التلاوة او السماع او المجلس.

(رد المحتار، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۱۳) ط: سعید)

— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۲۵) ط: سعید.

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، (۱/۱۳۳) ط: رشیدیہ.

الف

ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے سوال

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تراویح کے عمل کے متعلق دریافت کیا گیا، تو انہوں نے کہا کہ تراویح سنت مؤکدہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا من مانا فعل نہیں ہے، انہوں نے کوئی بدعت نہیں کی، جب تک اس حکم کی اصل ان کے ہاتھ نہیں آئی تو انہوں نے اس پر عمل کرنے کا حکم نہیں دیا۔ (۱)

اپنی مسجد چھوڑ کر دوسری مسجد میں جانا

”دوسری مسجد میں جانا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۰۴)

اجرت

”تراویح میں اجرت لینا اور دینا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۳۲)

اجرت کا ختم قرآن سننے سے سورت تراویح بہتر ہے

”تراویح میں ختم قرآن پر اجرت لینا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۳۳)

اجرت کے بغیر تراویح پڑھانے والا حافظ نہ ملے تو

اگر اجرت کے بغیر تراویح کی نماز پڑھانے والا کوئی حافظ نہ ملے تو کسی حافظ کو

(۱) وذکرفی الاختیار ان ابایوسف سأل اباحنیفة عنہا وما فعلہ عمر، فقال: التراويح سنة مؤکدة، ولم یتخرجه عمر من تلقاء نفسه، ولم یکن فیہ مبتدعاً، ولم یأمر به الا عن اصل لیدی و عہد من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. (رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة التراويح، (۴۳/۲) ط: سعید)

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۶۶/۲) ط: سعید.

— حاشیة الطحطاوی علی المراقی، کتاب الصلاة، فصل فی صلاة التراويح، (ص: ۳۱۱) ط: قدیمی.

رمضان المبارک کے لیے نائب امام مقرر کر لیں، عشاء وغیرہ ایک دو نمازیں اس کے ذمہ لازم کر دیں اور وہ تراویح بھی پڑھائے تو اجرت دینے کی گنجائش ہوگی۔ (۱)

ادھر ادھر سے پڑھنا

بعض حافظ صاحب تراویح میں پڑھتے پڑھتے بھول کر خاموش تو نہیں ہوتے، مگر کبھی اس سورت میں اور کبھی اس سورت میں ادھر ادھر پڑھتے رہتے ہیں، اگر یاد آ گیا تو صحیح پڑھنے لگتے ہیں، اور اگر یاد نہیں آیا تو کچھ دیر تک (ایک رکن کی مقدار) پریشان رہ کر رکوع کر کے نماز ختم کر دیتے ہیں، تو اگر یاد آنے نہ آنے دونوں صورتوں میں سہو سجدہ کرتے ہیں تو نماز ہو جائے گی۔ (۲)

استاد ایک ہی آیت سجدہ کئی بچوں کو پڑھاتا ہے

اگر استاد ایک ہی مجلس میں بیٹھ کر ایک ہی آیت سجدہ کئی بچوں کو علیحدہ علیحدہ پڑھاتا ہے، تو ایک ہی سجدہ کافی ہو جائے گا۔ لیکن استاد جتنے بچوں سے سجدہ کی آیت سنے گا

(۱) القراءة لشيء من الدنيا لا تجوز، وأن الآخذ والمعطي آثمان؛ لأن ذلك يشبه الاستنجار على القراءة، ونفس الاستنجار عليها لا يجوز، فكذا ما أشبهه كما صرح بذلك في عدة كتب من مشاهير كتب السذهب، وإنما أفتى المتأخرون بجواز الاستنجار على تعليم القرآن لأعلى التلاوة، وعلوه بالضرورة، وهي: خوف ضياع القرآن، ولا ضرورة في جواز الاستنجار على التلاوة. (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في بطلان الرصية بالختامات والتهاليل، (۷۳/۲) ط: سعيد)

— ويفتى اليوم بصحتها لتعليم القرآن والفقہ والامامة والاذان. (الدر المختار، كتاب الاجارة، باب الاجارة الفاسدة، (۵۵/۲) ط: سعيد)

— الفتاوى الهندية، كتاب الاجارة، الفصل الرابع في فساد الاجارة، (۴۳۸/۴) ط: رشيدية.

(۲) (و) اعلم انه (اذا شغله ذلك) الشك فتفكر (قدر أداء ركن ولم يشتغل حالة الشك بقراءة — ولا تسبيح) ذكره في الذخيرة (ووجب عليه سجود السهو). قال الشامي: قلت: والحاصل: انه اختلف في التفكير الموجب للسهو، فقيل: ما لم منه تأخير الواجب أو الركن عن محله بان قطع الاشتغال بالركن أو الواجب قدر أداء ركن وهو الاصح، وقيل: مجرد التفكير الشاغل للقلب وان لم يقطع المولات. (الدرمع الرد، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، (۹۴/۲) ط: سعيد)

— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، (۱۲۵/۲) ط: سعيد.

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، (۱۳۱/۱) ط: رشيدية.

اتنے ہی سجدے سننے کی وجہ سے واجب ہوں گے۔ (۱)

اقتدا میں غلطی

”تکبیر تحریرہ میں مقتدی کی غلطی“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۵۴)

التحیات امام کے پیچھے پوری نہ ہو

اگر امام نے سلام پھیر دیا اور مقتدی کی التحیات پوری نہیں ہوئی تو مقتدی التحیات پوری کر کے سلام پھیرے۔ اور اگر درود شریف اور دعا رہ گئی، تو ان کو چھوڑ دے، اور امام کے سلام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے۔

اور اگر امام تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو جس مقتدی کی التحیات رہ گئی ہو، اس کو التحیات پوری کر کے کھڑا ہونا چاہیے۔ اور اگر التحیات پوری کیے بغیر کھڑا ہو گیا تو بھی نماز ہو جائے گی۔ (۲)

(۱) الاصل انه لا يتكرر الوجوب الا باحد امور ثلاثة: اختلاف التلاوة، او السماع، او المجلس.

(رد المحتار، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۱۳) ط: سعيد)

— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۲۵) ط: سعيد.

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، (۱/۱۳۳) ط: رشيدية.

(۲) لو سلم الامام او تكلم قبل فراغ المقتدي من قراءة التشهد يتمه؛ لأنه من الواجبات ثم يسلم

لبقاء حرمة الصلاة، وامكن الجمع بالاتيان بهما وان بقيت الصلوات والدعوات يتركها ويسلم

مع الامام..... ولو قام الامام الى الثالثة ولم يتم المقتدي التشهد اتمه، وان لم يتمه جاز. (مراقبي

الفلاح، كتاب الصلاة، باب الامامة، فصل: في ما يفعله المقتدي بعد فراغ امامه.....،

(ص: ۳۰۹) ط: قديمي)

— رد المحتار، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل: واذا اراد الشروع في الصلاة،

(۱/۳۹۶) ط: سعيد.

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، الفصل السادس في ما يتابع

الامام، (۱/۹۰) ط: رشيدية.

”اللہ اکبار“ کہنا

تکبیر تحریمہ کے وقت ”اللہ اکبار“ کہنا غلط ہے۔ اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ اگر تکبیر تحریمہ میں اس طرح کہا تو نماز شروع کرنا ہی صحیح نہ ہوگا۔ (۱)

”الم تر کیف“ سے تراویح پڑھنا کب سے شروع ہوئی؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے زمانہ میں ”الم تر کیف“ سے تراویح پڑھنے کا رواج نہیں تھا۔ متاخرین نے جب دیکھا کہ تراویح میں پورا قرآن ختم کرنے کی صورت میں نمازی سستی کرتے ہیں، مسجد میں نہیں آتے، مساجد ویران اور غیر آباد ہو جاتی ہیں تب ”الم تر کیف“ یا دیگر سورتوں سے تراویح پڑھنا شروع کی۔ (۲)

امام آیت سجدہ بھول گیا

”آیت سجدہ بھول گیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۷۵)

(۱) (وان قال: اللہ اکبار) بادخال الف بین الباء والراء (لا یصیر شارعاً وان قال) ذلک (فی خلال الصلاة تفسد صلاته). (غنیة المستملی، المعروف بـ ”حلبی کبیر“، کتاب الصلاة، فرائض الصلاة، (ص: ۲۵۹) ط: سہیل اکیڈمی، لاہور)

— رد المحتار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل: واذا اراد الشروع فی الصلاة، (۱/۴۸۰) ط: سعید.

— الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث، (۱/۷۳) ط: رشیدیہ.

(۲) وبعضہم اختاروا سورة الفیل الی آخر القرآن وهذا أحسن؛ لأنه لا یشتبه علیہ عدد الرکعات ولا یشتغل قلبہ بحفظها فیتفرغ للتدبر والتفکر..... ونصّ فی الخانیة علی أنه الصحیح. وفي فتح القدیرو غیرہ: واذا کان امام مسجد حیہ لا یختم فله ان یترک الی غیرہ. فالحاصل: ان المصحح فی المذہب ان الختم سنة لکن لا یلزم منه عدم ترکه اذا لزم منه تنفیر القوم، وتعطیل کثیر من المساجد خصوصاً فی زماننا. فالظاهر اختیار الاخف علی القوم کما تفعلہ الائمة فی زماننا.

(البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، (۲/۶۸، ۶۹) ط: سعید)

— الدر مع الرد، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، (۲/۳۶، ۳۷) ط: سعید.

— الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراويح، (۱/۱۱۹) ط: رشیدیہ.

امام الگ الگ ہے

ایک امام کے پیچھے عشاء کی فرض نماز اور دوسرے امام کے پیچھے تراویح اور وتر کی نماز پڑھنا جائز ہے۔ (۱)

امام بیٹھ کر تراویح پڑھائے

اگر امام کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھائے تب بھی مقتدیوں کو کھڑے ہو کر تراویح پڑھنا مستحب ہے۔ (۲)

امامت کا حق تراویح میں کس کو ہے؟

”تراویح میں امامت کا حق“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۳۳)

امام دعا کے الفاظ کو اپنے لیے خاص نہ کرے

اگر امام بلند آواز سے دعا کر رہا ہے تو دعا کے الفاظ کو اپنے ساتھ خاص نہ کرے،

(۱) والافضل ان یصلی التراویح بامام واحد، فان صلوا بامامین فالمستحب ان یكون انصراف کل واحد علی کمال الترویحة، فان انصرف علی تسلیمة لا یتحب ذلک فی الصحیح، واذا جازت التراویح بامامین علی هذا الوجه جاز ان یصلی الفریضة احدهما ویصلی التراویح الآخر، وقد کان عمر رضی اللہ عنہ یؤمهم فی الفریضة والوتر وکان ابي یؤمهم فی التراویح. کذا فی السراج الوہاج. (الفتاویٰ الہندیة، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، (۱۱۶/۱) ط: رشیدیہ)

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۶۹/۲) ط: سعید.

(۲) فان صلی الامام التراویح قاعداً بعذر او بغير عذر واقتدی به قوم قیاماً، قال بعضهم: یصح عند الكل وهو الصحیح. (الفتاویٰ الہندیة، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، (۱۱۸/۱) ط: رشیدیہ)

— وتكره قاعداً لزيادة تأكدها، حتى قيل: لا تصح مع القدرة علی القيام كما يكره تأخير القيام الى ركوع الامام للتشبه بالمنافقين (قوله: وتكره قاعداً) أي تنزيهاً لما في الحلية وغيرها من أنهم اتفقوا علی انه لا یتحب ذلک بلا عذر؛ لأنه خلاف المتوارث عن السلف. (الدرمع الرد، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة التراویح، (۴۸/۲) ط: سعید)

بلکہ ایسے الفاظ سے دعا کرے کہ تمام مقتدی بھی اس دعا میں شامل ہو جائیں؛ کیوں کہ نماز میں جو امام سے فائدہ پہنچتا ہے اس میں مقتدیوں کو بھی حصہ ملتا ہے؛ کیوں کہ امام مقتدیوں کا نمائندہ ہوتا ہے۔ اور احادیث میں جو منفرداً الفاظ آئے ہیں وہ اجتماعی دعا کو شامل نہیں ہیں۔ اور اگر آہستہ دعا کر رہے ہیں تو امام کو اپنے لیے خاص الفاظ سے دعا کرنے کی اجازت ہوگی؛ کیوں کہ مقتدی بھی اپنے لیے دعا کر رہے ہیں، اس طرح نفس دعا میں سب شریک ہو جائیں گے۔ (۱)

امام رکوع کے بعد قنوت پڑھے تو مقتدی کیا کرے؟

”رکوع کے بعد قنوت پڑھے تو“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۱۱)

امام رکوع میں

☆..... اگر کوئی شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے ایسے وقت آیا کہ

امام رکوع میں تھا، یہ فوراً تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع میں شریک ہوا، اور امام نے رکوع سے سر اٹھالیا، تو یہ رکعت اس کو ملی یا نہیں ملی، اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ

۱: اگر مقتدی سیدھا کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے رکوع میں گیا تھا، اور

رکوع میں جھکنے سے پہلے ”اللہ اکبر“ کہہ چکا تھا اور کمر کو سر کے ساتھ رکوع میں برابر

کر لیا تھا، اس کے بعد امام نے رکوع سے سر اٹھایا تب تو رکعت مل گئی، تسبیح اگرچہ ایک مرتبہ

بھی نہ کہی ہو۔

۲: اور اگر امام کے سر اٹھانے سے پہلے رکوع میں کمر کو سر کے ساتھ برابر نہ کر سکا

(۱) وأن لا یخص نفسه بالدعاء ان کان اماماً. (حصن حصین، الباب الأول فی فضل

الذکر والدعاء والصلاة والسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فصل فی آداب الدعاء،

(ص: ۱۶۸) ط: مکتبہ سید احمد شہید)

تبيين الحقائق، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل: واذا اراد الدخول فی الصلاة کبر،

تحت قوله: ”ودعا بما يشبه الفاظ القرآن والسنة“، (۱/۱۲۳) ط: امدادیہ، ملتان.

تو رکعت نہیں ملی۔

۳: اور اگر تکبیر تحریمہ سیدھے کھڑے ہو کر نہیں کہی، بلکہ جھکتے ہوئے کہی اور رکوع میں پہنچ کر تکبیر ختم کی تو یہ نماز شروع کرنا ہی صحیح نہیں ہوا، کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز دوبارہ شروع کرے۔

☆..... اگر رکوع میں امام کے ساتھ آ کر شریک ہوا، اور صرف ایک ہی تکبیر کھڑے ہو کر کہی تب بھی نماز صحیح ہوگئی، اگرچہ اس تکبیر سے رکوع کی تکبیر کی نیت کی، اور تکبیر تحریمہ کی نیت نہیں کی، اس نیت کا اعتبار نہیں۔ (۱)

امام صرف فرض پڑھائے اور حافظ تراویح اور وتر پڑھائے
امام صاحب اگر عشاء کے فرض اور وتر پڑھائیں یا صرف فرض پڑھائیں اور حافظ صاحب تراویح اور وتر پڑھائیں تو یہ جائز ہے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرض نماز اور وتر پڑھاتے تھے اور حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ تراویح پڑھاتے تھے۔

(۱) (وفي الذخيرة) قال (وان سوى ظهره في الركوع) يعني حال كون الامام راعياً (صار مدركا) أي لتلك الركعة (قدر على التسبيح او لم يقدر) أي لا يشترط المشاركة قدر التسبيحة، وهذا هو الأصح؛ لأن الشرط المشاركة في جزء من الركن وان قل، فالحاصل: انه ان وصل الى حد الركوع قبل ان يخرج الامام من حد الركوع الى حد القيام ادرك تلك الركعة، وآلا فلا على ما أفاده أثر عمر رضي الله عنه. (حلبی کبیر، کتاب الصلاة، صفة الصلاة، (ص: ۳۰۵) ط: سهیل اکیڈمی لاہور)

— ويشترط كونه قائماً، فلوجود الامام راعياً فكبر منحنياً ان الى القيام اقرب صح ولغت نية

تكبيرة الركوع. وفي الرد: (قوله: ولغت نية تكبيرة الركوع) أي لو نوى بهذه التكبيرة الركوع ولم ينو تكبيرة الافتتاح لغت نيته وانصرفت الى تكبيرة الافتتاح. (الدرمع الرد، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في بيان تأليف الصلاة الى انتهائها..... قبيل مطلب في حديث الاذان جزم، (۱/۲۸۰، ۲۸۱) ط: سعيد)

— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، (۲/۲۹۱) ط: سعيد.

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، (۱/۲۸، ۲۹) ط: رشيدية.

اسی طرح امام صرف فرض نماز پڑھائے اور حافظ صاحب تراویح اور وتر پڑھائیں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (۱)

امام قنوت پڑھے بغیر رکوع میں چلا گیا

”قنوت پڑھے بغیر امام رکوع میں چلا گیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۲۱)

امام کی ذمہ داری تراویح میں قرآن سنانا ہے یا نہیں؟

”تراویح پڑھانا امام کی ذمہ داری نہیں ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۲۰)

امام کے پیچھے مقتدی کی التحیات پوری نہ ہو

”التحیات امام کے پیچھے پوری نہ ہو“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۸۵)

امام کے رکوع کے انتظار میں بیٹھے رہنا

آج کل بعض مساجد میں یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ تراویح کی جماعت کے

وقت بیٹھے رہتے ہیں، جب امام صاحب رکوع کے قریب ہوتے ہیں یا رکوع میں چلے

جاتے ہیں تو اٹھ کر شریک ہو جاتے ہیں ایسا کرنا شرعاً مکروہ تحریمی ہے، اور منافقوں سے

مشابہت ہے۔ ہاں اگر بڑھاپے یا کسی بیماری کی وجہ سے ایسا کیا جائے تو گنجائش ہے۔ (۲)

(۱) والافضل ان یصلی التراویح بامام واحد فان صلوا بامامین فالمستحب ان یکون انصراف کل واحد علی کمال الترویحة، فان انصرف علی تسلیمة لا یتحب ذلك فی الصحیح، واذا جازت التراویح بامامین علی هذا الوجه جاز ان یصلی الفریضة احدہما ویصلی التراویح الآخر، وقد کان عمر رضی اللہ عنہ یؤمہم فی الفریضة والوتر وکان ابي یؤمہم فی التراویح. کذا فی السراج الوہاج. (النتاوی الہندیة، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، (۱/۱۱۶) ط: رشیدیہ)

... بحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۶۹) ط: سعید.

— حاشیة الطحطاوی علی المراقی، کتاب الصلاة. باب الوتر وأحكامه، فصل فی التراویح، (ص: ۳۱۶) ط: قدیمی.

(۲) وتکره قاعداً لزیادة تأکدها حتی قیل: لاتصح مع القدرة علی القام کما یکره تأخیر القیام الی =

امام نے رکوع کر لیا مگر مقتدیوں کی دعائے قنوت باقی ہے

”قنوت مقتدیوں کی ختم نہیں ہوئی امام نے رکوع کر لیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۳۸)

امرد

”ڈاڑھی نہیں نکلی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۰۸)

انتظار کرانا

☆..... اگر کوئی شخص مسجد کی کمیٹی، متولی یا امام یا مؤذن کو یہ کہتا ہے کہ جب تک میں یا

ہم مسجد میں نہ آجائیں جماعت کھڑی نہ کرنا، اور یہ تاخیر سے آتا ہے تو وہ گنہ گار ہے، اور ایسے آدمی کا انتظار کرنا بھی درست نہیں ہے۔ ہاں عام مسلمانوں کے لیے انتظار کرنا درست ہے، بشرطیکہ جو نمازی حاضر ہیں ان کو انتظار کرنے میں تکلیف نہ ہو، اور مکروہ وقت بھی داخل نہ ہو۔ مگر رئیس یا

دنیا داروں کا انتظار نہ کرے، وقت پر سب آجائیں یا اکثر آجائیں تو نماز شروع کر دے۔ (۱)

= رکوع الامام للتشبه بالمنافقين. وفي الرد: (قوله: كما يكره) ظاهره انها تحريمية للعلة المذكورة، وفي البحر عن الخانية: يكره للمقتدي ان يقعد في التراويح، فاذا اراد الامام ان يركع يقوم؛ لأن فيه اظهار التكاسل في الصلاة والتشبه بالمنافقين، قال تعالى: ﴿وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالِي﴾ قال في الحلية: وفيه اشعار بانه اذا لم يكن لكسل بل لكبر ونحوه لا يكره وهو كذلك. اه. (الدرمع الرد، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، (۲/۳۸) ط: سعيد)

— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، (۲/۶۹) ط: سعيد.
— حاشية الطحطاوي على المراقي، كتاب الصلاة، باب الوتر وأحكامه، فصل في صلاة التراويح، (ص: ۳۱۶) ط: قديمی.

(۱) ولا ينتظر رئيس المحلة كمافي الفتح ومافي المبتغي ان تأخير الإقامة وتطويل القراءة لا دراك بعض الناس حرام جدا، معناه اذا كان لأجل الدنيا تأخيراً وتطويلاً يشق على الناس؛ لأنه اهانة لأحكام الشرع، والحاصل: ان التأخير اليسير للاعانة على الخير غير مكروه. (حاشية الطحطاوي على المراقي، كتاب الصلاة، باب الأذان، (ص: ۱۹۸) ط: قديمی)

— الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الاذان، (۲/۳۰۰) ط: سعيد.
— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني في كلمات الأذان والإقامة وكتيبتينما. (۱/۵۷) ط: رشيدية.

انتظار کرنا

مسجد کا جو امام ایسا ہو کہ جس وقت تک مسجد میں ایک یا دو مخصوص شخص نہ آجائیں چاہے نماز کا مقررہ وقت بھی گزر جائے اور وقت میں بھی تاخیر ہو رہی ہو، مگر اپنے دنیاوی نفع کے باعث یا تعلقات کی وجہ سے ان اشخاص کا انتظار کرتا ہے، اور حاضرین کی رعایت نہیں کرتا تو امام اور مؤذن دونوں گنہ گار ہوں گے، مگر ان کے پیچھے نماز ہو جائے گی۔ (۱)

انتقال ہو جائے

اگر حافظ صاحب تراویح پڑھاتے ہوئے جاں بحق ہو جائیں تو مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی، پھر کسی کو امام بنا کر اس نماز کو از سر نو دوبارہ پڑھیں۔ (۲)

انگریزی بال رکھنے والے کی امامت

”فیشن پرست کی امامت“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۰۸)

ائمہ قراءت کی اتباع تلاوت کے اندر ہے نماز میں نہیں

احناف کے نزدیک نماز کے اندر ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ آہستہ

(۱) ولا بأس ان ينتظر الامام انتظاراً وسطاً كفا في المضمرة مع مراعاة الوقت المستحب، فلا يجوز التأخير عنه الى المكروه مطلقاً. (حاشية الطحاوي على المراقبي، كتاب الصلاة، باب الأذان، (ص: ۱۹۸) ط: قديمي)

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني في كلمات الأذان والاقامة وكيفيتهما، (۱/۵۷) ط: رشيدية.

— الدر مع الرد، كتاب الصلاة، باب الاذان، (۲/۳۰۰) ط: سعيد.

(۲) (قوله: وموت) أقول: تظهر ثمرته في الامام لومات بعد القعدة الأخيرة بطلت صلاة المقتدين به فيلزمهم استينافها. (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في المشي في الصلاة، (۱/۶۲۹) ط: سعيد.)

— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب ما يفسد في الصلاة وما يكره فيها، (۲/۱۳) ط: سعيد.

— نذام الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في بيان حكم الاستخلاف، (۲/۱۳۵) ط: سعيد.

پڑھنا چاہیے اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ اور یہ حکم فرض، واجب، سنت، نفل اور تراویح وغیرہ تمام نمازوں کے لیے ہے۔ (۱)

البتہ احناف کے علاوہ دوسرے ائمہ کے نزدیک نماز کے اندر ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ بلند آواز سے پڑھنے کی اجازت ہے۔

اور دوسرے ائمہ قراءت کا اتباع تلاوت کے اندر ہے نماز میں نہیں، اسی لیے تراویح کی نماز میں بھی سورہ فاتحہ کے بعد سورت شروع کرنے سے پہلے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ بلند آواز سے نہ پڑھے، بلکہ آہستہ پڑھے۔ (۲)

ایک آیت کو بار بار پڑھنا

تراویح کی نماز میں اگلی آیت یاد نہ آنے کی وجہ سے ایک آیت کو بار بار پڑھا جاتا

(۱) وستى سرّاً في كل ركعة) أي ثم يسمي المصلي بأن يقول: بسم الله الرحمن الرحيم هذا هو المراد بالتسمية هنا. (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل: وإذا أراد الدخول في الصلاة كبر، (۳۱۲/۱) ط: سعيد)

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، (۷۴/۱) ط: رشيدية.

— ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في بيان تأليف الصلاة الى انتهائها، (۳۹۰/۱) ط: ط: سعيد.

(۲) والثالث: انه لا يجهر بهما في الصلاة عندنا خلافاً للشافعي، وفي خارج الصلاة اختلاف الروايات والمشايخ في التعوذ والتسمية، قيل: يخفي التعوذ دون التسمية، والصحيح انه يتخير فيهما، ولكن يتبع امامه من القراء وهم يجهرون بهما الا حمزة فانه يخفيهما. اهـ. (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، قبيط مطلب لفظة الفتوى أكد وأبلغ من لفظة المختار، (۳۹۰/۱) ط: ط: سعيد)

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها.....، (۷۴/۱) ط: رشيدية.

— الفتاوى التاتارخانية، كتاب الصلاة، فصل في آداب الصلاة، الفصل الثالث في بيان ما يفعله المصلي في صلاته بعد الافتتاح، (۳۹۰/۱) ط: قديمي.

ہے، اس سے سہو سجدہ لازم نہیں آتا۔ (۱)

ایک امام کے پیچھے فرض اور دوسرے کے پیچھے تراویح پڑھنا

”امام الگ الگ ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۸۷)

ایک حافظ کا چند جگہ ختم کرنا

”ختم چند جگہ پر کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۸۱)

ایک سجدہ رہ گیا

”سجدہ ایک کیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۲۰)

ایک شخص دو جگہ تراویح پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟

☆..... بعض حفاظ ایسا کرتے ہیں کہ ایک مسجد میں پوری تراویح کی نماز پڑھا

کر آتے ہیں پھر اسی رات دوسری مسجد میں بھی تراویح کی نماز پڑھا دیتے ہیں، یہ درست

نہیں ہے۔ ایسی صورت میں دوسری مسجد والوں کی تراویح کی نماز درست نہیں ہوگی۔ (۲)

(۱) واذا كرر آية واحدة مراراً فان كان في التطوع الذي يصلي وحده فذلك غير مكروه، وان

كان في الصلاة المفروضة فهو مكروه، وهذا في حالة الاختيار، أما في حالة العذر والنسيان فلا بأس

به. (الفتاوى التاترخانية، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، نوع آخر، (۱/۳۳۵) ط: قديمی.

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب السابع في ما يفسد الصلاة، الفصل الثاني في ما يكره في

الصلاة، (۱/۱۰۷) ط: رشيدية.

— ويجب بترك واجب سهواً. (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، (۲/۸۰)

ط: سعيد)

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، (۱/۱۲۶) ط: رشيدية.

— حلبى كبير، كتاب الصلاة، فصل في سجود السهو، (ص: ۳۵۸) ط: سهيل اكيڈمى لاہور.

— فتاوى دارالعلوم ديوبند، كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في سجود السهو، [سوال

نمبر: ۲۰۶۳] عنوان: دو آیت کے تکرار سے سجدہ سہو لازم ہے یا نہیں؟ (۳/۳۲۲، ۳۲۳) ط: مکتبہ امدادیہ

ملتان.

(۲) امام يصلى التراويح في مسجدین علی الكمال لایجوز، كذا في محیط السرخسي. =

☆..... یہ صورت ہو سکتی ہے کہ حافظ صاحب دس رکعت تراویح ایک مسجد میں پڑھادیں اور بقیہ دس تراویح مذکورہ حافظ صاحب کے علاوہ کوئی اور شخص پڑھادیں، اور یہ حافظ صاحب دوسری مسجد میں جا کر دس رکعت پڑھادیں، اور بقیہ دس رکعت کوئی اور پڑھادے، تو یہ صورت درست ہو جائے گی، اگرچہ خلاف اولیٰ ہے۔ (۱)

☆..... یا یہ صورت ہو سکتی ہے کہ مثلاً پندرہ دن ایک جگہ تراویح پڑھائے اور آخری پندرہ دن دوسری جگہ تراویح پڑھائے تو اس صورت میں کوئی قباحت نہیں ہوگی۔ (۲)

ایک مسجد میں دو جگہ تراویح

ایک مسجد میں دو یا اس سے زیادہ حافظ الگ الگ جگہ پر تراویح پڑھائیں، اور ایک حافظ کو دوسرے کی آواز سے حرج بھی نہ ہو، اور غرور اور نفسانیت بھی نہ ہو تو جائز ہے

= (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، (۱۱۶/۱) ط: رشیدیہ)

— ولا یصلی امام واحد التراویح فی مسجدین..... ولا یحتسب الثانی من التراویح، وعلی القوم ان یریدوا. (بدائع الصنائع، کتاب الصلاة، فصل فی مقدار التراویح، فصل فی سننہا، (۲۸۹/۱) ط: سعید)

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲۸/۲) ط: سعید.

(۱) والافضل ان یصلی التراویح بامام واحد، فان صلوا بامامین فالمستحب ان یکون انصراف کل واحد علی کمال الترویحة، فان انصرف علی تسلیمۃ لا یستحب ذلک فی الصحیح. (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، (۱۱۶/۱) ط: رشیدیہ)

— بدائع الصنائع، کتاب الصلاة، فصل فی سنن التراویح، (۲۸۹/۱) ط: سعید.

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲۸/۲) ط: سعید.

(۲) ومرتین فضیلة، وثلاث مرات فی کل عشر مرة أفضل، کذا فی الکافی. (البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲۸/۲) ط: سعید)

— الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، (۱۱۷/۱) ط: رشیدیہ.

— بدائع الصنائع، کتاب الصلاة، فصل فی سنن التراویح، (۲۸۹/۱) ط: ایچ ایم سعید.

— ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، (۳۶/۲) ط: سعید.

مگر ایک مسجد میں ایک ہی امام کے پیچھے تراویح پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ (۱)

ایک مسجد میں دو حافظوں کا سنانا

”دو حافظوں کا ایک مسجد میں سنانا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۹۸)

ایک مسجد میں دوسری جماعت

”دوسری جماعت“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۰۰)

ایک ہی رکعت پڑھی گئی

☆..... تراویح وغیرہ ادا کر کے فارغ ہونے کے بعد یاد آیا کہ ایک مرتبہ صرف

ایک ہی رکعت پڑھی گئی، اور شفعہ (دو رکعت) پورا نہیں ہوا، اور تراویح کی کل انیس (۱۹) رکعات ہوئیں تو دو رکعات اور پڑھ لی جائیں، یعنی صرف وہ شفعہ دوبارہ پڑھے جو ایک رکعت پڑھنے کی وجہ سے فاسد ہوا ہے۔ اس کے علاوہ باقی تمام تراویح درست ہے، اس کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (۲)

(۱) عن عبدالرحمن بن عبدالقاری قال: خرجت مع عمر بن الخطاب ليلة الى المسجد، فاذا الناس أوزاع متفرقون يصلي الرجل لنفسه، ويصلي الرجل فيصلي بصلاته الرهط، فقال عمر: اني لو جمعت هؤلاء على قارئ واحد لكان أمثل، ثم عزم فجمعهم على أبي بن كعب، قال: ثم خرجت معه ليلة أخرى، والناس يصلون بصلاة قارئهم، قال عمر: نعمت البدعة هذه..... الخ (مشكاة المصابيح، كتاب الصلاة، باب قيام شهر رمضان، الفصل الثالث، ص: ۱۱۵ ط: قديمي)

— صحيح البخاري، كتاب الصوم، (كتاب صلاة التراويح)، باب فضل من قام رمضان، (۵۳۴/۱)، ط: الطاف ايندسننز، كراچي.

(۲) ولوتذكروا تسليمة بعد ان صلوا الوتر، قال محمد بن الفضل: لا يصلونها بجماعة، وقال الصدر الشهيد: يجوز ان يصلوها بجماعة، كذا في السراج الوهاج. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، (۱۱۷/۱) ط: رشيدية)

— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۶۸/۲) ط: سعيد.

— الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، فصل في الشك في التراويح، =

☆..... جو شفعہ فاسد ہوا ہے جب اس کا اعادہ کرے تو اس میں جس قدر قرآن پڑھا تھا اس کا بھی اعادہ کرے؛ تاکہ پورے قرآن مجید کا ایک مرتبہ تراویح کی صحیح نماز میں ختم ہو۔ (۱)

☆..... کوئی بھی شفعہ فاسد ہو اس کا یہی حکم ہے۔ (۲)

= (۲۳۹/۱) ط: رشیدیہ.

— ولو سلم الامام على رأس ركعة ساهياً في الشفع الاول، ثم صلى ما بقي، قيل: يقضي الشفع الاول فقط، لصحة شروعه في مابعدہ..... ويظهر لي أرجحية القول الأول. (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، (۲/۳۵، ۳۶) ط: سعید)

(۱) واذا فسد الشفع من التراويح وقد قرأ فيه هل يعتد بما قرأ؟ قال بعضهم: لا يعتد. ليحصل الختم في الصلاة الجائزة. (الفتاوى الخانية على هامش الهندية، كتاب الصوم، باب التراويح، فصل في مقدار القراءة في التراويح، (۱/۲۳۸) ط: رشیدیہ)

— اذا فسد الشفع وقد قرأ فيه لا يعتد بما قرأ فيه، ويعيد القراءة ليحصل له الختم في الصلاة الجائزة. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، (۱/۱۱۸) ط: رشیدیہ)

— الجوهرة النيرة، كتاب الصلاة، باب قيام رمضان، (۱/۱۱۸) ط: قدیمی
(۲) أيضاً

ب

بازگشت

اگر کسی نے سجدہ کی آیت تلاوت کی، کسی شخص نے خود اس کی تلاوت تو نہیں سنی، مگر اس کی آواز پہاڑ، یاد یوار، یا گنبد سے ٹکرا کے اس کے کان میں پڑی، تو اس صدائے بازگشت کے سننے سے سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

بالغ ہو گیا مگر ڈاڑھی نہیں نکلی

”ڈاڑھی نہیں نکلی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۰۸)

بچے کو سامع بنانا

حافظ بچے کو سامع بنانا اور اس کو پہلی صف میں کھڑا کرنا ضرورت کی وجہ سے

جائز ہے۔ (۲)

- (۱) وان سمعها من الصدى لاتجب عليه كذا في الخلاصة. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، (۱۳۲/۱) ط: رشیدیہ)
- البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۱۱۹/۲) ط: سعید.
- بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في بيان من تجب عليه السجدة، (۱۸۶/۱) ط: سعید.
- ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۱۰۸/۲) ط: سعید.
- (۲) (قولہ: ولو وحداً دخل الصف الخ) ذكره في البحر بحثاً، قال: وكذا لو كان المقتدي رجلاً وصبياً يصفهما خلفه؛ لحديث أنس: فصفقت أنا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا. (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الأول، (۵۷۱/۱) ط: سعید)
- وان فتح على امامه لم تفسد..... وفتح المراهق كالبالغ. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب السابع في ما يفسد الصلاة وما لا يفسدها، (۹۹/۱) ط: رشیدیہ)
- البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، (۶/۲) ط: سعید.
- الضرورات تبيح المحظورات. (الأشباه والنظائر مع شرحه للمحوي، الفن الأول في القواعد الكلية، النوع الأول، القاعدة الخامسة: الضرر يزال، (۲۵۱/۱) ط: ادارة القرآن والعلوم الإسلامية كراچی)

بچے کی زبان سے آیت سجدہ سن لی

ایسے بچے کی زبان سے آیت سجدہ سننے سے سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا جو حد شعور کو نہ پہنچا ہو؛ کیوں کہ تلاوت صحیح ہونے کے لیے شعور کا ہونا شرط ہے۔ (۱)

بچے کے پیچھے تراویح پڑھنا

نابالغ بچے کو بالغ نمازیوں کو تراویح پڑھانے کے لیے امام بنانا جائز نہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ بچے کی تراویح صرف نفل ہے، اور بالغ کی سنت مؤکدہ ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ بچے کی نفل شروع کرنے سے بھی واجب نہیں ہوتی، اور بالغ پر شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بچے کی نماز ضعیف اور کمزور ہے، اور بالغ

(۱) والأصل في وجوب السجدة أن كل من كان من أهل وجوب الصلاة أما أداء أو قضاءً كان أهلاً لوجوب سجدة التلاوة، ومن لا فلا حتى لو كان التالي كافراً أو مجنوناً أو صبيّاً أو حائضاً أو نفساء أو عقيب الطهر دون العشرة والأربعين لم يلزمهم وكذا السامع، كذا في الزاھدي. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، (۱/۱۳۲) ط: رشیدیہ)

— ويشترط لوجوبها كذلك ما يشترط لوجوب الصلاة من الاسلام والبلوغ والعقل والطهارة من الحيض والنفاس، فلا تجب على كافر وصبي ومجنون، ولا على حائض أو نفساء، لافرق بين أن يكون أحدهم قارناً أو سامعاً، أما من سمع من أحدهم فإنه يجب عليه السجود إن كان أهلاً للوجوب أداءً أو قضاءً، فيجب على السكران والجنب؛ لأنهما أهل للوجوب قضاءً، إلا إذا كان القارئ مجنوناً فإنها لا تجب على من سمع منه، ومثله الصبي الذي لا يميز؛ لأن صحة التلاوة يشترط لها التمييز، وكذا إذا سمع آية السجدة من غير آدمي كأن يسمعها من البيغاء أو من آلة حاكية (كالفونوغراف)، فإن هذا السماع لا يوجب السجود لعدم صحة التلاوة بفقد التمييز. (الفقه على المذاهب الأربعة، لعبد الرحمن الجزيري، كتاب الصلاة، مباحث سجدة التلاوة، شروط سجدة التلاوة، [رقم الحاشية: ۳] (۱/۳۶۵) ط: احیاء التراث العربی، بیروت لبنان)

— لكن ذكر شيخ الاسلام: أنه لا يجب بالسماع من مجنون أو نائم أو طير؛ لأن السبب سماع تلاوة صحيحة، وصحتها بالتمييز، ولم يوجد، وهذا التعليل يفيد التفصيل في الصبي، فليكن هو المعتبر، إن كان مميزاً وجب بالسماع منه والأفلا. اه. واستحسنه في الحلية. (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۰۸، ۱۰۷) ط: سعید)

— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/۱۱۹) ط: سعید.

— بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في بيان من تجب عليه السجدة، (۱/۱۸۶) ط: سعید.

کی نماز قوی اور طاقت ور ہے، اور قوی کی اقتدا ضعیف کے پیچھے درست نہیں۔ (۱)

براڈ کاسٹ

”ریکارڈنگ“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۱۶)

”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ ختم میں پڑھنا

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ قرآن شریف کی ایک آیت ہے، اور کسی سورت کا جزء نہیں، (۲) اس لیے پورے ختم میں کسی بھی سورت

(۱) ویبنتی علی هذا الخلاف اقتداء البالغين بالصبيان في الفرائض انه لا يجوز عندنا؛ لأن الفعل من الصبي لا يقع فرضاً..... أما في التطوعات فقد روي عن محمد بن مقاتل الرازي أنه أجاز ذلك في التراويح، والأصح أن ذلك لا يجوز عندنا لافي الفريضة و لافي التطوع؛ لأن تحريمه الصبي انعقدت لنفل غير مضمون عليه بالافساد، ونفل المقتدي البالغ مضمون عليه بالافساد، فلا يصح البناء. (بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في شرائط الاركان، (۱/۱۲۳، ۱۲۴) ط: سعيد)

— و امامة الصبي العاقل في التراويح والنوافل المطلقة تجوز عند بعضهم، ولا تجوز عند عامتهم، كذا في محيط السرخسي. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، (۱/۱۱۶) ط: رشيدية)

— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الامامة، (۱/۳۵۹) ط: سعيد.

— رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب: الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده؟ (۱/۵۷۸) ط: سعيد.

(۲) والكلام في التسمية في مواضع، أحدها: أنها من القرآن أم لا..... فالصحيح من مذهب أصحابنا أنها من القرآن؛ لأن الأمة أجمعت على أن ما كان بين الدفتين مكتوباً بقلم الوحي فهو من القرآن والتسمية كذلك..... فعند أصحابنا ليست من الفاتحة ولا من رأس كل سورة. (بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في سنن الصلاة، (۱/۲۰۳) ط: سعيد)

— ثم يأتي بالتسمية..... وهي من القرآن آية أنزلت للفصل بين السورة. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، (۱/۷۴) ط: رشيدية)

— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل: وإذا أراد الدخول في الصلاة كبر.....، (۱/۳۱۲) ط: سعيد.

— رد المحتار، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن، (۱/۴۹۱) ط: سعيد.

کے شروع میں ایک دفعہ بلند آواز سے پڑھ لے کافی ہے۔ البتہ یہ عقیدہ رکھنا کہ ”بسم اللہ“ کو ختم قرآن کے دوران کسی خاص سورت کے شروع میں پڑھنا ضروری ہے، یہ درست نہیں ہے۔ بلکہ بدعت ہونے کی وجہ سے اس عادت کو ترک کرنا اور عقیدہ کو درست کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

”بسم اللہ“ بلند آواز سے پڑھنا

☆..... تراویح کی نماز میں جب حافظ قرآن سنا تا ہے تو صرف ایک دفعہ کسی

ایک سورت کے شروع میں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ بلند آواز سے پڑھے، باقی سورتوں کے شروع میں آہستہ پڑھے۔ (۲)

☆..... نماز سے باہر تلاوت کے دوران ائمہ قراءت کے مسلک کا اتباع

کرے، اور نماز میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک کی پیروی کرے۔ (۳)

☆..... ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ قرآن شریف کا جزء ہے، ہر سورت

کا جزء نہیں ہے؛ اس لیے تراویح میں ایک دفعہ بلند آواز کے ساتھ پڑھنا اور اس کا سننا ضروری ہے۔ اور اگر ایک دفعہ بلند آواز کے ساتھ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ نہیں پڑھی گئی تو ایک آیت کی کمی سمجھی جائے گی۔ (۴)

اور ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کون سی جگہ اور کس سورت میں پڑھی

جائے، اس بارے میں حافظ صاحب کو اختیار ہے، وہ جس جگہ چاہے پڑھے۔ (۵)

(۱) عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد. (مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الأول، (ص: ۲۷) ط: قديمي)۔ صحیح البخاری، كتاب الصلح، باب اذا اصطلحو على صلح جور فهو مردود، (۱/۲۲) ط: الطاف سنز، کراچی۔
- مجموعة الفتاوى على هامش خلاصة الفتاوى، كتاب الصلاة، باب الجنائز، (۱/۱۹۵) ط: رشيدية.
(۲، ۳، ۴، ۵) وهي آية واحدة من القرآن، أنزلت للفصل بين السور، وليست من الفاتحة ولا من كل سورة، (الدر المختار: ۱/۴۹۱، كتاب الصلاة، فصل في بيان تأليف الصلاة إلى انتهائها، ط: سعيد۔
- لو قرأ تمام القرآن في التراويح، ولم يقرأ البسملة في ابتداء سورة من السور سوى ما في سورة النمل، لم يخرج عنه عهدة السنية ط ولو قرأها الإمام سراً حرج عن العهدة، ولكن لم يخرج المقتدون عن العهدة.
(مجموعة رسائل اللكنوي: ۱/۷۱، أحكام القنطرة في أحكام البسملة، ط: إدارة القرآن۔
- البحر الرائق: ۱/۵۳۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية۔ =

”بسم اللہ“ تسبیح کی جگہ پڑھ لی

اگر رکوع یا سجدہ میں تسبیح کی جگہ پر ”بسم اللہ“ پڑھ لی، تو سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا؛ کیوں کہ رکوع اور سجدہ کی تسبیح واجب نہیں ہے۔ (۱)

”بسم اللہ“ زور سے پڑھنا

☆..... اکثر روایات میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں قراءت ”الحمد“ سے شروع فرماتے تھے۔ (۲)

= — وَاخْتَلَفُوا فِي تَكَرُّرِهَا فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَعِنْدَ افْتِتَاحِ السُّورَةِ..... وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: إِذَا قَرَأَهَا فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ عِنْدَ ابْتِدَاءِ الْقِرَاءَةِ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ أَنْ يَقْرَأَهَا فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ حَتَّى يَسْلَمَ، وَإِنْ قَرَأَ مَعَ كُلِّ سُورَةٍ فَحَسَنٌ. (أَحْكَامُ الْقُرْآنِ لِلْجِصَّاصِ: ۱/۱۸، فَصَلَّ قِرَاءَةَ الْبِسْمَلَةِ فِي الصَّلَاةِ، ط: قَدِيمِي.

— وَفِي خَارِجِ الصَّلَاةِ اخْتِلَافُ الرُّوَايَاتِ وَالْمَشَايِخِ فِي التَّعْوِذِ وَالتَّسْمِيَةِ، قِيلَ: يَخْفَى التَّعْوِذُ دُونَ التَّسْمِيَةِ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ يَتَخَيَّرُ فِيهَا. (شَامِي: ۱/۴۹۰، كِتَابُ الصَّلَاةِ، فَصَلَّ فِي بَيَانِ تَأْلِيفِ الصَّلَاةِ إِلَى انْتِهَائِهَا، ط: سَعِيد.

— أَنْظِرِ الْحَاشِيَةَ السَّابِقَةَ رَقْمًا: ۲، عَلَى الصَّفْحَةِ السَّابِقَةِ رَقْمًا: ؟؟؟.

— وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مِقَاتٍ فِي مَنْ أَرَادَ قِرَاءَةَ سُورَةٍ أَوْ قِرَاءَةَ آيَةٍ فَعَلِيهِ أَنْ يَسْتَعِيذَ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَيَتَّبِعَ ذَلِكَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ..... وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَخَالَفَ الَّذِينَ اتَّفَقُوا وَكَتَبُوا الْمَصَاحِفَ الَّتِي فِي أَيْدِي النَّاسِ. (الْفَتَاوَى الْهِنْدِيَّةُ، كِتَابُ الْكِرَاهِيَةِ، الْبَابُ الرَّابِعُ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّسْبِيحِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، (۳۱۶/۵) وَ كِتَابُ الصَّلَاةِ، الْبَابُ الرَّابِعُ فِي صِفَةِ الصَّلَاةِ، الْفَصْلُ الثَّلَاثُ فِي سُنَنِ الصَّلَاةِ.....، (۷۴/۱) ط: رَشِيدِيهِ)

— وَفِي خَارِجِ الصَّلَاةِ اخْتِلَافُ الرُّوَايَاتِ وَالْمَشَايِخِ فِي التَّعْوِذِ وَالتَّسْمِيَةِ، قِيلَ: يَخْفَى التَّعْوِذُ دُونَ التَّسْمِيَةِ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ يَتَخَيَّرُ فِيهِمَا، وَلَكِنْ يَتَّبِعُ إِمَامَهُ مِنَ الْقِرَاءِ وَهُمْ يَجْهَرُونَ بِهِمَا إِلَّا حَمْزَةً فَانَّهُ يَخْفِيهِمَا.

(رَدُّ الْمَحْتَارِ، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ، مَطْلَبُ فِي بَيَانِ الْمُتَوَاتِرِ وَالشَّاذِ، (۴۹۰/۱) ط: سَعِيد)

— ثُمَّ يَأْتِي بِالتَّسْمِيَةِ وَيَخْفِيهَا، وَهِيَ مِنَ الْقُرْآنِ آيَةٌ أَنْزَلَتْ لِلْفَصْلِ بَيْنِ السُّورِ. هِنْدِيَّةُ: (۷۴/۱)، كِتَابُ الصَّلَاةِ، الْبَابُ الرَّابِعُ فِي صِفَةِ الصَّلَاةِ، الْفَصْلُ الثَّلَاثُ فِي سُنَنِ الصَّلَاةِ..... الخ، ط: رَشِيدِيهِ.

(۱) الْأَصْلُ فِي هَذَا أَنَّ الْمَتْرُوكَ ثَلَاثَةٌ أَنْوَاعٌ: فَرَضٌ وَسُنَّةٌ وَوَجِبٌ،..... وَفِي الثَّانِي لَا تَفْسُدُ؛ لِأَنَّ قِيَامَهَا بِأَرْكَانِهَا وَقَدْ وَجَدَتْ، وَلَا يَجْبُرُ بِسُجُودِ السُّهُوِ. (الْفَتَاوَى الْهِنْدِيَّةُ، كِتَابُ الصَّلَاةِ، الْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ فِي سُجُودِ السُّهُوِ، (۱۲۶/۱) وَفِيهِ: فَلَوْ تَرَكَ التَّسْبِيحَ أَصْلًا..... يَجُوزُ وَيُكْرَهُ. (الْفَتَاوَى الْهِنْدِيَّةُ، كِتَابُ الصَّلَاةِ، الْبَابُ الرَّابِعُ فِي صِفَةِ الصَّلَاةِ، الْفَصْلُ الثَّلَاثُ فِي سُنَنِ الصَّلَاةِ.....، (۷۴/۱) ط: رَشِيدِيهِ)

— الْبَحْرُ الرَّائِقُ، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ سُجُودِ السُّهُوِ، (۹۸/۲) ط: سَعِيد.

— رَدُّ الْمَحْتَارِ، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ سُجُودِ السُّهُوِ، (۸۰/۲) ط: سَعِيد.

(۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ =

اس سے معلوم ہوا کہ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔ لہذا تراویح کی نماز میں بھی ہر سورت کے شروع میں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ بلند آواز سے نہ پڑھے، بلکہ ”بسم اللہ“ آہستہ پڑھ کر سورہ فاتحہ اور سورت کی تلاوت بلند آواز سے کرے۔ (۱)

باقی پورے ختم میں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ ایک دفعہ بلند آواز سے پڑھے۔ (۲)

”بسم اللہ“ کا سورہ اخلاص کے ساتھ پڑھنا

بعض حفاظ کی عادت ہے کہ تراویح میں ختم قرآن کے دن ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کو سورہ اخلاص کے ساتھ خصوصیت سے پڑھتے ہیں، اس طرح ”بسم اللہ“ کا پڑھنا تو درست ہو جائے گا، لیکن کسی خاص سورت کو لازم سمجھنا درست نہیں ہوگا، تا کہ سامعین ”بسم اللہ“ کو سورت کا جزء نہ سمجھیں۔ (۳)

= وأبaker وعمر - رضي الله عنهما - كانوا يفتحون الصلاة بالحمد لله رب العالمين. (الصحيح للبخاري، كتاب صفة الصلاة، باب ما يقول بعد التكبير، [رقم الحديث: ۷۱۰] [۲۵۹/۱] ط: دار ابن كثير)

— صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب حجة من قال: لا يجهر بالبسملة، (۱/۱۷۲) ط: قديمي.
(۱) وينبغي على هذا أنه لا يجهر بالتسمية في الصلاة عندنا؛ لأنه لائنص في الجهر بها، وليست من الفاتحة حتى يجهر بها ضرورة الجهر بالفاتحة. (بدائع: ۲۰۴/۱، كتاب الصلاة، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد.
— هندية: ۷۳/۱، كتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية.

(۲) ولو قرأ تمام القرآن في التراويح ولم يقرأ بالبسملة في ابتداء سورة من السور سوى ما في سورة النمل، لم يخرج عن عهد السنية، ولو قرأها الامام سراً خرج عن العهد، لكن لم يخرج المقتلون عن العهد. (مجموعة رسائل اللكنوي، أحكام القنطرة في أحكام البسملة، (۱/۷۱) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلاميه، كراچي)

— وذلك أن مذهب الجمهور أنها من القرآن لتواترها في محلها..... الخ (رد المحتار، كتاب الصلاة، فصل، مطلب: قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن، (۱/۳۹۱) ط: سعيد)

— حاشية الطحطاوي على المراقي، كتاب الصلاة، فصل في بيان سننها، (ص: ۳۶۰) ط: قديمي.

(۳) ايس طور مخصوص نه در زمان آن حضرت صلى الله عليه وسلم بود ونه در زمان خلفاء، بلکه وجود آن در قرون مشهور دلها بالخير اند منقول نه شده، وحالا در حرمين شريفين - زادهما الله شرفاً - عادت خواص نيست و ايس راضرورى دانستن مذموم است. (مجموعه =

”بسم اللہ“ کے بارے میں امام اعظم رحمہ اللہ کا مسلک

تمام اہل اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ قرآن مجید میں سورہ نمل کا جزء ہے، اور اس پر بھی اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ سورہ توبہ کے علاوہ باقی تمام سورتوں کے شروع میں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ لکھی جاتی ہے۔ البتہ اس بات میں ائمہ مجتہدین کا اختلاف ہے کہ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ سورہ فاتحہ یا تمام سورتوں کا جزء ہے یا نہیں؟

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ سورہ نمل کے علاوہ کسی اور سورت کا جزء نہیں ہے، بلکہ ایک مستقل آیت ہے جو ہر سورت کے شروع میں دو سورتوں کے درمیان فصل اور امتیاز ظاہر کرنے کے لیے نازل ہوئی ہے، اس کا احترام قرآن مجید کی طرح واجب ہے، اس کو بے وضو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔ (۱)

= الفتاویٰ علی ہامش خلاصۃ الفتاویٰ، کتاب الصلاة، باب الجنائز، (۱/۱۹۵) ط: رشیدیہ

— عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو ردّ. (مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الأول، (ص: ۲۷) ط: قديمی)

— صحيح البخاري، كتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا على صلح جور فهو مردود، (۱/۷۲۲) ط: الطاف سنز، كراچی.

(۱) فالصحيح من مذهب أصحابنا أنها من القرآن؛ لأن الأمة اجمعت على أن ما بين الدفتين مكتوباً بقلم الوحي فهو من القرآن، والتسمية كذلك فعند أصحابنا ليست من الفاتحة ولا من رأس كل سورة. (بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في سنن الصلاة، (۱/۲۰۳) ط: سعيد)

— الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة.....، (۱/۷۴) ط: رشیدیہ.

— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل: واذا أراد الدخول في الصلاة.....، (۱/۳۱۲) ط: سعيد.

— (وهي آية) واحدة (من القرآن) كله (أنزلت للفصل بين السور) فمافي النمل بعض آية اجماعاً (وليست من الفاتحة ولا من كل سورة) في الأصح، فتحرم على الجنب (ولم تجز الصلاة بها) احتياطاً (ولم يكفر جاحدها لشبهة) اختلاف مالك (فيها.....). قال المحقق في الشامية: (قوله: وهي آية) أي خلافاً لقول مالك، (قوله: وليست من الفاتحة) قال في النهر: فيه =

بعد میں آنے والے

”عشاء کی جماعت ہونے کے بعد آنے والے کیا کریں؟“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۹۲)

بقیہ تراویح کب پڑھیں؟

اگر کوئی شخص مسجد میں اس وقت آیا جب فرض نماز کی جماعت کے بعد تراویح کی نماز بھی دو چار رکعت ہو چکی تھیں، تو یہ آدمی پہلے عشاء کے فرض اور دو رکعت سنت پڑھے پھر اس کے بعد تراویح کی جماعت میں شامل ہو جائے، اور جو تراویح نکل گئی ہے اگر اس کو تراویح کے ترویج میں پڑھنا ممکن ہے تو پڑھ لے، اور اگر ترویج کے دوران اتنا وقت نہیں ملتا ہے تو امام کے ساتھ وتر کی نماز پڑھ کر چھوٹی ہوئی تراویح پڑھ لے۔

خلاصہ یہ کہ وتر کی نماز سے پہلے اور وتر کی نماز کے بعد دونوں طرح بقیہ تراویح

پڑھنا جائز ہے۔ (۱)

= رد لقول الحلواني: أكثر المشايخ على أنها من الفاتحة (قوله: ولا من كل سورة) أي خلافاً لقول الشافعي: إنها آية من كل سورة ماعدا براءة (قوله: فتحرم على الجنب) أي ومافي معناه كالحائض والنفساء (قوله: ولم يكفر جاحداها الخ) والمثبت يقول: اجماعهم على كتابتها مع أمرهم بتجريد المصاحف يوجب كونها قرآناً. (الدرمع الرد، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: قراءة البسمة بين الفاتحة والسورة حسن، (۱/۲۹۱) ط: سعيد)

(۱) وقال القاضي الامام أبو علي النسفي - رحمه الله تعالى - : الصحيح أنه لو صلى التراويح قبل العشاء لا يجوز ولا يكون تراويح، وان صلوا بعد العشاء وبعد الوتر جاز ويكون تراويح؛ لأنها تبع للعشاء بمنزلة السنة. (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، باب التراويح، فصل في وقت التراويح، (۱/۲۳۵) ط: رشيدية)

— وان صلوا بين كل ترويحتين فرادى فرادى لا بأس به يستوي فيه الامام وغيره. (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، باب التراويح، فصل في مقدار التراويح، (۱/۲۳۵) ط: رشيدية)

— واذا فاتته ترويحة أو ترويحتان فلو اشتغل بها يفوته الوتر بالجماعة يشتغل بالوتر ثم يصلي مافات من التراويح. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، (۱/۱۱۷) ط: رشيدية)

— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۶۷) ط: سعيد.

— ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۴۴) ط: سعيد.

بلا ضرورت لقمہ دینا

”لقمہ بلا ضرورت دینا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۳۹)

بھولتے وقت ادھر ادھر سے پڑھنا

”ادھر ادھر سے پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۸۴)

بھول جانے کی وجہ سے سوچنا

”سوچنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۷۰)

بیٹھ کر تراویح پڑھائے

”امام بیٹھ کر تراویح پڑھائے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۸۷)

بیٹھ کر سجدہ تلاوت کرنا

”سجدہ تلاوت کا طریقہ“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۲۹)

بیٹھ کر نماز پڑھنے میں نظر کہاں رکھیں؟

نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں نظر گود میں رکھیں۔ (۱)

بیٹے کے پیچھے تراویح پڑھنا

عورت گھر میں بیٹے کی اقتدا میں تراویح کی نماز پڑھ سکتی ہے۔ (۲)

(۱) ولہا آداب (نظرہ الی حجرہ حال قعودہ). (ردالمحتار، کتاب الصلاة، آداب الصلاة، ۳۷۸/۱ ط: سعید)

— وفسر الطحاوی فی مختصرہ، فقال: یرمی ببصرہ الی موضع سجودہ فی حالة القيام وفي حالة القعدة الی حجرہ؛ لأن هذا كله تعظیم و خشوع. (بدائع الصنائع، کتاب الصلاة، فصل فی بیان ما یستحب فی الصلاة وما یکرہ، ۲۱۵/۱ ط: سعید)

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ۳۰۴/۱ ط: سعید.

(۲) (کما تکرہ امامة الرجل لهن فی بیت لیس معین رجل غیرہ ولا محرم منه) کأخته (أوزوجته أو أمته، أما إذا كان معین واحد ممن ذکر لا) یکرہ، بحر. (ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الامامة، ۵۶۶/۱ ط: سعید)

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الامامة، ۳۵۲/۱ ط: سعید.

— حاشیة الطحطاوی علی المراقی، کتاب الصلاة، فصل فی بیان الأحق بالامامة، (ص: ۳۰۴) ط: قدیمی.

”بیس رکعت پوری ہو گئیں“ سمجھ کر وتر کی نیت باندھ لی

اگر تراویح کی اٹھارہ رکعت پڑھ کر امام نے سمجھا کہ بیس رکعت پوری ہو گئیں اور
 وتر کی نیت باندھ لی، مگر دو رکعت پڑھ کر یاد آیا کہ تراویح کی دو رکعت باقی رہ گئی ہیں، فوراً
 دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو یہ دو رکعت تراویح کی شمار نہیں ہوں گی۔ (۱)

بیس رکعت تراویح کا ثبوت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بیس رکعت تراویح ثابت
 ہے، اور اس پر امت کا اجماع ہے۔ (۲) لہذا بیس رکعت تراویح پڑھنی چاہیے۔
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیس رکعت پڑھی ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، (۳)

(۱) امام شرع فی الوتر علی ظن أنه أتمّ التراويح فلما صلی رکعتین تذکر أنه ترک تسلیمہ فسلم
 علی رأس الرکعتین لم یجز ذلك عن التراويح؛ لأنه ماصلی بنیة التراويح. (الفتاوی التاترخانیة،
 کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراويح، متفرقات، (۳۸۶/۱) ط: قدیمی)
 — المحيط البرهانی، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراويح، نوع آخر فی المتفرقات،
 (۱۸/۲) ط: ادارة القرآن، کراچی)

— الفتاوی الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة، کتاب الصوم، باب التراويح، فصل فی
 السهو وأحكامه، (۲۲۳/۱) ط: رشیدیہ.
 (۲) لكن أجمع الصحابة علی أن التراويح عشرون رکعة. (مرقاة المفاتیح، کتاب الصلاة، باب
 قیام شهر رمضان، (۳۸۲/۳) ط: رشیدیہ کوئٹہ)

— أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه جمع الناس في رمضان علی أبي بن كعب وعلی تمیم
 الداری علی احدى وعشرين رکعة يقومون بالمئين وينصرفون في بزوغ الفجر، قلت: قال ابن
 عبدالبر: هو محمول علی أن الواحدة للوتر، وقال ابن عبدالبر: وروی الحارث بن عبدالرحمن بن
 ابي ذباب عن السائب بن يزيد قال: كان القیام علی عهد عمر بثلاث وعشرين رکعة، قال ابن
 عبدالبر: هذا محمول علی أن الثلاث للوتر..... وقال ابن عبدالبر: وهو قول جمهور العلماء، وبه
 قال الكوفيون والشافعي وأكثر الفقهاء، وهو الصحيح عن أبي بن كعب من غير خلاف من
 الصحابة..... الخ (عمدة القاری شرح صحيح البخاری، کتاب الصلاة، باب فضل من قام
 رمضان، (۲۲۶/۸) ط: دار الفکر، بیروت)

— بدائع الصنائع، کتاب الصلاة، فصل فی مقدار التراويح، (۲۸۸/۱) ط: سعید.

(۳) مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب صلاة التطوع والامامة وأبواب متفرقة، کم یصلی فی رمضان
 رکعة، (۲۸۶/۲) ط: طیب اکیڈمی، ملتان.

طبرانی (۱) اور بیہقی (۲) میں یہ حدیث موجود ہے۔

”عن ابن عباس رضي الله عنه : أن النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في رمضان عشرين ركعة سوى الوتر.“

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس رکعتیں وتر کے علاوہ پڑھا کرتے تھے۔

بیس رکعت تراویح مانتا ہے، لیکن کمی بیشی کرتا ہے

بیس رکعت تراویح کی نماز سنت ہونے کا اعتقاد رکھنے کے باوجود اس سے کم پڑھنا سنت کے خلاف ہے۔ (۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیس رکعت تراویح ادا کی ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اجماع بھی ہوا ہے۔ اور حریم شریفین میں آج تک اسی پر عمل ہے۔ (۴)

(۱) عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي في رمضان عشرين ركعة سوى الوتر. (المعجم الأوسط للطبراني، من اسمه: أحمد، [رقم الحديث: ۷۹۸] [۲۳۳/۱] و[رقم الحديث: ۵۴۴۰] [۱۲۶/۳] ط: دار الفكر)

(۲) السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة، باب ما روي في عدد ركعات قيام شهر رمضان، (۳۹۶/۲) ط: اداره تالیفات اشرفیہ.

(۳، ۴) عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم: يصلي في شهر رمضان في غير جماعة بعشرين ركعة والوتر. (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة، باب ما روي في عدد ركعات القيام في شهر رمضان، (۳۹۶/۲) ط: اداره تالیفات اشرفیہ)

— أن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه جمع الناس في رمضان على أبي بن كعب وعلى تميم الداري على إحدى وعشرين ركعة يقومون بالمئين وينصرفون في بزوغ الفجر، قلت: قال ابن عبد البر: هو محمول على أن الواحدة للوتر، وقال ابن عبد البر: وروى الحارث بن عبد الرحمن بن أبي ذباب عن السائب بن يزيد قال: كان القيام على عهد عمر بثلاث وعشرين ركعة، قال ابن عبد البر: هذا محمول على أن الثلاث للوتر..... وقال ابن عبد البر: وهو قول جمهور العلماء، وبه قال الكوفيون والشافعي وأكثر الفقهاء، وهو الصحيح عن أبي بن كعب من غير خلاف من الصحابة..... الخ (عمدة القاري شرح صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب فضل من قام رمضان، (۲۴۶/۸) ط: دار الفكر، بيروت)

— وقد سنّها رسول الله صلى الله عليه وسلم وندبنا إليها وأقامها في بعض الليالي ثم تركها خشية أن تكتب على أمته كما ثبت ذلك في الصحيحين وغيرهما، ثم وقعت لمواظبة عليها في اثناء =

بیس رکعتوں کی نیت ایک مرتبہ ہی کرنا

”نیت“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۷۱)

بے وضو سجدہ تلاوت کرنا

سجدہ تلاوت بے وضو کرنا جائز نہیں۔ (۱)

بے وضو عشاء کی نماز پڑھی

”عشاء کی نماز بے وضو پڑھی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۹۳)

بے وضو لقمہ دینا

”لقمہ دینا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۳۹)

= خلافة عمر رضي الله عنه ووافقہ على ذلك عامة الصحابة رضي الله عنهم كما ورد ذلك في السنن، ثم مازال الناس من ذلك الصدر الى يومنا هذا على اقامتها من غير تكبير. (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۶۶) ط: سعيد)

— لما روي أن عمر رضي الله عنه جمع أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في شهر رمضان على أبي بن كعب فصلى بهم في كل ليلة عشرين ركعة ولم ينكر عليه أحد، فيكون اجماعاً منهم على ذلك. (بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في مقدار التراويح، (۱/۲۸۸) ط: سعيد)

— ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۳۳) ط: سعيد.

— رجل ترك سنن الصلاة ان لم ير السنن حقاً فقد كفر؛ لأنه تركها استخفافاً، وان راها حقاً فالصحيح أنه يأثم؛ لأنه جاء الوعيد بالترك. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، (۱/۱۱۲) ط: رشيدية)

— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۳۹) ط: سعيد.

— ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب في السنة وتعريفها، (۱/۱۰۳) وكتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، سنن الصلاة، (۱/۴۷۳، ۴۷۴) ط: سعيد.

(۱) شرائط جوازها ما هو شرائط جواز الصلاة من طهارة البدن عن الحدث والجنابة. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الصلاة، الفصل الحادي والعشرون في سجود التلاوة، نوع آخر في بيان شرائط جوازها وأدائها، (۱/۵۵۹) ط: قديمي)

— مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (ص: ۳۷۹) ط: قديمي.

— وأما شرائط الجواز فكل ما هو شرط جواز الصلاة من طهارة الحدث وهي الوضوء فهو شرط جواز السجدة؛ لأنها جزء من أجزاء الصلاة. (بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في بيان من تجب عليه السجدة، (۱/۱۸۶) ط: سعيد)

پ

پانچ رکعت پڑھنے کا حکم

اگر امام عشاء کی نماز چار رکعت ہونے کے باوجود تین رکعت خیال کر کے کھڑا ہو گیا اور تشہد کے لیے بیٹھا ہی نہیں اور پانچویں رکعت کے رکوع سجدہ کر کے سہو سجدہ کر کے نماز ختم کر دی، تو اس صورت میں قعدہ اخیرہ فوت ہو جانے کی وجہ سے امام صاحب کی نماز نہیں ہوئی، جب امام کی نہیں ہوئی تو مقتدیوں خواہ مسبوق ہوں یا مدرک کسی کی نماز نہیں ہوئی، سب پر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۱)

پانچویں رکعت میں شامل ہوا

☆..... اگر امام چوتھی رکعت میں تشہد پڑھنے کی مقدار بیٹھ کر بھول سے کھڑا ہو گیا، اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کر لیا تو چھٹی رکعت اور ملا لے اور سجدہ سہو کر لے تو چار رکعت فرض اور دو رکعت نفل ہو جائیں گی۔ (۲) اگر کوئی شخص پانچویں یا چھٹی رکعت میں اس امام کا

(۱) وان لم يقعد على رأس الرابعة حتى قام الى الخامسة ان تذكر قبل أن يقيد الخامسة بالسجدة عاد الى القعدة وسجد للسهو وان قيد الخامسة بالسجدة فسد ظهره عندنا، كذا في المحيط. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، (۱/۱۲۹) ط: رشيدية) — رد المحتار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، (۲/۸۵) ط: سعيد.

— بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في بيان من يجب عليه سجود السهو ومن لا يجب عليه، (۱/۱۷۹) ط: سعيد.

— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، (۲/۱۰۳) ط: سعيد.

(۲) رجل صلى الظهر خمساً وقعد في الرابعة قدر التشهد ان تذكر قبل أن يقيد الخامسة بالسجدة انها الخامسة عاد الى القعدة وسلم وان تذكر بعد ما قيد الخامسة بالسجدة انها الخامسة لا يعود الى القعدة ولا يسلم بل يضيف اليها كعة أخرى حتى يصير شفعاً ويسجد للسهو والر كعتان نافلة. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، (۱/۱۲۹) ط: رشيدية).

— رد المحتار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، (۲/۸۷) ط: سعيد.

— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۱۰۴) ط: سعيد.

— بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في بيان من يجب عليه سجود السهو، ومن لا يجب عليه، (۱/۱۷۸) ط: سعيد.

مقتدی ہو تو مقتدی کی نماز نہیں ہوگی؛ کیوں کہ امام کی دو رکعت نفل ہیں۔ (۱)

☆..... اور اگر امام صاحب چوتھی رکعت پر بیٹھے ہی نہیں اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کر لیا تو نماز نہیں ہوئی، امام اور مقتدی سب کے لیے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۲)

پرندہ سے آیت سجدہ سن لی

پرندہ سے آیت سجدہ سننے سے سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا؛ کیوں کہ پرندہ کی تلاوت کا اعتبار نہیں۔ (۳)

پلنگ پر سجدہ کرنا

”چارپائی پر سجدہ کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۶۸)

پندرہ سال سے کم عمر کے لڑکے

اگر لڑکے کی عمر پندرہ سال سے کم ہے، اور بالغ ہونے کی کوئی علامت نہیں ہے، مثلاً: احتلام اور انزال بھی نہیں ہوا، ڈاڑھی مونچھ بھی نہیں نکلی، تو اس کو پورے پندرہ سال تکمیل ہونے سے پہلے بالغ نہیں سمجھا جائے گا، ایسے لڑکے کی امامت فرائض، تراویح اور

(۱) ولو اقتدی به مفترض فی قیام الخامسة بعد القعود قدر التشهد لم یصح ولو عادالی القعدة؛ لأنه لما قام الی الخامسة فقد شرع فی النفل، فكان اقتداء المفترض خلف المتفل۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب سجود السنو، (۸۸/۲) ط: سعید)

— ولا اقتداء المفترض خلف المتفل۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماماً لغيره، (۸۶/۱) ط: رشیدیہ)

— حاشیة الطحطاوی علی المراقی، کتاب الصلاة، باب الامامة، (ص: ۲۹۰) ط: قدیمی۔

(۲) انظر الی الحاشیة [رقم: ۱] للصفحة السابقة [رقم الصفحة: ؟؟؟]۔

(۳) ولا تجب اذا سمعها من طیر هو المختار۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، (۱۳۲/۱) ط: رشیدیہ)

— ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۱۰۸/۲) ط: سعید۔

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۱۲۰/۲) ط: سعید۔

وتر میں درست نہیں ہے؛ کیوں کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا صحیح مذہب یہ ہے کہ نابالغ کی امامت فرائض، نوافل اور واجب میں درست نہیں ہے۔ البتہ اگر بالغ ہونے کی کوئی علامت پائی جائے تو درست ہوگی۔

اور ایسا لڑکا نابالغ لڑکوں کی امامت کر سکتا ہے۔ (۱)

پہلی رکعت میں بیٹھ کر کھڑا ہوا

اگر امام بھولے سے تراویح کی پہلی رکعت کے بعد کسی قدر بیٹھ کر کھڑا ہو گیا تو سہو

سجدہ واجب نہیں ہوگا، اور اگر زیادہ دیر بیٹھا رہا تو سہو سجدہ واجب ہوگا۔ (۲)

(۱) ولا یصح اقتداء رجل بامرأة وصبی مطلقاً ولو فی جنازة ونفل علی الأصح. (ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الامامة، (۱/۵۷۷، ۵۷۸) ط: سعید)

— وعلی قول أئمة بلخ یصح الاقتداء بالصبيان فی التراویح والسنن المطلقة المختار: أنه لا یجوز فی الصلوات کلها، کذا فی الهدایة، وهو الأصح هکذا فی المحيط وهو قول العامة وهو ظاهر الراویة. (الفتاویٰ الہندیة، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماماً لغيره، (۱/۸۵) ط: رشیدیہ)

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الامامة، (۱/۳۵۹) ط: سعید.

— بدائع الصنائع، کتاب الصلاة، فصل فی شرائط الأركان، (۱/۱۳۳، ۱۳۴) ط: سعید.

(۲) وكذا القعدة فی آخر الرکعة الأولى أو الثالثة فیجب ترکها ویلزم من فعلها أيضاً تأخیر القيام الی الثانية أو الرابعة عن محله، وهذا اذا كانت القعدة طویلة، أما الجلسة الخفیفة فترکها غیر واجب عندنا. (ردالمحتار، کتاب الصلاة، واجبات الصلاة، (۱/۳۶۹) ط: سعید)

— والصحیح أن قدر زیادة الحروف ونحوه غیر معتبر فی جنس ما یجب به سجود السهو، وانما المعتبر قدر ما یؤدی فیہ الرکن. (حلبی کبیر، کتاب الصلاة، من الواجبات التشهد، (ص: ۳۳۱) ط: سهیل اکیڈمی، لاہور)

— وبقی واجب آخر وهو عدم تأخیر الفرض والواجب، وكذا لو قعد فی محل القيام أو قام فی محل القعود المفروض. (البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، (۲/۹۷) ط: سعید)

— الفتاویٰ الہندیة، کتاب الصلاة، الباب الثاني عشر فی سجود السهو، (۱/۱۲۷) ط: رشیدیہ.

— بدائع الصنائع، کتاب الصلاة، فصل فی بیان سبب الوجوب، (۱/۱۶۳) ط: سعید.

— ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، (۲/۹۳، ۹۴) ط: سعید.

پہلی رکعت میں قنوت پڑھ لی

اگر بھول سے پہلی رکعت میں قنوت پڑھ لی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ تیسری

رکعت میں پھر دعائے قنوت پڑھے، اور آخر میں سہو سجدہ کرے، نماز ہو جائے گی۔ (۱)

پہلی رکعت میں کتنی دیر بیٹھنے سے سہو سجدہ لازم آتا ہے؟

پہلی یا تیسری رکعت میں سہو التحیات پڑھنے کی مقدار یا اس کے قریب مقدار

تک بیٹھنے سے سہو سجدہ لازم ہوتا ہے، باقی تھوڑی دیر بیٹھنے سے سہو سجدہ لازم نہیں ہوتا۔ (۲)

پیچھے بیٹھ کر گفتگو کرنا

”گفتگو کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۳۲)

(۱) قنت فی اولی الوتر أو ثانیته سهواً لم یقنت فی ثالثه، أما لو شك أنه فی ثانیته أو ثالثه کره مع القعود فی الأصح، والفرق: أن الساهي قنت علی أنه موضع القنوت فلا یتكرر، بخلاف الشاک، ورجح الحلبي تکراره لهما. (ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۱۰) ط: سعید) — وفي الساهي یقنت ثانیاً. (خلاصة الفتاوی، کتاب الصلاة، الفصل السادس عشر فی السهو فی الصلاة، (۱/۱۷۱) ط: رشیدیہ)۔

— فسبب وجوبه ترک الواجب الأصلي فی الصلاة أو تغییره أو تغییر فرض عن محله الأصلي ساهياً؛ لأن کل ذلك یوجب نقصاناً فی الصلاة، فیجب جبره بالسجود. (بدائع الصنائع، کتاب الصلاة، فصل فی بیان سبب الوجوب، (۱/۱۶۳) ط: سعید)

(۲) انظر الی الحاشیة [رقم: ۱] للصفحة السابقة [رقم الصفحة: ؟؟؟].

ت

تاخیر واجب

قاعدہ یہ ہے کہ واجب کو بھول کر ترک کرنے سے سہو سجدہ لازم آتا ہے، اور واجب میں تاخیر کرنے کی صورت میں بھی واجب ترک کرنا لازم آتا ہے؛ اس لیے واجب میں تاخیر کرنے کی صورت میں بھی سہو سجدہ لازم آتا ہے۔ (۱)

تراویح

تراویح کی نماز میں ہر چار رکعت نماز کے بعد تھوڑی دیر بیٹھنے کو ”ترویحہ“ کہتے ہیں۔ ”تراویح“، ”ترویحہ“ کی جمع ہے۔ اس کے اصلی معنی ”استراحت“ کے ہیں جو ”راحت“ سے بنایا گیا، چوں کہ بیس رکعتوں میں پانچ تروتکے ہوتے ہیں؛ اس لیے اس نماز کو ”تراویح“ کہا جاتا ہے۔ (۲)

اور ”تراویح“ کو ”تراویح“ کے لفظ سے نام رکھنے کی وجہ یہ کہ نماز پڑھنا شریعت کی

(۱) سببہ ترک واجب من واجبات الصلاة الأصلية سهواً وبقي واجب آخر وهو عدم تاخير الفرض والواجب وعدم تغييرهما. (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، (۲/۹۳، ۹۴) ط: سعید)

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، (۱/۱۲۶) ط: رشیدیہ.

— بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في بيان سبب الوجوب، (۱/۱۶۴) ط: سعید.

— ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، (۲/۹۳، ۹۴) ط: سعید.

(۲) والترأویح جمع ترویحة وهي في الأصل مصدر بمعنى الاستراحة، سميت به الأربع ركعات المخصوصة لاستلزامها استراحة بعدها كما هو السنة فيها. (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۶۶) ط: سعید)

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، (۱/۱۱۵) ط: رشیدیہ.

— بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في مقدار التراويح، (۱/۲۸۸) ط: سعید.

— ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، (۲/۴۳) ط: سعید.

نظر میں راحت ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”قرۃ عینی فی الصلاة.“
یعنی: میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ (۱) اور ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کا ارشاد ہے: روزہ دار کے لیے دو فرحتیں ہیں: ایک افطار کے وقت، اور دوسری خوشی
اس وقت جب اپنے رب سے ملاقات کرتا ہے۔ (۲) بظاہر دنیا میں ملاقات سے مراد
تراویح کی نماز ہے۔ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”أرحنا بالصلاة یا بلال!“

ترجمہ: اے بلال! نماز کی تکبیر کہہ کر ہم کو آرام پہنچاؤ! (۳)

بہر حال اس قسم کی احادیث کی بنا پر یہ کہنا ممکن ہے کہ چار رکعت تراویح کی نماز کا نام

ترویجہ اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس سے راحت اور روحانی سکون حاصل ہوتا ہے۔ (۴)

(۱) عن أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: حَبَّبَ الي الطيب والنساء وجعلت قرّة
عيني في الصلاة. (مشكاة المصابيح، كتاب الرقاق، باب فضل الفقراء، (ص: ۴۴۹) ط: قديمي)
- السنن الكبرى للبيهقي، كتاب النكاح، باب الرغبة في النكاح، (۷۸/۷) ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ.
(۲) للصائم فرحتان: فرحة عند فطره، وفرحة عند لقاء ربه. (الصحيح لمسلم، كتاب الصوم،
باب فضل الصيام، (۳۶۳/۱) ط: قديمي)

— سنن النسائي، كتاب الصيام، باب فضل الصيام، (۳۰۹/۱) ط: قديمي.

(۳) أقم الصلاة يا بلال أرحنا بها. (مشكاة المصابيح، كتاب الصلاة، باب القصد في العمل،
(ص: ۱۱۱) ط: قديمي)

— ابو داؤد، كتاب الأدب، باب في صلاة العتمة، (ص: ۳۲۵) ط: ايچ ایم سعید، کراچی.

(۴) ويمكن أن تكون نفسها راحة، ومنه قوله صلى الله عليه وسلم: أرحنا بالصلاة يا بلال! أي: أقمها، فيكون
فعلها راحة؛ لأن انتظارها مشقة على النفس أو لأنها يتوصل بها إلى راحة الجنة. (حاشية الطحطاوي على
المراقي، كتاب الصلاة، باب الوتر وأحكامه، فصل في صلاة التراويح، (ص: ۴۱۱) ط: قديمي)

— حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲۹۵/۱) ط: مكتبة العربية.

— أرحني اراحة فاستريح والراحة الاسم، كقولك: أطعته اطاعة وفي الحديث: قال النبي

صلى الله عليه وسلم لمؤذنه بلال: أرحنا بها، أي: أذن للصلاة، فنستريح بأدائها من اشتغال قلوبنا.

قال ابن أثير: وقيل: كان اشتغاله بالصلاة راحة له؛ فانه كان يعد غيرها من الأعمال الدنيوية تعباً،

فكان يستريح بالصلاة لما فيها من مناجاة الله تعالى، ولهذا قال: قرّة عيني في الصلاة، قال: وما أقرب

الراحة من قرّة العين! (لسان العرب، باب الراء، (۳۶۰/۵) ط: در احیاء التراث العربی، بیروت)

تراویح ایک سلام میں کتنی رکعت پڑھنا جائز ہے؟

تراویح کی نماز دو رکعت ایک سلام سے پڑھنا افضل ہے۔ اور چار میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ اور آٹھ رکعت بھی ایک سلام سے مکروہ نہیں۔ مگر ہر دو رکعت کے بعد جلسہ استراحت کی فضیلت حاصل نہیں ہوگی۔ اور ایک سلام سے آٹھ رکعات سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے۔ (۱)

تراویح ایک مسجد میں دو جگہ پڑھنا

”ایک مسجد میں دو جگہ تراویح“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۹۵)

تراویح بیس رکعت سنت ہیں

☆..... بیس رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہونے پر اجماع ہو چکا ہے۔ اور اجماع

کی مخالفت کرنا جائز نہیں ہے۔

بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ آٹھ رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہیں۔ یہ بات

درست نہیں ہے؛ کیوں کہ بیس رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہونے پر ان لوگوں کے شاذ قول

(۱) وہی عشرون رکعة..... بعشر تسلیمات، فلو فعلها بتسلیمة، فان قعد لكل شفع صحت بکراهة (أي صحت عن الكل وتكره ان تعمده، وهذا هو الصحيح كما في الحلیة عن النصاب وخرزانة الفتاوی، خلافاً لمافی المنیة من عدم الكراهة، فانه لا يخفی مافیہ لمخالفته المتوارث مع تصریحهم بکراهة الزیادة علی ثمان فی مطلق التطوع لیلاً فهنا أولى بحر). والآ نابت عن شفع واحد، به یفتی. یجلس ندباً بین کل أربعة بقدرها وکذا بین الخامسة والوتر. (الدرمع الرد، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة التراویح، (۲/۴۵، ۴۶) ط: سعید)

— کتاب المبسوط، کتاب التراویح، الفصل الثامن فی الزیادة علی قدر المسنون، (۲/۲۰۰) ط: رشیدیہ.

— وکره الزیادة علی أربع فی نوافل النهار وعلی ثمان لیلاً بتسلیمة واحدة. (الفتاوی الهندیة،

کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، (۱/۱۱۳) ط: رشیدیہ)

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۵۳) ط: سعید.

— ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۱۵) ط: سعید.

سے پہلے اجماع ہو چکا ہے۔ اجماع ہونے کے بعد مخالفت کرنا جائز نہیں ہے۔ (۲)

☆..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کی نماز کو زبانی طور پر مسنون فرمایا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عملی طور پر بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے۔ اور حرمین (مکہ اور مدینہ) میں بیس رکعت تراویح کی نماز ادا کی جاتی تھی۔ ثبوت کے لیے اتنا کافی ہے۔ (۳)

(۲) وأما قدرها فعشرون ركعة في عشر تسليمات؛ لما روي أن عمر رضي الله تعالى عنه جمع أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم ينكر عليه أحد فيكون اجماعاً منهم على ذلك. (بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل: وأما قدرها، (۲۸۸/۱) ط: سعيد) — البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۶۶/۲) ط: سعيد. — الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، (۱۱۵/۱) ط: رشديه. — ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۳۵/۲) ط: سعيد. — قال الله تعالى: ﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصَلِّهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾ [النساء: ۱۱۵]

— عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان الله لا يجمع أمي أوقال: أمة محمد على ضلالة، ويد الله على الجماعة، ومن شذَّ شذَّ الى النار..... (جامع الترمذي، أبواب الفتن، باب في لزوم الجماعة، (۳۸۶/۲) ط: رحمانيه، لاهور)

— وقد صرح في التحرير في باب الاجماع بأن منكر حكم الاجماع القطعي يكفر عند الحنفية وطائفة، وقالت طائفة: لا. وصرح أيضاً بأن ما كان من ضروريات الدين وهو ما يعرف الخواص والعوام أنه من الدين كوجوب اعتقاد التوحيد والرسالة والصلوات الخمس وأخواتها يكفر منكره، وما لا فلا. ولا شبهة أن مانحن فيه من مشروعية الوتر ونحوه يعلم الخواص والعوام أنها من الدين بالضرورة، فينبغي الجزم بتكفير منكرها ما لم يكن عن تأويل بخلاف تركها، فانه ان كان عن استخفاف كما مر يكفر، والا بأن يكون كسلاً أو فسقاً بلا استخفاف فلا. هذا ما ظهر لي والله أعلم. (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في منكر الوتر والسنن أو الاجماع، (۵/۲) وكذا كتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب في منكر الاجماع، (۲۲۳/۳) ط: سعيد)

(۳) عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في شهر رمضان في جماعة بعشرين ركعة والوتر. (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة، باب ماروي في عدد ركعات القيام في شهر رمضان، (۳۹۶/۲) ط: ادارة تاليفات اشرفيه)

— التراويح سنة مؤكدة ولم يتخرجه عمر من تلقاء نفسه ولم يكن فيه مبتدعاً ولم يأمر به إلا عن أصل لديه وعهد من رسول الله صلى الله عليه وسلم. (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة التراويح، (۳۵/۲) ط: سعيد) =

☆..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ اچھی طرح جاننے والا کوئی اور نہیں ہے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیس رکعت پر اتفاق ہے؛ اس لیے بیس رکعات تراویح پڑھنی چاہیے۔ (۱)

تراویح بیس رکعت ہیں

☆..... تراویح کی نماز کل بیس رکعت ہیں۔ ان کو جماعت سے پڑھنا سنت ہے۔ اگر محلہ کے تمام لوگ تراویح پڑھنا چھوڑ دیں گے تو سب سنت ترک کرنے کے وبال میں گرفتار ہوں گے۔ (۲)

☆..... اگر محلہ کے اکثر لوگوں نے تراویح کی نماز جماعت سے پڑھی مگر اتفاقاً ایک دو شخص نے جماعت سے نہیں پڑھی، بلکہ تنہا مکان میں پڑھی، تب بھی سنت ادا

- = — وقال أهل السنة والجماعة: انها سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم فعلها ثلاث ليالٍ وقد صلاها رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرين ركعة بعشر تسليمات ثم ترك مخافة أن يجب. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر في التراويح، (۱/۴۷۵) ط: قديمي)
- وهي عشرون ركعة بعشر تسليمات هو المتوارث، بحر. (حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۱/۲۹۶) ط: رشيدية)
- وهي عشرون ركعة باجماع الصحابة رضي الله تعالى عنهم بعشر تسليمات كما هو المتوارث. (مراقي الفلاح، كتاب الصلاة، باب الوتر وأحكامه، فصل في صلاة التراويح، (ص: ۴۱۴) ط: قديمي)
- (۱) لكن أجمع الصحابة على أن التراويح عشرون ركعة. (مرواة المفاتيح، كتاب الصلاة، باب قيام شهر رمضان، (۳/۳۸۲) ط: رشيدية كوئته)
- عمدة القاري، كتاب الصلاة، باب فضل من قام رمضان، (۸/۲۴۶) ط: دار الفكر، بيروت.
- بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في مقدار التراويح، (۱/۲۸۸) ط: سعيد.
- (۲) والجماعة فيها سنة على الكفاية ولو ترك أهل المسجد كلهم الجماعة فقد أسأؤوا وأثموا. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، (۱/۱۱۶) ط: رشيدية)
- بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، صلاة التراويح، فصل: وأما سننها، (۱/۲۸۸) ط: سعيد.
- رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، (۲/۴۵) ط: سعيد.
- البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۶۸) ط: سعيد.

ہو جائے گی۔ (۱)

تراویح پر اجرت لینے کا حکم

☆..... تراویح میں قرآن مجید سنانے پر اجرت لینا جائز نہیں ہے۔ اگر کسی نے اجرت کی رقم لی ہے، وہ رقم اصل مالکوں کو واپس کر دینا ضروری ہے؛ کیوں کہ یہ بندہ کے حقوق میں سے ہے۔ جن جن لوگوں کو پہنچانا ممکن ہے ان کو پہنچائی جائے، یا ان سے معاف کرائی جائے۔ اور اگر پہنچانا اور معاف کرنا ممکن نہیں تو توبہ استغفار کیا جائے۔ (۲)

☆..... اور اگر اجرت لینے سے انکار کے باوجود انفرادی طور پر لوگوں نے ہدیہ کے طور پر کچھ دیا ہے تو لینے کی گنجائش ہوگی۔ (۳)

- (۱) وان تخلف واحد من الناس وصلاہا فی بیتہ فقد ترک الفضیلة ولا یكون مسیئاً ولا تارکاً للسنۃ. (الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، (۱/۱۱۶) ط: رشیدیہ) — بدائع الصنائع، کتاب الصلاة، صلاة التراویح، فصل: وأما سنہا، (۱/۲۸۸) ط: سعید۔
- البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب البوترو والنوافل، (۲/۶۸) ط: سعید۔
- (۲) فالحاصل: أن ماشاع فی زماننا من قراءة الأجزاء بالأجرة لا یجوز؛ لأن فیہ الأمر بالقراءة واعطاء الثواب للأمر والقراءة لأجل المال، فاذا لم یکن للقاری ثواب لعدم النیة الصحیحة فأین یصل الثواب المستاجر..... والاستیجار علی مجرد التلاوة لم یقل به أحد من الأئمة. (ردالمحتار، کتاب الاجارة، باب الاجارة الفاسدة، (۶/۵۶، ۵۷) ط: سعید)
- کتاب المبسوط، کتاب المناسک، باب الحج عن المیت وغیرہ، (۳/۱۷۸) ط: رشیدیہ۔
- مجمع الأنهر، کتاب الاجارة، باب الاجارة الفاسدة، (۳/۵۳۳) ط: دارالکتب العلمیة، بیروت۔
- وعلی هذا قالوا: لومات الرجل وكسبه من بیع الباذق أو أخذ الرشوة یتورع الورثة ولا یأخذون منه شیئاً، وهو أولى بهم یردونہا علی أربابہا ان عرفوہم، وآلا تصدقوا بہا؛ لأن سبیل الکسب الخبیث التصدق اذا تعذر الرد علی صاحبہ. (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحہ، فصل فی البیع، (۶/۳۸۵) ط: سعید)
- (۳) فتاویٰ عثمانی، کتاب الصلاة، باب التراویح، (۱/۴۶۰) ط: مکتبہ معارف القرآن کراچی۔
- وبما فی الخانیۃ من أنه یجوز للامام والمفتی قبول الهدیۃ واجابة الدعوة الخاصة، ثم قال: الا أن یراد للامام امام الجامع..... والأولی فی حقہم ان كانت الهدیۃ لأجل ما یحمل منهم من الافتاء والوعظ والتعلیم عدم القبول؛ لیكون علمہم خالصاً لله تعالیٰ، وان أهدي الیہم تحبباً وتوددًا لعلمہم وصلاحتہم فالأولی القبول..... وهذا اذا لم یکن بطریق الأجرة بل مجرد ہدیۃ. (ردالمحتار، کتاب القضاء، مطلب فی حکم الهدیۃ للمفتی، (۵/۳۷۳) وفيہ: وهي [الہبۃ] تملیک العین مجاناً أي بلا عوض. (ردالمحتار، کتاب الہبۃ، (۵/۶۸۷) ط: سعید)

تراویح پڑھانا امام کی ذمہ داری نہیں ہے

☆..... حسب معاہدہ پانچ وقت نماز پڑھانے کی ذمہ داری امام صاحب پر ہے۔
 تراویح کی نماز میں قرآن مجید کا ختم کرنا امام کی ذمہ داری نہیں ہے۔ (۱) اگر امام صاحب
 قرآن مجید کے حافظ ہیں اور تراویح کی نماز میں قرآن شریف سنانے کی سعادت حاصل
 کرنا چاہتے ہیں تو ان کا حق سب پر مقدم ہے۔ (۲)
 اور اگر امام صاحب حافظ نہیں ہیں، یا حافظ ہیں لیکن قرآن مجید سنانے سے عاجز اور
 قاصر ہیں تو ”الم تر کیف“ سے سورت تراویح پڑھانے کی ذمہ دار ہیں، پورا قرآن مجید
 سنانے کی ذمہ دار نہیں ہیں۔ (۳)

☆..... اگر مقتدی حضرات تراویح کی نماز میں قرآن پاک سننے کی سعادت
 حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کا انتظام مقتدی حضرات خود کریں، امام صاحب کو مجبور نہ
 کریں۔ (۴)

☆..... اگر خالص اللہ کے واسطے تراویح کی نماز میں قرآن مجید سنانے والا
 حافظ مل جائے تو بہت بہتر، اس کو تراویح کا امام بنا دیا جائے۔ اور اگر اجرت کے بغیر تراویح
 کی نماز پڑھانے والا کوئی حافظ نہ ملے تو کسی حافظ کو رمضان المبارک کے لیے نائب امام

(۱، ۲، ۳) واعلم أن صاحب البيت ومثله امام المسجد الراتب أولى بالامامة من غيره مطلقاً، أي:
 وإن كان غيره من الحاضرين من هو أعلم وأقرأ منه. (الدرمع الرد، كتاب الصلاة، باب الامامة،
 ۵۵۹/۱ ط: سعید)

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثاني في بيان من هو أحق
 بالامامة، (۸۳/۱) ط: رشیدیہ.

— مراقي الفلاح، كتاب الصلاة، باب الامامة، فصل في بيان الأحق بالامامة، (ص: ۲۹۹) ط: قديمی.
 (۴) وإذا كان امام مسجد حیه لا یختم فله أن یترك الی غیره. (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب
 الوتر والنوافل، (۶۹/۲) ط: سعید)

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، (۱۱۶/۱) ط: رشیدیہ.
 — الطحطاوي على المراقی، كتاب الصلاة، فصل في صلاة التراويح، (ص: ۴۱۴) ط: قديمی.

مقرر کر لیں۔ عشاء وغیرہ ایک دو نمازیں اس کے ذمے لازم کر دیں اور وہ تراویح کی نماز بھی پڑھائے تو اجرت دینے کی گنجائش ہوگی۔ (۱)

تراویح پڑھانے کے لیے مستقل امام رکھنا

اگر کسی ملک یا کسی علاقے کی مسجد میں دوسرے مسلک کے امام ہیں، اور وہ بیس رکعات تراویح نہیں پڑھاتے، تو حنفی مسلک والوں کے لیے بیس رکعات تراویح پڑھانے کے لیے مستقل امام کا انتظام کرنا درست ہے۔ (۲)

تراویح پڑھے اور دن میں روزہ نہ رکھے تو.....

☆..... اگر کوئی شخص رات کو تراویح پڑھے، اور مرض یا سفر کے عذر کی وجہ سے

دن کو روزہ نہ رکھے تو گناہ نہیں ہوگا۔ البتہ بعد میں قضا رکھنا لازم ہوگا۔ (۳)

(۱) وبعض مشایخنا رحمہم اللہ تعالیٰ استحسنوا الاستیجار علی تعلیم القرآن الیوم؛ لظہور التوانی فی الأمور الدینیة، ففی الامتاع تضيع حفظ القرآن، وعلیہ الفتوی..... وزاد فی متن المجمع: الامامة، ومثله فی متن الملتقى ودرر البحار. (ردالمحتار، کتاب الاجارة، باب الاجارة الفاسدة، (۵۵/۶) ط: سعید)

— الفتاویٰ الہندیة، کتاب الاجارة، الباب الخامس عشر.....، الفصل الرابع.....، (۴۲۸/۴) ط: رشیدیہ۔
— خلاصۃ الفتاویٰ، کتاب الاجارات، الجنس الرابع فی تعلیم القرآن، (۱۱۴/۳) ط: رشیدیہ۔
— فتاویٰ رحیمیہ، کتاب الصلاة، مسائل تراویح، زیر عنوان: تراویح پڑھانے پر معاوضہ، (۲۳۵، ۲۳۲/۶) ط: دارالاشاعت کراچی۔
(۲) ولو کان لكل مذهب امام کما فی زماننا فالأفضل الاقتداء بالموافق سواء تقدم أو تأخر علی ما استحسنه عامة المسلمین وعمل به جمهور المؤمنین من أهل الحرمین والقدس ومصر والشام ولا عبرة بمن شدّ منهم. (ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب: اذا صلی الشافعی قبل الحنفی هل الأفضل الصلاة مع الشافعی أم لا؟ (۵۶۳/۱) ط: سعید)

(۳) قال الله تعالیٰ: ﴿فمن كان منکم مریضاً او علی سفر فعدة من ایام اخر﴾ [البقرة: ۱۸۴]
— فیجوز لمن خاف وهو مریض زیادة المرض بکم أو کیف لو صام..... أو خاف ببطء البرء بالصوم جازله الفطر؛ لأنه قد یفضی الی الهلاک، فیجب الاحتراز عنه. (مراقی الفلاح مع الطحطاوی، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم ویوجب القضاء، فصل فی العوارض، (ص: ۶۸۳). وفيه أيضاً: التراویح سنة کما فی الخلاصة، وهي مؤكدة کما فی الاختیار،..... علی الرجال والنساء ثبتت سنتها بفعل النبی صلی الله علیه وسلم وقوله، قال: علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين من بعدی، وقد واظب علیہ عمرو وعثمان =

☆.....مرض یا سفر کے عذر کے بغیر رمضان المبارک کا روزہ نہ رکھنا کبیرہ گناہ ہے۔ اور ایک روزہ کے بدلے میں پوری زندگی روزہ رکھا جائے تب بھی تلافی نہیں ہو سکتی۔ (۱)

تراویح پورے رمضان میں پڑھنا سنت ہے

☆.....پورے رمضان المبارک کی ہر رات کو تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے۔ (۲)

☆.....اگر قرآن مجید تراویح کی نماز میں مہینہ ختم ہونے سے پہلے ختم کر دیا،

مثلاً: چھ دن، دس دن، پندرہ دن اور بیس دن میں پورا قرآن مجید ختم کر لیا ہے، تو بقیہ دنوں میں بھی تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ (۳)

= وعلي رضي الله عنهم وقال صلى الله عليه وسلم في حديث: افترض الله عليكم صيامه وسنت لكم قيامه..... الخ (مراقبي الفلاح، كتاب الصلاة، باب الوتر وأحكامه، فصل في التراويح، (ص: ۲۱۲) ط: قديمي)

— ردالمحتار، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسد، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، (۲/۲۲۱-۲۲۳) ط: سعيد.

— الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار التي تبيح الافطار، (۱/۲۰۶، ۲۰۷) ط: رشيدية.

(۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من أفطروا من رمضان من غير رخصة ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر كله وان صامه. (مشكاة المصابيح، كتاب الصوم، باب تنزيه الصوم، الفصل الثاني، (ص: ۱۷۷) ط: قديمي)

— جامع الترمذي، أبواب الصوم، باب ما جاء في الافطار عمدًا، (۱/۲۷۲) ط: رحمانية، لاهور.

— افساد الصوم بغير عذر يوجب اثمًا. (حاشية الطحطاوي على المراقي، كتاب الصوم، فصل في العوارض، (ص: ۲۸۳) ط: قديمي)

— البحر الرائق، كتاب الصوم، فصل في العوارض، (۲/۲۸۱) ط: سعيد.

(۲، ۳) لو حصل النختم ليلة التاسع عشر أو الحادي والعشرون لا ترك التراويح في بقية الشهر؛ لأنها سنة، كذا في الجوهرة النيرة. الأصح أنه يكره له الترك، كذا في السراج الوهاج. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، (۱/۱۱۸) ط: رشيدية)

— ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة التراويح، (۲/۳۷) ط: سعيد.

— الجوهرة النيرة، كتاب الصلاة، باب قيام شهر رمضان، (۱/۲۳۵) ط: قديمي.

☆..... بعض لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ جلدی سے کسی مسجد میں آٹھ، دس دن میں قرآن شریف تراویح میں سن لیں پھر چھٹی۔ یہ خیال درست نہیں؛ کیوں کہ تراویح میں دو سنتیں الگ الگ ہیں: پورے قرآن مجید کو تراویح کی نماز میں پڑھنا یا سننا ایک مستقل سنت ہے۔ اور پورے رمضان المبارک کی ہر رات تراویح کی نماز پڑھنا یہ مستقل ایک الگ سنت ہے۔ اس صورت میں لوگ سنت پر عمل ہوا اور دوسری سنت رہ گئی۔ البتہ جن لوگوں کو رمضان المبارک میں سفر وغیرہ یا کسی وجہ سے ایک جگہ تراویح پڑھنا مشکل ہو، تو ان کے لیے مناسب ہے کہ چند روز میں ایک جگہ پر تراویح میں پورا قرآن سن لیں، (۱) تاکہ سفر وغیرہ کی وجہ سے قرآن مجید کا ختم ناقص نہ رہے۔

پھر اس کے بعد جہاں وقت ملے اور موقع ہو وہاں تراویح پڑھ لی جائے، قرآن مجید کا ختم اس صورت میں ناقص نہیں ہوگا، اور اپنے کام میں بھی حرج نہ ہوگا۔ (۲)

تراویح ترک کر دی تو وتر کیسے پڑھے؟

”رمضان میں تمام لوگوں نے تراویح کو ترک کر دیا تو وتر کیسے پڑھیں؟“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۱۴)

تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنا

تراویح کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنا سنت کفایہ ہے، یعنی مسجد میں

(۱) (التراویح سنة) مؤکدة لمواظبة الخلفاء الراشدين (للرجال والنساء) وفي ردالمحتار: قراءة الختم في صلاة التراویح سنة. (ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة التراویح، (۲/۳۳-۳۶) ط: سعید)

— لو حصل الختم ليلة التاسع عشر أو الحادي والعشرون لا ترک التراویح في بقية الشهر؛ لأنها سنة في جميع الشهر، قال عليه السلام: سنت لكم قيامه. (الجوهرة النيرة، کتاب الصلاة، باب قيام شهر رمضان، (۱/۲۳۵، ۲۳۶) ط: قدیمی)

— الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراویح، (۱/۱۱۶، ۱۱۷) ط: رشیدیہ.

(۲) انظر الى الحاشية [رقم: ۲، ۳] على الصفحة السابقة [رقم: ؟؟؟]

اگر تراویح کی جماعت نہیں ہوگی تو محلہ والے سنت ترک کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوں گے۔ اور اگر بعض لوگوں نے مسجد میں جماعت کے ساتھ تراویح ادا کی، اور بعض لوگوں نے گھر میں ادا کی تو سنت ترک کرنے کا گناہ نہیں ہوگا۔ مگر گھر میں ادا کرنے والے لوگ جماعت اور مسجد کی فضیلت سے محروم رہیں گے۔ (۱)

تراویح چھوڑنا

☆..... تراویح سنت مؤکدہ ہے۔ بلا عذر اس کو چھوڑنے والا نافرمان اور گنہگار ہے۔ خلفائے راشدین: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ، تمام صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، سلف صالحین، اولیاء کرام بزرگان دین سے پابندی سے تراویح پڑھنا ثابت ہے۔ (۲)

(۱) وأما سننها فمنها: الجماعة والمسجد؛ لأن النبي صلى الله عليه وسلم قدر ما صلى من التراويح صلى بجماعة في المسجد، فكذا الصحابة رضي الله عنهم صلوا بجماعة في المسجد، فكان أدائها بالجماعة في المسجد سنة، ثم اختلف المشايخ في كيفية سنة الجماعة والمسجد انها سنة عين أم سنة كفاية، قال بعضهم: انها سنة على سبيل الكفاية اذا قام بها بعض أهل المسجد في المسجد بجماعة سقط عن الباقي، ولو ترك أهل المسجد كلهم اقامتها في المسجد بجماعة فقد أسأوا وأثموا، ومن صلاها في بيته وحده أو بجماعة لا يكون له ثواب سنة التراويح؛ لتركه ثواب سنة الجماعة والمسجد. (بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في سنن التراويح، (۲۸۸/۱) ط: سعيد) — ونفس التراويح سنة على الأعيان عندنا..... والجماعة فيها سنة على الكفاية، كذا في التبيين..... ولو ترك أهل المسجد كلهم الجماعة فقد أسأوا وأثموا، كذا في محيط السرخسي. وان تخلف واحد من الناس وصلها في بيته فقد ترك الفضيلة، ولا يكون مسيئاً ولا تاركاً للسنة. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، (۱۱۶/۱) ط: رشيدية) — البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۶۸/۲) ط: سعيد.

— رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة التراويح، (۴۵/۲) ط: سعيد. (۲) التراويح سنة مؤكدة، ولم يتخرجه عمر — رضي الله تعالى عنه — من تلقاء نفسه، ولم يكن فيه مبتدعاً ولم يأمر به إلا عن أصل لديه وعهد من رسول الله صلى الله عليه وسلم..... وفي "شرح المنية": وحكى غير واحد الاجماع على سنيتها..... (قوله: لمواظبة الخلفاء الراشدين) أي: أكثرهم؛ لأن المواظبة عليها وقعت في أثناء خلافة عمر — رضي الله تعالى عنه — ووافق على ذلك عامة الصحابة ومن بعدهم الى يومنا هذا بلانكير، وكيف لا، وقد ثبت عنه — صلى الله عليه وسلم — ((عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين، عضوا عليها بالنواجذ))، كما رواه أبو داود. =

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ: میرا خیال ہے کہ کہیں فرض نہ

ہو جائے۔ (۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح پر اس لیے پابندی نہیں فرمائی تاکہ یہ امت پر فرض نہ ہو جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ہی خود ان کے اہتمام کی کھلی دلیل ہے۔
☆..... اگر کوئی شخص تراویح کو چھوڑنے کے لیے یہ دلیل دے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح ترک کی ہے، میں بھی چھوڑتا ہوں۔ یہ بات سراسر غلط ہوگی؛ کیوں کہ یہ دین اور دین کے مزاج سے ناواقف ہونے کی دلیل ہے۔ (۲)

= (ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة التراويح، (۴۳/۲) ط: سعید)
- بدائع الصنائع، کتاب الصلاة، فصل في بيان أن السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى أم لا؟ (۲۸۸/۱) ط: سعید.
- البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۶۶/۲) ط: سعید.
- الفتاوى الهندية، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، (۱۱۶/۱) ط: رشيدية.
(۱) عن عائشة أم المؤمنين (رضي الله تعالى عنها) أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى ذات ليلة في المسجد فصلى بصلاته ناس، ثم صلى من القابلة، فكثر الناس ثم اجتمعوا من الليلة الثالثة أو الرابعة، فلم يخرج اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم، فلما أصبح قال: ((قدرأيت الذي صنعتم، ولم يمنعني من الخروج اليكم إلا أني خشيت أن تفرض عليكم)) وذلك في رمضان. (صحيح البخاري، كتاب التهجد، باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على صلاة الليل والنوافل من غير ايجاب، [رقم الحديث: ۱۰۷۷] [۳۸۰/۱]. وكذا: كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، [رقم الحديث: ۱۹۰۸] [۷۰۸/۲] ط: دار ابن كثير)
(۲) عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يصلي في شهر رمضان في غير جماعة بعشرين ركعةً والوتر. (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة، باب ما روي في عدد ركعات القيام في شهر رمضان، [رقم الحديث: ۳۶۱۵] [۳۹۶/۲] ط: ادارة تاليفات اشرفيه)
- أحاديث العشرين ركعة: روى ابن أبي شيبة في مصنفه والطبراني في معجمه وعنه البيهقي من حديث ابراهيم بن عثمان أبي شيبة عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما: أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي في رمضان عشرين ركعةً سوى الوتر. (نصب الراية لأحاديث الهداية، كتاب الصلاة، فصل في قيام شهر رمضان، (۱۵۳/۲) ط: حقانيه، پشاور)
- (وسننها) ترك السنة لا يوجب فساداً ولا سهواً لو عامداً غير مستخف، وقالوا: الاساءة أدون من الكراهة. وفي الرد: (قوله: وقالوا الخ) نص على ذلك في التحقيق وفي التقرير الأكملي من كتب الأصول، لكن صرح ابن نجيم في شرح المنار بأن الاساءة أفحش من الكراهة وهو المناسب هنا =

تراویح چھوڑنے والا

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک تراویح کی نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ اور جماعت بھی تراویح میں سنت ہے۔ اس کے چھوڑنے والے خطا کار اور گنہ گار ہیں۔ (۱)

تراویح ختم ہونے پر مٹھائی تقسیم کرنا

”مٹھائی تقسیم کرنا“ (ص: ۳۳۸) اور ”ہار پہنانا“ (ص: ۳۹۹) عنوانات کے تحت دیکھیں۔

تراویح دو مرتبہ پڑھانا

☆..... ایک شخص نے امام بن کر تراویح کی بیس رکعت پڑھا دیں، اب وہ اسی رات دوبارہ امام بن کر تراویح کی نماز نہیں پڑھا سکتا۔ اگر پڑھائے گا تو مقتدیوں کی تراویح کی نماز ادا نہیں ہوگی؛ کیوں کہ امام کی نماز نفل اور مقتدیوں کی سنت ہے۔ نفل پڑھنے والا سنت پڑھنے والوں کا امام نہیں بن سکتا۔ (۲)

= لقول التحرير: وتار كها يستوجب اساءة، أي: التضليل واللوم. وفي التلويح: ترك السنة المؤكدة قريب من الحرام..... الخ (الدرمع الرد، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في قولهم: الاساءة دون الكراهة، (۱/ ۴۷۳، ۴۷۴) ط: سعيد)

(۱) وانقطع الاختلاف براوية الحسن عن أبي حنيفة (رحمه الله تعالى) أنها سنة، وذكر في "الاختيار": أن أبا يوسف سأل أبا حنيفة عنها وما فعله عمر، فقال: التراويح سنة مؤكدة..... وقوله: بجماعة، متعلق بسن، بيان لكون الجماعة سنة فيها. (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/ ۲۶-۲۸) ط: سعيد)

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، (۱/ ۱۱۶) ط: رشديه.
— بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في بيان أن السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى أم لا؟
وفصل في سنن التراويح، (۱/ ۲۸۸) ط: سعيد.

— ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة التراويح، (۲/ ۴۳) ط: سعيد.
(۲) ولا يصلي امام واحد التراويح في مسجدين، في كل مسجد على الكمال، ولاله فعل، ولا يحتسب التالي من التراويح، وعلى القوم أن يعيدوا؛ لأن صلاة امامهم نافلة وصلاتهم سنة والسنة أقوى، فلم يصح الاقتداء؛ لأن السنة لا تتكرر في وقت واحد، وما صلى في المسجد الأول محسوب. (بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في سنن التراويح، (۱/ ۲۸۹) ط: سعيد)

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، (۱/ ۱۱۶) ط: رشديه. =

☆..... اگر کسی نے تراویح کی بیس رکعت امام کے پیچھے اقتدا کر کے یا اکیلے پڑھ لیں تو وہ اسی رات دوبارہ امام بن کر تراویح نہیں پڑھا سکتا۔ ہاں اگر دوسری مسجد میں تراویح کی جماعت ہو رہی ہے تو وہاں نفل کی نیت سے شریک ہونا جائز ہے۔ (۱)

تراویح روزے کے تابع نہیں

تراویح کی نماز روزہ کے تابع نہیں ہے۔ دونوں الگ الگ عبادت ہیں۔ جو لوگ کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں، ان کے لیے بھی تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے۔ اگر نہیں پڑھیں گے تو سنت ترک کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوں گے۔ (۲)

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۶۸/۲) ط: سعید.

— ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في كراهة الاقتداء في النفل على سبيل التداعي وفي صلاة الرغائب، (۴۹/۲) ط: سعید.

(۱) امام واحد يصلي التراويح في مسجدين، كل مسجد على وجه الكمال لا يجوز؛ لأنه لا يتكرر، ولو اقتدى بالامام في التراويح وهو قد صلى مرة لأبأس به، ويكون هذا اقتداء المتطوع بمن يصلي السنة. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، (۱۱۶/۱) ط: رشيدية)

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۶۸/۲) ط: سعید.

— بدائع الصنائع، کتاب الصلاة، فصل في سنن التراويح، (۲۹۰/۱) ط: سعید.

— ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في كراهة الاقتداء في النفل على سبيل التداعي وفي صلاة الرغائب، (۴۹/۲) ط: سعید.

(۲) عن سلمان الفارسي قال: خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في آخر يوم من شعبان فقال: يا أيها الناس! قد أظلمكم شهر عظيم، شهر مبارك، شهر فيه ليلة خير من ألف شهر، جعل الله صيامه فريضة وقيام ليلة تطوعاً..... الخ (مشكاة المصابيح، كتاب الصوم، الفصل الثالث، (ص: ۱۷۳) ط: قديمي)

— سنن النسائي، كتاب الصيام، باب فضل شهر رمضان، (۲۹۹/۱) ط: رحمانيه، لاهور.

— سنن ابن ماجه، كتاب الصلاة، باب ماجاء في قيام شهر رمضان، (ص: ۹۴) ط: الميزان.

— لكن في التلويح: ترك السنة المؤكدة قريب من الحرام يستحق حرمان الشفاعة؛ لقوله عليه الصلاة والسلام: "من ترك سنتي لم ينل شفاعتي". وفي التحرير: أن تاركها يستوجب التضليل واللوم، والمراد: الترك بلا عذر على سبيل الاصرار..... (ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب في السنة وتعريفها، (۱۰۴/۱) ط: سعید)

تراویح سب کے لیے سنت ہے

تراویح کی نماز مردوں اور عورتوں سب کے لیے سنت مؤکدہ ہے۔ مردوں کے لیے تراویح کی نماز جماعت سے پڑھنا سنت کفایہ ہے۔ مگر عورتوں کے لیے جماعت سنت کفایہ اور مؤکدہ نہیں ہے، بلکہ گھر میں اکیلی اکیلی پڑھیں تو ثواب زیادہ ملے گا۔ (۱)

تراویح سمجھ کر وتر میں اقتدا کرنا

امام کے وتر شروع کرنے کے بعد ایک نمازی نے تراویح سمجھ کر اس کی اقتدا کی، تو اس کی وتر ادا نہیں ہوگی۔ البتہ ایسا آدمی امام کے سلام کے بعد چوتھی رکعت شامل کر کے نماز کو پورا کرے، یہ چار رکعت نفل ہو جائیں گی۔ اور اس کے بعد وتر ادا کرے۔ (۲)

تراویح سنت ہے

تراویح کی نماز مرد اور عورت دونوں کے لیے مسنون ہے۔ جماعت سے تراویح

(۱) (قولہ: وسنّ فی رمضان عشرون رکعةً بعد العشاء قبل الوتر وبعده بجماعة..... وصرح المصنف بأنها سنة..... وأطلقه فشمّل الرجال والنساء كما صرح به في الخانية والظهيرية..... وقول الجمهور على ما في الكافي: ان اقامتها بالجماعة سنة على الكفاية. (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والتوافل، (۲/۶۲-۶۸) ط: سعید)

— ويكره امامة المرأة للنساء في الصلوات كلها من الفرائض والتوافل، الا في صلاة الجنزة..... وصلاحها قرادى أفضل، هكذا في الخلاصة..... وهي سنة للرجال والنساء جميعاً، كذا في الزاهدی. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماماً لغيره، (۱/۸۵) الباب التاسع في التوافل، فصل في التراويح، (۱/۱۱۶) ط: رشيدیه) — ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والتوافل، مبحث: صلاة التراويح، (۲/۴۳، ۴۴) ط: سعید.

(۲) ولو صلى التراويح مقتدياً بمن يصلي مكوبة أو وترأ أو نافلة، الأصح أنه لا يصح الاقتداء به؛ لأنه مكروه مخالف لعمل السلف. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في التوافل، فصل في التراويح، (۱/۱۱۷) ط: رشيدیه)

— بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في سنن التراويح، (۱/۲۸۸) ط: سعید.

— وقد منعته: أنه لو اقتدى فيها، فالاحوط أن يتمها أربعاً وان كان فيه مخالفة للامام. (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة، مطلب في كراهة الخروج من المسجد بعد الأذان، (۲/۵۵) ط: سعید)

کی نماز پڑھنا مردوں کے لیے سنت کفایہ ہے۔ اور تراویح کی نماز کا وقت عشاء کی فرض نماز کے بعد ہے۔ اور تراویح پر وتر کا مقدم کرنا اور مؤخر کرنا دونوں صحیح ہیں۔ (۱) اور تراویح کی نماز کو تہائی رات تک مؤخر کرنا مستحب ہے۔ اور آدھی رات کے بعد تک تراویح کو مؤخر کرنا صحیح قول کے مطابق مکروہ نہیں ہے۔ تراویح کی نماز دس سلاموں کے ساتھ بیس رکعت ہیں۔ اور ہر چار رکعت کے بعد ان چار رکعت کی مقدار بیٹھنا مستحب ہے۔ تراویح کی نماز میں ایک مرتبہ پورا قرآن مجید ختم کرنا سنت ہے۔ (۲)

تراویح سے پہلے مروجہ سلام پڑھنا

رمضان المبارک میں تراویح پڑھنے کے وقت مصلیٰ پر کھڑے ہو کر نیت کرنے سے پہلے مروجہ سلام پڑھ کر تراویح شروع کرنا بدعت ہے کیوں کہ یہ طریقہ نبی کریم صلی اللہ

(۱) وقال عامتهم: وقتها: مابعد العشاء الى طلوع الفجر، فلا تجوز قبل العشاء. (بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في مقدار التراويح، (۱/۲۸۸) ط: سعید)

— وسن في رمضان عشرون ركعة بعد العشاء قبل الوتر وبعده بجماعة. (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۶۶) ط: سعید)

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، (۱/۱۱۵) ط: رشیدیہ.

— رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة التراويح، (۲/۴۴) ط: سعید.

(۲) (ويستحب تاخيرها الى ثلث الليل) أو نصفه، ولا تكبره بعده في الأصح. وفي الرد: وان كانت تبعاً للعشاء، لكنها صلاة الليل، والأفضل فيها آخر آخره، فلا يكبره تاخيرها من صلاة الليل، ولكن الأحسن أن لا يؤخر اليه خشية الفوات، ح عن الامداد. وفي الدر: (وهي عشرون ركعة) (بعشر تسليمات) (يجلس) ندباً (بين كل أربعة بقدرها) والختم مرة سنة. (الدر مع الرد، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث في صلاة التراويح، (۲/۴۴-۴۶) ط: سعید)

— ويستحب الجلوس بين الترويحتين قدر ترويحة والمستحب تاخيرها الى ثلث الليل أو نصفه، واختلفوا في أدائها بعد النصف، الأصح أنه لا يكبره السنة في التراويح انما هو الختم مرة، فلا يترك لكسل القوم، كذا في الكافي. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، (۱/۱۱۵، ۱۱۶) ط: رشیدیہ)

— بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في مقدار التراويح، وفصل في سننها، (۱/۲۸۸-۲۹۰) ط: سعید.

— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۶۷-۶۹) ط: سعید.

علیہ وسلم، خلفائے راشدین، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین سے ثابت نہیں ہے۔ (۱)

تراویح شروع ہوگئی تو کیا کرے؟

”عشاء کی جماعت ہونے کے بعد آنے والے کیا کریں؟“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۹۲)

تراویح شروع ہونے کے بعد آیا

”سنت پہلے پڑھیں یا تراویح“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۶۳)

تراویح عشاء کے تابع ہے

تراویح کی جماعت عشاء کی فرض نماز کی جماعت کے تابع ہے، لہذا عشاء کی فرض نماز کی جماعت سے پہلے تراویح کی جماعت جائز نہیں ہے۔ اور جس مسجد میں عشاء کی جماعت نہیں ہوئی، وہاں پر تراویح کو بھی جماعت سے پڑھنا درست نہیں۔ (۲)

(۱) عن عائشة (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من أحدث فی أمرنا هذا ما لیس منہ فہو ردّ. متفق علیہ. (مشکاة المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الاول، (ص: ۲۷) ط: قدیمی)

— قال القاضي: المعنی من أحدث فی الاسلام رأياً لم یکن له من الکتاب والسنة سند ظاهر أو خفی ملفوظ أو مستنبط فہو مردود علیہ، قیل: فی وصف الأمر بهذا اشارة الی أن أمر الاسلام کمل وانتهی وشاع وظہر ظہور المحسوس بحیث لا یخفی علی کل ذی بصر وبصیرة، فمن حاول الزیادة فقد حاول أمراً غیر مرضی؛ لأنه من قصور فهمہ راہ ناقصاً..... قال النووي: البدعة کل شیء عمل علی غیر مثال سبق، وفی الشرع احداث ما لم یکن فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. (مرقاة المفاتیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الاول، (ص: ۲۱۵، ۲۱۶) ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

(۲) الصحیح أن وقتها ما بعد العشاء الی طلوع الفجر قبل الترتوبعدہ،..... بخلاف التراویح، فان وقتها بعد أداء العشاء، فلا یعتد بما أدى قبل العشاء..... ولوتر کوا الجماعة فی الفرض، لیس لهم أن یصلوا التراویح بجماعة. (الفتاویٰ الہندیة، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، (۱/۱۱۵ و ۱۱۷) ط: رشیدیہ) — ولوتر کوا الجماعة فی الفرض لم یصلوا التراویح جماعة؛ لأنها تبع. وفی الرد: (قوله: لأنها تبع) أي: لأن جماعتها تبع لجماعة الفرض، فانها لم تقم الا بجماعة الفرض، فلو أقيمت بجماعة وحدها كانت مخالفة للوارد فیها، فلم تكن مشروعة. (ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة التراویح، (۲/۴۸) ط: سعید)

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۲۶، ۷۰) ط: سعید.

تراویح فاسد ہوگی

اگر تراویح کی نماز فاسد ہوگی اور وقت کے اندر اندر معلوم ہوا تو وقت کے اندر جماعت کے ساتھ یا تنہا تنہا دونوں طرح ادا کرنا جائز ہے۔ اور اگر وقت نکل چکا ہے تو اس کی قضاء نہیں ہے۔ (۱)

تراویح کا وقت

تراویح کا وقت عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے، اور صبح صادق ہونے تک رہتا ہے۔ اگر عشاء کی نماز سے پہلے تراویح کی نماز پڑھ لی جائے تو تراویح کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔ عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔ (۲)

(۱) اذا فاتت التراویح لاتقضى بجماعة ولا بغيرها، وهو الصحيح، هكذا في فتاوى قاضي خان. واذ اذذكروا أنه فسد عليهم شفع من الليلة الماضية فأرادوا القضاء بنية التراویح يكره، ولو تذكروا تسليمة بعد أن صلوا الوتر، قال محمد بن الفضل: لا يصلونها بجماعة، وقال الصدر الشهيد: يجوز أن يصلوها بجماعة، كذا في السراج الوهاج. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراویح، (۱/۱۱۷) ط: رشيديه)

— (ولاتقضى اذا فاتت أصلاً) ولا وحده في الأصح، (فان قضاها كانت نفلاً مستحباً وليس بتراویح) كسنة المغرب وعشاء. (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة التراویح، (۲/۴۳، ۴۵) ط: سعيد)

— بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في بيان أدائها، (۱/۲۹۰) ط: سعيد.

— واذ اذذكروا في الليلة الثانية أنه فسد عليهم شفع في الليلة الأولى، فأرادوا أن يقضوا يكره ذلك؛ لأنهم لو قضوا بنية التراویح يزيد على تراویح هذه الليلة وانه مكروه. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر في التراویح، نوع آخر في قضاء التراویح، (۲/۳۳۶) ط: رشيديه، كوئته)

(۲) وقال عامتهم: وقتها ما بعد العشاء الى طلوع الفجر، فلا تجوز قبل العشاء؛ لأنها تبع للعشاء، فلا تجوز قبلها كسنة العشاء، وذكر الناطقي في امام صلى بقوم صلاة العشاء على غير وضوء ناسياً ثم صلى بهم امام آخر التراویح متوضياً ثم علم أن الأول كان على غير وضوء: ان عليهم أن يعيدوا العشاء والتراویح جميعاً. (بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في مقدار التراویح، (۱/۲۸۸) ط: سعيد)

— والصحيح أن وقتها ما بعد العشاء الى طلوع الفجر قبل الوتر وبعده، حتى لو تبين أن العشاء صلاها بلا طهارة دون التراویح والوتر أعادوا التراویح مع العشاء دون الوتر؛ لأنها تبع للعشاء. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراویح، (۱/۱۱۵) ط: رشيديه) =

تراویح کب تک رہتی ہے؟

جس رات رمضان کا چاند نظر آتا ہے اسی رات سے تراویح شروع ہو جاتی ہے، اور عید کا چاند نظر آنے تک یہ باقی رہتی ہے۔ (۱)

تراویح کب سے شروع ہوتی ہے؟

جس رات رمضان کا چاند نظر آئے اسی رات سے تراویح شروع کرنا سنت ہے، اور عید کا چاند نظر آنے کے بعد چھوڑ دے۔ (۲)

تراویح کو شمار کرتے رہنا

”شمار کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۸۳)

تراویح کون سی مسجد میں افضل ہے؟

اگر محلے کی مسجد بھی ہے اور قریب میں جامع مسجد بھی ہے تو تراویح کی نماز دور کی جامع مسجد سے محلے کی قریب والی مسجد میں پڑھنا افضل ہے؛ کیوں کہ محلے والے پر محلے کی

— ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة التراویح، (۴۴/۲) ط: سعید.

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۶۷، ۶۶/۲) ط: سعید.

(۲، ۱) وأما الذي هو سنن الصحابة فصلاة التراویح في ليالي رمضان كذا روى الحسن عن

أبي حنيفة - رحمه الله تعالى - أنه قال: القيام في شهر رمضان سنة لا ينبغي تركها. (بدائع الصنائع،

کتاب الصلاة، فصل في بيان أن السنة إذا فاتت عن وقتها هل تقضى أم لا؟ (۲۸۸/۱) ط: سعید)

— وسن في رمضان عشرون ركعة. (البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۶۶/۲) ط: سعید)

— ولو حصل الختم ليلة التاسع عشر أو الحادي والعشرين لا تترك التراویح في بقية الشهر؛ لأنها

سنة، كذا في الجوهرة النيرة. (الفتاوى الهندية، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في

التراویح، (۱۱۸/۱) ط: رشيديه)

— التراویح سنة مؤكدة في كل ليلة من رمضان.

— مجمع الأنهر، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲۰۲/۱) ط: غفاريه.

مسجد کا حق زیادہ ہے، اس کو ادا کرنا چاہیے۔ (۱)

تراویح کی ابتدائی رکعات میں منزل زیادہ پڑھنا

”منزل ابتدائی رکعات میں زیادہ پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۵۵)

تراویح کی جماعت شروع ہوگئی

اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پر پہنچا کہ تراویح کی جماعت شروع ہوگئی تھی، تو وہ

پہلے عشاء کے فرض اور دو سنت پڑھے، اس کے بعد تراویح میں شریک ہو جائے۔ اور چھوٹی

ہوئی تراویح اگر موقع ملے تو چار رکعت تراویح کے بعد جب امام بیٹھتا ہے اس دوران پڑھے۔

اور اگر موقع نہ ملے تو وتر کی نماز امام کے ساتھ پڑھنے کے بعد بقیہ تراویح پڑھے۔ (۲)

(۱) و مسجد حیہ وان قل جمعه افضل من الجامع وان کثر جمعه، ۵۱. بل فی الخانیة: لولم یکن لمسجد منزله مؤذن فانه یذهب الیه ویؤذن فیہ، ویصلی ولو کان وحده؛ لأن له حقاً علیہ فیؤدیہ. (ردالمحتار، کتاب الصلاة، مطلب فی احکام المسجد، (۱/۶۵۹) ط: سعید)

— رجل یصلی فی الجامع لکثرة الجمع، ولا یصلی فی مسجد حیہ فانه یصلی فی مسجد منزله وان کان قومه اقل. (خلاصة الفتاوی، کتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون فی المسجد وما یصل به، (۱/۲۸۸) ط: امجد اکیڈمی لاہور۔

— کبیری ”شرح المنیة“، کتاب الصلاة، فصل فی احکام المسجد، (ص: ۵۶۵) ط: مذہبی کتب خانہ۔
(۲) (و وقتها بعد صلاة العشاء) الی الفجر (قبل الوتر وبعده) فی الاصح، فلوفاته بعضها، وقام الامام الی الوتر او ترمه ثم صلی مافاتہ یجلس ندباً بین کل أربعة بقدرها ویخیرون بین تسبیح وقراءة وسکوت وصلاة فرادی. (ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة التراویح، (۲/۴۳، ۴۶) ط: سعید)

— واذا فاته ترویحة او ترویحتان فلواشغل بها یفوته الوتر بالجماعة یشتغل بالوتر ثم یصلی مافاتہ من التراویح. (الفتاوی الہندیة، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، (۱/۱۱۷) ط: رشیدیہ)

— ولوفاته ترویحة وخاف لو اشغل بها تفوته متابعة الامام، فمتابعة الامام اولی وقوله: بجلسة متعلق بمن وقد قالوا: انهم یخیرون فی حالة الجلوس وان شاؤا صلوا أربع رکعات فرادی. (البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۶۷-۶۹) ط: سعید)

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۶۸) ط: سعید۔

— الفتاوی الہندیة، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، (۱/۱۱۶) ط: رشیدیہ۔

— ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة التراویح، (۲/۴۵) ط: سعید۔

تراویح کی دو جمعائیں کرنا

اگر حفاظ کرام زیادہ ہونے کی وجہ سے عشاء کی نماز سب مل کر جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے بعد تراویح کی جماعت الگ الگ کرتے ہیں کچھ حفاظ مسجد میں جہاں عشاء کی فرض نماز ہوئی ہے، وہاں تراویح پڑھاتے ہیں، کچھ صحن اور برآمدہ میں، کچھ مسجد سے باہر مدرسہ وغیرہ کی عمارت میں تاکہ قرآن شریف سب کو یاد رہے تو یہ جائز ہے؛ کیوں کہ اس صورت میں مذکورہ مسجد کی جماعت سے بھاگنا مقصود نہیں ہے، بلکہ قرآن مجید کی حفاظت کرنا اور یاد رکھنا مقصد ہے۔ مسجد سے باہر تراویح کی جماعت کرنے سے جماعت کا ثواب تو مل جائے گا، البتہ مسجد کی فضیلت حاصل نہ ہوگی۔ قرآن مجید کی حفاظت مقصود ہونے کی وجہ سے اس کی تلافی ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (۱)

تراویح کی رکعات اور غیر مقلدین

☆..... تراویح کی نماز بیس رکعات ہیں۔ آٹھ رکعات نہیں ہیں۔ اگر کوئی غیر مقلد تراویح کی نماز آٹھ رکعات کہے اور بیس رکعات کے ثبوت کا انکار کرے، تو اس کے جواب کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ اگر بیس رکعات تراویح کا ثبوت غیر مقلد کے پاس

(۱) عن عبد الرحمن بن عبد القاري قال: خرجت مع عمر بن الخطاب ليلة الى المسجد، فاذا الناس أوزاع متفرقون يصلي الرجل لنفسه ويصلي الرجل فيصلي بصلاته الرهط، فقال عمر: اني لو جمعت هؤلاء على قارئ واحد لكان أمثل، ثم عزم فجمعهم على أبي بن كعب قال: ثم خرجت معه ليلة أخرى، والناس يصلون بصلاة قارئهم، قال عمر: نعمت البدعة هذه..... الخ (مشكاة المصابيح، كتاب الصلاة، باب قيام شهر رمضان، الفصل الثالث، (ص: ۱۱۵) ط: قديمي)۔
— صحيح البخاري، كتاب الصوم، (كتاب صلاة التراويح) باب فضل من قام رمضان، (۱/۵۳۴) ط: الطاف ايند سنز، كراچي)

— مؤطا مالک، كتاب الصلاة في رمضان، باب ماجاء في قيام رمضان، (ص: ۹۷) ط: نور محمد، كراچي۔
— قال الصدر الشهيد: الجماعة سنة كفاية فيها حتى لو أقامها البعض في المسجد بجماعة وباقي أهل المحلة أقامها منفردًا في بيته لا يكون تاركًا للسنة..... وان صلاها بجماعة في بيته فالصحيح أنه نال إحدى الفضليتين، فان الأداء في المسجد له فضيلة ليس للأداء في البيت ذلك، وكذا الحكم في الفرائض. (مراقي الفلاح، كتاب الصلاة، فصل في صلاة التراويح، (ص: ۴۱۳) ط: قديمي)

نہیں ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس اس کا ثبوت تھا۔ (۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ راشد ہیں۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے:

”علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين“

ترجمہ: میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو۔ (۲)

☆..... پھر پورے رمضان المبارک میں جماعت کے ساتھ تراویح کی نماز

پڑھنے کا اہتمام بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی کی سنت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چار دن سے زائد جماعت کے ساتھ تراویح ادا نہیں فرمائی۔ (۳) پھر یہ غیر مقلد

(۱) التراویح سنة مؤكدة؛ لمواظبة الخلفاء الراشدين رضي الله عنهم..... وهي عشرون ركعة. وفي الرد: التراویح سنة مؤكدة، ولم يتخرجه عمر من تلقاء نفسه، ولم يكن فيه مبتدعاً ولم يأمر به إلا عن أصل لديه وعهد من رسول الله صلى الله عليه وسلم..... (قوله: لمواظبة الخلفاء الراشدين) أي: أكثرهم؛ لأن المواظبة عليها وقعت في أثناء خلافة عمر رضي الله تعالى عنه، ووافق على ذلك عامة الصحابة ومن بعدهم إلى يومنا هذا بلانكير..... (قوله: وهي عشرون ركعة) هو قول الجمهور، وعليه عمل الناس شرقاً وغرباً. (الدرع الرد، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة التراویح، (۲/۲۳-۲۵) ط: سعيد) — البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۶۶) ط: سعيد.

— بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في مقدار التراویح، (۱/۲۸۸) ط: سعيد.

(۲) وعنه (العرباض بن سارية) رضي الله تعالى عنه قال: صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم، ثم أقبل علينا بوجهه فوعظنا موعظة بليغة زرفت منها العيون ووجلت منها القلوب، فقال رجل: يا رسول الله! كأنها موعظة مودع فأوصنا، فقال: أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وإن كان عبداً حبشياً، فإنه من يعش منكم بعدي فسيرى اختلافاً كثيراً، فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين، تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ، وإياكم ومحدثات الأمور فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة. رواه أحمد وأبو داود، والترمذي وابن ماجه إلا أنهما لم يذكر الصلاة. (مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثاني، (ص: ۳۰) ط: قديمي) — ابو داود، كتاب السنة، باب في لزوم السنة، (۲/۵۳) ط: سعيد.

— ابن ماجه، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين، (ص: ۵) ط: سعيد.

(۳) حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب أخبرني عروة: أن عائشة - رضي الله تعالى عنها - أخبرته: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج ليلة من جوف الليل فصلى في المسجد وصلى رجال بصلاته، فأصبح الناس فتحدثوا فاجتمع أكثر منهم فصلوا معه، فأصبح =

پورے رمضان میں تراویح کیوں پڑھتے ہیں؟ اگر ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اختلاف ہے، ان کی سنت پر عمل کرنا نہیں چاہتے تو پورا رمضان جماعت کے ساتھ تراویح ادا نہ کریں، صرف تین چار دن جماعت کریں، پھر جماعت چھوڑ دیں؛ کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پورا مہینہ جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا ثابت نہیں ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے دور میں پورا مہینہ جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنے کا اہتمام کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور میں بھی یہ اہتمام نہیں تھا۔ (۱)

اب اس کے بعد غیر مقلدین کے پاس پورے رمضان تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنے کا کوئی ثبوت باقی نہیں رہتا۔

اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو درمیان سے نکال دیا جائے گا تو آدھا دین ایسے ہی ختم ہو جائے گا۔ غیر مقلدین پر لازم ہوگا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر نیا دین مرتب کریں۔ اور حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی تمام سنتیں ایک ایک کر کے دین سے نکال دیں؛ کیوں کہ غیر مقلدین کے مطابق ان حضرات نے بدعتیں ایجاد کی تھیں۔ معاذ اللہ (اللہ کی پناہ) ان لوگوں کے نزدیک خلفائے راشدین سنت کی اتباع کرنے والے نہیں تھے۔ اور آج چودہ سو سال گزرنے کے بعد غیر مقلدین سنت کی اتباع کرنے والے ہیں۔ یہ کتنی بڑی گمراہی ہے۔ ٹھنڈے دماغ سے سوچنا چاہیے اور سابقہ عمل

= الناس فتحدثوا فكثر أهل المسجد من الليلة الثالثة، فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلی فصلوا بصلاته، فلما كانت الليلة الرابعة عجز المسجد عن أهله حتى خرج لصلاة الصبح، فلما قضى الفجر أقبل على الناس فتشهد، ثم قال: أما بعد! فإنه لم يخف علي مكانكم، ولكني خشيت أن تفرض عليكم فتعجزوا عنها. فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم والأمر على ذلك. (صحيح البخاري، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، [رقم الحديث: ۱۹۰۸] [۲/۷۰۸] ط: دار ابن كثير) — صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الترغيب في قيام رمضان، (۱/۲۵۹) ط: قديمي.

(۱) انظر الى الحاشية [رقم: ۱] على الصفحة السابقة (رقم: ???).

سے توبہ استغفار کر لینا چاہیے۔ ورنہ خود بھی گمراہ ہوگا، اور دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آیت نازل فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام سے راضی ہے اور صحابہ کرام اللہ سے راضی ہیں ﴿رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ﴾ اور اللہ کی نازل کردہ آیت پر راضی نہ ہونا اور ان کو بدعتی قرار دینا کتنا بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت عطا فرمائے اور استقامت سے نوازے۔ آمین!

نوٹ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شیطان بھی بھاگتے تھے، اس لیے کوئی بھی شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سنت سے بھاگنے والا نہ بنے۔ (۱)

تراویح کی قضا

اگر یاد آیا کہ گزشتہ رات مثلاً تراویح کی دو رکعت فوت ہو گئیں یا فاسد ہو گئیں تو

ان کو آج جماعت کے ساتھ تراویح کی نیت سے قضا کرنا مکروہ ہے۔ (۲)

(۱) وعن سعد بن أبي وقاص - رضي الله عنه - قال: استأذن عمر بن الخطاب على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده نسوة من قریش يكلمنه ويستكثرنه عالية أصواتهن فلما استأذن عمر قمن فبادرن بالحجاب، فدخل عمر ورسول الله صلى الله عليه وسلم يضحك، فقال: أضحك الله سنك يا رسول الله..... فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ايه يا ابن الخطاب، والذي نفسي بيده ما ليك الشيطان سالكاً فجعاً قط إلا سلك فجاً غير فجك. متفق عليه. (مشكاة المصابيح، كتاب المناقب، باب مناقب عمر، الفصل الأول، (ص: ۵۵۷) ط: قديمي)

— صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه، (۱/ ۵۲۰) ط: قديمي.

— صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب من فضائل عمر رضي الله عنه، (۲/ ۲۷۳) ط: قديمي.

— عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جالساً فسمعنا لفظاً وصوت صبيان..... فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اني لأنظر الى شياطين الجن والانس قد فرّوا من عمر. (مشكاة

المصابيح، كتاب المناقب، باب مناقب عمر رضي الله تعالى عنه، الفصل الثاني، (ص: ۵۵۸) ط: قديمي)

(۲) واذا تذكروا أنه فسد عليهم شفع من الليلة الماضية فأرادوا القضاء بنية التراويح يكره. (الفتاوى

الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، (۱/ ۱۱۷) ط: رشيدية)

— (ولاتقضى اذا فاتت أصلاً) ولا وحده في الأصح. وفي الرد: (قوله: ولا وحده) بيان لقوله: أصلاً، أي: لا بجماعة

ولا وحده. (الدرمع الرد، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة التراويح، (۲/ ۴۵، ۴۳) ط: سعيد)

— بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل بيان أدائها (التراويح)، (۱/ ۲۹۰) ط: سعيد.

تراویح کی کچھ رکعات تہجد میں پڑھنا

☆..... اگر حافظ صاحب تراویح میں سولہ رکعت پڑھا کر چار رکعت اس وقت نہ پڑھیں، اور ان کو کوئی دوسرا شخص پڑھا دے، پھر حافظ صاحب چار رکعت تراویح تہجد کے وقت جماعت سے پڑھا دیں تو جائز ہے۔ (۱)

☆..... تراویح کے علاوہ باقی نوافل کی جماعت مکروہ ہے۔ البتہ تین آدمی سے زیادہ نہ ہوں تو گنجائش ہے۔ اور تہجد کی جماعت بھی مکروہ ہے۔ (۲)

(۱) وقال عامتهم: وقتها مابعد العشاء الى طلوع الفجر ومنها: أن يصلي كل ترويقة امام واحد ولا يصلي امام واحد التراویح في مسجدین في كل مسجد علی الکمال. (بدائع الصنائع، کتاب الصلاة، فصل في مقدار التراویح، (۱/۲۸۸، ۲۸۹) ط: سعید)

— والصحيح أن وقتها مابعد العشاء الى طلوع الفجر قبل الترویبعده فان صلوا بامامین فالمستحب أن يكون انصراف كل واحد علی کمال الترویحة. (الفتاویٰ الہندیة، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراویح، (۱/۱۱۵، ۱۱۶) ط: رشیدیہ)

— البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب التروی والنوافل، (۲/۶۷، ۶۸) ط: سعید.

— (ووقتها بعد صلاة العشاء) الى الفجر (قبل الترویبعده) في الأصح. (رد المحتار، کتاب الصلاة، باب التروی والنوافل، مبحث: صلاة التراویح، (۲/۴۴) ط: سعید)

(۲) (ولا يصلي التروی) لا (التطوع بجماعة خارج رمضان) أي: يكره ذلك علی سبيل التداعی، بأن يقتدی أربعة بواحد كما في الدرر. وفي الرد: (قوله: أربعة بواحد) أما اقتداء واحد بواحد، أو اثنين بواحد فلا يكره، وثلاثة بواحد فيه خلاف، "بحر" عن "الكافي". (الدرمع الرد، کتاب الصلاة، باب التروی والنوافل، مبحث: صلاة التراویح، (۲/۴۹) ط: سعید)

— وذكر الحلواني: الأفضل أن يؤدي كله في البيت إلا التراویح. (الفتاویٰ الہندیة، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراویح، (۱/۱۱۳) ط: رشیدیہ)

— ولو صلوا التروی بجماعة في غير رمضان فهو صحيح مكروه كالتطوع في غير رمضان بجماعة، وقيد في "الكافي" بأن يكون علی سبيل التداعی، أما لو اقتدی واحد بواحد، أو اثنان بواحد لا يكره، وإذا اقتدی ثلاثة بواحد اختلفوا فيه، وإذا اقتدی أربعة بواحد كره اتفاقاً. البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب التروی والنوافل، (۲/۷۰) ط: سعید)

— ومنها: أن الجماعة في التطوع ليست بسنة إلا في قيام رمضان. (بدائع الصنائع، کتاب الصلاة، فصل في بيان ما يفارق التطوع الفرض، (۱/۲۹۸) ط: سعید)

تراویح کی کچھ رکعتیں چھوٹ جانے پر پہلے تراویح پوری کرے یا وتر؟
مثلاً تراویح کی چار رکعت ہونے کے بعد ایک شخص آیا اور تنہا فرض پڑھ کر امام
کے ساتھ تراویح کی جماعت میں شامل ہو گیا۔ جب امام کی تراویح پوری ہو جائے تو وہ
شخص امام کے ساتھ وتر کی جماعت میں شامل ہو جائے، اور بعد میں بقیہ تراویح پوری
کر لے۔ (۱)

تراویح کی نماز دو دور رکعت کر کے پڑھیں

تراویح سنت مؤکدہ ہے۔ لیکن چار رکعت ایک سلام سے پڑھنا سنت مؤکدہ
نہیں ہے۔ دو دور رکعت پر سلام پھیرنا بہتر ہے۔ اس لیے تراویح کی نماز دو دور رکعت کر کے
پڑھیں۔ (۲)

تراویح کی نماز عشاء کے فرض سے پہلے پڑھ لی

”عشاء کے فرض پڑھنے سے پہلے تراویح کی امامت کرنا“ عنوان کے تحت دیکھ لیں۔ (ص: ۲۹۶)

(۱) (و وقتها بعد صلاة العشاء) الى الفجر (قبل الوتر و بعده) في الأضح، فلو فاته بعضها وقام الامام
الى الوتر أو تر معه ثم صلى مافاتہ ويجلس ندباً بين كل أربعة بقدرها ويخبرون بين
تسبيح وقراءة وسكوت وصلاة فرادى. (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، فصل
في التراويح، (۲/۲۳، ۲۶) ط: سعيد)

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، (۱/۱۱۷) ط: رشيدية.
— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۶۷، ۶۹) ط: سعيد.

(۲) ومنها: أن يصلي كل ركعتين بتسليمة على حدة، ولو صلى تروية بتسليمة واحدة وقعد في
الثانية قدر التشهد لاشك أنه يجوز على أصل أصحابنا. (بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في
سنتها، (۱/۲۸۹) ط: سعيد)

— وهي خمس ترويات، كل تروية أربع ركعات بتسليمتين، كذا في السراجية. (الفتاوى
الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، (۱/۱۱۵) ط: رشيدية)
— البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۶۷) ط: سعيد.

تراویح کی نیت

”نیت“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

تراویح کے بعد دعا کرنا

تراویح کے ختم پر دعا مانگنا درست ہے، اور یہ سلف اور خلف کا معمول ہے۔ (۱)

تراویح کے لیے حافظ کا تقرر

تراویح کی نماز میں قرآن مجید کو ختم کر کے اجرت لینا اور دینا جائز نہیں ہے۔ اس لیے پانچ وقت نماز پڑھانے کے لیے اجرت طے کر کے امام مقرر کرنا جائز ہے۔ لیکن صرف تراویح کی نماز میں قرآن مجید ختم کرنے کے لیے اجرت طے کر کے حافظ مقرر کرنا جائز نہیں ہے۔ ہاں اجرت کے بغیر حافظ مقرر کرنا جائز ہے۔

واضح رہے کہ اگر کسی حافظ کو تراویح کی نماز میں قرآن مجید کو ختم کرنے کے لیے امام بنایا جائے تو اس سے مقصد امامت نہیں، بلکہ قرآن مجید کا ختم ہے، لہذا اس پر جو اجرت دی یا لی جائے گی وہ قرآن مجید کے ختم کی وجہ سے ہوگی، امامت کی وجہ سے نہیں ہوگی، اور قاعدہ یہ ہے:

”لا يجوز أخذ الأجرة على قراءة القرآن.“ اس لیے تراویح کی نماز

میں قرآن مجید ختم کرنے پر بھی اجرت لینا اور دینا جائز نہیں ہے۔ (۲)

(۱) اعلم أن صلاة التراويح سنة باتفاق العلماء ويجيء فيها جميع الأذكار المتقدمة كدعاء الافتتاح والدعاء بعده. (المنتقى المختار من كتاب الأذكار، كتاب الأذكار في صلوات مخصوصة، أذكار صلاة التراويح، (ص: ۱۷۰) ط: مكتبة الغزالي، دمشق)

— فتاوى دارالعلوم ديوبند، كتاب الصلاة، فصل رابع، مسائل نماز تراویح؛ (۳۵۳/۳) ط: دارالعلوم ديوبند.

(۲) ويكره للرجال أن يستأجروا رجلاً يؤمهم في بيتهم؛ لأن استئجار الإمام فاسد. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، (۱/۱۱۶) ط: رشيدية)

— وبه علم أنه لا يجوز الاستئجار على الحج ولا على التلاوة والذكر لعدم الضرورة أيضاً. (رد المحتار، كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في من أخذ في عبادته شيئاً من الدنيا، (۲/۵۹۶) ط: سعيد) =

تراویح گھر پر پڑھنا

تراویح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔ اگر محلے کی مسجد میں تراویح کی نماز جماعت کے ساتھ ہوتی ہے، اور کوئی شخص عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرنے کے بعد اپنے گھر میں آ کر تنہا تراویح ادا کرتا ہے تو گنہ گار نہیں ہوگا۔ مگر جماعت اور مسجد کی جماعت کی فضیلت سے محروم رہے گا۔ (۱)

تراویح گھر میں پڑھنا

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ، حضرت امام شافعی رحمہ اللہ اور شوافع علماء کرام کی اکثریت اور مالکی مذہب کے بعض حضرات کا متفقہ طور پر یہ مسلک ہے کہ تراویح کی نماز مسجد میں ہی پڑھنا افضل ہے۔ جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد دیگر خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے تراویح کی نماز کو مسجد ہی میں پڑھنا مقرر کیا ہے۔ پھر اس پر تمام مسلمانوں کا ہمیشہ عمل رہا ہے؛ کیوں کہ تراویح کی نماز دین کا شعار ہے، اور عید کی نماز کے مشابہ ہے۔ (۲)

= ولايجوز أخذ الأجرة على الطاعة. وهذا رأي المتقدمين، وأجاز المتأخرون أخذ الأجرة على الطاعات للضرورة. (الفقه الاسلامي وأدلته، المبحث الثامن: صلاة الجنازة، ما يستحب في الغاسل، (۱۳۸۹/۲) ط: دار الفكر، بيروت).

(۱) وان اقيمت التراويح بالجماعة في المسجد وتختلف عنها أفراد الناس وصلى في بيته لم يكن مسيئاً. (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۶۸/۲) ط: سعيد)

— (قوله: والجماعة فيها سنة على الكفاية) أفاد أن أصل التراويح سنة عين، فلوتر كهواحد كره، بخلاف صلاتها بالجماعة فإنها سنة كفاية، فلوتر كها الكل أساؤا، أما لو تخلف عنها رجل من أفراد الناس وصلى في بيته فقد ترك الفضيلة. (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة التراويح، (۳۵/۲) ط: سعيد)

— بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في سنتها (التراويح)، (۲۸۸/۱) ط: سعيد.

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، فصل في التراويح، (۱۱۶/۱) ط: رشيدية.

(۲) وأما سننها: فمنها الجماعة والمسجد؛ لأن النبي صلى الله عليه وسلم قدر ما صلى من التراويح، صلى بجماعة في المسجد، وكذا الصحابة رضي الله عنهم صلوا بجماعة في المسجد، فكان أداؤها بجماعة في المسجد سنة. (بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في سنن =

تراویح میں اجرت لینا اور دینا

☆..... تراویح کی نماز میں قرآن مجید سنا کر اجرت لینا اور لوگوں کے لیے اجرت دینا جائز نہیں ہے۔ لینے اور دینے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں۔ اس سے اچھا یہ ہے کہ سورت تراویح مثلاً: ”الم تر کیف“ سے پڑھائی جائے۔ (۲)

☆..... خالص اللہ کے واسطے پڑھنا، اور خالص اللہ کی رضا کے لیے امداد کرنا جائز ہے، مگر اس زمانہ میں یہ کہاں ہے! ایک مرتبہ قرآن مجید سنانے کے بعد پیسے نہ دیئے جائیں تو حافظ صاحب دوسری دفعہ نہیں آئیں گے۔

☆..... جہاں اللہ کی رضا کے لیے تراویح کی نماز میں قرآن مجید ختم کرنے والا حافظ نہ ملے وہاں تراویح میں قرآن مجید سنانے والے حافظ کو رمضان المبارک کے لیے نائب امام بنایا جائے، اور اس کے ذمے ایک یا دو نمازیں سپرد کر دی جائیں، تو اس حیلہ کی وجہ سے تنخواہ لینا جائز ہوگا؛ کیوں کہ امامت کی اجرت لینا جائز ہے۔

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ کا یہی فتویٰ ہے۔ (۲)

☆..... نیز یہ صورت بھی ہو سکتی ہے کہ نمازیوں میں سے اگر کوئی نمازی حافظ کے

افطار اور سحری وغیرہ کا انتظام کر دے اور آخر میں ہدیہ یا امداد کے طور پر کچھ پیش کر دیں تو اس کی گنجائش ہوگی۔ کیوں کہ اجرت دینا منع ہے، لیکن ہدیہ دینا اور امداد کرنا منع نہیں ہے۔ (۳)

= التراویح، (۱/۲۸۸) ط: سعید

— أن اقامتها بجماعة سنة على الكفاية، حتى لو ترك أهل المسجد كلهم الجماعة فقد أساؤا وأثموا لفعله صلى الله عليه وسلم اياه في المسجد، ثم فعل الخلفاء الراشدين بعده اذ لا يختار المفضلون ويجمعون عليه. (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والتوافل، (۲/۶۸) ط: سعید)

— رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والتوافل، مبحث: صلاة التراویح، (۲/۳۵) ط: سعید.

(۱) انظر الى الحاشية [رقم: ۲] في الصفحة السابقة [رقم: ؟؟؟] تحت عنوان ”تراویح کے لئے حافظ کا تقرر“

(۲) کفایت المفتی، كتاب الصلاة، بارهوان باب نماز تراویح، (۳/۴۰۹، ۴۱۰) ط: دار الاشاعت، کراچی.

(۳) قال الله تعالى: ﴿وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ [البقرة: ۳۱]

— فالحاصل أن ما شاع في زماننا من قراءة الأجزاء بالأجرة لا يجوز؛ لأن فيه الأمر بالقراءة واعطاء =

☆..... بلا تعین کچھ دے دیا جائے، اور نہ دینے پر کوئی شکوہ شکایت نہ ہو، تو یہ

صورت اجرت میں داخل نہیں ہے۔ (۱)

تراویح میں امامت کا حق

☆..... اگر مسجد کا امام قرآن مجید کا حافظ ہے اور وہ تراویح کی نماز میں قرآن مجید

سنانا چاہتا ہے تو اس کا حق سب پر مقدم ہے، اور امامت کا حق اسی کو حاصل ہوگا۔

☆..... بعض مساجد میں امام کے علاوہ کوئی حافظ لمبے عرصہ تک قرآن مجید سناتا ہے،

پھر بعد میں ایسا امام مقرر ہوتا ہے جو حافظ ہوتا ہے، اگر یہ امام تراویح کی نماز میں قرآن مجید سنانا

چاہتا ہے تو اس کا حق لمبے عرصہ سے قرآن سنانے والے حافظ سے زیادہ ہوگا۔ اور لمبے عرصہ

سے قرآن سنانے والے حافظ پر لازم ہوگا کہ مصلی مقررہ امام کے حوالہ کرے۔ (۲)

= الثواب للآمر والقراءة لأجل المال، فاذا لم يكن للقارئ ثواب لعدم النية الصحيحة فأين يصل الثواب الى المستأجر ولولا الأجرة ماقرأ أحد لأحد في هذا الزمان بل جعلوا القرآن العظيم مكسباً ووسيلة الى جمع الدنيا - ان الله وانا اليه راجعون - (رد المحتار، كتاب الاجارة، باب الاجارة الفاسدة، مطلب في الاستئجار على الطاعات، (۵۶/۶) ط: سعيد)

— قال في الهداية: الأصل أن كل طاعة يختص بها المسلم لا يجوز الاستئجار عليها عندنا؛ لقوله عليه السلام: "اقرأوا القرآن ولا تأكلوا به". فالاستئجار على الطاعات مطلقاً لا يصح عندنا ثلاثاً.....

ولا شك أن التلاوة المجردة عن التعليم من أعظم الطاعات التي يطلب بها الثواب فلا يصح الاستئجار عليها؛ لأن الاستئجار ببيع المنافع وليس للتالي منفعة سوى الثواب ولا يصح بيع الثواب..... الخ (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الاجارة، مطلب في حكم الاستئجار على التلاوة، (۱۳۸/۲) ط: رشيدية)

— أما اذا كان بلا شرط لكن يعلم يقيناً أنه انما يهدى ليعينه عند السلطان فمشايخنا على أنه لا بأس به، ولو قضى حاجته بلا شرط ولا طمع فأهدى اليه بعد ذلك فهو حلال لا بأس به. (رد المحتار،

كتاب القضاء، مطلب في الكلام على الرشوة، (۳۶۲/۵) ط: سعيد)

(۱) انظر الى الحاشية [رقم: ۳] في الصفحة السابقة [رقم: ؟؟؟]

(۲) واعلم أن صاحب البيت ومثله امام المسجد الراتب أولى بالامامة من غيره مطلقاً، أي: وان كان غيره من

الحاضرين من هو أعلم وأقرأ منه..... الخ (الدرع الرد، كتاب الصلاة، باب الامامة، (۵۵۹/۱) ط: سعيد)

— مراقي الفلاح مع الطحطاري، كتاب الصلاة، باب الامامة، فصل في بيان الأحق بالامامة، (ص: ۲۹۹) ط: قديمي.

— الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثاني في بيان من هو أحق

بالامامة، (۸۳/۱) ط: رشيدية.

تراویح میں ایک ختم سے زیادہ پڑھنا

”ختم ایک سے زیادہ پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۸۰)

تراویح میں بھی سہو سجدہ واجب ہوتا ہے

”سہو سجدہ کے وجوب میں تمام نمازیں برابر ہیں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۷۸)

تراویح میں حافظ کا انتقال ہو جائے

”انتقال ہو جائے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۹۲)

تراویح میں ختم قرآن پر اجرت لینا

☆..... رمضان المبارک میں تراویح کی نماز میں قرآن مجید ختم کر کے اجرت

یا معاوضہ لینا درست نہیں ہے۔ اور اس میں ثواب بھی نہیں ہے۔ (۱)

☆..... تراویح کی نماز میں اجرت لینے دینے کی نیت سے قرآن مجید سننا اور

سنانا یہ بھی اجرت مقرر کر کے قرآن مجید سنانے کے حکم میں ہے، اور ناجائز ہے۔ (۲)

(۱) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قرأ القرآن يتأكل به الناس جاء يوم القيامة ووجهه عظم ليس

عليه لحم. رواه البيهقي. (مشكاة المصابيح، كتاب فضائل القرآن، الفصل الثالث، (ص: ۱۹۳) ط: قديمي)

— الأصل أن كل طاعة يختص بها المسلم لا يجوز الاستيجار عليها عندنا؛ لقوله عليه السلام: ”اقرأوا

القرآن ولا تأكلوا به“ . فالاستيجار على الطاعات مطلقاً لا يصح عند أئمتنا الثلاثة..... ولا شك أن

التلاوة المجردة عن التعليم من أعظم الطاعات التي يطلب بها الثواب فلا يصح الاستيجار عليها؛ لأن

الاستيجار يبيع المنافع وليس للتالي منفعة سوى الثواب ولا يصح بيع الثواب..... الخ (تنقيح الفتاوى

الحامدية، كتاب الاجارة، مطلب في حكم الاستيجار على التلاوة، (۲/ ۱۳۸) ط: رشيدية)

— ردالمحتار، كتاب الاجارة، باب الاجارة الفاسدة، مطلب في الاستيجار على الطاعات، (۶/ ۵۶) ط: سعيد.

(۲) المعروف كالمشروط. (ردالمحتار، كتاب الاجارة، باب الاجارة الفاسدة، مطلب في

الاستيجار على المعاصي، (۶/ ۵۵) ط: سعيد)

— شرح الأشباه والنظائر، الفن الأول في القواعد الكلية، النوع الأول، القاعدة السادسة: العادة

محكمة، المبحث الثالث، (۱/ ۲۷۹) ط: ادارة القرآن، كراچی.

☆..... ایسی حالت میں سورت تراویح پڑھنا اور اجرت کا قرآن شریف نہ سننا بہتر

ہے۔ اور سورت تراویح ادا کر لینے سے قیام رمضان کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ (۱)

تراویح میں رکوع کا انتظار کرنا

”رکوع کا انتظار کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۱۰)

تراویح میں سجدہ تلاوت کا اعلان کرنا

”سجدہ تلاوت کا اعلان کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۲۸)

تراویح میں سہو سجدہ واجب ہو اور سجدہ نہیں کیا

”سہو سجدہ کے وجوب میں تمام نمازیں برابر ہیں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۷۸)

تراویح میں قرآن مجید ختم کرنا

تراویح کی نماز میں پورے قرآن مجید کا ایک دفعہ ختم کرنا سنت ہے۔ قوم کی سستی

کی وجہ سے اس کو ترک نہ کریں۔ (۲)

تراویح میں نفل کی نیت سے شریک ہونا

تراویح کی نماز میں امام کے پیچھے نفل کی نیت سے شریک ہونا جائز ہے۔ البتہ

(۱) فتاویٰ رحیمیہ، کتاب الصلاة، مسائل التراویح، زیر عنوان: تراویح پڑھانے پر معاوضہ، (۲۳۵/۶) ط: دارالاشاعت کراچی۔

— فتاویٰ دارالعلوم، کتاب الصلاة، باب مسائل تراویح، (۲۳۶/۳) ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۲) والجمہور علی أن السنة الختم مرة، فلا یترک لکسل القوم. (البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۶۸/۲) ط: سعید)

— السنة فی التراویح انما هو الختم مرة، فلا یترک لکسل القوم، کذا فی الکافی. (الفتاویٰ

الہندیة، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، (۱۱۷/۱) ط: رشیدیہ)

— رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة التراویح، (۴۶/۲) ط: سعید۔

— بدائع الصنائع، کتاب الصلاة، فصل فی سنن التراویح، (۲۸۹/۱) ط: سعید۔

نفل کی نیت سے تراویح ادا نہیں ہوگی۔ (۱)

تراویح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کی نماز تین رات پڑھی ہے۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پابندی سے جماعت کے ساتھ ادا فرمائی۔ پھر ان کے بعد تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین نے بھی جماعت کے ساتھ ادا کی اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ (۲)

(۱) امام یصلی التراویح فی مسجدین فی کل مسجد علی الکمال لایجوز، کذا فی محیط السرخسی۔ والفتویٰ علی ذلک، کذا فی المضمورات۔ والمقتدی اذا صلاہا فی مسجدین لابس بہ..... الخ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، (۱/۱۱۶) ط: رشیدیہ)۔ وکرہ أن یوم التراویح مرتین فی لیلۃ واحده، وعلیہ الفتوی؛ لأن السنۃ لاتتکرر فی الوقت الواحد فتقع الثانیۃ نفلاً، مضمورات۔ بخلاف ما لو صلاہا موماً مرتین لایکرہ کما لو أم فیہا، ثم اقتدی بآخر فی تلک الصلاة..... الخ (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، کتاب الصلاة، فصل فی صلاة التراویح، (ص: ۲۱۲) ط: قدیمی)۔ ولا یصلی امام واحد التراویح فی مسجدین فی کل مسجد علی الکمال..... ولا یحتسب التالی من التراویح وعلی القوم أن یعیدوا؛ لأن صلاة امامهم نافله وصلاحهم سنة والسنة أقوى فلم یصح الاقتداء؛ لأن السنۃ لاتتکرر فی وقت واحد، وما صلی فی المسجد الأول محسوب ولس علی القوم أن یعیدوا، ولا بأس لغير الامام أن یصلی التراویح فی مسجدین؛ لأنه اقتداء المتطوع بمن یصلی السنۃ وأنه جائز، کما لو صلی المکتوبۃ ثم أدرك الجماعة ودخل فیہا. واللہ أعلم. (بدائع الصنائع، کتاب الصلاة، فصل فی سنن التراویح، (۱/۲۸۹، ۲۹۰) ط: سعید)۔ الحلبي الكبير، کتاب الصلاة، فصل فی النوافل والتراویح، (ص: ۴۰۸) ط: سهیل اکیڈمی، لاہور۔ ولو اقتدی بالامام فی التراویح وهو قد صلی مرة لابس بہ، ویكون هذا اقتداء المتطوع بمن یصلی السنۃ. (البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۶۸) ط: سعید)۔ والمقتدی اذا صلاہا فی مسجدین لابس بہ. (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، (۱/۱۱۶) ط: رشیدیہ)۔ (۲) حدثنا یحییٰ بن بکیر..... أن عائشۃ رضی اللہ عنہا أخبرته: أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج لیلۃ من جوف اللیل، فصلى فی المسجد وصلى رجال بصلاته..... الخ (صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب فضل من قام رمضان، (۱/۲۶۹) ط: قدیمی)۔ وحکی غیر واحد الاجماع علی سنیتہا، وقد سنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وندبنا لیہا، =

ترویجہ

تراویح کی نماز میں ہر چار رکعت تراویح کے بعد تھوڑی دیر بیٹھنے کو ”ترویجہ“ کہتے

ہیں۔ (۱)

ترویجہ کی دعا کا ثبوت

☆..... تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد جو دعا مشہور ہے وہ کسی روایت اور

حدیث میں ایک ساتھ نہیں ملتی۔ البتہ ٹکڑے ٹکڑے میں مل جاتی ہے۔ جوڑنے سے یہی دعا

بن جاتی ہے۔ علامہ شامی رحمہ اللہ نے بعض فقہاء کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ترویجہ میں

یہ ذکر کیا جائے: (۲)

= وأقامها في بعض الليالي، ثم تركها خشية أن تكتب على أمته، كما ثبت ذلك في الصحيحين وغيرهما، ثم وقعت المواظبة عليها في أثناء خلافة عمر رضي الله تعالى عنه، ووافقته على ذلك عامة الصحابة رضي الله تعالى عنهم كما ورد ذلك في السنن، ثم مازال الناس من ذلك الصدر إلى يومنا هذا على إقامتها من غير تكبير. (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، (۲/۶۶) ط: سعيد)

۔ بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في بيان أن السنة إذا فاتت عن وقتها هل تقضى أم لا؟ (۱/۲۸۸) ط: سعيد.

۔ ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة التراويح، (۲/۴۳) ط: سعيد.

(۱) [التراويح] جمع ترويجة؛ سميت الأربعة بها للاستراحة بعدها، ”خزائن“.

(ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة التراويح، (۲/۴۳) ط: سعيد)

— والتراويح جمع ترويجة وهي في الأصل مصدر بمعنى الاستراحة سميت به الأربعة ركعات

المخصوصة؛ لاستلزامها استراحة بعدها، كما هو السنة فيها. (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب

الوتر والنوافل، (۲/۶۶) ط: سعيد)

— الفصل الرابع في الانتظار بعد كل ترويحين وهو مستحب؛ لأنها انما سميت بهذا الاسم لمعنى

الاستراحة. (المبسوط للسرخسي، كتاب التراويح، الفصل الرابع، (۲/۱۲۵) ط: إدارة القرآن، كراچی)

(۲) قوله (بين تسييح) قال القهستاني: فيقال ثلاث مرات: ”سبحان ذي الملك والملكوت،

سبحان ذي العزة والعظمة والقدرة والكبرياء والجبروت، سبحان الملك الحي الذي لا ينام

ولا يموت سُبُوْحٌ قَدْوَسٌ رب الملائكة والروح، لا اله الا الله نستغفر الله نسألك الجنة ونعوذ بك

من النار“. كما في منهج العباد (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة

التراويح، (۲/۴۶) ط: سعيد)

”سبحان ذي الملك والملکوت ، سبحان ذي العزة والعظمة
والهيبة والقدرة والكبرياء والجبروت، سبحان الملك الحي
الذي لا ينام ولا يموت، سبح قدوس ربنا ورب الملائكة والروح،
اللهم أجرنا من النار يا مجير يا مجير“

ترویجہ کی مقدار بیٹھنا

ترویجوں کے درمیان میں ایک ”ترویجہ“ کی مقدار بیٹھنا مستحب ہے۔ اور اگر
حافظ صاحب مقتدیوں کی حالت کو دیکھ کر یہ سمجھیں کہ پانچویں ترویجے اور تری کے درمیان
میں بیٹھنا مقتدیوں کو بھاری ہوگا تو نہ بیٹھیں، پانچویں ترویجے میں اختیار ہے۔ (۱)

ترویجہ میں کتنی دیر بیٹھنا چاہیے؟

☆..... تراویح کی نماز میں چار رکعت پڑھنے کے بعد جو ترویجہ کے لیے بیٹھتے
ہیں اس کی مقدار کے بارے میں یہ ہے کہ جتنی دیر میں چار رکعت پڑھی گئی ہیں اتنی ہی دیر
تک بیٹھنا مراد ہے۔ (۲)

☆..... اگر نمازیوں کو گرانی، اور جماعت میں لوگ کم ہونے کا اندیشہ ہو تو اس
سے بھی کم مقدار بیٹھنا درست ہے، لیکن مقتدیوں کی جلدی اور گرانی کی وجہ سے رکوع سجود
کی تسبیح اور ”سبحانک اللہم..... الخ“ چھوڑنا بالکل درست نہیں ہے۔ البتہ اگر

(۱) (۲) ویستحب الجلوس بین الترویجین قدر ترویجة، وکذا بین الخامسة والوتر کذا فی
”الکافی“، وھکذا فی ”الهدایة“

ولو علم أن الجلوس بین الخامسة والوتر یثقل علی القوم لا یجلس ھکذا فی ”السراجیة“
(ہندیہ، کتاب الصلوٰۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراويح (۱۱۵/۱) ط: رشیدیہ)

— وصرح فی ”الهدایة“ باستجابہ بین الترویجین، و بین الخامسة و بین الوتر لعادة أهل الحرمین۔
(البحر الرائق: ۲/۶۹، کتاب الصلوٰۃ، باب الوتر والنوافل ط: سعید)

— (شامی: ۲/۴۶، کتاب الصلوٰۃ، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح ط: سعید)

— (بدائع الصنائع: ۱/۲۹۰، کتاب الصلوٰۃ، فصل فی سننھا (التراويح) ط: سعید)

مقتدیوں کو جلدی ہو تو ” سبحان ذي الملك والملكوت الخ کی دعا وغیرہ کو چھوڑنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (۱)

ترویجہ میں وعظ کہنا

”وعظ کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۹۷)

ترویجہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

تراویح کے ہر ایک ترویجہ میں تسبیح، تہلیل اور دعائے ماثورہ وغیرہ پڑھنا منقول ہے، لیکن اجتماعی طور پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا منقول نہیں۔ اس لیے امام اور قوم کا اجتماعی دعا کرنے کو ضروری سمجھنا، اور دعائے کرنے والوں پر اعتراض کرنا، طعن و تشنیع اور ملامت کرنا درست نہیں۔ ہاں اکیلے اکیلے دعا کریں تو منع نہیں۔ (۲)

(۱) قد زاد بعض الأئمة من فعلها على هذا الوجه منكرات: من هزيمة القراءة، وعدم الطمانينة في الركوع والسجود، وفيما بينهما وفيما بين السجدين مع اشتغالها على ترك الثناء، والتعوذ، والبسمة في أول كل شفع، وترك الاستراحة فيما بين كل ترويحتين..... الامام اذا فرغ من التشهد في التراويح، ان علم أن الزيادة على قدر التشهد لا تثقل يأتي بالدعوات، وان علم أنها تثقل، يقتصر على الصلوة، لأن الصلوة فرض عند الشافعي فيحناط..... وعلل في ”فتح القدير“ بأن الصلوة فرض، أو سنة، ولا ترك السنن للجماعات كالتسبيحات. (البحر الرائق ۲/۲۹، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل ط: سعيد)

— (ويأتي الامام والقوم بالثناء في كل شفع، ويزيد) الامام (على التشهد، الا أن يمل القوم فيأتي بالصلوة)..... (ويترك الدعوات) ويجتنب المنكرات: هزيمة القراءة، وترك تعوذ، وتسمية، وطمأنينة، وتسبيح، واستراحة. (شامی ۲/۴۷، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلوة التراويح ط: سعيد)

— (هنديہ ۱/۱۱۷، كتاب الصلوة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح ط: رشيدية)

— (بدائع الصنائع ۱/۲۸۸، كتاب الصلوة، فصل في سنن التراويح ط: سعيد)

(۲) ومنها أن الامام كلما صلى ترويجة قعد بين الترويحتين قدر ترويجة يسبح ويهلل ويكبر ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم. ويدعو. (بدائع الصنائع ۱/۲۹۰، كتاب الصلوة، فصل في سننها (التراويح) ط: سعيد)

— يجلس ندباً بين كل أربعة بقدرها..... ويخيرون بين تسبيح، وقراءة، وسكوت، و صلوة. (شامی ۲/۴۶، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلوة التراويح ط: سعيد)

— (البحر الرائق ۲/۲۹، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل ط: سعيد)

— (هنديہ ۱/۱۱۵، كتاب الصلوة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح ط: رشيدية)

ترویح کے میں تسبیح آہستہ پڑھے

”سبحان ذي الملك آہستہ پڑھے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

ترویح کے میں دعا کے بعد بلند آواز سے درود پڑھنا

بعض حضرات تراویح کی چار رکعت ادا کرنے کے بعد ترویجہ میں آہستہ سے ”سبحان ذي الملك..... الخ“ اور درود شریف پڑھنے کے بعد زور سے ”محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم“ کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔ یہ طریقہ قرآن و سنت، صحابہ، تابعین، اور ائمہ مجتہدین سے ثابت نہیں ہے۔ اس لیے ایسا طریقہ اختیار کرنا درست نہیں ہے۔

فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ تراویح کے ترویجہ میں یعنی چار رکعت تراویح کے بعد چاہے تو تسبیح پڑھے یا نفل پڑھے یا قرآن مجید پڑھے یا کچھ نہ پڑھے، سب میں اختیار ہے۔ لیکن بلند آواز سے نعرہ لگانے کے بارے میں کسی فقیہ نے نہیں لکھا۔ (۱)

تسبیح چھوڑنا

اگر مقتدیوں کو جلدی ہے تو بھی تراویح کی نماز کے رکوع اور سجدے میں تسبیح کو چھوڑنا اسی طرح شروع میں ثناء (سبحانک اللهم..... الخ) کو ترک کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ ”سبحان ذي الملك..... الخ“ والی دعا کو چھوڑنے کی گنجائش ہے۔ (۲)

تسبیح کی جگہ پر ”بسم الله“ پڑھ لیا

”بسم الله“ تسبیح کی جگہ پر ”بسم الله“ پڑھ لیا، عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۰۲)

(۱) انظر الى الصفحة السابقة رقم؟؟؟ رقم الحاشية ۲،

(۲) انظر الى الصفحة السابقة رقم؟؟؟ رقم الحاشية ۱، تحت عنوان ”ترویجہ میں کتنی دیر بیٹھنا چاہیے؟“

تسبیح مسنونہ کے بعد ”الصلاة والسلام عليك يا رسول الله“ پڑھنا تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد چار رکعات کی مقدار بیٹھنا مستحب ہے۔ اس وقفہ میں کوئی خاص عمل متعین نہیں۔ چاہے تسبیحات پڑھیں، چاہے تلاوت کریں، چاہے خاموش رہیں۔ فقہ اور فتاویٰ کی کتابوں میں ”سبحان ذي الملك والملكوت..... الخ“ والی دعا منقول ہے۔ ”الصلاة والسلام عليك يا رسول الله“ یا ”صلاة بر محمد صلى الله عليه وسلم“ کہیں منقول نہیں۔ بلکہ اہل بدعت کی علامت اور نشانی ہونے کی وجہ سے پڑھنا بھی درست نہیں۔ نیز اس میں حاضر و ناظر کا عقیدہ رکھنے کا وہم بھی ہوتا ہے۔ (۱)

تسبیح میں تبدیلی

”رکوع کی تسبیح سجدہ میں پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۱۱)

تشہد امام کے پیچھے پورا نہ ہو

”التحیات امام کے پیچھے پوری نہ ہو“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۸۵)

(۱) انظر الى الصفحة السابقة رقم ۲۰ رقم الحاشية ۲.

— وهى (البدعة) اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندة بل بنوع شبهة..... وحينئذ فيساوى تعريف الشمنى لها بانها ما أحدث على خلاف الحق الملتقى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من علم أو عمل، أو حال بنوع شبهة واستحسان، وجعل دينا قويا وصراطا مستقيما، اه فافهم. (الدر مع الرد: ۱/ ۵۶۰، كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب البدعة خمسة أقسام، ط: سعيد.

— عن عائشة رضى الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ”من أحدث فى أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد“. (مشكوة المصابيح، ص ۲۷، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الأول، ط: قديمي)

— عن يحيى بن كثير رحمه الله تعالى قال: اذا لقيت صاحب بدعة فى طريق فخذ فى طريق اخر.

(الاعتصام للشاطبي رحمه الله: ص ۶۶، باب فى ذم البدع وسوء منقلب أصحابها، فصل: الوجه الثالث من النقل، ط: دار المعرفة: بيروت)

تشہد میں قرآن یاد کرنا

بعض حافظ تراویح کے دوران قعدہ میں بیٹھ کر تشہد کے بجائے قرآن پڑھتے ہیں، یہ درست نہیں۔ ایسی صورت میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ کیوں کہ قعدہ میں تشہد پڑھنا واجب ہے۔ اور واجب کو ترک کرنے سے سہو سجدہ لازم ہوتا ہے۔ اگر سہو سجدہ نہیں کیا تو نماز ناقص ہوگی، دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔ (۱)

تعداد رکعات میں اختلاف واقع ہو جائے

☆..... اگر تراویح کی نماز کی رکعت کی تعداد میں اختلاف ہو جائے، بعض کہیں اٹھارہ رکعات ہوئی ہیں، اور بعض کہیں بیس رکعات ہوئی ہیں، تو تراویح پڑھانے والا امام جس طرف ہوگا اس جماعت کا قول معتبر ہوگا۔ اگر امام نے اٹھارہ کہا ہے تو مزید دو رکعت پڑھیں۔ اور اگر امام نے بیس کہا ہے تو مزید پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

(۱) (ومنها) التشهد، فاذا تركه في القعدة الأولى أو الأخيرة وجب عليه سجود السهو، وكذا اذا ترك بعضه، كذا في "التبيين" (عالمگیریہ ۱/۱۲۷، كتاب الصلوة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو ط: رشیدیہ)

— (ولها واجبات) لا تفسد بتركها وتعاد وجوباً في العمدة، والسهو ان لم يسجد له..... (والتشهدان) ويسجد للسهو بترك بعضه ككله. (شامی ۱/۴۵۶، ۴۶۶، كتاب الصلوة، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلوة ط: سعید)

— السابع: التشهد؛ فانه يجب سجود السهو بتركه، ولو قليلاً في ظاهر الرواية، لأنه ذكر واحد منظوم، فترك بعضه كترك كله. (البحر الرائق ۲/۹۵، كتاب الصلوة، باب سجود السهو ط: سعید)

— بدائع: ۱/۱۶۶، كتاب الصلوة، فصل في بيان سبب الوجوب، ط: سعید

(۲) اذا سلم الامام في ترويحة، فقال بعض القوم: صلى ثلاث ركعات، وقال بعضهم صلى ركعتين، ياخذ الامام بما كان عنده في قول أبي يوسف رحمه الله تعالى.. (هنديہ: ۱/۱۱۷، كتاب الصلوة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح ط: رشیدیہ)

— (فتاوی قاضی خان علی ہاشم الہندیہ: ۱/۲۳۹، كتاب الصوم، باب التراويح، فصل في الشك في التراويح ط: رشیدیہ)

— (الحلبی الكبير ص: ۳۸۷ ط: مذهبی کتب خانہ)

☆..... اگر امام اور تمام نمازیوں کو شک ہو گیا کہ اٹھارہ تراویح ہوئی ہیں یا بیس پوری ہو گئیں تو دو رکعت بلاجماعت علیحدہ علیحدہ پڑھیں۔ (۱)

☆..... اگر تمام مقتدیوں کو تراویح کی رکعات کی تعداد کے بارے میں شک ہوا لیکن تراویح پڑھانے والے امام کو شک نہیں ہوا، بلکہ کسی ایک بات کا یقین ہے تو وہ اپنے یقین پر عمل کر لے، اور مقتدیوں کے قول کی طرف توجہ نہ کرے۔ (۲)

تقریر کرنے والے سے سجدہ کی آیت سنی جائے

”آیت سجدہ واعظ سے سنی جائے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۸۱)

تکبیرات کس طرح کہنی چاہئیں؟

اکثر و بیشتر اماموں کو دیکھا جاتا ہے کہ نماز پڑھاتے وقت تکبیرات حرکت انتقالیہ کے ساتھ نہیں کہتے، بلکہ کبھی تو کسی رکن کی طرف منتقل ہونے کے بعد تکبیر کہتے ہیں، اور کبھی دوسرے رکن تک پہنچنے سے پہلے ہی تکبیر ختم کر دیتے ہیں۔ مثلاً قیام کی حالت سے منتقل ہو کر رکوع میں جاتے ہیں تو بعض امام جھکنے کے بعد ”اللہ اکبر“ کہتے ہیں۔ اور بعض امام اس قدر چھوٹا ”اللہ اکبر“ کہتے ہیں کہ رکوع میں پورے طور پہنچنے سے پہلے ہی ”اللہ اکبر“ کی آواز ختم ہو جاتی ہے، اسی طرح سجدے میں جاتے وقت اور سجدہ سے دوسری

(۱) (فروع) شکوا: هل صلوات تسلیمات، او عشرأ، یصلون تسلیمة آخری فرادی فی الأصح للاحتیاط فی اکمال التراویح. (شامی ۲/۴۵، کتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح ط: سعید)

— واذا شکوا فی عدد التسلیمات، اختلف المشایخ فی الاعادة و عدمها بجماعة، او فرادی، والصحیح ان یعیدوا فرادی، هکذا فی ”المحیط“۔ (الفتاوی العالمگیریہ: ۱/۱۱۷، کتاب الصلوة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح ط: رشیدیہ)

— (البحر الرائق ۲/۶۷، کتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل ط: سعید)

— (المبسوط للسرخسی ۲/۱۲۸، کتاب التراویح، الفصل التاسع ط: ادارة القرآن)

(۲) انظر الی الصفحة السابقه رقم ??? رقم الحاشیة ۲.

رکعت کے لیے کھڑے ہوتے وقت بھی کرتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں تکبیر کی سنت کامل طور پر ادا نہیں ہوتی۔ کامل سنت اس وقت ادا ہوتی ہے جب کہ ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے کے ساتھ ساتھ تکبیر شروع کرے اور جو نہی دوسرے رکن میں پہنچے تکبیر کی آواز بند ہو جائے۔ اور بعض امام ”اللہ اکبر“ کو اس طرح کھینچتے ہیں کہ دوسرے رکن میں پہنچ جانے کے بعد بھی کچھ دیر تک ان کی تکبیر کی آواز آتی رہتی ہے۔ یہ بھی مکروہ ہے۔ (۱)

تکبیر تحریمہ میں مقتدی کی غلطی

☆..... اگر مقتدی نے امام کے تکبیر تحریمہ یعنی ”اللہ اکبر“ کہنے سے پہلے ”اللہ اکبر“ کہہ دیا، یا امام کے لفظ ”اللہ“ ختم ہونے سے پہلے ہی لفظ ”اللہ“ کہہ دیا، تو ان دونوں صورتوں میں نماز کا شروع کرنا صحیح نہیں ہوتا۔ ان مقتدیوں پر ضروری ہے کہ وہ پھر سے دوبارہ ”اللہ اکبر“ کہہ کر امام کے پیچھے نماز کی نیت باندھیں۔ (۲)

(۱) یکبر مع الانحطاط للركوع (وفى ”الرد“) أفاد أن السنة كون ابتداء التكبير عند الخرور، وانتهاه عند استواء الظهر..... (قوله: مع الخرور) بأن يكون ابتداء التكبير عند ابتداء الخرور، وانتهاه عند انتهاه. ”شرح المنية“. (شامی: ۱/۳۹۳، ۳۹۷، کتاب الصلوة، باب صفة الصلوة. آداب الصلوة. ط: سعید) — وعبارة ”الجامع الصغير“: ويكبر مع الانحطاط، قالوا: وهو الأصح لئلا يخلو حالة الانحناء عن الذكر، ولما قدمناه من حديث الصحيحين. (البحر الرائق: ۱/۳۱۵، کتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، فصل: واذا أراد الدخول في الصلوة كبر.. الخ ط: سعید) — (هنديہ: ۱/۷۴، کتاب الصلوة، الباب الرابع في صفة الصلوة... الفصل الثالث في سنن الصلوة، وآدابها وکیفيتها. ط: رشیدیہ)

(۲) ان قال المقتدی: الله اكبر، ووقع قوله: ”الله“ مع الامام، وقوله: ”أكبر“ وقع قبل قوله، الامام ذلك، قال الفقيه ابو جعفر: الأصح أنه لا يكون شارعا عندهم..... وأجمعوا على أن المقتدی لو فرغ من قوله: ”الله“ قبل فراغ الامام من ذلك لا يكون شارعا في الصلوة في أظهر الروايات، كذا في ”الخلاصة“. (هنديہ: ۱/۶۸، ۶۹، کتاب الصلوة، الباب الرابع في صفة الصلوة، الفصل الأول في فرائض الصلوة ط: رشیدیہ)

— فلو قال: ”الله“ مع الامام، و”أكبر“ قبله..... لم يصح في الأصح، كما لو فرغ من ”الله“ قبل الامام. (شامی: ۱/۳۸۰، کتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، آداب الصلوة، فصل في بيان تأليف الصلوة.. الخ ط: سعید) — (بدائع: ۱/۲۰۰، کتاب الصلوة، فصل في سنن الصلوة ط: سعید) =

☆..... بعض مقتدیوں کی حالت یہ ہے کہ اگر امام رکوع میں چلا گیا تو اس کے ساتھ رکوع میں شریک ہونے کے لیے سیدھے کھڑے ہوئے بغیر ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے رکوع میں چلے جاتے ہیں۔ اس طور پر کہ ان کی ”اللہ اکبر“ کی آواز رکوع میں پہنچ کر ختم ہوتی ہے۔ اس طرح نماز میں شریک ہونا درست نہیں۔ تکبیر تحریمہ سے فارغ ہونے تک کھڑا رہنا فرض ہے۔ یعنی سیدھے ہو کر ”اللہ اکبر“ کی آواز ختم ہو جائے اس کے بعد رکوع کے لیے جھکنا چاہیے۔ (۱)

☆..... اگر تکبیر تحریمہ قیام کی حالت میں ختم نہیں ہوگی تو اس کا نماز میں شامل ہونا صحیح نہیں ہوگا۔ (۲)

تکبیر کے بغیر دعائے قنوت پڑھنا

اگر امام نے وتر کی آخری رکعت میں تکبیر بھی نہیں کہی اور ہاتھ بھی نہیں اٹھایا اور دعائے قنوت پڑھ لی اور آخر میں سہو سجدہ کیا تو نماز ہوگئی۔ (۳)

—= ولو کبر قبل امامه لا تجوز صلاته..... ولو افتتح بالله قبل امامه لم یصر شارعا. (البحر

الرائق: ۱/۱/۲۹۱، کتاب الصلوٰۃ، باب صفة الصلوٰۃ ط: سعید)

(۱) وكذا لو أدرك الإمام في الركوع، فقال: ”الله اكبر“ الا أن قوله: ”الله“ كان في قيامه، وقوله: ”اكبر“ وقع في ركوعه لا يكون شارعا في الصلوٰۃ. (هنديہ: ۱/۶۹، كتاب الصلوٰۃ، الباب الرابع في صفة الصلوٰۃ، الفصل الأول في فرائض الصلوٰۃ ط: رشيدية)

— أو أدرك الإمام راكعا فقال: ”الله“ قائما و ”اكبر“ راكعا، لم یصح في الأصح..... ويشترط كونه قائما. (شامی ۱/۳۸۰، كتاب الصلوٰۃ، باب صفة الصلوٰۃ، فصل في بيان تأليف الصلوٰۃ ط: سعید)

— ثم شرط صحة التكبير أن يوجد في حالة القيام في حق القادر على القيام..... ولو وجد الإمام في الركوع، أو السجود، أو القعود ينبغي أن يكبر قائما ثم يتبعه في الركن الذي هو فيه، ولو كبر للافتتاح في الركن الذي هو فيه لا يصير شارعا؛ لعدم التكبير قائما مع القدرة عليه. (بدائع: ۱/۱۳۱، كتاب الصلوٰۃ، فصل في شرائط الأركان ط: سعید)

(۲) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۱.

(۳) ولو ترك التكبير التي بعد القراءة قبل القنوت سجد للسهو، لأنها بمنزلة تكبيرات العيد، كذا في ”التبيين“. (هنديہ: ۱/۲۸، كتاب الصلوٰۃ، الباب الثاني عشر في سجود السهو ط: رشيدية) =

تکبیر کے بغیر سجدہ تلاوت کر لیا

”سجدہ تلاوت کا طریقہ“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۲۹)

تمام سجدے ایک ساتھ کرنا

”چودہ سجدے ایک ساتھ کرنے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۷۱)

تنگ کرنا

بعض حافظوں کی عادت ہوتی ہے کہ جوڑ کا پہلی مرتبہ تراویح کی نماز میں قرآن مجید سناتا ہے اس کے سنانے کے وقت جا کر اس کو گھبرانے کے لیے یا غلطی کرنے کے لیے زور سے کھنکارتے یا کھانتے ہیں یا الٹے سیدھے لقمے دیتے ہیں، ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اغلوطات سے منع فرمایا ہے، یعنی جو چیزیں کسی مسلمان کو غلطی میں ڈالیں ان سے بچنا ضروری ہے۔ (۱)

= (و) قراءة (قنوت الوتر) وهو مطلق الدعاء، وكذا تكبير قنوته. (شامی: ۱/۲۶۸، كتاب

الصلوة، باب صفة الصلوة، مطلب واجبات الصلوة، ط: سعید.)

— ومما ألحق به تكبيره، وجزم الشارح بوجوب السجود بتر كها. وذكر في الظهيرية انه لو ترك

تكبيره القنوت فانه لا روايه لهذا، وقيل: يجب سجود السهو اعتباراً بتكبيرات العيد، وقيل: لا يجب

اه وينبغي ترجيح عدم الوجوب؛ لأنه الاصل، ولا دليل عليه، بخلاف تكبيرات العيد، فان دليل

الوجوب المواظبة مع قوله تعالى: ويذكروا اسم الله في ايام معلومات. (البحر

الرائق: ۲/۹۶، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعید.)

— اذا ظن الامام انه عليه سهو فسجد للسهو وتابعه المسبوق في ذلك ثم علم ان الامام لم يكن عليه

سهو فيه روايتان..... وقال الامام ابو حفص الكبير لا يفسد، والصندر الشهيد أخذ به في واقعاته، وان لم

يعلم الامام ان ليس عليه سهو لم يفسد صلاة المسبوق عندهم جميعاً. خلاصة

الفتاوى ۱/۱۶۳، ۱۶۴، كتاب الصلاة، باب ما يتصل بمسائل الاقتداء، مسائل المسبوق، ط: رشيديه.

(۱) حدثنا ابراهيم بن نائلة الأصبهاني..... عن معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنه قال نهى

رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الاغلوطات. (المعجم الكبير للطبراني ۱۹/۳۸۹، معاوية بن

أبي سفيان ط: مطبعة الأمة - بغداد)

تہا نماز پڑھنے والا قراءت کتنی آواز سے پڑھے؟

مرد حضرات کو چاہیے کہ تراویح کی نماز جماعت سے پڑھیں۔ اگر کسی شخص کو تراویح کی نماز جماعت سے نہیں ملی اور تہا پڑھے تو آہستہ پڑھے یا بلند آواز سے دونوں صورتیں درست ہیں۔ مگر آواز سے پڑھنا بہتر ہے۔ (۱)

تہجد کی جماعت

☆..... تہجد کی نماز کی بہت بڑی فضیلت ہے، لیکن رمضان اور غیر رمضان میں تہجد کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے منقول نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں پابندی سے اعتکاف میں بیٹھتے تھے، لیکن صحابہ کرام کے ساتھ تہجد کی نماز جماعت سے پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ اس لیے فقہاء کرام نے واضح طور پر لکھا ہے کہ تہجد اور نفل نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے۔ البتہ اعلان اور لوگوں کو بلائے بغیر ایک دو مقتدی کے ساتھ پڑھ لے تو مکروہ نہیں ہے۔ اور تین مقتدی ہونے کی صورت میں مکروہ ہے یا نہیں، اختلاف ہے۔ اور چار مقتدی ہونے کی صورت میں بالاجماع مکروہ تحریمی ہے۔ (۲)

(۱) ولو صلی انسان فی بیتہ لا یأثم. (کتاب المبسوط: ۲/۱۹۷، کتاب التراویح، الفصل الثالث فی بیان کونہا سنة متوارثة أم تطوعاً.. الخ. ط: رشیدیہ)

— وان کان منفرداً ان کانت صلاة یخافت فیہا یخافت حتماً، هو الصحیح وان کانت صلاة یجهر فیہا فهو بالخیار والجهر أفضل. (الہندیہ: ۱/۷۲، کتاب الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة و آدابها، ط: رشیدیہ)

— ویخیر المنفرد فی الجهر وهو أفضل. (الشامیہ: ۱/۵۳۳، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القرءة، ط: سعید)

— قوله والجهر والاسرار فیما یجهر ویسر. (البحر الرائق: ۱/۳۰۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره، ط: سعید)

(۲) ولا (التطوع بجماعة خارج رمضان) ای یکره ذلك علی سبیل التداعی بأن یقتدی أربعة بواحد. وفي الرد (قوله أربعة بواحد) أما اقتداء واحد بواحد أو اثنين بواحد فلا یکره، وثلاثة بواحد فیہ خلاف. (الشامیہ: ۲/۴۹، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید) =

☆..... مبسوط سرخسی میں ہے کہ اگر نوافل جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہوتا تو تمام تہجد گزار مجتہدین کا اس پر عمل ہوتا۔ (۱)

☆..... اگر کبھی کبھار دو یا تین آدمی اعلان اور اہتمام کے بغیر جمع ہو جائیں تو تہجد کی نماز جماعت سے پڑھنا مکروہ نہیں۔ اگر چار آدمی ہوں گے تو بالاتفاق مکروہ ہے۔ (۲)

☆..... خلاصہ یہ کہ تہجد کی جماعت مکروہ ہے، اس لیے علیحدہ علیحدہ پڑھیں، جماعت کے ساتھ نہ پڑھیں۔

تہجد میں چار آدمی اقتدا کریں

اگر کوئی شخص رمضان المبارک میں تہجد کی نماز شروع کرے اور اس کے پیچھے دو آدمی اقتدا کریں تو بلا کراہت جائز ہے۔ اور اگر تین مقتدی ہوں تو مکروہ ہے یا نہیں، اس میں اختلاف ہے۔ اور اس سے زیادہ مقتدی ہوں تو مکروہ تحریمی ہے۔ (۳)

= — کا لتطوع فی غیر رمضان بجماعة و قیدہ فی الکافی بأن یکون علی سبیل التداعی، أما لو اقتدی واحد بواحد أو اثنان بواحد لا یکره، و اذا اقتدی ثلاثة بواحد اختلفوا فیہ، وان اقتدی أربعة بواحد کره اتفاقا. (البحر الرئق: ۲/۷۰، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، قبیل: باب ادراک الفریضه، ط: سعید)

— وحکی عن شمس الأئمة السرخسی رحمه الله أن التطوع بالجماعة علی سبیل التداعی مکروه، أما لو اقتدی واحد بواحد أو اثنان بواحد لا یکره، و اذا اقتدی ثلاثة بواحد ذکر هو رحمه الله أن فیہ اختلاف المشایخ، قال بعضهم لا یکره وقال بعضهم یکره، و اذا اقتدی أربع بواحد کره بلا خلاف. (التاتار خانیہ ۱/۲۸۷، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراویح نوع اخر فی المتفرقات. ط: قدیمی)

(۱) یوضح ما قلنا أن الجماعة لو كانت مستحبة فی حق النوافل لفعله المجتهدون القائمون باللیل. (کتاب المبسوط: ۲/۱۹۶، کتاب التراویح، الفصل الأول فی عدد الركعات، ط: رشیدیہ)

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة رقم ۲.

(۳) ولا (التطوع بجماعة خارج رمضان) ای یکره ذلك علی سبیل التداعی بأن یقتدی أربعة بواحد. (قوله أربعة بواحد) أما اقتداء واحد بواحد أو اثنین بواحد فلا یکره، وثلاثة بواحد فیہ خلاف. (الشامیہ: ۲/۲۹۹، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

تہجد میں دو سے زائد مقتدی شریک ہو جائیں تو کراہت کا ذمہ دار
کون ہے؟

امام صاحب تہجد کی نماز میں تین سپارے پڑھتے ہیں، اور ان کے پیچھے دو مقتدی ہوتے ہیں، مگر کبھی کبھار امام صاحب کی صراحت، کنایہ یا اشارہ اجازت کے بغیر دوسرے لوگ شریک ہو جاتے ہیں، تو دوسرے لوگ کراہت کے ذمہ دار ہیں، امام صاحب نہیں۔ لیکن امام صاحب کو چاہیے کہ مسئلہ بتلا کر شریک ہونے سے روک دیں۔ ورنہ امام صاحب کراہت کی ذمہ داری سے سبک دوش نہیں ہوں گے۔

شامی میں ہے کہ نفل پڑھنے والے کی ایک دو آدمیوں نے اقتدا کی پھر دوسرے لوگ شریک ہو گئے تو کراہت کے ذمہ دار پیچھے آنے والے ہیں۔ (۱)

تیرہ برس کا لڑکا

تیرہ برس کا لڑکا اگر بالغ نہیں ہے تو بالغوں کا امام نہیں بن سکتا، لیکن تراویح کی

= — کا لتطوع فی غیر رمضان بجماعة و قیدہ فی الکافی بأن یكون علی سبیل التداعی، أما لو اقتدی واحد بو احد أو اثنان بو احد لا یکره، و اذا اقتدی ثلاثة بو احد اختلفوا فیہ، وان اقتدی أربعة بو احد کره اتفاقاً. (البحر الرائق: ۷۰/۲، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، قبیل: باب ادراک الفریضه، ط: سعید)

— وحکی عن شمس الأئمة السرخسی رحمه الله أن التطوع بالجماعة علی سبیل التداعی مکروه، أما لو اقتدی واحد بو احد أو اثنان بو احد لا یکره، و اذا اقتدی ثلاثة بو احد ذکر هو رحمه الله أن فیہ اختلاف المشایخ، قال بعضهم لا یکره وقال بعضهم یکره، و اذا اقتدی أربع بو احد کره بلا خلاف. (التاتارخانیہ ۱/۲۸۷، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراویح نوع اخر فی المتفرقات. ط: قدیمی)

(۱) لو اقتدی به واحد أو اثنان ثم جاءت جماعة اقتدوا به قال الرحمتی: ینبغی أن تكون الكراهة علی المتأخرین. (الشامیہ: ۲۹/۲، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

— قوله (لا کراهة علی الامام) لأن الکراهة انما تتحقق فیہ بنية، أما اذا نوى النفل منفرداً فاقتدی به فلا تلزم الکراهة بفعل غیره. (الطحطاوی علی الدر: ۱/۲۹۷، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: المكتبة العربیہ)

نماز میں امام کی غلطی بتلانے کے لیے اگلی صف میں کھڑا ہونا درست ہے۔ (۱)

تیز پڑھنا

تراویح کی نماز کو جلدی ختم کرنے کے لئے قرآن مجید کو اس قدر تیز پڑھنا کہ ”یعلمون“ اور ”تعلمون“ کے علاوہ اور کچھ سمجھ میں نہ آئے، درست نہیں ہے، اس طرح پڑھنے سے ثواب کے بجائے الٹا گناہ ہوگا، اس لئے اس طرح تیز پڑھنا اور تیز پڑھ کر جلدی ختم کرنے کو پسند کرنا درست نہیں ہے۔ (۲)

تیسری رکعت پر سہواً بیٹھنا

اگر امام صاحب عشاء کی تیسری رکعت پر سہواً بیٹھ گئے اور لقمہ دینے پر فوراً کھڑے ہو گئے، دیر تک نہیں بیٹھے تو سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا اور نماز ہو جائے گی، اور

(۱) وان فتح علی امامہ لم تفسد فتح المراقق کالبالغ. (الہندیہ: ۱/۹۹، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: رشیدیہ)

— (البحر الرائق: ۲/۶، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید)

— ویصف الرجال (ثم الصبیان) ظاہرہ تعددہم فلو واحداً دخل الصف. (الشامیہ: ۱/۵۶۸ - ۵۷۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب فی الکلام علی الصف الأول. ط: سعید)

— (قوله ذکرہ فی البحر بحثاً) قال الرحمتی ربما یتعین فی زماننا ادخال الصبیان فی صفوف الرجال لأن المعهود منهم اذا اجتمع صبیان فأكثر تبطل صلاة بعضهم ببعض، وربما تعدی ضررہم الی افساد صلاة الرجال انتہی. سندی. (تقریرات الراعی علی الشامیہ: ۱/۷۳، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید)

(۲) ویکرہ الاسراع فی القراءة وفی أداء الأركان کذا فی السراجیة، وکلما رتل فهو حسن، کذا فی فتاوی قاضی خان. (الہندیہ: ۱/۱۱۷ - ۱۱۸، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)

— ویجتنب المنکرات ہذرمۃ القراءة، وفی الرد (قوله ہذرمۃ) أى سرعة الکلام والقراءة.

(الشامیہ: ۲/۴۷، کتاب الصلوۃ، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعید)

— البحر الرائق: ۲/۶۹، کتاب الصلوۃ، باب الوتر والنوافل، ط: سعید.

اگر دیر تک بیٹھے (تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار) تو سجدہ سہولاً لازم ہوگا۔ (۱)

تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا

☆..... اگر تراویح میں امام غلطی سے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا، اور دوسری

رکعت پر تشهد کی مقدار بیٹھا نہیں تھا، اور تیسری رکعت میں یاد آنے پر چوتھی رکعت بھی ادا کی اور سہو سجدہ بھی کیا تو اس صورت میں آخری دو رکعت صحیح ہوں گی اور شروع کی دو رکعت فاسد ہوں گی، اور شروع کی دو رکعت میں جو قرآن پڑھا گیا ہے اس کو تراویح میں دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔ اور آخری دو رکعتوں میں جو قرآن پڑھا گیا ہے اس کو لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ (۲)

☆..... اور اگر دوسری رکعت پر تشهد کی مقدار بیٹھنے کے بعد تیسری رکعت کے

لئے کھڑا ہوا ہے اور چار رکعت پڑھ کر سلام پھیرا ہے تو چاروں رکعتیں صحیح ہوں گی، اور سب تراویح میں شمار کی جائیں گی اور سہو سجدہ کی بھی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۳)

(۱) ویکبر للنہوض علی صدور قدمیہ بلا اعتماد وقعود، استراحة ولو فعل لا بأس به. قوله بلا اعتماد..... قال شمس الأئمة الحلوانی: الخلاف فی الأفضل حتی لو فعل کما ہو مذہبنا لا بأس به عند الشافعی، ولو فعل کما ہو مذہبہ لا بأس به عندنا کذا فی المحيط ۵۰۶/۱..... أقول: ولا ینافی هذا ما قدمه الشارح فی الواجبات حیث ذکر منها ترک قعود قبل ثانیة و رابعة، لأن ذلك محمول علی القعود الطویل. (الشامیہ: ۵۰۶/۱، کتاب الصلوٰۃ، آداب الصلوٰۃ، ط: سعید)

— ولا یجب السهو الا بترک واجب أو تأخیرہ أو تأخیر رکن، (الہندیہ: ۱۲۶/۱، کتاب الصلوٰۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیہ)

— ولم یبینوا قدر الرکن وعلی قیاس ما تقدم أن یعتبر الرکن مع سننہ وهو مقدر بثلاث تسبیحات. (حاشیة الطحطاوی علی المراقی ص: ۴۷۴، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود السهو، قبیل فصل فی الشک، ط: قدیمی)

(۲) - (۳) وعن أبی بکر الاسکاف: أنه سئل عن رجل قام الی الثالثة فی التراویح ولم یقعد فی الثانية قال ان تذاکر فی القیام ینبغی أن یعود ویقعد ویسلم وان تذاکر بعد ما سجد للثالثة فان أضاف الیہا رکعة أخرى كانت هذه الأربع عن تسلیمة واحدة وان قعد فی الثانية قدر التشهد اختلفوا فیہ فعلى قول العامة یجوز عن تسلیمتین وهو الصحیح. (الہندیہ: ۱۱۸/۱، کتاب الصلوٰۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)

— (البحر الرائق: ۶۷/۲، کتاب الصلوٰۃ، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

— (بدائع الصنائع: ۲۸۹/۱، کتاب الصلوٰۃ، فصل فی مقدار التراویح، فصل فی سننہا، ط: سعید)

تیسری رکعت میں کتنی دیر بیٹھنے سے سجدہ سہو سجدہ لازم آتا ہے
 ”پہلی رکعت میں کتنی دیر بیٹھنے سے سہو سجدہ لازم آتا ہے“ کے عنوان کے تحت
 دیکھیں۔

تیسویں رات میں سورہ عنکبوت اور روم پڑھنا

رمضان المبارک کی تیسویں رات کو تراویح کے بعد خاص طور پر سورہ عنکبوت
 اور سورہ روم [سورہ نمبر: ۲۰، ۲۱] پڑھنا ثابت نہیں ہے، لہذا اگر کسی جگہ پر اس کا رواج ہے
 تو اس کو ترک کرنا ضروری ہے۔ (۱)

تین رکعات پڑھ لیں

☆..... حافظ صاحب یا امام صاحب تراویح کی نماز میں دوسری رکعت پر نہیں
 بیٹھے اور تین رکعت پر قعدہ کر کے سلام پھیر دیا، تو نماز نہیں ہوئی، پڑھی ہوئی نماز کو دوبارہ
 پڑھنا ضروری ہے اور ان تین رکعتوں میں جو قرآن شریف پڑھا گیا ہے اس کو بھی تراویح
 میں دوبارہ پڑھنا ضروری ہے ورنہ ختم نامکمل رہے گا۔

(۱) فتاویٰ عثمانی ۱/۱۱۸، کتاب السنۃ والبدعۃ، عنوان ”رمضان کی ۲۳ تاریخ کو بعد از
 تراویح سورہ عنکبوت اور سورہ روم پڑھنا“ ط: مکتبہ معارف القرآن کراچی۔

وفیہ ایضاً ۱/۳۶۲، کتاب الصلوٰۃ، فصل فی مسائل التراویح عنوان ”۲۳ رات میں سورہ عنکبوت
 اور سورہ روم پڑھنا“ ط: مکتبہ معارف القرآن کراچی۔

— عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من أحدث فی
 أمرنا هذا ما لیس منہ فهو رد. (مشکوٰۃ: ص: ۲۷، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الاول۔

— وفی روایۃ لمسلم من عمل عملاً ای من أتى بشئ من الطاعات أو بشئ من الاعمال الدنیویۃ
 والاخریۃ سواء کان محدثاً أو سابقاً علی الامر لیس علیہ امرنا ای وکان من صفته انه لیس علیہ

اذننا بل اتی به علی حسب هواه فهو رد ای مردود غیر مقبول. (مرقات: ۱/۳۶۶، کتاب

الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ط: رشیدیہ)

— فتح الباری: ۳/۳۱۸، کتاب صلوٰۃ التراویح، ط: قدیمی۔

پہلی دو رکعت اس لئے فاسد ہوں گی کہ قعدہ جو فرض تھا وہ فوت ہو گیا، اور آخری رکعت اس لئے کہ ایک رکعت والی کوئی نماز نہیں ہے۔

☆..... اگر اس صورت میں سہو سجدہ بھی کرے گا تب بھی تینوں رکعتیں فاسد ہو

جائیں گی۔ (۱)

تین رکعت پر سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت اور ملا لی

☆..... امام صاحب عشاء کی تین رکعت پڑھ کر سہواً سلام پھیر کر قبلہ رخ بیٹھے

رہے، مقتدیوں میں تذکرہ ہوا کہ تین رکعت ہوئیں یہ سن کر امام صاحب ”اللہ اکبر“ کہہ کر کھڑے ہو گئے اور چوتھی رکعت پوری کر کے سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دیا تو اگر امام نے تیسری رکعت پر سلام پھیرنے کے بعد کوئی بات چیت نہیں کی تو ان کی نماز ہو گئی، اسی طرح ان مقتدیوں کی نماز بھی ہو گئی جنہوں نے کسی سے بات چیت نہیں کی اور قبلہ رخ سے پھرے نہیں، اور جن مقتدیوں نے بات کی یا قبلہ رخ نہ رہے ان کی نماز نہیں ہوئی، وہ اپنی نماز دوبارہ پڑھیں۔ (۲)

(۱) واذا صلی ثلاثاً بتسلیمة واحدة ان قعد علی رأس الرکعتین یجزیہ عن تسلیمة واحدة وعلیہ قضاء الرکعتین وان لم یقعد علی رأس الثانية ساهیا أو عامداً لا شک أن صلاته باطله قیاساً وهو قول محمد وزفر رحمہما اللہ تعالیٰ..... وفي الخانیة وهو الصحیح. (التاتارخانیة: ۱/۳۸۳، کتاب الصلوة، الفصل الثالث عشر فی التراویح، نوع اخر فیما اذا یصلی ترویحة واحد بتسلیمة واحدة، ط: قدیمی.

— الفتاوی الخانیة علی هامش الہندیہ: ۱/۲۳۹ - ۲۴۰، کتاب الصوم، باب التراویح، فصل فی الشک فی التراویح، ط: رشیدیہ.

— الفتاوی الہندیہ: ۱/۱۱۸، کتاب الصلوة، الفصل التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ. (۲) وان توهم مصلی الظهر أنه أتمها فسلم ثم علم أنه صلی رکعتین أتمها وسجد للسہو..... وحکمہ ان کان فی المسجد ولم یتکلم وجب علیہ أن یأتی بہ وان انصرف عن القبلة؛ لأن سلامہ لم ینخرجه عن الصلوة... الخ (البحر الرائق ۲/۱۱۱، کتاب الصلوة، باب سجود السہو، ط: سعید) الشامیہ: ۲/۹۱، کتاب الصلوة، باب سجود السہو، ط: سعید.

حلبی کبیر، ص: ۲۶۲، کتاب الصلوة، فصل فی سجود السہو، ط: سہیل اکیڈمی.

☆..... اگر امام بھول کر پہلی یا تیسری رکعت میں بیٹھ گیا پیچھے سے کسی مقتدی نے لقمہ دیا یا خود ہی یاد آیا تو امام کو کھڑے ہوتے وقت ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے کھڑا ہونا چاہئے۔ (۱)

تین رکعت پڑھ کر سہو سجدہ کر لیا

امام صاحب چار رکعت والی فرض نماز میں تین رکعت پر بھول سے بیٹھ گئے اس خیال سے کہ چار رکعت پوری ہو گئیں، لیکن ان کو فوراً یقین ہو گیا کہ تین رکعت ہوئی ہیں انہوں نے التحیات کو پورا کر کے سجدہ سہو کیا اور تین ہی رکعت پر سلام پھیر دیا تو نماز نہیں ہوئی، امام اور مقتدی دونوں پر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔

اور اگر اکیلے نماز پڑھنے والے نے بھی چار رکعت والی فرض نماز میں تین رکعت پر سلام پھیر دیا تو نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۲)

(۱) (و) یسن (تکبیر السجود) لما روینا (و) یسن (تکبیر الرفع منه) للمروی، قال تحته: قوله: (لما روینا) من أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبر عند کل خفض و رفع سوی الرفع من الركوع فانه کان یسمع فیہ، وقوله للمروی: هو هذا بعینہ. (حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۶۷، کتاب الصلوٰۃ، باب شروط الصلاة وارکانها، فصل فی بیان سننہا، ط: قدیمی۔

— حلبی کبیر، ص: ۳۸۲، کتاب الصلوٰۃ، سنن الصلوٰۃ، ط: سہیل اکیڈمی۔

— الشامیہ: ۴۷۶/۱، کتاب الصلوٰۃ، سنن الصلوٰۃ، ط: سعید۔

— احسن الفتاویٰ ۳/۴۱، کتاب الصلوٰۃ، باب صفة الصلوٰۃ وما یتعلق بہا، عنوان ”سہو بیٹھ گیا تو اٹھتے وقت دوبارہ تکبیر مسنون ہے یا نہیں؟“ ط: سعید۔

(۲) (سلم مصلی الظهر) مثلاً (علی) رأس (الركعتین توہماً) اتمامہا (أتمہا) أربعاً..... (بخلاف ما لو سلم علی ظن)..... (أنہ مسافر) أو سلم ذاکراً أن علیہ رکنا حیث تبطل لأنه سلام عمد. (الشامیہ: ۹۱/۲ - ۹۲، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود السہو، ط: سعید)

— وأما السلام وهو الخروج من الصلاة فانه مفسد ان كان عمداً. (البحر الرائق: ۸/۲، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید)

— حلبی کبیر، ص: ۳۶۲، کتاب الصلوٰۃ، فصل فی سجود السہو، ط: سہیل اکیڈمی۔

ٹ

ٹیپ ریکارڈ سے آیت سجدہ سن لی

ٹیپ ریکارڈ سے سجدہ کی آیت سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوگا کیونکہ بے شعور اشیاء کی تلاوت معتبر نہیں ہے، نیز یہ کہ ٹیپ آواز کو محفوظ کر لیتا ہے اور جب بجایا جائے گا تو یہ اس تلاوت کا عکس ہوگا جو اس پر کی گئی وہ بذات خود تلاوت نہیں ہوگی۔ (۱)

ٹیپ کاسٹ

”ریکارڈنگ“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۱۶)

(۱) ولا تجب بسماعه من الصدى والطير (قوله الصدى) هو ما يجيبك مثل صوتك في الجبال والصحارى. (الشامية: ۱۰۸/۲، كتاب الصلوة. باب سجود التلاوة، ط: سعید)
 — وان سمعها من الصدى لا تجب عليه. (الهندية: ۱۳۲/۱، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشیدیہ)
 — البحر الرائق: ۱۱۹/۲، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

ث

ثناء کے بغیر قراءت شروع کرنا

پہلی رکعت میں نیت باندھنے کے بعد ثناء پڑھنا سنت ہے، اس لئے تراویح کی نماز میں بھی تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھنا چاہئے، تاہم اگر حافظ صاحب نے تراویح کی نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ثناء پڑھے بغیر سورہ فاتحہ شروع کر دی تو نماز صحیح ہو جائے گی لیکن ثناء نہ پڑھنے کی عادت بنانا بری بات ہے اس لیے ثناء، ”أعوذ بالله..... الخ“ اور ”بسم الله..... الخ“ پڑھ کر سورہ فاتحہ شروع کرے، اور دوسری رکعت کے شروع میں صرف ”بسم الله الرحمن الرحيم“ پڑھ کر سورہ فاتحہ شروع کرے۔ (۱)

(۱) ثم يقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك، اماماً كان أو مقتدياً أو منفرداً..... ثم يتعوذ وصورته أعوذ بالله من الشيطان الرجيم..... ثم يأتي بالتسمية..... (الهندية: ۱/ ۴۳، ۴۴، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية)

— وخامسها الثناء أي قراء ة سبحانك اللهم.. الخ، وسادسها التعوذ وسابعها التسمية. (حلبی کبیر، ص: ۳۸۲، کتاب الصلاة، فصل فی سنن الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی)

— الشامية: ۱/ ۳۹۰، کتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعید.

— (قوله: مستفتحاً) هو حال من الوضع أي يضع قائلاً سبحانك اللهم..... وقد تقدم أنه سنة. (البحر الرائق: ۱/ ۳۰۹، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول فی الصلوة کبر... الخ، ط: سعید)

ج

جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا

”تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۲۳)

جماعت کے ساتھ دعا کرنا

”چار رکعت پر دعا مانگنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۶۹)

جماعت میں عورتوں کی شرکت

”عورتوں کا جماعت میں شرکت کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۹۸)

جہر آخری رکعتوں میں کیا

”عشاء کی آخری رکعتوں میں جہر کیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۹۱)

جہر کی جگہ پر آہستہ قراءت کرے

☆..... اگر امام صاحب نے جہر نماز میں تین آیات کے بقدر آہستہ قراءت

کی، پھر یاد آنے پر جہر کیا (چاہے شروع سے جہر کیا یا جہاں تک آہستہ قراءت کی اس کے بعد جہر کیا) تو سجدہ سہو لازم ہے۔ اس صورت میں اگر سہو سجدہ کیا بہتر، ورنہ نماز میں نقصان آنے کی وجہ سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔

☆..... اور اگر جہر کی جگہ تین آیات سے کم آہستہ قراءت کی تو سہو سجدہ لازم نہیں

ہے۔ اور نماز صحیح ہو جائے گی۔ (۱)

(۱) ولو جهر الامام فيما يخافت أو خافت فيما يجهر قدر ما تجوز به الصلاة يجب سجود السهو عليه وهو أى التقدير بمقدار ما تجوز به الصلاة وهو الأصح والأى وان لم يكن ذلك مقدار ما تجوز به الصلاة فلا تجب عليه سجود السهو. (حلبى كبير، ص: ۴۵۷، كتاب الصلاة، فصل فى سجود السهو، ط: سهيل اكيذمى) — (والجهر فيما يخافت فيه) للامام (وعكسه)..... والأصح تقديره (بقدر ما تجوز به الصلاة فى الفصلين). (الشامية: ۱/۸۱، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد)

— الهندية: ۱/۱۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشيدية.

چ

چار پائی پر سجدہ کرنا

اگر چار پائی (پلنگ) سخت ہو، اور اس پر پیشانی دھسنے نہیں، اور پلنگ پاک ہے، یا ناپاک ہے، لیکن اس پر پاک کپڑا بھی بچھا ہوا ہو، تو اس پلنگ پر سجدہ تلاوت ادا ہو سکتا ہے۔ (۱)

چار رکعات تراویح پڑھ کر سہو سجدہ نہیں کیا

”دوسری رکعت میں بھول کر کھڑا ہو گیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۰۱)

چار رکعات تراویح کے بعد پڑھے گئے قرآن شریف کا خلاصہ بیان کرنا

آج کل لوگوں نے قرآن مجید کی تعلیمات مسلمانوں میں عام کرنے کی غرض سے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ رمضان المبارک میں ہر چار رکعات تراویح کے بعد پڑھے گئے قرآن شریف کا خلاصہ بیان کرتے ہیں، اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر یہ ترویج کی مقدار وقت تک کرتے ہیں تو جائز ہے۔ بشرطیکہ جماعت میں لوگ کم ہو جانے کا سبب نہ ہو، اور نمازی حضرات اس کو استراحت تصور کرتے ہوں۔ اس سے زائد ہو تو ترک کر دینا ضروری ہے۔ کیوں کہ یہ کتب فقہ میں منقول نہیں ہے۔ نیز یہ سلف صالحین سے ثابت نہیں۔ اور اس سے

(۱)..... وبشرط طهارة المكان، وأن يجد حجم الأرض، قال في الرد: (قوله وأن يجد حجم الأرض) تفسيره أن الساجد لو بالغ لا يتسفل رأسه أبلغ من ذلك فصح على طنفسة وحصير وحنطة وشعير وسرير وعجلة ان كانت على الأرض لا على ظهر حيوان كبساط مشدود بين أشجار ولا على أرز أو ذرة الا في جوالق أو ثلج ان لم يلبده و كان يغيب فيه وجهه ولا يجد حجمه أو حشيش الا ان وجد حجمه، ومن هنا يعلم الجواز على الطراحة القطن فان وجد الحجم جاز والا فلا. (الشاميه: ۱/ ۵۰۰، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، مطلب اطالة الركوع للجائى، ط: سعيد) — والأصل كما أنه يجوز السجود على الأرض يجوز على ما هو بمعنى الأرض مما تجد جبهته حجمه وتستقر عليه. (البحر الرائق: ۱/ ۳۱۹، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل واذا أراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد) — ولو سجد على الحشيش أو التبن أو على البطن..... ان استقرت جبهته وأنفه ووجد حجمه..... يجوز. (الهندية: ۱/ ۷۰، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول في فرائض الصلاة، ط: رشيديه)

ترویجہ کی روح ختم ہو جاتی ہے۔ اور تراویح کے مقصد کے خلاف ہے۔ تراویح کا مقصد نماز اور تلاوت ہے۔ اور ہر چار رکعات کے بعد درمیانی وقفہ راحت، تجدید نشاط اور تازہ دم ہونے کے لیے ہے، خود وقفہ مقصد نہیں۔ اور دیر تک بیان کرنا مزید تکان کا باعث ہوتا ہے۔ اور تراویح کا جو اصل مقصد نماز اور تلاوت ہے وہ باقی نہیں رہتا۔ بلکہ اصل مقصد بیان ہو جاتا ہے۔ اور ترویجہ راحت کے لیے نہیں رہتا، بلکہ تکان میں اضافہ کا باعث ہو جاتا ہے۔ (۱)

چار رکعت پر دعا مانگنا

تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد حافظ اور مقتدیوں کا مل کر بلند آواز سے دعا کرنے کا جو رواج ہے یہ سنت کے مطابق نہیں ہے، اس کو ترک کرنا چاہیے۔ البتہ جو کچھ پڑھیں آہستہ پڑھیں، تاکہ دوسرے لوگوں کو حرج نہ ہو۔

اس دوران قرآن مجید کی تلاوت کریں، تسبیح پڑھیں، کلمہ پڑھیں، درود شریف

(۱) ويستحب الجلوس بين الترويحتين قدر ترويحة، وكذا بين الخامسة والوتر كذا في "الكافي"، ولو علم أن الجلوس بين الخامسة والوتر يثقل على القوم لا يجلس هكذا في "السراجية". ثم هم مخيرون في حالة الجلوس ان شاؤا سبحوا، وان شاؤا قعدوا ساكتين، وأهل مكة يطوفون أسبوعاً، ويصلون ركعتين، وأهل المدينة يصلون أربع ركعات فرادى، كذا في "التبيين". (هندية: ۱/۱۱۵، كتاب الصلوة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: رشيدية)

— وقد قالوا: انهم مخيرون في حالة الجلوس: ان شاؤا سبحوا، وان شاؤا قرؤا القرآن، وان شاؤا صلوا أربع ركعات فرادى، وان شاؤا قعدوا ساكتين... الخ. (البحر الرائق: ۲/۲۹، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

— بدائع الصنائع: ۱/۲۹۰، كتاب الصلوة، فصل في سنن التراويح، ط: سعيد.

— عن أنس رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "يسروا ولا تعسروا، وبشروا ولا تنفروا"..... وعن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يتخولنا بالموعظة في الأيام كراهة البسامة علينا. (صحيح البخاري: ۱/۳۰، كتاب العلم، باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يتخولهم بالموعظة والعلم كي لا ينفروا، ط: الطاف اينڈ سنز كراچی)

پڑھیں، نفل نماز پڑھیں یا خاموش رہیں سب جائز ہے۔ (۱)

چار رکعت تراویح پڑھ لی

اگر امام تراویح کی نماز میں دوسری رکعت کے بعد تیسری رکعت کے لیے بھی کھڑا ہو گیا، اور چار رکعت پوری کر لیں، لیکن دو رکعت پر قعدہ نہیں کیا تھا، تو ایسی صورت میں آخری دو رکعت ہو جائیں گی، اور شروع کی دو رکعت دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ اور اس میں جو قرآن پڑھا گیا ہے اس کو تراویح میں دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔ (۲)

اور اگر دو رکعت پر قعدہ کیا تھا تو چاروں رکعت صحیح ہو جائیں گی۔ دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۳)

(۱) ومنها أن الامام كلما صلى ترويحة قعد بين الترويحتين قدر ترويحة، يسبح ويهليل، ويكبر، ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم، ويدعو. (بدائع الصنائع: ۱/۲۹۰، كتاب الصلوة، فصل في سنن التراويح، ط: سعيد) — ويخيرون بين تسبيح، وقراءة، وسكوت، وصلوة. (شامی: ۲/۴۶، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلوة التراويح، ط: سعيد)

— البحر الرائق: ۲/۶۹، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

— ہندیہ: ۱/۱۱۵، كتاب الصلوة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: رشیدیہ.

(۲، ۳) اذا صلى الامام أربع ركعات بتسليمة واحدة ولم يقعد في الثانية في القياس تفسد صلاته..... وفي الاستحسان وهو أظهر الروايتين عن أبي حنيفة وأبي يوسف رحمهما الله تعالى لا تفسد، واذا لم تفسد اختلفوا في قول أبي حنيفة وأبي يوسف رحمهما الله تعالى أنها تنوب عن تسليمة أو تسليمتين..... وقال الفقيه أبو جعفر والشيخ الامام أبو بكر محمد بن الفضل رحمهما الله تعالى في التراويح تنوب الاربع عن تسليمة واحدة وهو الصحيح لأن القعدة على رأس الثانية فرض في التطوع فاذا تركها كان ينبغى أن تفسد صلاته أصلاً كما هو وجه القياس وانما جاز استحساناً، فاخذنا بالقياس وقلنا بفساد الشفع الأول وأخذنا بالاستحسان في حق بقاء التحريم، واذا بقيت التحريمه صح شروعه في الشفع الثاني وقد أتمها بالقعدة فجاز عن تسليمة واحدة. (فتاوى قاضى خان على هامش الهندية: ۱/۲۳۹، ۲۴۰، كتاب الصوم، باب التراويح، فصل في السهو، ط: رشیدیہ.)

— المحيط البرهانی: ۲/۱۳، كتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر في التراويح والوتر، ط: رشیدیہ.

— واذا فسد الشفع وقد قرأ فيه، لا يعتد بما قرأ فيه، ويعيد القراءة..... وعن أبي بكر الاسكاف: أنه سئل عن رجل قام الى الثالثة في التراويح، ولم يقعد في الثانية قال..... فان أضاف اليها ركعة أخرى، كانت هذه الأربع عن تسليمة واحدة، وان قعد في الثانية قدر التشهد، اختلفوا فيه، فعلى قول العامة يجوز عن تسليمتين، وهو الصحيح، هكذا في "فتاوى قاضى خان"

چند حفاظ کامل کر تراویح پڑھانا

ایک یا دو حافظوں کامل کر تراویح پڑھانا افضل ہے۔ اگر ایسے جید اور باہمت حافظ نہ ہوں اور متعدد حفاظ مل کر تراویح پڑھائیں تو یہ بھی درست ہے، تراویح ہو جاتی ہے۔ (۱)

چودہ سجدے ایک ساتھ کرے

☆..... نماز سے باہر پورے قرآن کریم کو ختم کرنے کے بعد آخر میں چودہ سجدے ایک ساتھ کرنا جائز ہے۔ البتہ سجدہ کی آیت تلاوت کرتے ہی اسی وقت سجدہ کرنا سب سے بہتر ہے۔ سجدہ کی آیت تلاوت کرتے ہی اللہ کی جانب سے سجدہ کرنے کا حکم آیا اور فوراً سجدہ کر کے اس پر عمل کر لیا۔

☆..... اگر کسی نے سجدہ کی آیت نماز میں تلاوت کی تو فوراً اسی وقت سجدہ

= (ہندیہ: ۱۱۸/۱، کتاب الصلوٰۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)
 — فلو صلى الامام اربعاً بتسليمة ولم يقعد في الثانية، فأظهر الروایتين..... عدم الفساد، ثم اختلفوا هل تنوب عن تسليمة، أو تسليمتين..... قال أبو جعفر، وابن الفضل تنوب عن واحدة، وهو الصحيح..... ولو قعد على رأس الركعتين، فالصحيح أنه يجوز عن تسليمتين.
 (البحر الرائق: ۶۷/۲، کتاب الصلوٰۃ، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)
 — بدائع: ۲۸۹/۱، کتاب الصلوٰۃ، فصل فی سنن التراویح، ط: سعید.
 — المبسوط للسرخسی: ۱۳۷/۲، کتاب التراویح، الفصل الثامن: الأداء المسنون.. الخ، ط: ادارة القرآن.

(۱) الأفضل أن يصلي التراویح بامام واحد، فان صلوا بامامين، فالمستحب أن يكون انصراف كل واحد على كمال الترويحة. (ہندیہ: ۱۱۶/۱، کتاب الصلوٰۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)
 — وفي الخلاصة اذا صلى الترويحة الواحدة امامان كل امام ركعتين اختلف المشائخ، والصحيح أنه لا يستحب ولكن كل ترويحة يؤدّيها امام واحد..... (البحر الرائق: ۶۸/۲، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)
 — ومنها أن يصلي كل ترويحة امام واحد وعليه عمل أهل الحرمين عمل السلف، ولا يصلي الترويحة الواحدة امامان لأنه خلاف عمل السلف، ويكون تبديل الامام بمنزلة الانتظار بين الترويحتين، وانه غير مستحب. (بدائع الصنائع: ۲۸۹/۱، کتاب الصلاة، فصل فی سنن التراویح، ط: سعید)

کرے، اس میں تاخیر کی گنجائش نہیں۔ (۱)

چھت پر تراویح ادا کرنا

☆..... گرمی کی وجہ سے مسجد کے اندرونی حصے یا مسجد کے صحن کو چھوڑ کر چھت پر

عشاء اور تراویح وغیرہ کی جماعت کرنا مکروہ ہے۔

ہاں جن لوگوں کو مسجد کے اندر اور صحن میں جگہ نہ ملے، اگر وہ چھت پر جا کر نماز

پڑھیں تو بلا کراہت جائز ہے، کیوں کہ یہ مجبوری ہے۔ (۲)

☆..... کعبہ شریف کے اوپر نماز پڑھنا بے ادبی اور بے حرمتی کی وجہ سے مکروہ

ہے۔ ہاں اگر تعمیر اور مرمت کی وجہ سے چڑھنا ہو تو مکروہ نہیں ہے۔ اسی طرح کوئی بھی مسجد

(۱) وفي "الغياثية": وأداؤها ليس على الفور حتى لو أداها في أي وقت كان يكون مؤدياً، لا قاضياً، كذا في "التاتارخانية". هذا في غير الصلاة أما الصلوة إذا أخرها حتى طالت القراءة تصير قضاءً، ويأثم، هكذا في "البحر الرائق". (هندية: ۱۳۵/۱، كتاب الصلوة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيدية)

— ثم هي واجبة على التراخي ان لم تكن صلاتية، لأن دلائل الوجوب مطلقة عن تعيين.....
وأما المتلوة في الصلوة فإنها تجب على سبيل التضييق. (البحر الرائق: ۱۱۹/۲، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

— (وهي على التراخي) على المختار، ويكره تأخيرها تنزيهاً، ويكفيه أن يسجد عدد ما عليه بلا تعيين، ويكون مؤدياً..... (ان لم تكن صلاتية) فعلى الفور، لصيرورتها جزءاً منها، قال في الرد: (قوله فعلى الفور) جواب شرط مقدر، تقديره: فان كانت صلوية فعلى الفور. (شامى: ۱۰۹/۲، كتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد)

— بدائع: ۱۹۱/۱، كتاب الصلوة، فصل في بيان وقت أداء السجدة، ط: سعيد.

(۲) ثم رأيت "القهستاني" نقل عن المفيد كراهة الصعود على سطح المسجد اه. ويلزمه كراهة الصلوة أيضاً فلي تأمل. (شامى: ۶۵۶/۱، كتاب الصلوة، مطلب في أحكام المسجد، ط: سعيد)

— ولو صلى على رفوف المسجد: ان وجد في صحنه مكانا كره كقيامه في صف خلف صف فيه فرجة. (شامى: ۵۷۰/۱، كتاب الصلوة، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الأول، ط: سعيد)

— هندية: ۳۲۲/۵، كتاب الكراهية، الباب الخامس في آداب المسجد، ط: رشيدية.

ہو بلا ضرورت اس کی چھت پر چڑھنا مکروہ ہے۔ (۱)

☆..... گرمی کی شدت کی وجہ سے چھت پر جماعت نہ کریں، ہاں اگر مسجد کے

اندر اور صحن میں جگہ خالی نہیں ہے تو مجبوری کی وجہ سے چھت پر چڑھنا مکروہ نہیں ہوگا۔ (۲)

☆..... گرمی کی شدت ضرورت اور مجبوری میں داخل نہیں ہے، کیوں کہ اس

سے مشقت میں اضافہ ہوتا ہے، اور مشقت میں اضافہ ہونے سے اجر و ثواب میں بھی

اضافہ ہوتا ہے، (۳) اس کو مجبوری کہنا درست نہیں۔

☆..... گرمی میں مسجد کے صحن میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج

نہیں ہے۔ اگر کسی جگہ پر صحن مسجد میں داخل نہ ہو تو اگر مسجد بنانے والا زندہ ہے تو وہ، ورنہ

کمیٹی اور انتظامیہ کے لوگ مسجد میں داخل کرنے کی نیت کر لیں، تو صحن بھی مسجد میں داخل

(۱) أما الوطاء فوقه بالقدم فغير مكروه الا في الكعبة لغير عذر؛ لقولهم بکراهة الصلاة فوقها.

(شامی ۱/۲۵۶، کتاب الصلوٰۃ، مطلب فی احکام المسجد، ط: سعید)

— وتكره الصلوة على سطح الكعبة؛ لما فيه من ترك التعظيم. (ہندیہ: ۱/۱۰۸، کتاب

الصلوة، الباب السابع، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلوٰۃ وما لا یکرہ فیها، ط: رشیدیہ)

— مجمع الأنهر: ۱/۲۸۲، کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ داخل الكعبة، ط: المكتبة الغفاریة.

— الصعود على سطح كل مسجد مكروه. (ہندیہ: ۵/۳۲۲، کتاب الكراهیة، الباب الخامس

فی آداب المسجد، ط: رشیدیہ)

(۲) ولو صلى على رفوف المسجد ان وجد في صحنه مكانا كره. (شامی: ۱/۵۷۰، کتاب

الصلوة، باب الامامة، مطلب فی الكلام على الصف الأول، ط: سعید)

— الصعود على سطح كل مسجد مكروه، ولهذا اذا اشتد الحر يكره أن يصلوا بالجماعة فوقه

الا اذا ضاق المسجد فحينئذ لا يكره الصعود على سطحه؛ للضرورة كذا في "الغرائب". (الفتاویٰ

الہندیہ: ۵/۳۲۲، کتاب الكراهیة، الباب الخامس فی آداب المسجد، ط: رشیدیہ)

(۳) ويكره الصلاة فوق الكعبة وكذا الصعود على سطح المسجد الا لحاجة اصلاح ونحوه وكذا الصعود

على كل مسجد مكروه ولهذا اذا اشتد الحر فيكره أن يصلوا الجماعة فوق السطح الا اذا ضاق المسجد

فح لا يكره الصعود على سطحه للضرورة وأما شدة الحر فلأنها لا توجب الضرورة، وانما يحصل به زيادة

المشقة وبها يزداد الأجر كله من المحيط وغيره. (نصاب الاحتساب، ص: ۳۲، الباب رقم: ۱۵، قلمی،

بحوالہ: فتاویٰ رحیمیہ: ۵/۱۳۷، کتاب الصلاة، مکروہات الصلاة، ط: دار الاشاعت.

ہو جائے گا، اور اس پر مسجد کے تمام احکام جاری ہوں گے۔ (۱)

چھوٹا سامع

اگر سامع چھوٹا ہے بالغ نہیں ہے تو اس کو تراویح کی نماز میں امام کی غلطی بتانے کے لیے اگلی صف میں کھڑا کرنا، یا کھڑا ہونا جائز ہے۔ البتہ نابالغ سامع، امام موجود نہ ہونے کی صورت میں امام نہیں بن سکتا۔ (۲)

چھوٹی ہوئی آیتوں کو اگلے دن پڑھنا

بعض دفعہ تراویح کی نماز میں حافظ صاحب سے بعض آیتیں غلطی سے یا مشابہ لگنے سے چھوٹ جاتی ہیں، یاد آنے پر اسی دن دوسری رکعتوں میں یا بعد میں دوسرے تیسرے دن تراویح کی نماز میں پڑھ لیتا ہے، تو یہ درست ہے۔ ختم پورا ہو جائے گا، اور

(۱) ویزول ملکہ عن المسجد والمصلی بالفعل وبقوله جعلته مسجدًا عند الثانی (قوله: بالفعل) ای بالصلاة فيه، ففي شرح الملتقى: انه يصير مسجدًا بلا خلاف، ثم قال عند قول الملتقى؛ وعند أبي يوسف رحمه الله تعالى يزول بمجرد القول..... (الدر مع الرد: ۳/۳۵۵، ۳۵۶، کتاب الوقف، ط: سعید) — الہندیة: ۲/۴۵۳، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد، وما يتعلق به، ط: رشیدیہ۔ — تبیین الحقائق: ۳/۲۷۰، ۲۷۱، کتاب الوقف، ط: سعید۔

(۲) وان فتح علی امامہ لم تفسد..... وفتح المراهق كالبالغ. (ہندیة: ۱/۹۹، کتاب الصلوٰۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلوٰۃ... الخ، الفصل الأول فیما یفسدها، ط: رشیدیہ) — اذا فتح علی امامہ یجوز مطلقاً..... وفتح المراهق كالبالغ. (البحر الرائق: ۲/۶، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا، ط: سعید) — ولا یصح اقتداء رجل بامرأة وخنثی وصبی مطلقاً ولو فی جنازة..... (الدر المختار مع الرد: ۱/۵۷۶، ۵۷۷، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامة، ط: سعید)

— وشروط صحة الامامة للرجال الأصحاء ستة أشياء الاسلام..... والبلوغ لأن صلاة الصبی نفل ونفله لا یلزمه..... (قوله: والبلوغ) فلا یصح اقتداء بالغ بصبی مطلقاً سواء كان فی فرض لأن صلاة الصبی ولو نوى الفرض نفل، أو فی نفل لأن نفله لا یلزمه ای، ونفل المقتدی لازم مضمون علیه فیلزم بناء القوى علی الضعیف. (مراقی الفلاح مع حاشیته للطحطاوی: ص: ۲۸۷، ۲۸۸، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامة، ط: قدیمی)

ثواب بھی پورے ختم کامل جائے گا۔ (۱)

چھوٹی ہوئی آیتوں کو دوبارہ پڑھنا

اگر تراویح کی نماز میں قرآن مجید کا ختم کرتے ہوئے درمیان سے دو تین آیتیں چھوٹ گئیں یا زبردستی پیش چھوٹ گیا ہے۔ اگر اس غلطی کی وجہ سے نماز فاسد ہوگئی ہے تو ان دو رکعتوں کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، اور ان دو رکعتوں میں جتنے قرآن کی تلاوت کی گئی ہے وہ بھی دوبارہ پڑھے۔ اور اگر ایسی غلطی ہے کہ اس کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوئی تو ان دو رکعتوں کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ قرآن مجید کا ختم مکمل ہونے کے لیے باقی رکعتوں میں ان آیتوں کا اعادہ کر لے کافی ہو جائے گا۔ (۲)

چھوٹی ہوئی تراویح کب پڑھیں؟

”بقیہ تراویح کب پڑھیں؟“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۰۵)

(۱) واذا غلط فی القراءة فی التراویح، فترک سورة، أو آية، وقرأ ما بعدها فالمستحب له أن یقرأ المتروکة ثم المقروءة لیكون علی الترتیب. (ہندیہ: ۱/۱۱۸، کتاب الصلوٰۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)

— فتاویٰ قاضی خان علی ہامش الہندیہ: ۱/۲۳۸، کتاب الصوم، باب التراویح، فصل فی مقدار القراءة فی التراویح، ط: رشیدیہ.

— واذا قرأ بالختم، فغلط، فترک سورة، أو آية، وقرأ ما بعدها، فالمستحب له أن یقرأ المتروک ثم المقروء؛ لیكون علی الترتیب. (حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۳۷، کتاب الصلوٰۃ، فصل فی صلاة التراویح، ط: نور محمد)

(۲) واذا فسد الشفع، وقد قرأ فیہ لا یعتد بما قرأ فیہ، ویعيد القراءة لیحصل له الختم فی الصلاة الجائزۃ. (ہندیہ: ۱/۱۱۸، کتاب الصلوٰۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)

— واذا فسد الشفع من التراویح، وقد قرأ فیہ، هل یعتد بما قرأ، قال بعضهم لا یعتد؛ لیحصل الختم فی الصلوات الجائزۃ. (فتاویٰ قاضی خان علی ہامش الہندیہ، کتاب الصلوٰۃ، باب التراویح، فصل فی مقدار القراءة فی التراویح، ط: رشیدیہ)

— الجوهرۃ النیرۃ: ۱/۱۲۶، کتاب الصلوٰۃ، باب قیام شهر رمضان، ط: میر محمد.

— وانظر: ایضاً، الحاشیة السابقة.

حافظات کے لیے تراویح کی جماعت کرانے کا حکم

رمضان المبارک کا مہینہ تلاوت کا مہینہ ہے، خاص طور پر حافظ اور حافظات کے لیے تلاوت کرنا بہت ہی زیادہ ضروری ہے، تاکہ قرآن مجید یاد رہے۔ اس مصلحت کی بنا پر حافظات کے لیے گھروں میں تراویح کی جماعت کرانے کی گنجائش ہوگی۔ جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (۱) اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا (۲) کی امامت کرانا ثابت ہے۔ البتہ اگر عورتوں کے اس اجتماع سے دینی دنیوی اعتبار سے فتنہ فساد برپا ہونے کا اندیشہ ہو تو جماعت کو ترک کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

حافظ تراویح اور وتر پڑھائے اور امام صرف فرض پڑھائے

”امام صرف فرض پڑھائے، اور حافظ تراویح اور وتر پڑھائے“ عنوان کے تحت

دیکھیں۔

- (۱) حدثنا علی بن ہاشم..... عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ أنها كانت تؤم النساء: تقوم معهن فی الصف. (المصنف لابن أبی شیبہ: ۵۶۹/۳، کتاب الصلوٰۃ، المرأة تؤم النساء، ط: ادارة القرآن) — عن أبیه عن أبی حنیفۃ..... عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ أنها كانت تؤم النساء فی رمضان تطوعاً، وتقوم فی وسط الصف. (کتاب الآثار لأبى یوسف، ص: ۴۱، رقم الحدیث ۲۱۲، کتاب الصلوٰۃ، امامة المرأة... الخ، ط: المكتبة الأثرية)
- (۲) حدثنا سفیان بن عیینة..... عن حجيرة قالت: امتنا ام سلمة قائمة وسط النساء. (المصنف لابن أبی شیبہ: ۵۶۹/۳، کتاب الصلوٰۃ، المرأة تؤم النساء، ط: ادارة القرآن)
- (۳) ويكره امامة المرأة للنساء فی الصلوات كلها من الفرائض والنوافل الا فی صلوة الجنائز، هكذا فی ”النهاية“. (هنديّة: ۸۵/۱، کتاب الصلوٰۃ، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث فی بیان من يصلح اماماً لغيره، ط: رشیدیہ)
- (و) يكره تحريماً (جماعة النساء) ولو فی التراویح فی غير صلاة الجنائز. (شامی: ۵۶۵/۱، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامة، ط: سعید)
- البحر الرائق: ۳۵۱/۱، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامة، ط: سعید.
- مجمع الأنهر: ۱۶۳/۱، کتاب الصلوٰۃ، فصل: الجماعة... الخ، ط: المكتبة الغفارية.

حافظ کا ایک آیت کو بار بار پڑھنا

”ایک آیت کو بار بار پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۹۳)

حافظ کا تراویح میں قرآن سنانا

تراویح کی نماز میں قرآن شریف سنانا سنت اور سننا مستحب ہے۔ (۱) ریاء و نمود کے خوف اور عجب کے ڈر کی وجہ سے قرآن سنانے سے باز رہنا صحیح نہیں ہے۔ جہاں تک ممکن ہو اخلاص کے ساتھ، صرف اللہ کی رضا کے لیے معاوضہ کے بغیر سنائے۔ (۲) یہ بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔ اور اسی میں فضیلت ہے۔ باقی اگر کسی عذر سے تراویح میں کسی حافظ نے قرآن شریف نہیں سنایا اور ویسے تلاوت کرتا رہا تو آخرت میں پکڑ نہیں ہوگی۔ لیکن سنانے کے ثواب سے محروم ہوگا۔

حافظ کا تقرر تراویح کے لیے

”تراویح کے لیے حافظ کا تقرر“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۳۰)

(۱) السنة فی التراویح انما هو الختم مرة، فلا یترک لکسل القوم کذا فی ”الکافی“..... والختم مرتین فضیلة والختم ثلاث مرات افضل. (ہندیہ: ۱۱۷/۱، کتاب الصلوٰۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)

— والجمهور علی أن السنة الختم مرة... الخ. (البحر الرائق: ۲/۶۸، کتاب الصلوٰۃ، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

— شامی: ۲/۳۶، کتاب الصلوٰۃ، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعید.

(۲) الأصل أن کل طاعة یختص بها المسلم لایجوز الاستنجار علیها عندنا، لقوله علیہ الصلوٰۃ والسلام ”اقروا القرآن، ولا تأکلوا به“..... أن المفتی به لیس هو جواز الاستنجار علی کل طاعة، بل علی ما ذکره فقط مما فیہ ضرورة ظاهرة تبیح الخروج عن أصل المذهب من طر و المنع. (شامی: ۱/۷۶، کتاب الاجارة، باب الاجارة الفاسده، مطلب فی الاستنجار علی الطاعات، ط: امدادیہ)

— ویکره للرجال أن یتاجروا رجلا یؤمهم فی بیتهم؛ لأن استنجار الامام فاسد. (ہندیہ: ۱/۱۱۶، کتاب الصلوٰۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)

— فتاوی قاضی خان علی ہامش الہندیہ: ۱/۲۳۳، کتاب الصلوٰۃ، باب التراویح، ط: رشیدیہ.

حافظ کا سامع کے بتلانے تک خاموش رہنا

”سامع کے بتلانے تک خاموش رہنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۱۸)

حافظ کو تنگ کرنا

”تنگ کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۵۶)

حافظ کے برابر میں سامع کو کھڑا کرنا

”سامع کو حافظ کے برابر میں کھڑا کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۱۷)

حرامی کی امامت

”طوائف کے لڑکے کی امامت“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۸۹)

حروف کی ادائیگی پر قادر نہیں

بعض حُفاظ کی زبان سے بعض حروف اپنے مخرج سے ادا نہیں ہوتے۔ مثلاً: ”سین“ کی جگہ ”شین“، اور ”جیم“ کی جگہ پر ”ز“ یا ”ذ“ یا برعکس ادا ہوتے ہیں۔ کوشش کے باوجود مخرج سے ادا کرنے پر قادر نہیں ہوتے، تو ایسے حافظ کے پیچھے صرف تراویح کی نماز پڑھنے کی گنجائش تو ہو جائے گی، لیکن فرض اور وتر کی نماز پڑھنا درست نہیں ہوگا۔ (۱)

(۱) ولا غیر الألتغ به ای بالألتغ علی الأصح كما فی البحر. (وفی الرد: ای خلافاً لما فی الخلاصة عن الفضلی من أنها جائزة، لأن ما یقولہ صار لغة له، ومثله فی التاتر خانیة وفی الظهیرة و امامة الألتغ لغيره تجوز، وقیل لا، ونحوه فی الخانیة عن الفضلی. وظاهرهم اعتمادهم الصحة، وكذا اعتمادها صاحب الحلیة، قال لما أطلقه غیر واحد من المشایخ من أنه ینبغی له أن لا یؤم غیره، ولما فی خزانه الأکمل: وتكره امامة الفأفاء، ولكن الأحوط عدم الصحة كما مشی علیه المصنف ونظمه فی منظومته تحفة الأقران، وأفتی به الخیر الرملى وقال فی فتاواه: الراجح المفتی به عدم صحة الامامة الألتغ لغيره ممن لیس به لغة وأجاب عنه بأبیات، منها قوله:

تجوز عند البعض من أكابر
لما لغيره من الصواب

امامة الألتغ المغایر
وقد أباه أكثر الأصحاب

وقال أيضا:

فاسدة فی الراجح الصحیح

امامة الألتغ للصحیح

اگر ہر حرف کو اس کے مخرج سے ادا کرنے والا حافظ مل جائے تو اس کو ترجیح دی جائے۔ (۱)

حیض کی حالت میں آیت سجدہ سننے کا حکم

حیض یا نفاس کی حالت میں آیت سجدہ سننے سے سجدہ تلاوت واجب نہیں

ہوتا۔ (۲)

= (الدر مع الرد: ۱/۵۸۱، ۵۸۲، کتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب فی الأئغ، ط: سعید)
— امامت ائغ کی غیر ائغ کے لیے مختلف فیہ ہے، کمافی الحاشیة الثامیة، پس احقر کے نزدیک فرائض دو تریں عدم جواز کا حکم احوط ہے اور تراویح میں جواز کا حکم اوسع ہے۔ (امداد الفتاوی: ۱/۲۵۳، کتاب الصلاة، باب الامامة والجماعة، حکم امامت ائغ، ط: دارالعلوم۔

(۱) وحرر الحلبي وابن الشحنة أنه بعد بذل جهده دائماً حتماً كالأمي، فلا يؤم الامثله، ولا تصح صلاته اذا أمكنه الاقتداء بمن يحسنه أو ترك جهده أو وجد قدر الفرض مما لا لئغ فيه هذا هو الصحيح المختار في حكم الأئغ. (الدر المختار مع الرد: ۱/۵۸۲، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید).

— الهندية: ۱/۸۶، کتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماماً لغيره، ط: رشيديه.

— البحر الرائق: ۱/۳۶۷، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید.

— لا ينبغي للقوم أن يقدموا في التراويح الخوشخوان ولكن يقدموا الدرستخوان فان الامام اذا قرأ بصوت حسن يشغله عن الخشوع والتدبر والتفكر..... (الهندية: ۱/۱۱۶، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: رشيديه)

(۲) والأصل في وجوب السجدة أن كل من كان من أهل وجوب الصلوة اما اداء، أو قضاء كان أهلاً لوجوب سجدة التلاوة، ومن لا فلا، كذا في "الخلاصة" حتى لو كان التالي كافراً..... أو حائضاً أو نفساء..... لم يلزمهم، وكذا السامع كذا في "الزاهدي" (هندية: ۱/۱۳۲، کتاب الصلوة، الباب الثالث عشر، في سجود التلاوة، ط: رشيديه)

— حتى لا تجب على كافر وصبي ومجنون وحائض ونفساء، قرؤا، أو سمعوا. (البحر الرائق: ۲/۱۱۹، کتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— شامی: ۲/۱۰۷، کتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

خ

خاموش ہو کر سوچنا

”سوچنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۷۰)

ختم ایک سے زیادہ پڑھنا

☆..... تراویح میں ایک مرتبہ قرآن مجید کا ختم کرنا سنت ہے۔ دوسری مرتبہ

فضیلت ہے، اور تین مرتبہ افضل ہے۔ (۱)

☆..... اگر ایک حافظ ایک مسجد میں تراویح میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنے

کے بعد دوسری مسجد میں دوسرا ختم کرے تو یہ درست ہے۔ اور دوسری مسجد والوں کو تراویح

میں سنت ختم کرنے کا ثواب ملے گا۔ اسی طرح تیسری اور چوتھی مرتبہ ختم کرنے کا بھی حکم

ہے۔ (۲)

ختم پر دوسری آیتوں کا پڑھنا

تراویح میں قرآن مجید ختم کرنے کے بعد ”آلَم“ سے شروع کر کے

(۱) السنة فی التراویح انما هو الختم مرة، فلا یتروک لکسل القوم، کذا فی الکافی..... والختم

مرتين فضيلة والختم ثلاث مرات أفضل، (الهندية: ۱/۱۱۷، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی

النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)

— شامی: ۲/۲۶، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعید.

— البحر الرائق: ۲/۶۸، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید.

(۲) ینبغی للامام وغیره اذا صلی التراویح وعاد الی منزله وهو یقرأ القرآن أن یصلی عشرين

رکعة، یقرأ فی کل رکعة عشر آیات احرازاً للفضيلة وهي الختم مرتين. قال قاضی خان: والزهاد

وأهل الاجتهاد كانوا یختمون فی کل عشر لیل. (الحلبی الكبير، ص: ۳۰۷، کتاب الصلاة، فصل

فی النوافل، التراویح، ط: سهیل اکیڈمی لاہور)

— ولو عجل الختم له أن یفتح من أول القرآن فی بقية الشهر. (الخانية علی هامش

الهندية: ۱/۲۳۸، کتاب الصوم، فصل فی مقدار القراءة فی التراویح، ط: رشیدیہ)

”مفلحون“ تک پڑھنا مستحب ہے۔ (۱) اس کے علاوہ دیگر آیات کا اس وقت پڑھنا منقول نہیں۔ اس لیے اس وقت دیگر آیات نہ پڑھیں۔

مثلاً: بعض لوگ بیسویں رکعت میں ”آلم“ سے ”مفلحون“ تک پڑھ کر اسی رکعت میں یہ آیات پڑھتے ہیں: ﴿ان رحمة الله قريب من المحسنين﴾ اور ﴿دعواهم فيها سبحنك اللهم وتحيتهم فيها سلم﴾ پڑھ کر رکوع کرتے ہیں۔ یہ طریقہ منقول نہیں۔ اس لیے ترک کرنا ضروری ہے۔ (۲)

ختم چند جگہ پر کرنا

بعض حافظ پانچ سات روز میں ایک مسجد میں قرآن شریف تراویح میں ختم

(۱) حدثنا معاذ بن المثنى، ثنا ابراهيم ابن ابي سويد الذارع ثنا صالح عن قتادة عن زرارة بن اوفى عن ابن عباس قال: سأل رجل النبي صلى الله عليه وسلم: فقال: أى الكلام أحب الى الله؟ قال: ”الحال المرتحل“ قال يا رسول الله ما الحال المرتحل؟ قال: صاحب القرآن يضرب فى اوله حتى يبلغ آخره، وفى آخره حتى يبلغ أوله. (المعجم الكبير للطبرانى: ۱۲/۱۶۸، رقم الحديث: ۱۲۷۸۳، أحاديث عبد الله بن عباس، زرارة بن اوفى عن ابن عباس، ط: مكتبة العلوم والحكم، بغداد) — من يختم القرآن فى الصلاة، اذا فرغ من المعوذتين فى الركعة الأولى يركع ثم يقرأ فى الثانية بالفاتحة وشيئى من سورة البقرة. (شامى: ۱/۵۳۷، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، فروع فى القراءة خارج الصلوة، ط: سعيد)

— حلبى كبير، ص: ۴۹۴، تتمات فيما يكره من القرآن، ط: سهيل اكيذمى.

(۲) ولو ختم القرآن فى الأولى، يقرأ البقرة فى الثانية لقوله صلى الله تعالى عليه وسلم: ”خير الناس الحال المرتحل“ يعنى الخاتم المفتوح.

(مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۳۵۲، كتاب الصلاة، فصل فى المكروهات، ط: قديمى)

— شامى: ۱/۵۳۷، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فى القراءة، قبيل: باب الامامة، ط: سعيد.

— عن عائشة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحدث فى أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد، متفق عليه. (مشكوة المصابيح، ص: ۲۷، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الأول، ط: قديمى)

— قال النووى رحمه الله تعالى: البدعة كل شئى عمل على غير مثال سبق، وفى الشرع احداث ما لم يكن فى عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم. (مراقبة المفاتيح شرح المشكوة: ۱/۳۶۸، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الأول، ط: رشيدىه) =

کر کے دوسری مسجد میں دوسرا ختم تراویح کی نماز میں سناتے ہیں، یہ درست ہے۔ اور دوسری مسجد والوں کی تراویح بھی صحیح ہے۔ کیوں کہ تراویح کی نماز پورے رمضان شریف میں سنت مؤکدہ ہے۔ (۱) لہذا ایک مسجد میں چھ سات دن میں قرآن مجید ختم کرنے کے بعد بقیہ دنوں میں حافظ صاحب دوسری مسجد میں جو تراویح پڑھائیں گے وہ بھی سنت مؤکدہ ہے۔ اور دونوں کی نماز متحد ہے۔ اور بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ تراویح میں قرآن مجید کا ختم ایک دفعہ کرنا سنت مؤکدہ ہے، اور دوسرا اور تیسرا ختم نفل ہے، لہذا ایک ختم کے بعد بقیہ ایام میں تراویح بھی نفل ہوگی، یہ بات غلط ہے۔ کیوں کہ امام کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔ بالفرض ختم سنت منہ ہونے سے وہ نماز سنت ہونے سے خارج نہیں ہوگی۔ اور مقتدیوں کی نماز میں بھی کسی قسم کا نقصان نہیں آئے گا۔ لیکن اس زمانے میں افضل اور بہتر یہ ہے کہ حافظ تراویح کی نماز میں ایک ختم سے زیادہ نہ پڑھے، تاکہ مقتدیوں پر بھاری نہ ہو۔ (۲)

= — این طور مخصوص نہ در زمان آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بود، و نہ در زمان خلفاء، بلکہ وجود آن و قرآن و ثلثہ کہ مشہور لھا بالخیر اند منقول نہ شدہ، و حالاً در حریم شریفین زادھا اللہ تعالیٰ شرفاً عادت خواص نیست..... و این را ضروری دانستن مذموم است..... (مجموعۃ الفتاویٰ علی ہامش خلاصۃ الفتاویٰ: ۱/۱۹۵، کتاب الصلاۃ، ابواب الجنائز، ط: رشیدیہ)

(۱) لو حصل الختم لیلۃ التاسع عشر، أو الحادی والعشرین لا تترك التراویح فی بقیۃ الشهر؛ لانها سنۃ. (ہندیہ: ۱/۱۱۸، کتاب الصلوٰۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ) — الجوہرۃ النیرۃ: ۱/۱۲۶، کتاب الصلوٰۃ، باب قیام رمضان، ط: میر محمد کتب خانہ. — حلبی کبیر، ص: ۴۰۷، کتاب الصلوٰۃ، فصل فی النوافل، تراویح، ط: سہیل اکیڈمی. — الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۳۷، کتاب الصلوٰۃ، باب الوتر، فصل فی صلوٰۃ التراویح، ط: نور محمد.

(۲) والأفضل فی زماننا أن یقرأ بما لا یؤدی الی تنفیر القوم عن الجماعۃ لکسلہم؛ لأن تکثیر الجمع أفضل من تطویل القراءۃ، کذا فی محیط السرخسی. (ہندیہ: ۱/۱۱۸، کتاب الصلوٰۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ) — الطحطاوی علی مراقی، ص: ۳۳۷، کتاب الصلوٰۃ، باب الوتر، فصل فی صلوٰۃ التراویح، ط: نور محمد.

— شامی: ۲/۴۷، کتاب الصلوٰۃ، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاۃ التراویح، ط: سعید.

ختم قرآن پر اجرت لینا

”تراویح میں ختم قرآن پر اجرت لینا“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۴۴)

ختم قرآن پر لمبی دعا کرنا

تراویح کی نماز میں قرآن مجید کو ختم کرنے کے بعد لمبی دعا کرنا جائز ہے۔ (۱)

ختم قرآن کے بعد دعا

☆..... قرآن مجید ختم کرنے کے بعد اور ہمیشہ تراویح کی نماز کے بعد دعا

مستحب ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ اس لیے ختم قرآن اور تراویح کے بعد دعا کرنا اکابر اور مشائخ کا معمول ہے۔

☆..... حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ فرض نماز پڑھے اور اس کے بعد دل سے دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔ اسی طرح جو آدمی قرآن مجید ختم کرے (اور دعا کرے) تو اس کی

(۱) ويستحب له أن يجمع أهله، وولده عند الختم، ويدعولهم، كذا في الينابيع.

(ہندیہ: ۵/۳۱۷، کتاب الکراہیۃ، الباب الرابع فی الصلوٰۃ والتسبیح... الخ، ط: رشیدیہ)

— (ویغتم شہود الدعاء) أي الحضور له (عند ختم القرآن، فانه) أي الدعاء (مستجاب عنده وفي

الحديث من شهد خاتمة القرآن كان كمن شهد المغانم..... حين يقسم). (شرح شرعة

الاسلام، ص: ۷۳، فصل فی سنن القراءۃ، ط: مکتبہ اسلامیہ)

— وفي الأذکار للنووی (ص: ۴۹): روى ابن أبي داود باسنادين صحيحين عن قتادة، قال: كان

أنس بن مالک اذا ختم القرآن جمع أهله، ودعا. (اعلاء السنن: ۳/۱۶۱، ابواب القراءۃ، باب

ما جاء فی بعض آداب التلاوة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیہ)

— فتاوی دارالعلوم دیوبند: ۳/۲۷۱، کتاب الصلوٰۃ، فصل رابع..... مسائل نماز تراویح،

ط: دارالعلوم دیوبند.

— وتكلموا فی الدعاء عند ختم القرآن فی شهر رمضان، وعند ختم القرآن بالجماعة، واستحسنه

المتأخرون، فلا يمنع عن ذلك. (فتاوی قاضی خان علی ہامش الہندیہ: ۱/۱۶۳، کتاب الصلوٰۃ،

باب الحدث فی الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا..... الخ، مسائل کیفیۃ القراءۃ..... الخ، ط: رشیدیہ)

دعا بھی قبول ہوگی۔ (معارف الحدیث، ۵/۱۳۸) (۱)

ختم قرآن کے موقع پر تراویح میں متفرق آیات پڑھنا

تراویح کی نماز میں قرآن مجید ختم کرنے کے موقع پر متفرق آیات پڑھنا بدعت

ہے۔ مثلاً: تراویح کی آخری رکعت میں: ﴿اولئك هم المفلحون﴾ کے بعد

﴿ان رحمة الله قريب من المحسنين. دعواهم فيها سبحنك اللهم وتحيتهم

فيها سلام و آخر دعواهم ان الحمد لله رب العالمين. وما ارسلناك الا رحمة

للعالمين. ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين

و كان الله بكل شيء عليما. ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين

امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما. سبحان ربك رب العزة عما يصفون

وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين﴾ (۲)

اس طرح مختلف آیات کو ایک رکعت میں جمع کر کے پڑھنے سے نماز مکروہ

(۱) معارف الحدیث: ۵/۱۳۸، کتاب الأذکار والأدعية، دعاء کے چند آداب، ط: مکہ پبلشنگ۔

— حدثنا الفضل بن هارون البغدادي..... عن العرياض بن سارية قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من صلى صلاة فريضة، فله دعوة مستجابة ومن ختم القرآن فله دعوة مستجابة".

(المعجم الكبير للطبراني: ۱۸/۲۵۹، رقم الحديث: ۶۴۷).

— وانظر الحاشية السابقة رقم: ۱ (لو حصل الختم ليلة التاسع عشر)، أيضا في الصفحة ۵۷.

(۲) عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه

فهو رد. متفق عليه، (مشکوٰۃ المصابيح، ص: ۲۷، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الأول، ط: قديمي)

— عن جابر بن عبد الله: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول في خطبته: "أما بعد فان خير الحديث

كتاب الله وخير الهدى هدى محمد، وشر الأمور محدثاتها، وكل بدعة ضلالة. وفي رواية للنسائي: وكل

محدثه بدعة وكل بدعة في النار." (الاعتصام للشاطبي، ص: ۲۲، ۲۳، الباب الثاني: في ذم البدع وسوء

منقلب أصحابها، فصل: الوجه الثاني من النقل: ما جاء في الأحاديث المنقولة..... ط: دار الكتاب العربي.)

— مرقاة المفاتيح: ۱/۳۶۸، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الأول، ط: رشيدية.

— فتاوى دار العلوم ديوبند: ۳/۲۶۵، كتاب الصلاة، فصل رابع، مسائل نماز تراویح، ط: دار العلوم ديوبند.

— فتاوى رحيمية: ۶/۲۴۱، كتاب الصلاة، مسائل تراویح، ط: دار الاشاعت كراچی.

ہو جاتی ہے۔ (۱) اور اس کو اچھا سمجھنا اور اس پر اصرار کرنا بدعت ہے۔ اس سے احتراز کرنا ضروری ہے۔

البتہ کراہت کے باوجود تراویح ادا ہو جائے گی۔

ختم کتنی مدت میں کرے؟

رمضان المبارک کے پورے مہینے میں ایک مرتبہ قرآن مجید کا ترتیب وار تراویح میں پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، لہذا لوگوں کی کاہلی یا سستی کی وجہ سے اس کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔ (۲) لیکن اگر یہ اندیشہ ہو کہ پورا قرآن پڑھا جائے گا تو لوگ نماز میں نہیں آئیں گے، اور جماعت ٹوٹ جائے گی، یا ان کو بہت ہی ناگوار ہوگا، تو بہتر ہے جس قدر لوگوں کو بھاری نہ ہو اسی قدر پڑھا جائے۔ اور باقی تراویح ﴿الم تر کیف﴾ سے اخیر تک کی دس سورتوں سے ادا کی جائے۔ (۳)

(۱) وانما فرض المسئلة في الركتين؛ لأنه لو انتقل في الركة الواحدة من آية الى آية يكره وان كان بينهما آيات، بلا ضرورة. (شامی: ۵۴۶/۱، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: الاستماع للقرآن فرض كفاية، قبيل: باب الامامة، ط: سعيد)

— الطحاوی مع المراقی، ص: ۳۵۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، فصل فی المکروہات، ط: قدیمی۔
— أنظر الحاشية السابقة رقم: ۲، علی صفحة الماضية: (عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت) أيضا۔

(۲) السنة فی التراویح انما الختم مرة، فلا یترک لکسل القوم کذا فی الکافی..... والختم مرتین فضيلة والختم ثلاث مرات أفضل. (الهندية: ۱۱۷/۱، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)

— البحر الرائق: ۶۸/۱، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد۔

— شامی: ۴۶/۲، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعيد۔

(۳) فالحاصل أن المصحح فی المنهب أن الختم سنة، لكن لا یلزم منه عدم ترکہ اذا لزم منه تنفیر القوم، وتعطیل كثير من المساجد خصوصاً فی زماننا. (البحر الرائق: ۶۹/۲، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

— والأفضل فی زماننا قدر ما لا یثقل علیهم، وفي الرد: لأن تکثیر الجمع أفضل من تطویل القراءة..... والمتأخرون كانوا یفتون فی زماننا بثلاث آيات قصار أو آية طويلة حتى لا یمل القوم ولا یلزم تعطيلها..... والتجنيس: واختار بعضهم سورة الاخلاص فی كل ركة، وبعضهم سورة الفيل، أي البداءة منها ثم یعيدھا وهذا أحسن لئلا یشتغل قلبه بعدد الرکعات، قال فی الحلیة: وعلى هذا استقر عمل أئمة أكثر المساجد =

ختم کرنا

☆..... ہر عشرہ میں ایک ختم کرنا افضل ہے۔ (۱)

☆..... تراویح کی نماز میں ایک دفعہ پورے قرآن مجید کو ختم کرنا سنت ہے۔

دوسری مرتبہ ختم کرنا فضیلت کی بات ہے۔ اور تین مرتبہ ختم کرنا افضل ہے۔ (۲) لہذا امام صاحب ہر رکعت میں اتنا ہی پڑھیں جس سے سہولت کے ساتھ ایک مرتبہ قرآن کریم ختم ہو جائے، اور مقتدیوں کو بھی گرانی نہ ہو۔ (۳)

ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے

☆..... تراویح کی نماز میں ایک قرآن ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ قوم کی سستی

اور کاہلی کی وجہ سے اس کو ترک کرنا درست نہیں۔ اور دو مرتبہ ختم کرنے میں فضیلت ہے۔ اور تین مرتبہ ختم کرنا افضل ہے۔ (۴)

☆..... اگر کسی جگہ کے لوگ اتنے سست، بددل، بدشوق اور بدذوق ہوں کہ

تراویح میں پورا قرآن شریف سننے کی تاب نہ رکھتے ہوں تو اتنا پڑھے کہ مسجدیں جماعت سے خالی نہ پڑ جائیں۔ ایسی بری حالت نہ ہو تو ایک ختم سے کم نہ کرے۔ کیوں کہ یہی سنت

= فی دیارنا..... (الدر مع الرد: ۲/۴۷، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث فی صلاة التراویح، ط: سعید)

— الہندیہ: ۱/۱۱۸، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل: فی التراویح، ط: رشیدیہ۔

(۲، ۱) أنظر الى الحاشية، رقم: ۲ (السنة فی التراویح انما الختم مرة) فی الصفحة السابقة.

(۳) وفي مختارات النوازل "أنه یقرأ فی كل ركعة عشر آيات وهو الصحيح، لأن السنة فیها

الختم، لأن جميع عدد الركعات فی جميع الشهر ستمائة ركعة، وجميع آيات القرآن ستة آلاف.

(البحر الرائق: ۲/۶۸، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

— وقال الحسن عن أبي حنيفة: یقرأ فی كل ركعة عشر آيات ونحوها وهو الصحيح، لأن السنة

الختم فیها وهو یحصل بذلك مع التخفيف..... (شامی: ۲/۴۶، کتاب الصلاة، باب الوتر

والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعید)

— الہندیہ: ۱/۱۱۷، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ۔

(۴) أنظر الى الحاشية السابقة، رقم: ۲ (السنة فی التراویح انما الختم مرة) فی الصفحة السابقة.

(۱)۔ ہے

ختم کے دن کس طرح پڑھیں؟

”ختم کے دن ”مفلحون“ تک پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۸۷)

ختم کے دن ”مفلحون“ تک پڑھنا

☆..... تراویح کی نماز میں قرآن ختم کرنے کے وقت انیسویں رکعت میں سورہ فاتحہ،

سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھنا، اور بیسویں رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کا کچھ حصہ ”مفلحون“ تک پڑھنا، یا بیسویں رکعت میں سورہ ناس کے بعد سورہ بقرہ سے ”مفلحون“ تک پڑھنا مستحب ہے (۲)۔ یہ حدیث سے بھی ثابت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”خیر الناس الحال المرتحل. أي: الخاتم المفتوح.“ (۳)

(۱) أنظر الى الصفحة الماضية، رقم: (فالحاصل أن المصحح في المذهب)، رقم الحاشية: ۳.
 (۲) من يختم القرآن في الصلاة إذا فرغ من المعوذتين في الركعة الأولى يركع ثم يقرأ في الثانية بالفاتحة، وشيئ من سورة البقرة. (شامی: ۱/۵۴۷، کتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، فروع في القراءة خارج الصلوة، ط: سعید)

— حلبی کبیر، ص: ۲۹۲، تتمات فیما یکره من القرآن، ط: سهیل اکیڈمی.

— ہندیہ: ۱/۷۹، کتاب الصلوة، الباب الرابع فی صفة الصلوة، الفصل الرابع فی القراءة، ط: رشیدیہ.

— کفایت المفتی: ۳/۳۹۳، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر: فی صلاة التراویح، ”تراویح میں ختم قرآن پر سورہ بقرہ کی چند آیات پڑھنا“، ط: دارالاشاعت.

(۳) حدثنا معاذ..... عن زرارة ابن أوفی عن ابن عباس قال: سأل رجل النبي - صلى الله عليه وسلم فقال: أي الكلام أحب إلى الله؟ قال: ”الحال المرتحل“ قال: يا رسول الله! ما الحال المرتحل؟ قال: ”صاحب القرآن يضرب في أوله حتى يبلغ آخره، وفي آخره حتى يبلغ أوله.“ (المعجم الكبير للطبرانی: ۱۲/۱۶۸، رقم الحديث: ۱۲۷۸۳، زرارة ابن أوفی عن ابن عباس، ط: مكتبة العلوم والحكم، بغداد، عراق)

— سنن الترمذی: ۲/۱۲۳، ابواب القراءة، باب، ط: قديمی کتب خانہ.

— اعلاء السنن: ۳/۱۶۱، ابواب القراءة، باب ماجاء في بعض آداب التلاوة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیہ.

ترجمہ: لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو ٹھہر کر پھر آگے چل پڑے۔ یعنی: قرآن ختم کر کے پھر شروع کرے۔

☆..... بعض لوگ بیسویں رکعت میں تین مرتبہ سورہ اخلاص، سورہ ناس، اور سورہ بقرہ ”مفلحون“ تک اور دوسری دعائیں پڑھتے ہیں۔ یہ صحیح طریقہ سے ثابت نہیں ہے۔ (۱)

☆..... بعض لوگ انیسویں رکعت میں سورہ اخلاص تک پڑھتے ہیں، پھر بیسویں رکعت میں ”الحمد“ اور سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھ کر پھر فاتحہ پڑھتے ہیں، پھر اس کے بعد سورہ بقرہ ”مفلحون“ تک پڑھتے ہیں۔ یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ کیوں کہ اس میں سورہ فاتحہ کا تکرار کرنا لازم آتا ہے، اور اس کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ (۲)

ختم میں تین مرتبہ ”قل هو اللہ“ پڑھنا

”قل هو اللہ تین مرتبہ پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۲۰)

(۲، ۱) ولو ختم القرآن فی الأولى یقرأ البقرة فی الثانية لقوله صلى الله تعالى عليه وسلم ”خير الناس الحال المرتحل“ یعنی الخاتم المفتوح. (مراقی الفلاح، ص: ۳۵۲، کتاب الصلاة، فصل: فی المکروہات، ط: قدیمی)

— شامی: ۱/۵۳۷، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، قبیل: باب الامامة، ط: سعید.

— عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ”من أحدث فی أمرنا هذا ما لیس منہ فهو رد“ متفق علیہ. (مشکوٰۃ المصابیح، ص: ۲۷، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الأول، ط: قدیمی)

— قال النووی رحمہ اللہ تعالیٰ: البدعة کل شیء عمل علی غیر مثال سبق وفی الشرع احداث ما لم یکن فی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم. (مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح: ۱/۳۶۸، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الأول، ط: رشیدیہ)

— مجموعة الفتاوی علی هامش خلاصة الفتاوی: ۱/۱۹۵، کتاب الصلاة، ابواب الجنائز، ط: رشیدیہ.

د

والان کے ایک کونے میں سجدہ کی آیت پڑھی پھر دوسرے کونے میں دوبارہ پڑھی
 ”کمرہ کے ایک کونے میں سجدہ کی آیت پڑھی پھر دوسرے کونے میں جا کر وہی
 آیت پڑھی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۳۲)

درمیان میں سنانا چھوڑ دیا

”سنانا درمیان میں چھوڑ دیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۶۳)

درود شریف التحیات کے بعد قعدہ اولیٰ میں پڑھ لیا

”قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھ لیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۱۶)

دس دس رکعت دو مسجدوں میں پڑھانا

ایک آدمی کا دس دس تراویح دو مسجدوں میں پڑھانا جائز ہے۔ بشرطیکہ دونوں
 مسجدوں میں بقیہ دس رکعت پڑھانے کا بھی انتظام ہو۔ البتہ ترویجہ پورا کر کے الگ ہونا
 بہتر ہے۔ (۱)

(۱) امام یصلی التراویح فی مسجدین فی کل مسجد علی الکمال لا یجوز کذا فی محیط
 السرخسی، والفتویٰ علی ذلک کذا فی المضمورات. (ہندیہ: ۱/۱۱۶، فصل فی التراویح،
 ط: مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ)

— اس سے معلوم ہوا دس دس تراویح دو مسجدوں میں پڑھانا درست ہے۔

— والأفضل أن یصلی التراویح بامام واحد، فإن صلواها بامامین فالمستحب أن یكون انصراف کل
 واحد علی کمال الترویج فان انصرف علی تسلیم لا یستحب ذلک فی
 الصحیح..... (الہندیہ: ۱/۱۱۶، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل: فی التراویح، ط: رشیدیہ)
 — اذا صلی التراویح الواحد امامان کل امام رکعتین اختلف المشایخ والصحیح أنه لا
 یستحب، لکن کل ترویجہ یؤدیها امام واحد. (خلاصۃ الفتاوی: ۱/۶۳، کتاب الصلاة، الفصل
 الثالث: فی التراویح، ط: رشیدیہ)

— التاتار خانیہ: ۱/۶۵۵، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراویح، ط: ادارة القرآن.

دعا آہستہ مانگے یا زور سے

☆..... فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے بعد آہستہ دعا کرنا افضل ہے۔ اگر نمازیوں کا حرج نہ ہوتا ہو تو کبھی کبھی ذرا بلند آواز سے دعا کر لے، جائز ہے۔ ہمیشہ بلند آواز سے دعا کرنے کی عادت بنانا مکروہ ہے۔ (۱)

☆..... اگر دعا کی تعلیم مقصود ہے تو بلند آواز سے دعا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ مگر اس بلند آواز سے دوسرے نمازیوں کی نماز میں خلل نہ ہو۔ (۲)

دعا چھوڑنا

اگر مقتدیوں کو جلدی ہے تو تراویح کی نماز کے دوران ترویج میں ”سبحان ذي الملك..... الخ“ والی دعا کو چھوڑنے کی گنجائش ہے۔ (۳)

(۲، ۱) قال تعالى: "ادعوا ربكم تضرعاً وخفية" قيل معناه تذلاً واستكانة وخفية كقوله: "واذكر ربك في نفسك" الآية، وفي الصحيحين عن أبي موسى الأشعري رضي الله تعالى عنه قال: رفع الناس اصواتهم بالدعاء، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ايها الناس! اربعوا على انفسكم، فانكم لاتدعون أصم ولا غائباً، ان الذي تدعون سميع قريب. "تضرعاً وخفية" قال: السر، وقال ابن جرير: "تضرعاً" تذلاً واستكانة لطاعته، "وخفية" يقول: بخشوع قلوبكم وصحة اليقين بوحدانيته وربوبيته فيما بينكم وبينه لاجهراً مُراءًة. (تفسير ابن كثير: ۲/۲۹۶، الجزء الثامن، سورة الاعراف، ط: دار الفيحاء)

— (ويخفض صوتة بالدعاء) ويكون على التأدب والخشوع. (شرح شرعة الاسلام، ص: ۱۶۸، فصل في سنن الدعاء، ط: مكتبة اسلاميه، كوئٹہ)

— ودعاء الخفية مايفعله المرأ في نفسه..... اذا دعا بالدعاء المأثورة ومعها القوم أيضاً ليتعلموا الدعاء لآباس به، واذا تعلموا حينئذ يكون جهر القوم بدعة، كذا في "الوجيز للكردری" (هندية: ۵/۳۱۸، كتاب الكراهية، الباب الرابع في الصلوة والتسبيح... الخ، ط: رشيديه)

— وأما الأدعية والأذكار فبالخفية أولى اه.

قلت ويؤيده قوله في "السراج": ويجتهد في الدعاء، والسنة أن يخفي صوتته، لقوله تعالى: ادعوا ربكم تضرعاً وخفية. اه. (شامی: ۲/۵۰۷، كتاب الحج، مطلب في الرواح الى عرفات، ط: سعيد) (۳) الامام اذا فرغ من التشهد في التراويح، ان علم أن الزيادة على قدر التشهد لاتثقل يأتي بالدعوات، وان علم أنها تثقل، يقتصر على الصلوة. (البحر الرائق: ۲/۶۹، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد) =

دعا کا طریقہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ سے اس طرح ہاتھ اٹھا کر مانگا کرو کہ ہتھیلیوں کا رخ سامنے ہو، ہاتھ اٹھے کر کے نہ مانگا کرو، اور جب دعا کر چکو تو اٹھے ہوئے ہاتھ چہرے پر پھیر لو۔“ (۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آپ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تو آخر میں اپنے ہاتھ چہرہ مبارک پر پھیر لیتے تھے۔ (معارف الحدیث، ۵/۱۳۱) (۲)

دعا کے بعد ”آمین“ کہنا

حضرت ابو زہیر نمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے، ہمارا گزر اللہ کے ایک نیک بندہ پر ہوا جو بڑی التجا کے

= بخلاف ما بعد التہجد من الدعوات فانہ یترکھا اذا علم انه یثقل علی القوم۔

(ہندیہ: ۱/۱۱۷، کتاب الصلوٰۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)

— حلبی کبیر، ص: ۴۰۷، فصل فی النوافل و التراویح، ط: سہیل اکیڈمی۔

— شامی: ۲/۴۷، کتاب الصلوٰۃ، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعید۔

(۱) حدثنا عبد اللہ بن مسلمة..... حدثنی عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم -

قال:..... سلوا اللہ ببطون اکتفکم، ولا تسئلوه بظہورہا، فاذا فرغتم فامسحوا بہا وجوہکم۔ (سنن

ابی داؤد: ۱/۲۰۹، کتاب الصلوٰۃ، باب الدعاء، ط: سعید)

— معارف الحدیث: ۵/۱۳۱، کتاب الأذکار و الدعوات، دعا کے چند آداب، ط: مکہ پبلشنگ کمپنی۔

— السنن الكبرى للبيهقي: ۲/۲۱۲، رقم الحدیث: ۳۲۷۶، کتاب الصلوٰۃ، باب رفع الیدین فی

القنوت، ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ۔

(۲) عن السائب بن يزيد عن أبيه أن النبي - صلی اللہ علیہ وسلم - كان اذا فرغ يديه مسح

وجہہ بیديہ۔ رواہ البيهقي في الدعوات الكبير۔ (مشکوٰۃ: ۱/۱۹۶، کتاب الدعوات، الفصل

الثالث، ط: قدیمی)

— سنن ابی داؤد: ۱/۲۰۹، کتاب الصلوٰۃ، باب الدعاء، ط: سعید۔

— معارف الحدیث: ۵/۱۳۱، کتاب الأذکار و الدعوات، دعا کے چند آداب، ط: مکہ پبلشنگ کمپنی۔

ساتھ اللہ سے دعا مانگ رہا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر اس کی دعا اور اللہ کے حضور میں اس کا مانگنا گڑ گڑانا سننے لگے، پھر آپ نے ہم لوگوں سے فرمایا: اگر اس نے دعا کا خاتمہ صحیح کیا اور مہر ٹھیک لگائی تو جو اس نے مانگا، اس کا فیصلہ کرالیا۔ ہم میں سے ایک نے پوچھا: حضور! صحیح خاتمہ کا اور مہر لگانے کا طریقہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخر میں ”آمین“ کہہ کر دعا ختم کرے (تو اگر اس نے ایسا کیا تو بس اللہ سے طے کرالیا)۔ (۱)

دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا

دعا ختم کرنے کے بعد منہ پر ہاتھ پھیر لینا درست اور حدیث سے ثابت ہے۔ اور یہ کام برکت حاصل کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ (۲)

(۱) معارف الحدیث: ۵/۱۳۳، کتاب الأذکار والأدعية، دعا کے چند آداب، ط: مکہ پبلشنگ کمپنی۔
— الدعاء، فضائله، آدابہ لعبدالله سراج الدین، ص: ۱۸۲، آداب الدعاء، الثامن: التأمین علی الدعاء، ط: دار الفلاح، شام، حلب۔

— حدثنا الوليد بن عتبة الدمشقي..... حدثني أبو مصبح المقرئ قال: كنا نجلس الى أبي زهير النميري وكان من الصحابة فيتحدث أحسن الحديث فإذا دعا الرجل منا بدعاء قال: اختمه بأمين، فان أمين مثل الطابع على الصحيفة، قال أبو زهير: أخبركم عن ذلك، خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فأتينا على رجل قد ألح في المسئلة فوقف النبي صلى الله عليه وسلم يستمع منه فقال النبي صلى الله عليه وسلم: أوجب ان ختم، فقال رجل من القوم: بأي شئني يختم؟ فقال: بأمين، فقد أوجب، فانصرف الرجل الذي سأل النبي صلى الله عليه وسلم، فأتى الرجل فقال: اختم يا فلان! بأمين وابتشر، وهذا لفظ محمود، قال أبو داود: والمقرئ قبيلة من حمير. (سنن أبي داود: ۱/۱۳۳، كتاب الصلاة، باب التأمین وراء الامام، ط: رحمانيه.)

(۲) حدثنا قتيبة بن سعيد..... عن السائب بن يزيد عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا دعا فرفع يديه مسح وجهه بيديه. (ابو داود: ۱/۲۰۹، كتاب الصلوة، باب الدعاء، ط: سعيد)

— معارف الحدیث: ۵/۱۳۱، کتاب الأذکار والأدعية، دعا کے چند آداب، ط: مکہ پبلشنگ کمپنی۔
— عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع يديه في الدعاء لم يحطهما حتى يمسح بهما وجهه، قال محمد بن المشي في حديثه لم يردهما حتى يمسح بهما وجهه، هذا حديث غريب. (جامع الترمذی: ۲/۱۷۶، ابواب الدعوات، باب ماجاء في رفع الأيدي عند الدعاء، ط: ابيج ايم سعيد)

— وانظر الحاشية في الصفحة السابقة، رقم: ۱ (حدثنا عبدالله بن مسلمة.....)

دعا کے بغیر چلے جانا

”سلام کے بعد دعا کے بغیر مقتدی جاسکتا ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۶۱)

دعا کے وقت نگاہ کہاں رکھی جائے؟

☆..... دعا کے وقت نظر نیچی ہونی چاہیے۔ یہ ادب اور احترام کے مطابق ہے۔

☆..... دعا مانگتے وقت آسمان کی طرف نظر اٹھانا اور تکنا منع ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ

کے ادب اور احترام کے خلاف ہے۔ اور دعا مانگنے والے کے لیے مناسب نہیں ہے۔

ہوسکتا ہے اس حرکت کی وجہ سے دعا بھی قبول نہ ہو۔ (۱)

دعا نماز کا جز نہیں ہے

نماز سلام پر ختم ہو جاتی ہے، اس کے بعد دعا نماز کا جز نہیں ہے۔ (۲)

دعاے قنوت کے بغیر رکوع میں چلا گیا

”قنوت کے بغیر رکوع میں چلا گیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۲۷)

(۱) ویكون على التأدب والخشوع مع التمسك والخضوع ولا يرفع بصره الى السماء. (شرح
شرعة الاسلام، ص: ۱۶۸، فصل في سنن الدعاء، مكتبة اسلاميه، كوئٹہ)

..... والتأدب بالخشوع والتمسك مع الخضوع وأن لا يرفع بصره الى السماء. (حصن
حصين مع شرحه، ص: ۱۶۶، الباب الأول: في فصل الذكر والدعاء والصلاة والسلام على النبي
صلى عليه وسلم، فصل: في آداب الدعاء، ط: مكتبة سيد أحمد شهيد)

(۲) وأما حكمه فهو الخروج من الصلاة، ثم الخروج يتعلق باحدى التسليمتين عند عامة
العلماء. ولأن التسليم تكليم القوم لأنه خطاب لهم فكان منافياً للصلاة ألا ترى أنه لو وجد في
وسط الصلاة يخرج عن الصلاة. (بدائع الصنائع: ۱/ ۱۹۵، كتاب الصلاة، فصل: وأما الذي هو
عند الخروج من الصلوة، ط: سعيد)

..... (ولفظ السلام) مرتين..... وتنقضى قدوة بالأول قبل عليكم على المشهور عندنا.

(شامی: ۱/ ۳۶۸، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، مطلب واجبات الصلوة، ط: سعيد)

..... حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۲۵۱، ۲۵۲، كتاب الصلوة، فصل في واجب
الصلوة، ط: قديمى كتب خانہ.

دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا پڑھے؟

جس شخص کو دعائے قنوت یاد نہ ہو اس کو یاد کرنے کی کوشش جاری رکھنی چاہیے

اور جب تک یاد نہ ہو وہ ”رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا

عَذَابَ النَّارِ“ پڑھے۔ اگر یہ بھی یاد نہ ہو تو ”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي“ تین بار پڑھے۔ اور اگر

یہ بھی یاد نہ ہو تو ”يَا رَبِّ“ تین بار پڑھے۔ کوئی سورت نہ پڑھے۔ (۱)

دعائے قنوت یاد ہوتے ہوئے دوسری دعا پڑھنا

اگر دعائے قنوت یاد ہے تو دعائے قنوت ہی پڑھے، کوئی اور دعا نہ پڑھے۔ ورنہ

سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) ومن لا يحسن القنوت بالعربية أو لا يحفظه ففيه ثلاثة أقوال مختارة، قيل: يقول: يا رب ثلاث مرات، ثم يركع، وقيل: يقول: اللهم اغفر لي ثلاث مرات، وقيل: اللهم ربنا آتنا في الدنيا حسنة، وفي الآخرة حسنة، وقنا عذاب النار، والظاهر أن الاختلاف في الأفضلية لا في الجواز. (البحر الرائق: ۲/۴، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

— حلبی کبیر، ص: ۴۱۸، صلاة الوتر، ط: سهیل اکیڈمی.

— ہندیہ: ۱/۱۱۱، کتاب الصلوة، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ط: رشیدیہ.

(۲) ومن لا يحسن القنوت يقول - ربنا آتنا في الدنيا حسنة - الآية. (شامی: ۲/۷، باب الوتر والنوافل، مطلب فی منکر الوتر والسنن او الاجماع، ط: سعید)

— والقنوت واجب على الصحيح، كذا في الجوهرة النيرة. (ہندیہ: ۱/۱۱۱، کتاب الصلوة، الباب الثامن فی صلوة الوتر، ط: رشیدیہ)

— والكلام في القنوت في خمسة مواضع: في صفته..... فأما الأول: فقد ذكره المصنف في باب صفة الصلوة من الواجبات وهو مذهب أبي حنيفة - رحمه الله تعالى. (البحر الرائق: ۲/۴۰، کتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

— شامی: ۱/۴۵۶، کتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، مطلب واجبات الصلوة، ط: سعید.

— وليس في القنوت دعاء مؤقت، كذا في ”التبيين“ والأولى أن يقرأ اللهم انا نستعينك..... الخ. (ہندیہ: ۱/۱۱۱، کتاب الصلوة، الباب الثامن فی صلوة الوتر، ط: رشیدیہ)

— (قوله: وهو مطلق الدعاء) أي: القنوت الواجب يحصل بأي دعاء كان، في ”النهر“: وأما خصوص اللهم انا نستعينك فسنة فقط، حتى لو أتى بغيره جاز اجماعاً. (شامی: ۱/۴۶۸، کتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، ط: سعید)

— البحر الرائق: ۲/۴۱، ۴۲، کتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید.

دعائے قنوت کا ثبوت

مروجہ دعائے قنوت حدیث سے ثابت ہے۔ اور وتر میں دعائے قنوت پڑھنا احادیث میں وارد ہے۔ اس لیے بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ دعائے قنوت حدیث سے ثابت نہیں ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر میں دعائے قنوت نہیں پڑھی یہ بات غلط ہے۔ (۱)

(۱) عن خالد بن أبی عمران: قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو علی مضر، اذ جاءہ جبرئیل علیہ السلام فأوماً الیہ أن اسکت، فسکت، فقال: یا محمد! ان اللہ لم یبعثک سبأاً ولا لعاناً، وانما بعثک رحمة، ولم یبعثک عذاباً، لیس لك من الأمر شیئی أو یتوب علیہم، أو یعذبہم، فانہم ظالمون، قال: ثم علمہ هذا القنوت: اللہم انا نستعینک ونستغفرک، ونؤمن بک، ونخلع لک، ونخلع، ونترک من یکفرک، اللہم ایاک نعبد، ولک نصلی، ونسجد، والیک نسعی، ونحفد، ونرجو رحمتک، ونخاف عذابک، ان عذابک الجذ بالکافرین ملحق. (مراسیل أبی داؤد، ص: ۸، باب ماجاء فی الدعاء، ط: ایچ ایم سعید)

— اللہم انا نستعینک ونستغفرک، ونثنی علیک الخیر کلہ ونشکرک ولا نکفرک ونخلع ونترک من یفجرک اللہم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد ونرجو رحمتک ونخشى عذابک ان عذابک بالکفار ملحق. (شرح معانی الآثار: ۱/۳۲۳، باب القنوت فی صلاة الفجر وغیرها، ط: قدیمی کتب خانہ) (طحاوی: ۱/۱۷۷، ط: حقانیہ)

— اللہم انا نستعینک ونستغفرک ونثنی علیک الخیر ولا نکفرک، ونخلع ونترک من یفجرک، اللہم ایاک نعبد، ولک نصلی ونسجد، والیک نسعی ونحفد، ونرجو رحمتک، ونخشى عذابک، ان عذابک الجذ بالکفار ملحق. (المصنف لابن ابی شیبہ: ۵۱۸/۳، کتاب الصلوات فی قنوت الوتر من الدعاء، ط: ادارة القرآن)

— ”اللہم انا نستعینک ونستغفرک ونثنی علیک الخیر کلہ ولا نکفرک ونخلع ونترک من یفجرک“ ثم ذکر نحوه سواء غیر أنه لم یذکر الجذ، رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ. (اعلاء السنن: ۱۰۸/۶، ابواب الوتر، الآثار المختلفة لتعيين ألفاظ القنوت فی الوتر، ط: ادارة القرآن)

— اللہم انا نستعینک ونستغفرک ونثنی علیک ولا نکفرک ونخلع ونترک من یفجرک بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد ولک نسعی ونحفد ونخشى عذابک الجذ ونرجو رحمتک ان عذابک بالکافرین ملحق. (السنن الکبری للبیہقی: ۲/۲۱۱، کتاب الصلوة، باب دعاء القنوت، ط: دار الفکر)

— اللہم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد ونرجو رحمتک ونخشى عذابک ان عذابک بالکافرین ملحق اللہم انا نستعینک ونستغفرک ونثنی علیک الخیر ولا نکفرک ونؤمن بک ونخضع لک ونخلع من یکفرک. (البیہقی: ۲/۲۱۱، ط: دار الفکر)

دعا یقین کے ساتھ کرنی چاہیے

☆..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب اللہ سے مانگو اور دعا کرو تو اس یقین کے ساتھ کرو کہ وہ ضرور قبول فرمائے گا، اور جان لو اور یاد رکھو اللہ اس کی دعا قبول نہیں کرے گا جس کا دل (دعا کے وقت) اللہ سے غافل اور بے پرواہ ہو۔ (۱)

☆..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری دعائیں اس وقت تک قبول ہونے کے قابل ہوتی ہیں جب تک جلد بازی سے کام نہ لیا جائے، (اور جلد بازی یہ ہے کہ) بندہ یہ کہنے لگے میں نے دعا کی تھی مگر قبول ہی نہیں ہوئی۔ (۲)

دکان میں تراویح پڑھنا

تراویح کی نماز مسجد میں پڑھنا اور قرآن مجید کا ختم تراویح میں مسجدوں میں سننا سنت ہے۔ بلا عذر مسجد میں نہ جانا اور دکانوں پر تراویح پڑھنا ترک سنت ہے۔ باقی فرض

(۱) حدثنا عبد اللہ بن معاویہ..... عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ادعوا للہ وانتم موقنون بالاجابة، واعلموا ان اللہ لا یتجیب دعاء من قلب غافل لاہ۔ (ترمذی: ۱۸۶/۲، ابواب الدعوات، باب، ط: سعید)

— مشکوٰۃ: ۱۹۵/۱، کتاب الدعوات، الفصل الثانی، ط: قدیمی۔

— معارف الحدیث: ۱۲۲/۵، کتاب الأذکار والدعوات، دعاسے متعلق ہدایات، مکہ پبلشنگ کمپنی۔

(۲) حدثنا الأنصاری..... عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

قال: یتجاب لأحدکم ما لم یعجل، یقول: دعوت فلم یتجب لی۔ هذا حدیث حسن صحیح۔

(ترمذی: ۱۷۶/۲، ابواب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ماجاء فی من

یتعجل فی دعائه، ط: سعید)

— أبو داؤد: ۲۰۹/۱، کتاب الصلوٰۃ، باب الدعاء، ط: سعید۔

— مشکوٰۃ: ۱۹۳/۱، کتاب الدعوات، الفصل الأول، ط: قدیمی کتب خانہ۔

— معارف الحدیث: ۱۲۵/۵، کتاب الأذکار والدعوات، دعائیں عجلت طلبی کی ممانعت،

ط: مکہ پبلشنگ کمپنی۔

نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے بعد تراویح کی نماز جماعت کے ساتھ دکان میں ادا کرنے کی گنجائش ہے۔ لیکن مسجد میں افضل ہے۔ (۱)

دنیا داروں کا انتظار کرنا

”انتظار کرانا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۹۱)

دو آدمی ایک ہی آیت سجدہ پڑھیں

دو آدمی ایک ہی آیت سجدہ پڑھیں تو دونوں پر ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ (۲)

(۱) والصحيح أن للجماعة في البيت فضيلة، وللجماعة في المسجد فضيلة أخرى، فإذا صلى في البيت بجماعة فقد حاز فضيلة أدائها بالجماعة، وترك الفضيلة الأخرى. (هندية: ۱/۱۱۶، كتاب الصلوة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: رشيدية)

— وان صلى أحد في البيت بالجماعة لم ينالوا فضل جماعة المسجد. (شامی: ۲/۴۵، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلوة التراويح، ط: سعيد)

— البحر الرائق: ۲/۲۸، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

— بدائع الصنائع: ۱/۲۸۸، كتاب الصلوة، فصل في سنن التراويح، ط: سعيد.

(۲) ومن حكم هذه السجدة التداخل، حتى يكفي في حق التالي بسجدة واحدة وان اجتمع في حقه التلاوة والسمع.

وشرط التداخل اتحاد الآية واتحاد المجلس، حتى لو اختلف المجلس واتحدت الآية، أو اتحد المجلس واختلفت الآية لا تتداخل، كذا في ”المحيط“ (هندية: ۱/۱۳۳، كتاب الصلوة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيدية)

— الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۱/۱۵۹، كتاب الصلوة، فصل في قراءة القرآن خطأ، وفي الأحكام المتعلقة بالقراءة، ط: رشيدية.

— وأشار الى أنه متى اتحدت الآية والمجلس لا يتكرر الوجوب، وان اجتمع التلاوة والسمع، ولو من جماعة ففي ”البدائع“ لا يتكرر، وفي ”البرزازية“: سمعها من آخر ومن آخر أيضا، وقرأها كفت سجدة واحدة في الأصح لاتحاد الآية والمكان. (شامی: ۲/۱۱۵، كتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد)

— البحر الرائق: ۲/۱۲۳، كتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد.

— ولو اجتمع سبب الوجوب وهما التلاوة والسمع بأن تلا السجدة ثم سعيها أو سمعها ثم تلاها أو تكرر أحدهما فنقول: الأصل ان السجدة لا يتكرر وجوبها الا - حد أمور ثلاثة، اما اختلاف المجلس أو التلاوة أو السمع، حتى أن من تلا آية واحدة مرارا في مجلس واحد تكفيه سجدة واحدة، والأصل ماروي أن جبرئيل عليه السلام كان ينزل بالوحي فيقرأ آية السجدة =

دو جگہ تراویح پڑھانا

”ایک شخص دو جگہ تراویح پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۹۴)

دو جماعتیں کرنا تراویح کی

”تراویح کی دو جماعتیں کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۳۴)

دو حافظوں کا ایک مسجد میں سنانا

بعض علاقوں میں یہ رواج ہے کہ دو حافظ تراویح کی نماز میں قرآن مجید سناتے ہیں، ایک حافظ شروع کی دس رکعت اور دوسرا حافظ آخری دس رکعت پڑھاتے ہیں، یہ درست ہے۔ (۱) البتہ دو حافظوں کے تراویح پڑھانے کی صورت میں ہر ایک حافظ کے لیے ترویج پورا کرنے کے بعد الگ ہونا، اور دوسرے حافظ کو آگے کرنا مستحب ہے۔ (۲) مثلاً: ایک حافظ آٹھ رکعت پڑھائے اور دوسرا حافظ بارہ رکعت پڑھائے، یہ مستحب ہے۔ اور اگر ترویج پورا کئے بغیر مثلاً چھ یا دس رکعت پڑھا کر پہلا حافظ پیچھے آ گیا اور دوسرے حافظ کو تراویح پڑھانے کے لیے آگے کیا، تو یہ جائز تو ہے لیکن پسندیدہ نہیں ہے۔

= علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسمع ویتلقن ثم یقرأ علی أصحابہ، وکان لا یسجد الا مرة واحدة، وروی عن ابی عبدالرحمن السلمی معلّم الحسن والحسین رضی اللہ عنہم أنه کان یعلم الآیة مراراً وکان لا یزید علی سجدة واحدة. (بدائع الصنائع: ۱/۱۸۱ کتاب الصلوة، فصل فی سبب وجوب السجدة، ط: سعید)

(۱) اذا صلی الترویحة الواحدة امامان: کل امام رکعتین، اختلف المشایخ والصحیح أنه لا یتستحب، ولكن کل ترویحة یؤدیها امام واحد. (البحر الرائق: ۲/۶۸، کتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

— فان صلّوها بامامین فالمستحب أن یكون انصراف کل واحد علی کمال الترویحة، فان انصرف علی تسلیمة لا یتستحب ذلك فی الصحیح. (ہندیہ: ۱/۱۱۶، کتاب الصلوة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)

— بدائع الصنائع: ۱/۲۸۹، کتاب الصلوة، فصل فی سنن التراویح، ط: سعید.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة (اذا صلی الترویحة الواحدة امامان).

دو حافظوں کا مل کر تراویح پڑھانا

اگر دو حافظ مل کر تراویح کی نماز میں قرآن مجید سنانا چاہیں تو سنا سکتے ہیں۔ اگر ایک حافظ دس دس رکعت پڑھائے تو بھی درست ہے، لیکن ترویج پر تبدیلی زیادہ بہتر ہے۔ مثلاً: ایک آٹھ رکعت پڑھائے اور دوسرا بارہ رکعت پڑھائے، یا ایک بارہ رکعت اور دوسرا آٹھ رکعت پڑھائے، یہ زیادہ بہتر ہے۔ (۱)

دو دور رکعت کر کے تراویح پڑھیں

”تراویح کی نماز دو دور رکعت کر کے پڑھیں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۳۹)

دو رکعات رہ گئیں

اگر عشاء کے فرض، تراویح اور وتر کی نماز پڑھنے کے بعد یاد آیا کہ دو رکعت تراویح رہ گئی تو اس کو بھی جماعت کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔ (۲)

دو رکعت پر سلام پھیر دیا

☆..... اگر امام نے تین یا چار رکعت والی فرض نماز میں پہلے قعدہ میں بھول کر دونوں طرف سلام پھیر دیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی، باقی رکعات پڑھ کے آخر میں سہو سجدہ کرے، نماز صحیح ہو جائے گی، (۳) بشرطیکہ درمیان میں بات چیت نہ کی ہو، اور قبلہ سے رخ نہ پھیرا ہو۔

(۱) انظر الى الصفحة السابقة، رقم الحاشية: ۱ (اذا صلى التروية الواحدة امامان:).

(۲) ولو تذكروا تسليمه كانوا قد سهوا عنها فتذكروها بعد ما صلوا صلوة الوتر اختلف المشايخ..... وقال الصدر الشهيد: يجوز أن يقال: تصلى تلك التسليمة بجماعة لأن وقتها باق لأنه الليل كله..... والأظهر قول الصدر، لأنه بناء على القول المختار. (حلبى كبير، ص: ۴۰۹، كتاب الصلوة، تراويح، ط: سهيل اكيذمي)

— البحر الرائق: ۲/۲۸، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

— شامى: ۲/۴۵، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد.

(۳) ولو سلم على رأس الركعتين على ظن أنها رابعة، فإنه يمضى على صلاته، ويسجد للسهو، كذا فى "فتاوى قاضى خان". (هندية: ۱/۹۸، كتاب الصلوة، الباب السابع..... الفصل الأول فيما يفسدها، ط: رشيا، به) =

☆..... اور اگر امام نے دو رکعت پر قصد اسلام پھیرا ہے یا بھول کر سلام پھیر دیا ہے، لیکن اس کے بعد بات چیت کی، یا قبلہ سے رخ پھیر لیا ہے، تو ان تمام صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ امام اور مقتدی دونوں کے لیے اجتماعی یا انفرادی طور پر دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (۱)

دو رکعت کے بعد قعدہ نہیں کیا

”قعدہ نہیں کیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۱۸)

دوسری جگہ سے آئیتیں پڑھ لیں

”مقشایہ“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۲۷)

دوسری جماعت

☆..... کسی مسجد میں ایک مرتبہ تراویح اور وتر کی جماعت ہونے کے بعد اسی رات

= (یفسدھا التکلم)..... (الاسلام ساہیا) للتحلیل: أى للخروج من الصلاة، (قبل اتمامها علی ظن اکمالها) فلا یفسد. (شامی: ۱/۶۱۵، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یفسد الصلوٰۃ، وما یکرہ فیها، ط: سعید) — البحر الرائق: ۲/۸، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یفسد الصلوٰۃ، وما یکرہ فیها، ط: سعید.

(۱) وأما السلام وهو الخروج من الصلاة فإنه مفسد ان كان عمداً،

(قوله وان توهم مصلی الظهر أنه أتمها، فسلم ثم علم أنه صلی رکعتین أتمها وسجد للسهو)..... وحكمه: أنه ان كان فی المسجد، ولم يتكلم وجب علیه أن یأتی به، وان انصرف عن القبلة، لأن سلامه لم یخرجه عن الصلوٰۃ. (البحر الرائق: ۲/۸، ۱۱۱، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیها، وباب سجود السهو، ط: سعید)

— رجل صلی العشاء، فسلم علی رأس الركعتین علی ظن انها ترویحة أو سلم فی الظهر علی رأس الركعتین علی ظن انها جمعة، أو المقیم سلم علی رأس الركعتین علی ظن أنه مسافر فإنه یستقبل الصلوٰۃ. (ہندیہ: ۱/۹۸، کتاب الصلوٰۃ، الباب السابع..... الفصل الأول فیما یفسد الصلوٰۃ، ط: رشیدیہ) — (بخلاف السلام علی انسان) للتحیة، أو علی ظن انها ترویحة مثلاً..... (فانه یفسدھا) مطلقاً.

(شامی: ۱/۶۱۵، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیها، ط: سعید)

— (ویسجد للسهو، ولو مع سلامه) ناویا (للقطع) لأن نية تغییر المشروع لغو (مالم يتحول عن القبلة أو يتكلم، لبطلان التحریمة..... (سلم مصلی الظهر) مثلاً (علی) رأس (الركعتین توہما) اتمامها (أتمها) أربعا (وسجد للسهو). (شامی: ۲/۹۱، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود السهو، ط: سعید)

اور اسی مسجد میں دوسری مرتبہ تراویح کی جماعت کرنا درست نہیں۔ (۱) ایسی صورت میں تنہا تنہا نماز پڑھیں، یا مسجد سے باہر کسی اور جگہ پر جماعت کے ساتھ تراویح کی نماز پڑھیں۔

☆..... ایک ہی مسجد میں تراویح کی متعدد جماعت کرنا جائز ہے، (۲) لیکن

ایک ہی مسجد میں ایک ہی جماعت ہو، یہ زیادہ بہتر ہے۔

دوسری رکعت میں بھول کر کھڑا ہو گیا

☆..... اگر تراویح کی نماز میں دوسری رکعت کے بعد قعدہ بھول کر کھڑا ہو گیا،

تو جب تک تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے، (چاہے یاد آنے سے، چاہے لقمہ ملنے کی وجہ سے) اور باقاعدہ سجدہ سہو کر کے نماز پوری کر لے۔ (۳) اور اگر سہو سجدہ نہیں کیا تو

(۱) ولو صلى التراويح مرتين في مسجد واحد يكره. (هندية: ۱/۱۱۶، كتاب الصلوة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: رشيدية)

— الخانية على هامش الهندية: ۱/۲۳۴، كتاب الصوم، باب التراويح، ط: رشيدية.

(۲) عن عبد الرحمن بن عبد القاري قال خرجت مع عمر بن الخطاب ليلة الى المسجد فاذا الناس اوزاع متفرقون يصلي الرجل لنفسه ويصلي الرجل فيصلي بصلاته الرهط، فقال عمر: اني لو جمعت هؤلاء على قارئ واحد لكان امثل، ثم عزم فجمعهم على ابي بن كعب، قال: ثم خرجت معه ليلة اخرى والناس يصلون بصلاة قارئهم، قال عمر: نعمت البدعة هذه، والتي تنامون عنها افضل من التي تقومون يريد آخر الليل وكان الناس يقومون اوله، رواه البخاري: (مشكوة المصابيح، ص: ۱۱۵، كتاب الصلاة، باب قيام شهر رمضان، الفصل الثالث، ط: قديمي)

— الموطأ للإمام مالك، ص: ۹۷، كتاب الصلاة في رمضان، باب ما جاء في قيام رمضان، ط: مير محمد كتب خانہ.

— صحيح البخاري: ۱/۵۳۴، كتاب الصوم، باب فضل من قام رمضان. (كتاب صلوة التراويح)، ط: الطاف اينڈ سنز كراچي)

(۳) وان سها عن القعود الأخير عاد بما لم يسجد لعدم استحكام خروجه من الفرض لاصلاح صلاته، وبه وردت السنة، عاد رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد قيامه الى الخامسة ويسجد للسهو..... وسجد للسهو (سواء كان الى القيام أقرب أو الى القعود أقرب) لتأخير فرض القعود..... (مزاقي مع الطحطاوي، ص: ۴۶۷، ۴۶۸، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: قديمي)

— الدر مع الرد: ۲/۸۵، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد.

— البحر الرائق: ۲/۱۰۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد.

نماز دوبارہ پڑھے۔ (۱)

☆..... اور اگر تیسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہے تو چوتھی رکعت ملا کر سجدہ سہو کر کے سلام پھیر لے، لیکن ان چار رکعتوں میں سے آخری دو رکعت صحیح ہوں گی، اور شروع کی دو رکعت قعدہ نہ کرنے کی وجہ سے فاسد ہیں۔ (۲) اور اس میں جو قرآن پڑھا گیا ہے اس کا تراویح میں دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ ورنہ ختم نامکمل رہے گا۔ (۳) چوں کہ اس صورت میں تکبیر تحریمہ باقی ہے، اس لیے آخری دو رکعت صحیح ہیں۔ اور آخری دونوں رکعتوں میں جو قرآن پڑھا گیا ہے وہ معتبر ہے۔

(۱) ولها واجبات لا تفسد بترکھا وتعاد وجوباً فی العمد والسہو ان لم یسجد له وان لم یعدھا یكون فاسقاً آتماً. (الدر المختار: ۱/۴۵۶، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: واجبات الصلاة، ط: سعید) — طحطاوی مع المراقی، ص: ۲۴۷، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، وأرکانها، فصل: فی بیان واجب الصلاة، ط: قدیمی.

— البحر الرائق: ۱/۲۹۵، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید.

(۲) (وان صلی اربع رکعات بتسلیمة واحدة و) الحال (أنه لم یقعد علی رکعتین) منها قدر التشهد (تجزی) الأربع (عن تسلیمة واحدة) ای: عن رکعتین عند أبی حنیفة وأبی یوسف - رحمهما الله (وهو المختار)..... لأن القعدة علی رأس الثانية فرض فی التطوع، فاذا ترکھا کان ینبغی أن تفسد صلاته أصلاً كما هو قول محمد وزفر - رحمهما الله تعالیٰ - وهو القیاس، وانما جاز علی قول أبی حنیفة وأبی یوسف - رحمهما الله تعالیٰ - استحساناً فأخذنا بالقیاس فی فساد الشفع الأول، وبالاستحسان فی حق بقاء التحریمة، واذا بقیت صح شروع فی الشفع الثانی وقد أتمه بالقعدة، فجاز عن تسلیمة واحدة. (حلبی کبیر، ص: ۴۰۸، کتاب الصلوة، فصل فی النوافل، تراویح، ط: سهیل اکیڈمی)

— ہندیہ: ۱/۱۱۸، کتاب الصلوة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ.

— بدائع الصنائع: ۱/۲۸۹، کتاب الصلوة، فصل فی سنن التراویح، ط: سعید.

(۳) واذا فسد الشفع، وقد قرأ فیہ لا یعتد بما قرأ فیہ ویعيد القراءۃ؛ لیحصل له الختم فی الصلوة الجائزۃ. (ہندیہ: ۱/۱۱۸، کتاب الصلوة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)

— الجوہرۃ النیرۃ: ۱/۱۲۶، کتاب الصلوة، باب قیام شهر رمضان، ط: میر محمد کتب خانہ.

— الخانیۃ علی هامش الہندیہ: ۱/۲۳۸، کتاب الصوم، باب التراویح، فصل فی مقدار القراءۃ فی التراویح، ط: رشیدیہ.

☆..... اور اگر اس صورت میں سہو سجدہ نہیں کیا تو نماز دوبارہ پڑھے۔ (۱)

دوسری رکعت میں تشهد کے بعد کھڑے ہو کر بیٹھنا

(الف) اگر امام تراویح کی نماز میں دو رکعت میں تشهد پڑھنے کے بعد کھڑا ہو گیا

اور پھر بیٹھ گیا۔

(ب) یا کھڑا ہونے کے بعد فوراً بیٹھ گیا۔

(ج) یا کھڑے ہونے کے بعد کچھ دیر پڑھ کر بیٹھا۔

(د) یا کھڑا ہونے کے بعد پورا رکوع یا سورت ختم کرنے کے بعد بیٹھا تو ان

تمام حالتوں میں بیٹھ کر تشهد پڑھے اور دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر

بیٹھ کر تشهد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیرے، تو نماز ہو جائے گی۔ (۲)

(۱) فالحاصل أن من ترك واجباتها، أو ارتكب مكرها تحريماً لزمه وجوباً أن يعيد في الوقت، فإن خرج أثم ولا يجب جبر النقصان بعده، فلو فعل فهو أفضل اهـ. (شامی: ۲/۶۲، کتاب الصلوٰۃ، باب قضاء الفوائت، مطلب فی تعريف الاعادة، ط: سعید) — البحر الرائق: ۲/۸۰، کتاب الصلوٰۃ، باب قضاء الفوائت، ط: سعید.

— حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۵۸، کتاب الصلوٰۃ، باب قضاء الفوائت، ط: نور محمد. (۲) رجل صلى الظهر خمساً وقعد في الرابعة قدر التشهد ان تذكر قبل أن يقيد الخامسة بالسجدة أنها الخامسة عاد الى القعدة وسلم، كذا في المحيط، ويسجد للسهو، كذا في السراج الوهاج..... (الهندية: ۱/۱۲۹، کتاب الصلوٰۃ، الباب الثاني عشر في سجود السهو، فصل، ط: رشيدية) — وكذا اذا قام الى الخامسة قبل أن يقعد قدر التشهد أو بعدما قعد وعاد سجد للسهو لوجود تأخير الفرض عن وقته الأصلي وهو القعدة الأخيرة أو تأخير الواجب وهو السلام..... (بدائع الصنائع: ۱/۶۲، کتاب الصلوٰۃ، فصل: وأما بيان سبب الوجوب، ط: سعید.

— مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۴۷۰، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود السهو، ط: قديمی.

— وأيضاً فيه: أما النفل فيعود ما لم يقيد بالسجدة، (جزم به في المعراج والسراج وعلله ابن وهبان بأن كل شفع منه صلاة على حدة ولا سيما على قول محمد بأن القعدة الأولى منه فرض فكانت كالأخيرة وفيها يقعد وان قام..... والأربع قبل الظهر كالتطوع، وكذا الوتر عند محمد وتمامه في النهر. (الدر مع الرد: ۲/۸۳، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید)

دوسری رکعت میں قنوت پڑھ لی

”قنوت دوسری رکعت میں پڑھ لی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۲۳)

دوسری مسجد میں جانا

☆..... اگر محلے کی مسجد میں امام قرآن غلط پڑھتا ہے، اور دوسری مسجد میں حافظ اچھا پڑھتا ہے، اور آواز بھی اچھی ہے، اور نماز بھی سکون سے ادا کرتا ہے، تو اس صورت میں اپنی مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں تراویح پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۱)

☆..... اگر محلے کی مسجد میں تراویح میں قرآن مجید کا ختم نہ ہوتا ہو تو دوسری مسجد میں جہاں پر ختم ہوتا ہو، وہاں جا کر تراویح پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (۲) کیوں کہ تراویح کی نماز میں قرآن ختم کرنا سنت ہے۔ اور یہ اس صورت میں دوسری مسجد میں جا کر ادا ہو سکتی ہے، اپنے محلہ میں ادا نہیں ہو سکتی۔

دوسرا پھر دیئے سجدہ سہو کرتے وقت

”سجدہ سہو کرتے وقت دونوں طرف سلام پھیر دیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۳۹)

(۱) قال الامام: اذا كان امامه لحناً لا بأس بأن يترك مسجده ويطوف. وكذلك اذا كان غيره أخف قراءاً، وأحسن صوتاً. (هندية: ۱/۱۱۶، كتاب الصلوة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: رشيدية)

— قاضي خان علي هامش الهندية: ۱/۲۳۹، كتاب الصوم، باب التراويح، فصل في مقدار القراءه في التراويح، ط: رشيدية.

— حلبى كبير، ص: ۴۰۷، ۴۰۸، كتاب الصلوة، فصل في النوافل، تراويح، ط: سهيل اكيذمي.

(۲) وبهذا تبين أنه اذا كان لا يختم في مسجد حيه، له أن يترك مسجد حيه، ويطوف، كذا في المحيط. (هندية: ۱/۱۱۶، كتاب الصلوة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: رشيدية)

— البحر الرائق: ۲/۶۹، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

— حلبى كبير، ص: ۴۰۷، فصل في النوافل، تراويح، ط: سهيل اكيذمي.

دیکھ کر سماعت کرنا

نماز کے دوران قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھنے یا دیکھ کر سننے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اس لیے فرائض اور تراویح کی نمازوں میں قرآن مجید کو نہ دیکھ کر پڑھے، نہ دیکھ کر سنے۔ ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

دیکھ کر سننا

☆..... اگر کسی علاقے میں تراویح پڑھانے والے حافظ کے علاوہ دوسرا حافظ نہ ہونے کی وجہ سے کسی نے قرآن کھول کر سماعت کی اور غلطی پر لقمہ دیا، اور امام نے لقمہ لے کر غلطی درست کی تو امام اور اس کی اقتدا میں نماز پڑھنے والے تمام مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۲)

(۱) وان قرأ المصلی القرآن من المصحف، أو من المحراب تفسد صلواته عند أبي حنيفة - رحمه الله تعالى. (حلبی کبیر، ص: ۲۲۷، مفسدات الصلوٰۃ، ط: سهیل اکیڈمی) — (وقراءته من مصحف) أي یفسدها. (البحر الرائق: ۱۰/۲، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یفسد الصلوٰۃ، وما یکره فیها، ط: سعید)

— شامی: ۱/۶۲۳، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکره فیها، ط: سعید.

— ہندیہ: ۱/۱۰۱، کتاب الصلوٰۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلوٰۃ وما یکره فیها، الفصل الأول، ط: رشیدیہ.

(۲) وفتحہ علی غیر امامہ الا اذا اراد التلاوة و کذا لأخذ، (لأنه تعلم وتعليم من غير حاجة بحر وهو شامل لفتح المقتدی علی مثله وعلی المنفرد وعلی غیر المصلی وعلی امام آخر، لفتح الامام والمنفرد علی أي شخص كان اذا اراد به التعليم لا التلاوة نهر) (الدر مع الرد: ۱/۶۲۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، فروع، ط: سعید)

— ولو فتح علی غیر امامہ تفسد الا اذا عني به التلاوة دون التعليم، کذا فی محیط السرخسی..... ولو سمعه المؤتمر ممن ليس فی الصلاة ففتحہ علی امامہ يجب أن تبطل صلاة الكل لأن التلقين من خارج..... (الهنديہ: ۱/۹۹، کتاب الصلاة، الباب السابع: فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الأول فیما یفسدها، ط: رشیدیہ.

— وفتحہ علی غیر امامہ أي یفسدها لأنه تعلم وتعليم لغیر حاجة..... وأراد من الفتح علی غیر امامہ تلقينه علی قصد التعليم..... وشمل ما اذا كان المفتوح عليه مصلياً أولاً..... (البحر الرائق: ۲/۶، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید)

☆..... جو آدمی امام کے پیچھے اقتدا کی نیت کر کے نماز میں شریک نہ ہو، اس کے لیے غلطی بتانا، اور لقمہ دینا درست نہیں۔ اگر لقمہ دیا اور امام نے لقمہ لیا تو سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱) اس لیے ایسا آدمی بالکل لقمہ نہ دیا کرے۔

☆..... نماز کی نیت باندھنے کے بعد قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (۲)

(۱) ارتج علی الامام ففتح علیہ من لیس فی صلاتہ، وتذکر، فاذا أخذ فی التلاوة قبل تمام الفتح لم تفسد، والا تفسد، لأن تذکرہ یضاف الی الفتح. (البحر الرائق: ۶/۲، کتاب الصلوة، باب ما یفسد الصلوة، وما یکرہ فیہا، ط: سعید)

— ہندیہ: ۹۹/۱، کتاب الصلوة، الباب السابع فیما یفسد الصلوة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول فیما یفسدہا، ط: رشیدیہ.

— شامی: ۶۲۲/۱، کتاب الصلوة، باب ما یفسد الصلوة وما یکرہ فیہا، ط: سعید.

(۲) انظر الی الصفحة السابقة، رقم: ؟؟؟، رقم الحاشیة: ۱ (وان قرأ المصلی القرآن من المصحف).

ڈاڑھی ایک مشنت سے کم ہو

☆..... جو شخص ایک مٹھی سے کم ڈاڑھی کو کترواتا ہے، یا منڈاتا ہے وہ فاسق اور

سخت گنہ گار ہے۔ اس کو امام بنانا جائز نہیں ہے۔ کیوں کہ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ (۱) اور ایسے آدمی کی تعظیم کرنا منع ہے، اور امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے۔

☆..... ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ اس سے توبہ کرے اور ڈاڑھی نہ منڈائے،

اور نہ کتروائے۔ البتہ ایک مٹھی سے زیادہ ہو تو اس کو کتروانا جائز ہے۔ (۲)

(۱) وأما الأخذ منها أي من اللحية وهي دون ذلك: أي دون القبضة، كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه أحد، وأخذ كلها فعل يهود الهند ومجوس الأعاجم. فتح. (الدر مع الرد: ۲/۴۱۸، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسد، مطلب في الأخذ من اللحية، ط: سعيد) — مرقاة المفاتيح: ۲/۹۱، كتاب الطهارة، باب السواك، الفصل الأول، ط: رشيدية.

— لو قدموا فاسقا يأتون بناء على أن كراهة تقديمه كراهة تحريم لعدم اعتنائه بأمور دينه، وتساهله في الاتيان بلوازمه، فلا يبعد منه الاخلال ببعض شروط الصلوة، وفعل ما ينافيها بل هو الغالب بالنظر الى فسقه. (حلبى كبير، ص: ۵۱۳، ۵۱۴، كتاب الصلوة، الأولى بالامامة، ط: سهيل اكيدي) — ويكره امامة عبد..... وفاسق، وأعمى، وفي الرد: (قوله: وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، والزاني، واكل الربا، ونحو ذلك. (شامى: ۱/۵۵۹، ۵۶۰، كتاب الصلوة، باب الامامة، ط: سعيد)

— البحر الرائق: ۱/۳۴۸، كتاب الصلوة، باب الامامة، ط: سعيد.

(۲) عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم "خالقوا المشركين، أو فروا اللحي واحفوا الشوارب". وفي رواية. أنهمكوا الشوارب واعفوا اللحي. متفق عليه. (مشكوة المصابيح: ۲/۳۸۰، كتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الأول، ط: قديمي) — الصحيح لمسلم: ۱/۱۲۹، كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، ط: قديمي.

— صحيح البخارى: ۲/۸۷۵، كتاب اللباس، باب اعفاء اللحي، ط: قديمي.

— يحرم على الرجل قطع لحيته. (الدر المختار: ۲/۴۰۷، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، ط: سعيد) — حدثنا محمد بن منهل..... وكان ابن عمر - رضى الله تعالى عنهما - اذا حج أو اعتمر قبض على لحيته، فما فضل أخذه. (صحيح البخارى: ۲/۸۷۵، كتاب اللباس، باب تقليم الأظفار، ط: قديمي كتب خانة) — ولا بأس أن يقبض على لحيته، فان زاد على قبضته منها شئى جزه، وان كان مازاد طويلا =

ڈاڑھی منڈے حافظ کی امامت

”ڈاڑھی منڈے کی امامت“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۰۸)

ڈاڑھی منڈے کی امامت

ڈاڑھی منڈا نا حرام ہے، اور ڈاڑھی منڈانے والا شریعت کی رو سے فاسق ہے، اور فاسق کی امامت مکروہ ہے۔ اس لیے ڈاڑھی منڈے حافظ کو فرض اور تراویح کی نماز کے لیے امام بنانا جائز نہیں ہے۔ ایسے امام کے پیچھے تراویح کی نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ (۱)

ڈاڑھی نہیں نکلی

لڑکا بالغ ہو گیا مگر ڈاڑھی مونچھ کچھ نہیں آئی، اور وہ خوبصورت ہے، اور اس کو شہوت کی نظر سے دیکھنے کا احتمال ہے، تو وہ حافظ ہو یا طالب علم ہو اس کی امامت مکروہ ہے۔ اور اگر یہ باتیں نہیں ہیں، صرف عوام پسند نہیں کرتے، لیکن وہ تمام مقتدیوں میں زیادہ عالم اور قرآن مجید اچھا پڑھنے والا ہو تو اس کی امامت مکروہ نہیں ہوگی۔ (۲)

اور اگر اتنی عمر ہوگئی ہے کہ اب ڈاڑھی بھرنے کی امید نہیں رہی تو وہ ”امرد“ کے حکم میں نہیں ہوگا۔ (۳)

= ترکہ، کذا فی ”الملتقط“.

— ہندیہ: ۳۵۸/۵، کتاب الکراهیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان، والنخاء، وقلم الأظفار، وقص الشارب، وخلق الرأس..... الخ، ط: رشیدیہ.

— شامی: ۴۱۸/۲، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، مطلب فی الأخذ من اللحیۃ، ط: سعید.

(۱) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ، رقم: ۳.

(۲، ۳) وكذا تكره خلف أمرد، الظاهر أنها تنزيهة أيضا. والظاهر أيضاً كما قال الرحمتي أن المراد به الصبيح الوجه لأنه محل الفتنة، وهل يقال هنا أيضاً: إذا كان أعلم القوم تنتقى الكراهة، فإن كانت علة الكراهة خشية الشهوة وهو الأظهر فلا، وإن كانت غلبة الجهل أو نفرة الناس من الصلاة خلفه فنعم فتأمل، والظاهر أن ذا العذار الصبيح المشتبه بالأمرد، تأمل. هذا، =

رات کا اکثر حصہ تراویح میں گزارے

رات کا اکثر حصہ تراویح کی نماز میں گزارنا مستحب ہے۔ (۳)

رعایت کرتے ہوئے قرآن لوٹانا

اگر کسی شخص کا تراویح میں قرآن شریف سننا رہ گیا تو پھر حافظ صاحب اس کی رعایت کرتے ہوئے، دوسرے دن بیس رکعت تراویح میں قرآن مجید کا وہ حصہ پڑھیں تو اگر اس سے دوسروں کو تکلیف اور گرانی نہ ہو تو بلا کراہت درست ہے۔ اور اگر اس سے دوسروں کو تکلیف اور گرانی ہوگی تو مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ اگر وہ شخص فسادی ہے، دوبارہ دوسرے دن تراویح میں نہ پڑھنے کی صورت میں نقصان اور ضرر کا اندیشہ ہے تو مکروہ نہیں

=وفی حاشیة المدنی عن الفتاوی العفیفة: سئل العلامة الشیخ عند الرحمن بن عیسی المرشدی عن شخص بلغ من السن عشرين سنة

وتجاوز حد الانبات ولم ینبت عذاره، فهل ینخرج بذلك عن حد الأمریة، وخصوصاً قد نبت له شعرات فی ذقنه توذن بأنه لیس من مستدیری اللحی، فهل حکمه فی الامامة کالرجال الکاملین أم لا؟ اجاب بالجواز من غیر کراهة، وناهیک به قدوة، واللہ أعلم، وکذلك سئل عنها المفتی محمد تاج الدین القلعی فأجاب کذلك. (شامی: ۱/۵۶۲، کتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب فی امامة الأمر، ط: سعید)

— حاشیة الطحطاوی مع المراقی، ص: ۳۰۳، کتاب الصلاة، باب الامامة، فصل فی بیان الأحق بالامامة، ط: قدیمی.

— امداد الفتاوی: ۱/۲۳۸، کتاب الصلاة، باب الامامة والجماعة، حکم صلاة خلف أمر د و نابالغ، ط: دارالعلوم کراچی.

(۳) وفی فتاوی قاضیخان: ویستحب تأخیر التراویح الی ثلث اللیل، والأفضل استیعاب اکثر اللیل بالتراویح. (البحر الرائق: ۲/۶۸، کتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

— قاضیخان علی هامش الہندیة: ۱/۲۳۵، ۲۳۶، کتاب الصوم، باب التراویح، فصل فی وقت التراویح، ط: رشیدیہ.

— الدر مع الرد: ۲/۴۴، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعید.

(۱)۔ ہے۔

رکعت کی تعداد میں اختلاف ہو

”تعداد رکعت میں اختلاف واقع ہو جائے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۵۲)

رکوع کا انتظار کرنا

☆..... تراویح کے وقت بعض افراد بیٹھے رہتے ہیں، اور حافظ صاحب جب

رکوع میں جاتے ہیں تو کھڑے ہو کر نیت باندھ کر رکوع میں شامل ہو جاتے ہیں، اس طرح کرنا منع ہے۔ اس سے تراویح میں قرآن مجید ختم کرنے کی سنت بھی ادا نہیں ہوگی، اور ثواب بھی پورا نہیں ملے گا۔ آخرت کے اعتبار سے یہ لوگ زبردست نقصان میں رہیں گے۔ (۲)

(۱) و کرہ تحریماً اطالة ركوع أو قراءة لادراك الجائئ، وفي الرد: وكذا القعود الأخير قبل السلام، وذكر في السراج أن فيه خلافاً، وأشار إلى أن الكلام في المصلي، فلو انتظر قبل الصلاة ففي أذان البزازية، لو انتظر الإقامة ليدرك الناس الجماعة يجوز لو احدث بعد الاجتماع لا، إلا إذا كان داعراً شريراً أي ان عرفه. وفي الرد: عزاه في شرح المنية إلى أكثر العلماء أي لأن انتظاره حينئذ يكون للتودد إليه لا للتقريب والاعانة على الخير، (قوله: والافلا بأس به) أي وان لم يعرفه فلا بأس به لأنه اعانة على الطاعة، لكن يطول مقدار ما لا يتقل على القوم..... (الدرمع الرد: ۱/ ۳۹۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائئ، ط: سعيد)

— امداد الفتاوى: ۱/ ۳۲۵، كتاب الصلاة، باب النوافل، فصل في التراويح، ط: دارالعلوم كراچی.

(۲) (ويكره قاعداً مع القدرة على القيام) كما يكره تأخير القيام إلى ركوع الامام للتشبه بالمنافقين.

(وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: قوله كما يكره..... الخ) ظاهره أنها تحريمية للعلة

المذكورة. وفي البحر عن الخانية: يكره للمقتدى أن يقعد في التراويح، فإذا أراد الامام أن يركع يقوم

لأن فيه اظهار التكاسل في الصلوة والتشبه بالمنافقين قال تعالى: وإذا قاموا إلى الصلوة قاموا

كسالى. ط. (رد المحتار مع الدر المختار: ۲/ ۳۸، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: ايج ايم سعيد)

— ويكره للمقتدى أن يقعد في التراويح فإذا أراد الامام أن يركع يقوم، وظاهره عبارة الشرح

يفيد ثبوت الكراهة ولو كان داخل في صلوة الامام لأنه علله بقوله لما في هذا من مخالفة

الامام، ولما فيه من القول بلزوم القيام في التراويح. (حاشية الطحطاوى على

المراقى، ص: ۴۱۶، كتاب الصلاة، فصل في صلاة التراويح، ط: قديمي)

— الهندية: ۱/ ۱۱۹، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: رشيدية.

☆..... جماعت کی نماز ہو رہی ہے، اور ایک شخص بیٹھا رہتا ہے، جب امام رکوع میں جاتا ہے تو فوراً یہ نیت باندھ کر امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہو جاتا ہے، یہ فعل مکروہ ہے۔ اور اس میں منافقین کے ساتھ مشابہت ہے۔ (۱)

رکوع کی تسبیح سجدہ میں پڑھنا

رکوع میں بھول کر سجدہ کی تسبیح پڑھنے یا سجدہ میں بھول کر رکوع کی تسبیح پڑھنے سے سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ کیوں کہ رکوع اور سجدہ کی تسبیحات واجب نہیں سنت ہیں۔ اور سنت ترک ہونے سے سہو سجدہ لازم نہیں ہوتا۔ البتہ مکروہ تنزیہی ہے۔ درمیان میں یاد آجائے تو پھر رکوع کی تسبیح رکوع میں اور سجدہ کی تسبیح سجدہ میں پڑھے، تاکہ سنت کے مطابق ہو جائے۔ (۲)

رکوع کے بعد قنوت پڑھے تو؟

اگر وتر کی نماز کسی ایسے شخص کے پیچھے پڑھے جو رکوع کے بعد کھڑے ہو کر قنوت پڑھتا ہے، اور مقتدی کا مذہب یہ نہیں تو مقتدی اس میں امام کی متابعت کرے۔ (۳)

(۱) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۲، في الصفحة السابقة: (ويكره قاعداً مع القدرة على القيام)
(۲) ولو ترك تكبيرات الركوع والسجود وتسيبحاتهما فلا سهو فيها. (التاترخانية: ۵۲۲/۱، كتاب الصلوة، الفصل السابع عشر في سجود السهو، نوع آخر في بيان ما يجب به سجود السهو وما لا يجب، ط: قديمي)

— وفي الولوجية: الاصل في هذا ان المتروك ثلاثة انواع فرض، وسنة، وواجب..... وفي الثاني لا تفسد لأن قيامها بأركانها وقد وجدت ولا يجبر بسجدة السهو. (الفتاوى الهندية: ۱۲۶/۱، كتاب الصلوة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية)

— (وسننها) ترك السنة لا يوجب فساداً ولا سهواً بل اساءة لو عامداً غير مستخف، وقالوا: الاساءة ادون من الكراهة، ثم هي على ما ذكره ثلاثة وعشرون (رفع اليدين للتحريم)..... والتسيب فيه ثلاثا. (الدر مع الرد: ۳۷۳-۳۷۶، كتاب الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعيد)

(۳) ولو صلى الوتر خلف من يقنت في الوتر بعد الركوع في القومة والمقتدى لا يرى ذلك تابعه فيه. (الفتاوى التاترخانية: ۴۹۲/۱، كتاب الصلوة، فصل في التراويح، ط: قديمي)

— الشامية: ۹، ۸/۲، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد =

رکوع میں سجدہ تلاوت کی نیت کرنا

☆..... اگر امام نماز میں آیت سجدہ پڑھ کر فوراً نماز کا رکوع کر لے، یا آیت سجدہ پڑھنے کے بعد دو تین چھوٹی آیتیں پڑھ کر نماز کا رکوع کر لے، اور اس میں سجدہ تلاوت کی نیت کرے، تو امام کا سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا۔ اگر امام نے رکوع میں سجدہ تلاوت ادا کرنے کی نیت نہیں کی تو نماز کے سجدہ میں سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا، خواہ نماز کے سجدہ میں سجدہ تلاوت کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ لیکن اگر امام نے رکوع میں سجدہ تلاوت ادا کرنے کی نیت کی، اور مقتدیوں نے رکوع میں سجدہ تلاوت ادا کرنے کی نیت نہیں کی تو مقتدیوں کا سجدہ تلاوت ادا نہیں ہوگا۔

ایسی صورت میں امام کو چاہیے کہ رکوع میں سجدہ تلاوت ادا کرنے کی نیت نہ کرے نماز کے سجدہ میں امام اور مقتدی سب کا سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا۔ (۱)

☆..... اور اگر امام کے ساتھ مقتدیوں نے بھی رکوع میں سجدہ تلاوت ادا کرنے کی نیت کی تو سب کا سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا۔

اور اگر مقتدیوں نے رکوع میں سجدہ تلاوت ادا کرنے کی نیت نہیں کی، صرف امام نے رکوع میں سجدہ تلاوت ادا کرنے کی نیت کی تو امام کا سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا،

= — منحة الخالق علی هامش البحر الرائق: ۲/۴۴، باب الوتر والنوافل، ط: سعید.

— الخانية علی هامش الهندية: ۱/۲۴۵، باب التراویح، فصل فی الوتر، ط: رشیدیہ.

(۱) وتؤدی (برکوع صلوة) اذا كان الركوع (علی الفور من قراءة آية) أو آيتين و كذا الثلاث علی الظاهر كما فی البحر (ان نواه) أي کون الركوع (لسجود) التلاوة علی الرجح (و) تؤدی (بسجودها كذلك) أي علی الفور (وان لم ينو) بالاجماع، ولو نواه فی ركوعه ولم ينوها المؤتمر لم تجزه. (الشامية: ۲/۱۱۱، ۱۱۲، کتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— الفتاوی الهندية: ۱/۱۳۳، کتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: رشیدیہ.

— حلبی کبیر، ص: ۵۰۵، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سهیل اکیڈمی.

— الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۸۷، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: قدیمی.

مقتدیوں کا سجدہ تلاوت ادا نہ ہوگا۔

اور اگر امام نے رکوع میں سجدہ تلاوت ادا کرنے کی نیت نہیں کی تو نماز کے سجدہ میں امام اور مقتدیوں میں سے کوئی نیت کرے یا نہ کرے سب کا سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا۔ بشرطیکہ آیت سجدہ کے بعد تین آیتوں سے کم پڑھا ہو۔ (۱)

☆..... لیکن سجدہ تلاوت کے بارے میں سب سے آسان صورت یہ ہے کہ

آیت سجدہ پڑھ کر فوراً ایک سجدہ کر لے، اس سے لوگوں میں تشویش نہیں ہوتی۔ (۲)

رکوع وسجود میں قرآن یاد کرنا

☆..... بعض حافظ تراویح کے دوران رکوع اور سجود میں تسبیحات کی جگہ دل دل میں

اگلی آیت پڑھتے رہتے ہیں، یا زبان سے بھی آہستہ آہستہ دہراتے رہتے ہیں، یہ درست نہیں۔ کیوں کہ رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن کریم پڑھنا منع ہے۔ باقی رکوع سجدے کی

تسبیحات سنت ہیں، ان کے ترک سے نماز کراہت تنزیہی کے ساتھ ادا ہو جائے گی۔ (۳)

(۱) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۱، في الصفحة السابقة: وتؤدى (بركوع صلوة) اذا كان الركوع (۲) وان قرأ آية السجدة في الصلوة، فان كانت في وسط السورة فالأفضل أن يسجد ثم يقوم ويختم السورة ويركع. (الهندية: ۱۳۳/۱، كتاب الصلوة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيدية) — شامى: ۱۰۹/۲، كتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد.

— البحر الرائق: ۱۲۲/۲، كتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد.

(۳) ويكره النجهر بالتسمية والتأمين وتمام القراءة في الركوع..... (الهندية: ۱۰۷/۱، كتاب الصلاة، الباب السابع: فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني: فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية) — ويكره أن يقرأ في غير حال القيام؛ لأنه صلى الله عليه وسلم نهى عن القراءة في الركوع والسجود، وقال: أما الركوع فعظموا فيه الرب، وأما السجود فأكثروا فيه من الدعاء فإنه قمن أن يستجاب لكم..... الخ (بدائع الصنائع: ۲۱۸/۱، كتاب الصلاة، فصل: وأما بيان ما يستحب فيها، ط: سعيد)

— شامى: ۵۰۵/۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل: في بيان تأليف الصلاة الى انتهائها..... ط: سعيد. — قال في المنية وشرحها الصغير: ثم الاصل في التفكير أنه ان منعه عن اداء ركن كقراءة آية أو ثلاث أو ركوع أو سجود أو عن اداء واجب كالتعود يلزمه السهو لاستلزام ذلك ترك الواجب وهو الاتيان بالركن أو الواجب في محله وان لم يمنعه عن شئ من ذلك بأن كان يؤدى الأركان ويتفكر لا يلزمه السهو..... وهو الاصح. (الشامية: ۹۳/۲، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، =

☆..... بعض حافظ رکوع اور سجدے میں زبان سے اگلی آیت نہیں دہراتے، تسبیحات بھی پڑھتے ہیں، مگر دل و دماغ کو اگلی آیت سوچنے کی طرف متوجہ رکھتے ہیں۔ اس صورت میں اگرچہ نماز ہو جائے گی، لیکن ایسا کرنا بہتر نہیں ہے۔ (۱)

رمضان میں تمام لوگوں نے تراویح کو ترک کر دیا تو وتر کیسے پڑھیں؟
رمضان شریف میں اگر عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اور تراویح کو تمام آدمیوں نے بالکل ترک کر دیا تو اس صورت میں وتر کی نماز علیحدہ علیحدہ پڑھیں۔ (۲)

رمضان میں تہجد کی جماعت

تہجد کی نماز میں جماعت نہیں ہے، اکثر احادیث سے یہی ثابت ہے۔

= قبیل باب المریض، ط: ایچ ایم سعید

— ولو ترک تکبیرات الركوع والسجود وتسبیحاتہما فلا سہو فیہا. (التاخرخانیة: ۱/۵۲۲، کتاب الصلوٰۃ، الفصل السابع عشر فی سجود السہو، نوع آخر فی بیان ما یجب بہ سجود السہو وما لا یجب، ط: قدیمی)

— (وسنہا) ترک السنۃ لا یوجب فساداً ولا سہوا بل اساءۃ لو عامدا غیر مستخف وقالوا الاساءۃ ادون من الکراہۃ. ثم ہی علی ما ذکرہ ثلاثۃ وعشرون (رفع الیدین للتحریمة)..... والتسبیح فیہ ثلاثاً. (الشامیة: ۱/۴۷۳، ۴۷۶، کتاب الصلوٰۃ، باب صفة الصلوٰۃ، مطلب سنن الصلاة، ط: ایچ ایم سعید)
(۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز عن امتی ما وسوست بہ صدرہا ما لم تعمل بہ او تتکلم، متفق علیہ. (مشکوٰۃ، ص: ۱۸، باب الوسوسة، الفصل الاول).

(۲) لکن فی التاخرخانیة عن التتمة أنه سأل عن علی بن أحمد عن صلی الفرض والتراویح وحده أو التراویح فقط هل یصلی الوتر مع الامام؟ فقال لا. اه..... الذی ینظر ان جماعۃ الوتر تبع لجماعۃ التراویح وان کان الوتر نفسه أصلاً فی ذاته، لأن سنة الجماعۃ فی الوتر انما عرفت بالأثر تابعۃ للتراویح علی أنهم اختلفوا فی افضلیة صلاتہا بالجماعۃ بعد التراویح کما یأتی. (الشامیة: ۲/۴۸، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، قبیل مطلب فی کراہۃ الاقتداء فی النفل علی سبیل التداعی وفي صلاة الرغائب، ط: ایچ ایم سعید)

— امداد الفتاوی: ۱/۳۰۱، کتاب الصلاة، باب صلاة الوتر، حکم افراد ورتا رکنین جماعت تراویح را، ط: دارالعلوم کراچی.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز ہمیشہ تنہا پڑھتے تھے، کبھی بھی تہجد کی جماعت کے لیے کسی کو نہیں بلایا، نہ اس کی جماعت کے لیے کبھی اعلان کیا۔ اس لیے رمضان المبارک میں وتر اور تراویح کے لیے بلا کر جماعت کرنا مسنون ہے۔ باقی نوافل کے لیے بلا کر جماعت کرنا مکروہ ہے۔ اور بلانے اور اعلان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ امام کے پیچھے چار مقتدی ہوں۔ اگر مقتدی چار سے کم ہیں تو جائز ہے۔ (۱)

رمضان میں وتر جماعت کے ساتھ ادا کرنا افضل ہے

”وتر رمضان میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا افضل ہے“ عنوان کے تحت

دیکھیں۔ (ص: ۳۷۵)

رکس کے لیے انتظار کرنا

”انتظار کرنا“ (ص: ۹۲) اور ”انتظار کرنا“ (ص: ۹۱) دونوں عنوانات کے تحت دیکھیں۔

(۱) (ولا یصلی الوترو) لا (التطوع بجماعة خارج رمضان) ای یکرہ ذلک علی سبیل التداعی، بأن یقتدی أربعة بواحد کما فی الدرر۔
 قال فی الرد: (قوله ای یکرہ ذلک) أشار الی ما قالوا من أن المراد من قول القدوری فی مختصره ”لا یجوز“ الکرهه لاعدم أصل الجواز..... ثم ان کان ذلک أحياناً..... کان مباحاً غیر مکروہ، وان کان علی سبیل المواظبة کان بدعة مکروهة لأنه خلاف المتوارث، وعلیه یحمل ما ذکره القدوری فی مختصره، وما ذکره فی غیر مختصره یحمل علی الأول. واللہ أعلم اه. قلت: ویؤیدہ ایضاً ما فی البدائع من قوله: ان الجماعة فی التطوع لیست بسنة الا فی قیام رمضان اه. فان نفی السنة لا یستلزم الکراهة، نعم ان کان مع المواظبة کان بدعة فیکرہ..... والنفل بالجماعة غیر مستحب لأنه لم تفعله الصحابة فی غیر رمضان. (قوله علی سبیل التداعی) هو أن یدعو بعضهم بعضاً. (وقوله اربعة بواحد) أما اقتداء واحد بواحد أو اثنين بواحد فلا یکرہ وثلاثة بواحد فیہ خلاف بحر عن الکافی. (الشامیة: ۲/۳۸، کتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، مطلب فی کراهة الاقتداء فی النفل علی سبیل التداعی وفي صلوة الرغائب، ط: ایچ ایم سعید)
 — التطوع بالجماعة اذا کان علی سبیل التداعی یکرہ..... وقال شمس الأئمة الحلوانی ان کان سوی الامام ثلاثة لا یکرہ بالاتفاق وفي الرابع اختلف المشایخ والاصح أنه یکرہ هکذا فی الخلاصة. (الهنديہ: ۱/۸۳، کتاب الصلوة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الاول فی الجماعة، ط: رشیدیہ)
 — البحر الرائق: ۲/۷۰، کتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: ایچ ایم سعید.

ریڈیو

اگر ریڈیو پر قاری صاحب (پڑھنے والے) خود تلاوت کر رہے ہیں تو اس سے سجدہ کی آیت سننے سے سننے والوں پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا۔ اور کیسٹ کی تلاوت ہے تو سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

ریکارڈنگ

اگر تراویح وغیرہ کی ریکارڈنگ دوبارہ ریڈیو اور ٹی وی سے براڈ کاسٹ یا ٹیلی کاسٹ کی جائے اور سجدہ تلاوت کی آیت سنی جائے تو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ (۲)

ز

زوال کے وقت سجدہ تلاوت کرنا

”طلوع کے وقت سجدہ تلاوت کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۸۸)

(۲، ۱) و أما سبب وجوب السجدة فسبب وجوبها أحد شيئين: التلاوة أو السماع كل واحد منهما على حاله موجب..... فينظر الى أهلية التالى وأهليته بالتمييز..... بخلاف السماع من البيغاء، والصدى، فان ذلك ليس بتلاوة وكذا اذا سمع من المجنون لأن ذلك ليس بتلاوة صحيحة لعدم أهليته لانعدام التمييز. (بدائع الصنائع: ۱/ ۱۸۰، ۱۸۶، كتاب الصلاة، فصل فى سبب وجوب السجدة وفصل فى بيان من تجب عليه السجدة، ط: ايچ ايم سعيد)

— الشامية: ۱۰۸/۲، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: ايچ ايم سعيد.

— الهندية: ۱۳۲/۱، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فى سجود التلاوة، ط: رشيديه.

— لان صحة التلاوة يشترط لها التميز، وكذا اذا سمع آية السجدة من غير آدمى كأن يسمعها من البيغاء أو من آلة حاكية (كالفونوغراف)، فان هذا السماع لا يوجب السجود لعدم صحة التلاوة بفقد التمييز. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۶۵، كتاب الصلاة، مباحث سجدة التلاوة، شروط سجدة التلاوة، ط: دار الفكر)

— فتاوى محمودية: ۴/ ۲۷۲، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ريڈيو، اور ٹیپ پر پڑھی ہوئی

آیت سجدہ تلاوت اور سلام کا جواب، ط: ادارة الفاروق كراچى.

س

سامع اگلی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے

اگر سامع نابالغ ہے تو غلطی بتانے کے لیے اگلی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے۔ (۱)

سامع چھوٹا ہے

”چھوٹا سامع“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۷۴)

سامع کو حافظ کے برابر میں کھڑا کرنا

اگر تراویح کی نماز میں سامع کو حافظ صاحب کے برابر میں کھڑا کرنے کی

ضرورت ہے، مثلاً: حافظ صاحب کی سماعت کمزور ہے، دور سے لقمہ دے تو سنتے نہیں ہیں،

تو اس صورت میں حافظ کے برابر میں کچھ پیچھے ہو کر کھڑا ہونا جائز ہے۔ اور اگر عذر اور

ضرورت نہیں ہے تو امام کے برابر میں کھڑا ہونا اچھا نہیں ہے۔ (۲)

(۱) (و یصف الرجال ثم الصبیان) ظاہرہ تعددہم، فلو واحدًا دخل الصوف. (الشامیة: ۱/۵۶۸،

۵۷۱، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامة، ط: سعید)

— البحر الرائق: ۱/۳۵۳، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامة، ط: سعید.

— (قولہ: ذکرہ فی البحر بحثاً) قال الرحمتی ربما یتعین فی زماننا ادخال الصبیان فی صفوف

الرجال. (تقریرات الراعی علی رد المحتار: ۱/۷۳، ط: سعید)

(۲) و ذکر الاسیب جابی أنه لو كان معه رجلان فامامهم بالخيار ان شاء تقدم وان شاء أقام فيما

بینہما، ولو كانوا جماعة فینبغی للامام أن يتقدم ولو لم يتقدم الا أنه أقام علی میمنة الصف أو علی

میسرته أو أقام فی وسط الصف فانه يجوز ويكره..... وأشار المصنف الى أن العبرة انما هو للقدم

لا للرأس فلو كان الامام أقصر من المقتدى تقع رأس المقتدى قدام الامام يجوز بعد أن يكون

محاذياً بقدمه أو متأخراً قليلاً. (البحر الرائق: ۱/۳۵۲، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامة، ط: سعید)

— خلاصة الفتاوى: ۱/۱۵۶، ۱۵۷، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامة والافتداء، ط: رشیدیہ.

— ولو قام واحد بجنب الامام وخلفه صف کره اجماعاً،

وفی الشامیة: قولہ (کره اجماعاً) أى للمؤتم وليس للامام منها شیئی ویتخلص من الکراهة

بالتفقیرى الى خلف ان لم یکن المحل ضیقاً علی الظاهر. (الشامیة: ۱/۵۶۷، کتاب الصلوٰۃ، باب

الامامة، ط: سعید)

سامع کے بتلانے تک خاموش رہنا

بعض دفعہ حافظ سے تراویح میں قرآن پڑھتے ہوئے غلطی ہو جاتی ہے، اور سامع کے بتلانے تک خاموش رہتا ہے، تو اس سے تراویح میں کوئی خلل نہیں آئے گا، تراویح ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ لقمہ سننے کے لیے خاموش رہنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ اس صورت میں سہو سجدہ کی بھی ضرورت نہیں ہوگی۔ ہاں اگر فرض نماز ہو تو امام کو چاہیے کہ اگر تین آیت سے کم ہوئیں تو لقمہ کے انتظار میں کھڑا نہ رہے، بلکہ جہاں سے یاد ہو پڑھ لے۔ اور اگر تین آیتیں ہو گئی ہیں تو رکوع کر دے۔ (۱)

سامع کے بغیر قرآن شریف پڑھنا

اگر قرآن شریف اچھی طرح یاد ہے تو تراویح کی نماز میں سامع کے بغیر بھی پڑھنا درست ہے۔ (۲) اگر کہیں بھول جائے یا شبہ ہو جائے تو سلام پھیرنے کے بعد قرآن مجید

(۱) فتاویٰ رحیمیہ: ۲۳۶/۶، کتاب الصلوٰۃ، باب التراویح، ط: دارالاشاعت.

— لو فتح علی امامہ فلا فساد؛ لأنه تعلق به اصلاح صلاته..... ولا تلاق ماروی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ اذا استطعمکم الامام فأطعموه“ واستطعامه سکوتہ..... ویکره للمقتدی أن یفتح علی امامہ من ساعته وکذا یکره للامام أن یلجنهم الیه. (البحر الرائق: ۶/۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکره فیها، ط: سعید) — ویکره للمقتدی أن یعجل بالفتح..... ویکره للامام أن یلجنهم الیه بأن یقف ساکتاً بعد الحصر أو یکرر الآیة، بل ینتقل الی آیة أخرى أو یرکع ان قرأ القدر المستحب، وقیل قدر الفرض والأول هو الظاهر. (الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۳۳، باب ما یفسد الصلوٰۃ، ط: قدیمی) — بخلاف فتحه علی امامه فانه لا یفسد مطلقاً لفتح و أخذ بكل حال، أی سواء قرأ الامام قدر ما تجوز به الصلاة أم لا، انتقل الی آیة أخرى أم لا، تکرر الفتح أم لا، هو الأصح. (الدرمع الرد: ۶۲۲/۱، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید).

(۲) لا ینبغی للقوم أن یقدموا فی التراویح الخوشخوان ولكن یقدموا الدرستخوان. (الهندیة: ۱۱۲/۱، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ. — الخانیة علی هامش الہندیة: ۲۳۸/۱، کتاب الصوم، فصل فی القراءة فی التراویح، ط: رشیدیہ. — التاتار خانیة: ۳۸۱/۱، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراویح، نوع آخر بیان القراءة فی التراویح، ط: قدیمی.

کھول کر دیکھ لے۔ اور اگر غلطی ہو جائے (۱) اور اس سے نماز فاسد نہ ہو تو قرآن مجید کا وہ حصہ دوبارہ پڑھے۔ اور اگر نماز فاسد ہو گئی تو نماز اور قرآن مجید کا وہ حصہ دوبارہ پڑھے۔ تاہم سامع کا ہونا زیادہ بہتر ہے تاکہ اطمینان رہے اور شبہ وغیرہ سے بچ جائے۔

”سبحان الملك القدوس“ کب پڑھے؟

وتر کی نماز کا سلام پھیر کر جب بیٹھے اس وقت ”سبحان الملك القدوس“ کو پڑھے۔ اور یہ احناف کے نزدیک بھی مستحب ہے۔ (۲)

”سبحان ذي الملك“ آہستہ پڑھے

تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد جو تسبیح پڑھی جاتی ہے، یعنی: ”سبحان ذي الملك..... الخ“ اس کو امام اور مقتدی کے لیے آہستہ پڑھنا بہتر ہے۔ زور سے نہیں پڑھنا چاہیے۔ (۳)

(۱) واذا غلط في القراءة في التراويح فترك سورة أو آية وقرأ ما بعدها فالمستحب له أن يقرأ المتروكة ثم المقرؤة ليكون على الترتيب، واذا فسد الشفع وقد قرأ فيه لا يعتد بما قرأ فيه ويعيد القراءة ليحصل له الختم في الصلاة الجائزة. (الهندية: ۱/۱۸۱، كتاب الصلاة، الباب التاسع، في النوافل، فصل في التراويح، ط: رشيدية) — التاتارخانية: ۱/۴۸۰، كتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر في التراويح، نوع آخر بيان القراءة في التراويح، ط: قديمي.

— حلبی کبیر، ص: ۴۰۷، کتاب الصلاة، فصل في النوافل، تراويح، ط: سهيل اكيڈمی.

(۲) (واذا سلم منه الوتر) قال سبحان الملك القدوس ثلاث مرات يمدّ صوته في الثالثة (المرتبة الثالثة: حنفی) ويرفع، (قوله: يرفع) حاشية: قال ابن حجر: ظاهر هذا يدل على جواز الذكر برفع الصوت بل على الاستحباب اذا اجتنب الرياء اظهار للدين وتعلیماً للسامعين وابقاظهم من رقدة الغفلة..... الخ. (الحصن الحصين: مع حاشيته للعالم المفتی فضيلة الشيخ مولانا عبد الحی الكهنوی الانصاری، ط: مطبعة انوار محمد لكهنو) ص: ۷۴ رقم الحاشية؟؟؟ ط: نجم العلوم لکنو.

— عن أبي بن كعب قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم في الوتر قال سبحان الملك القدوس رواه أبو داود والنسائي وزاد ثلاث مرات يطيل..... (وزاد) أي النسائي في روايته أنه كان يقول ذلك (ثلاث مرات يطيل) أي في آخرهن كما رواه ابن الهمام والمعنى يمدّ في الثالثة صوته..... (مرقاة المفاتيح: ۳/۱۷۲، باب الوتر، الفصل الثاني، ط: امداديه ملتان)

(۳) أما الادعية والأذكار فبالخفية أولى. (شامی: ۲/۵۰۷، كتاب الحج، مطلب في الشاء =

حدیث شریف میں ہے کہ: ”لوگو! اپنے اوپر نرمی سے کام لو، (دعا زور سے نہ مانگو)، اس لیے کہ تم کسی بہرے یا غیر موجود کو نہیں پکار رہے ہو۔“ (۱)

ستائیسویں شب میں ختم کرنا

تراویح (۲) کی نماز میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا سنت ہے۔ اور ستائیسویں (۳) رات میں ختم کرنا افضل اور مستحب ہے۔

سجدہ ایک کیا

☆..... اگر اتفاق سے حافظ صاحب تراویح کی نماز میں پہلی رکعت میں صرف

= علی الکریم دعاء، ط: سعید. وایضاً فیہ:

— (قولہ: رفع صوته بالذکر) خیر الذکر الخفی لأنه حیث خیف الریاء أو تأذی المصلین أو النیام. (شامی:

۶۶۰/۱، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما لا یفسده، مطلب فی رفع الصوت بالذکر، ط: سعید)

— حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۱۸، کتاب الصلاة، باب الامامة، فصل فی صفة الأذکار، ط: قدیمی.

(۱) عن أبی موسی الأشعری قال: کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر فجعل الناس یجھرون

بالتکبیر، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یا أيها الناس اربعوا علی أنفسکم انکم لاتدعون أصم ولا

غائباً، انکم تدعون سمیعاً بصیراً وهو معکم والذي تدعونہ أقرب الی أحدکم من عنق راحلته. متفق

علیه. (مشکوٰۃ المصابیح: ۲۰۲/۱، باب ثواب التسییح والتحمید والتهلیل، الفصل الأول، ط: رحمانیہ)

— صحیح البخاری: ۸۰۸/۱، ۸۰۹، کتاب الجهاد، باب ما یکره من رفع الصوت فی التکبیر، ط:

الطاف اینڈ سنز کراچی.

— الصحیح لمسلم: ۳۵۰/۲، کتاب الذکر، باب استحباب خفض الصوت، ط: رحمانیہ.

(۲) السنة فی التراویح انما هو الختم مرّة. (الهندیة: ۱۱۷/۱، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی

النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)

— شامی: ۴۶/۲، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعید.

— بدائع الصنائع: ۲۸۹/۱، کتاب الصلاة، فصل فی سننها (التراویح)، ط: سعید.

(۳) ”یختتم فی اللیلة السابع والعشرین لکثرة الأخبار“ انها لیلة القدر. (البحر الرائق: ۶۸/۲،

کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید.

— المبسوط للسرخسی: ۱۱۹/۲، کتاب الصلاة، باب التراویح، الفصل السادس فی حق قدر

التراویح، ط: المكتبة الغفاریة.

— شامی: ۴۶/۲، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعید.

ایک سجدہ کر کے کھڑے ہو گئے، یا دوسری رکعت میں صرف ایک سجدہ کر کے تشہد پڑھنے کے لیے بیٹھ گئے، تو مقتدی حضرات ”سبحان اللہ“ اور ”اللہ اکبر“ کہہ کر امام کو متنبہ کریں کہ نماز میں کچھ کمی بیشی ہو گئی ہے۔ (۱) تاکہ حافظ صاحب خود غور کر کے یاد کریں کہ کون سا فعل رہ گیا ہے۔ اگر ان کو یاد آ گیا تو ٹھیک ورنہ نماز کے بعد معلوم ہونے پر نماز کا اعادہ کریں۔

اگر حافظ صاحب کو یاد آ جائے تو فوراً ایک سجدہ کریں، پھر سہو سجدہ کریں۔ (۲)

☆..... ”سبحان اللہ“ اور ”اللہ اکبر“ کہہ کر امام کو متنبہ کرتے وقت یہ نہ

کہے کہ حافظ صاحب ایک سجدہ رہ گیا ہے، وہ کر لیں۔ اس طرح کہنے سے کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اگر حافظ صاحب ایسے آدمی کا لقمہ قبول کریں گے، تو سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۳)

(۱) و کذا لو عرض للامام شئى فسبح المأموم لا بأس به..... للحديث الصحيح من نابه شئى فى صلاته فليسبح. (البحر الرائق: ۷/۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلوٰۃ وما لا یفسد، ط: سعید) — بدائع الصنائع: ۱/۲۳۵، کتاب الصلوٰۃ، فصل فى بیان حکم الاستخلاف، ط: سعید۔ — الہندیۃ: ۱/۹۹، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یفسد الصلوٰۃ..... الخ، ط: رشیدیہ۔

(۲) (فى كل ركعة كالسجدة) حتى لو نسي سجدة من الأولى قضاها ولو بعد السلام قبل الكلام لكنه يتشهد ثم يسجد للسهو ثم يتشهد. (الشامیۃ: ۱/۴۶۳، کتاب الصلاة، باب صفة الصلوٰۃ، ط: سعید) — البحر الرائق: ۲/۹۳، باب سجود السهو، ط: سعید۔

— بدائع الصنائع: ۱/۱۶۷، کتاب الصلوٰۃ، فصل فى بیان المتروک ساهياً هل یقضی أم لا، ط: سعید۔ — وفى الولو الجیه الاصل فى هذا أن المتروک ثلاثه انواع، فرض وسنة وواجب، ففى الفرض ان أمکنه التدارک بالقضاء یقضی والا فسدت صلاته. (الہندیۃ: ۱/۱۲۶، کتاب الصلوٰۃ، الباب الثانی عشر فى سجود السهو، ط: رشیدیہ)

— (سجدة السهو واجبة، انه لا یجب الا بترک واجب)..... ولا بترک الفرائض لان ترکها لا ینجبر بسجود السهو بل هو مفسد ان لم یتدارک فیعاد. (الحلبی الکبیر، ص: ۴۵۵، کتاب الصلوٰۃ، فصل فى سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی)

— الفتاوی الولو الجیۃ: ۱/۹۹، کتاب الطہارۃ، الفصل التاسع فى الحدث الطارئ على الصلاة، ط: مکتبہ فاروقیہ پشاور۔

(۳) ینجب أن یعلم بأن ما یفسد الصلاة نوعان، قول وفعل فنبدأ بالقول..... تکلم لاصلاح صلاته بأن قام الامام فى موضع القعود فقال له المقتدی أقعد أو قعد فى موضع القيام فقال له المقتدی قم، =

سجدہ تلاوت ادا کرنے کے بعد اگلی آیت یاد نہ رہی

اگر امام صاحب یا حافظ صاحب نماز میں سجدہ تلاوت ادا کر کے کھڑے ہونے کے بعد اگلی آیت یاد نہ آنے کی وجہ سے فوراً رکوع میں چلے گئے تو بھی نماز ہو جائے گی۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ سجدہ سے اٹھ کر چند آیات پڑھ کر پھر رکوع کرے، چاہے کسی اور جگہ سے کیوں نہ ہوں۔ (۱)

سجدہ تلاوت ادا کرنے کے بعد نماز لوٹانی پڑی

امام صاحب نے آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ ادا کیا، پھر کسی وجہ سے اس نماز کو دہرانے کی ضرورت پیش آئی، پھر وہی آیت پڑھی تو دوبارہ نماز میں سجدہ تلاوت کرنا ضروری ہے۔ (۲)

= أو لا لاصلاح صلاته ويكون الكلام من كلام الناس. (الفتاوى التاتار خانية: ۴۱۶/۱، الفصل

الخامس في بيان ما يفسد الصلوة وما لا يفسد، ط: قديمي)

— المحيط البرهاني: ۱۴۶/۲، كتاب الصلوة، الفصل الخامس في بيان ما يفسد الصلاة، ط: ادارة القرآن.

— البحر الرائق: ۲/۲، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوة، ط: سعيد.

— ولو فتح على المصلى انسان فهذا على وجهين اما ان كان الفاتح هو المقتدى أو غيره فان كان

غيره فسدت صلاة المصلى سواء كان الفاتح خارج الصلاة أو في صلاة اخرى. (بدائع

الصنائع: ۲۳۶/۱، كتاب الصلوة، فصل في بيان حكم الاستخلاف، ط: سعيد.

(۱) (وتؤدى بر كوع وسجود)..... ثم اذا سجد أو ركع لها على حدة فوراً يعود الى القيام

ويستحب أن لا يعقبه بالركوع بل يقرأ آيتين أو ثلاثاً فصاعداً ثم يركع..... (الشامية: ۱۱۱/۲،

كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد)

— الهندية: ۱۳۳/۱، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيديه.

— البحر الرائق: ۱۲۲/۲، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد.

(۲) ولو قرأها فسجد ثم افتتح الصلاة مكانه ثم قرأها ثانياً فعليه سجدة أخرى. (الهندية:

۱۳۵/۱، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيديه)

— ولو قرأ رجل سجدة في الصلاة فسجد هائم سَلَمَ وتكلم ثم قرأها ثانيةً فعليه أن يسجدها، وفي

”الفتاوى العتابية“ تكلم أو لم يتكلم وهو الصحيح..... (التاتار خانية: ۵۶۶/۱، كتاب الصلاة،

الفصل الحادى والعشرون في سجدة التلاوة، نوع آخر في تكرار آية السجدة، ط: قديمي.

— حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۴۹۴، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: قديمي.

سجدہ تلاوت ان چیزوں سے فاسد ہو جاتا ہے

جن چیزوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے ان چیزوں سے سجدہ تلاوت بھی فاسد ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس کو دوبارہ کرنا واجب ہوتا ہے۔ البتہ نماز اور سجدہ تلاوت میں یہ فرق ہے کہ نماز میں قہقہہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اور سجدہ تلاوت میں قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور عورت کے برابر کھڑا ہونے سے بھی سجدہ تلاوت فاسد نہیں ہوتا۔ (۱)

سجدہ تلاوت ان صورتوں میں واجب نہیں ہوتا

☆..... اگر سجدہ تلاوت کی آیت پڑھنے والا مجنون ہے، تو اس کے منہ سے سن کر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا۔

☆..... ایسے بچے کی زبان سے آیت سجدہ سننے سے سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا جو حد شعور کو نہ پہنچا ہو، کیوں کہ تلاوت صحیح ہونے کے لیے تمیز یعنی شعور کا ہونا شرط ہے۔ (۲)

☆..... اگر آیت سجدہ آدمی کے علاوہ کسی اور سے سنی گئی، مثلاً: طوطا، یا ٹیپ

(۱) ویفسدھا ما یفسدھا ای ما یفسد الصلاة من الحدث، العمد و الکلام، و القهقهة، علیہ اعادتها وقیل هذا قول محمد رحمه الله لأن العبرة عنده لتمام الرکن وهو الرفع، والعبرة عند أبي يوسف رحمه الله للوضع فینبغی أن لا یفسدھا، وفي الخانیة: انها تفسد علی ظاهر الجواب اتفاقاً الا أنه لا وضوء علیہ فی القهقهة و کذا محاذاة المرأة لا تفسدھا کصلاة الجنابة. (شامی: ۱۰۶/۲، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— بدائع الصنائع: ۱/۱۸۷، کتاب الصلاة، فصل: فی شرائط جواز سجدة التلاوة، ط: سعید۔
— الہندیة: ۱/۵۳۵، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجدة التلاوة، ط: رشیدیہ۔

(۲) ویجب بتلاوة آية..... علی ما کان أهلاً لوجوب الصلاة أداء وقضاء، فلا تجب علی کافر و صبی و مجنون و حائض و نفساء، قرؤا أو سمعوا، و تجب بتلاوتهم خلا المجنون..... لکن ذکر شیخ الاسلام أنه لا یجب بالسمع من مجنون أو نائم أو طیر لأن السبب سماع تلاوة صحیحة و صحتها بالتمیز، ولم یوجد، وهذا التعلیل یفید التفصیل فی الصبی فلیکن هو المعتبر ان کان ممیزاً و جب بالسمع منه و الا فلا. (شامی: ۱۰۷/۲، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— الہندیة: ۱/۱۳۲، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیہ۔
— بدائع الصنائع: ۱/۱۸۶، کتاب الصلاة، فصل: فی بیان من تجب علیہ سجدة التلاوة، ط: سعید۔

ریکارڈ، کیسٹ، سی ڈی اور کمپیوٹر وغیرہ سے سنائی دے تو سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔ کیوں کہ بے شعور چیزوں کی تلاوت ہی درست نہیں۔ (۱) (باقی کیسٹ اور سی ڈی وغیرہ سے تلاوت سنتے وقت ادب اور احترام کرنا ضروری ہے)۔ (۲)

☆..... مشین یا پرندہ سے سجدہ کی آیت سننے پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا۔ (۳)

سجدہ تلاوت ایک کرنے کے بجائے دو سجدے کر لیے

امام صاحب نے تراویح کی نماز میں آیت سجدہ تلاوت کر کے ایک سجدہ کی جگہ پر دو سجدے کر لیے، تو اس صورت میں دوسرے سجدے کی وجہ سے تاخیر لازم آنے کی وجہ سے سہو

(۱) ولا تجب بسماعه من الصدى والطير ومن كل تال حرفا ولا بالتهجى، أشباه. (الدر المختار مع الرد: ۱۰۸/۲، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— کذا اذا سمع آية السجدة من غير آدمي كأن يسمعها من البيغاء أو من آلة حاكية (كالفونوغراف) فان هذا السماع لا يوجب السجود لعدم صحة التلاوة بفقد التمييز. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ۴۶۵/۱، کتاب الصلاة، مباحث سجدة التلاوة، شروط سجدة التلاوة، ط: دار الفکر)

(۲) ”واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا لعلكم ترحمون“ ظاهره وجوب الاستماع والانصات وقت قراءة القرآن في الصلاة وغيرها. (مدارك التنزيل: ۴۵۸/۱، سورة الاعراف: ۲۰۴، ط: قديمي)

— [فروع] يجب الاستماع للقراءة مطلقا؛ لأن العبرة لعموم اللفظ، قال تحته في الرد: (قوله يجب الاستماع للقراءة مطلقا) أى في الصلاة وخارجها؛ لأن الآية وان كانت واردة في الصلاة على ما مر فالعبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب..... وفي شرح المنية: والاصل أن الاستماع للقرآن فرض كفاية؛ لأنه لا إقامة حقه بأن يكون ملتفتا اليه غير مضيع، وذلك يحصل بانصات البعض؛ كما في رد السلام حين كان لرعاية حق المسلم كفى فيه البعض عن الكل، الا انه يجب على القارئ احترامه بأن لا يقرأ في الاسواق، ومواقع الاشتغال، فاذا قرأه فيها كان هو المضيع لحرمة، فيكون الاثم عليه دون اهل الاشتغال فعلا للخرج، وتمامه في ط. ونقل الحموى عن استاذة قاضى القضاة يحيى الشهير بمنقارى زاده أنه له رسالة حقق فيها أن استماع القرآن فرض عين. (رد المحتار مع الدر: ۵۴۶/۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فى القراءة، مطلب الاستماع للقرآن فرض كفاية، ط: سعید)

(۳) انظر الى الصفحة السابقة رقم: ؟؟؟، رقم الحاشية: ۲ (ويجب بتلاوة آية.....).

سجدہ کرنا واجب ہوگا۔ (۱) اگر امام صاحب نے سہو سجدہ نہیں کیا تو وقت کے اندر اندر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ اگر لوگ موجود ہیں تو جماعت کے ساتھ ورنہ تنہا پڑھ لیں۔ (۲)

سجدہ تلاوت بیٹھ کر کرنا

”سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۳۳)

سجدہ تلاوت بے وضو کرنا

سجدہ تلاوت بے وضو کرنا جائز نہیں ہے۔ (۳)

سجدہ تلاوت جوادا نہیں کیا

اگر گزشتہ زمانہ میں سجدہ کی آیت تلاوت کرنے کے بعد سجدہ نہیں کیا، تو موت

(۱) ويلزمه السهو اذا زاد فعلا من جنسها ليس منها..... واذا كان واجبا لا يجب الا بترك واجب، أو تأخيره أو تأخير ركن ساهيا، هذا هو الأصل، وانما وجب بالزيادة؛ لأنها لا تعرى عن تأخير ركن، أو ترك واجب. (فتح القدير: ۱/ ۲۳۸، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: دار احياء التراث العربى، بيروت)

— ہندیہ: ۱/ ۱۲۶، کتاب الصلوة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیہ.

— حلبی کبیر، ص: ۴۵۶، کتاب الصلوة، فصل فی سجود السهو، ط: سہیل اکیڈمی.

(۲) واعادتها بتركه عمداً أى مادام الوقت باقياً، وكذا فى السهو ان لم يسجد له وان لم يعدها حتى خرج الوقت تسقط مع النقصان. (مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۲۲۷، ۲۳۸، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، وأركانها، فصل: فى بيان واجب الصلاة، ط: قديمى)

— البحر الرائق: ۲/ ۹۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد.

— الہندیہ: ۱/ ۱۲۵، كتاب الصلاة، الباب الثانی عشر: فى سجود السهو، ط: رشیدیہ.

— شامی: ۱/ ۴۵۶، كتاب الصلاة، مطلب فى واجبات الصلاة، وأيضاً: ۲/ ۶۵، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد.

(۳) وأما شرائط الجواز فكل ما هو شرط جواز الصلوة من طهارة الحدث، وهى الوضوء، والغسل، وطهارة النجس، وهى طهارة البدن، والثواب، ومكان السجود، والقيام والقعود، فهو شرط جواز الصلوة. (بدائع الصنائع: ۱/ ۱۸۴، كتاب الصلوة، فصل فى شرائط جواز السجدة، ط: سعيد)

— وشرائط هذه السجدة شرائط الصلوة الا التحريم. (الہندیہ: ۱/ ۱۳۵، كتاب الصلوة، الباب الثالث عشر فى سجود التلاوة، ط: رشیدیہ)

— البحر الرائق: ۲/ ۱۱۸، كتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد.

سے پہلے پہلے وہ سجدہ قضا کی نیت سے ادا کر لے۔ اگر صحیح تعداد معلوم ہے تو اس کے مطابق سجدے کر لے، ورنہ اندازہ کر کے سجدہ تلاوت کر لے۔ تاخیر کا کوئی کفارہ نہیں ہے۔ بلکہ ادا کرنا ہی ضروری ہے۔ (۱)

سجدہ تلاوت دوسرا آدمی نہیں کر سکتا

”سجدہ کی آیت تلاوت کرنے والا ہی سجدہ کرے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۵۵)

سجدہ تلاوت رہ گئے اور انتقال ہو گیا

اگر کسی آدمی کے سجدہ تلاوت رہ گئے، اور سجدہ ادا کرنے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا، تو احتیاطاً ہر سجدہ کے بدلے تقریباً دو کلو گرام یا اس کی کرنٹ قیمت صدقہ کر دے۔ (۲)

سجدہ تلاوت سن کر بعض مقتدی سجدے میں اور بعض رکوع میں چلے گئے

امام نے سجدہ کی آیت پڑھی، اور سجدہ تلاوت کی جگہ رکوع کر دیا، جو مقتدی امام

(۱) وأما بيان كيفية وجوبها فأما خارج الصلوة، فإنها تجب على سبيل التراخي دون الفور عند عامة أهل الأصول؛ لأن دلائل الوجوب مطلقة عن تعيين الوقت..... وإنما يتضيق عليه الوجوب في آخر عمره كما في سائر الواجبات الموسعة. (بدائع الصنائع: ۱/ ۱۸۰، كتاب الصلوة، فصل في بيان كيفية وجوب السجدة، ط: سعيد)

— البحر الرائق: ۲/ ۱۲۳، ۱۲۴، كتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد.

— الهندية: ۱/ ۱۳۵، كتاب الصلوة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيدية.

(۲) ولو مات وعليه صلوات فائتة، وأوصى بالكفارة يعطى لكل صلوة نصف صاع من بر كالفطرة، وكذا حكم الوتر والصوم.

(وفي الرد) (قوله: وكذا حكم الوتر) ولا رواية في سجدة التلاوة أنه يجب، أو لا يجب كما في الحجة، والصحيح أنه لا يجب، كما في ”الصيرفية“. (الدر مع الرد: ۲/ ۷۳، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في إسقاط الصلاة عن الميت، ط: سعيد)

— ولا رواية في سجدة التلاوة أنه يجب أو لا. (البحر الرائق: ۲/ ۹۱، كتاب الصلوة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد.

— سوال: اگر کسی کے ذمہ سجدہ تلاوت ہوں اور وہ مر جائے تو ان کا کفارہ دیا جائے؟

الجواب: کچھ نہیں، اس کیلئے استغفار کیا جاوے۔ (امداد الفتاوی: ۱/ ۳۷۴، کتاب الصلوة، باب فی سجدة التلاوة، میت کے ذمہ سجدہ تلاوت، ط: مکتبہ دار العلوم)

کے قریب تھے وہ رکوع میں چلے گئے، اور جو امام سے دور تھے اور ان کو یہ معلوم تھا کہ یہاں سجدہ تلاوت ہے وہ لوگ سجدے میں چلے گئے۔ جب امام نے ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہا، تب ان کو پتہ چلا کہ امام رکوع میں تھا، ان میں سے کچھ لوگ کھڑے ہو کر رکوع میں گئے، پھر رکوع سے اٹھ کر سجدے میں شامل ہو گئے، اور کچھ لوگ سجدے سے بیٹھ کر پھر امام کے ساتھ چلے گئے، تو ان میں سے جو لوگ امام کے ساتھ رکوع میں شامل نہیں ہوئے، اور علم ہونے کے بعد خود بھی رکوع نہیں کیا، بلکہ سجدے میں ہی رہے تو ان کی نماز نہیں ہوئی۔ اور جو لوگ علم ہونے کے بعد خود کھڑے ہو کر رکوع کر کے پھر امام کے ساتھ سجدے میں مل گئے، ان کی نماز ہو گئی۔ اور جن لوگوں نے امام کے ساتھ یا علم ہونے کے بعد خود رکوع نہیں کیا، اگر وہ امام کے سلام کے بعد ایک رکعت اور پڑھ کر سلام پھیر دیتے تو ان کی نماز بھی صحیح ہو جاتی، لیکن اگر انہوں نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو نماز نہیں ہوئی۔ (۱)

(۱) اللاحق وهو من أدرك صلاة الامام وفاته باقیها بعذر كنوم، وغفلة، وسبق حدث وخوف..... (مراقی الفلاح، ص: ۶۵، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: قدیمی)

— واللاحق من فاتته الركعات كلها أو بعضها لكن بعد اقتدائه بعذر كغفلة وزحمة وسبق حدث وصلاة خوف ومقيم اتم بمسافر وكذا بلا عذر بأن سبق امامه في ركوع وسجود فانه يقضى ركعة، وحكمه كمؤتم فلا يأتي بقراءة ولا سهو ولا يتغير فرضه بنية اقامة، ويبدأ بقضاء ما فاتته عكس المسبوق، ثم يتابع امامه ان أمكنه ادراكه والا تابعه (وفي الرد: تحت قوله: ان امكنه ادراكه)..... وفي البحر: وحكمه أنه يبدأ بقضاء ما فاتته بالعذر ثم يتابع الامام ان لم يفرغ وهذا واجب لا شرط، حتى لو عكس يصح، فلو نام في الثالثة واستيقظ في الرابعة فانه يأتي بالثالثة بلا قراءة فاذا فرغ منها صلى مع الامام الرابعة، وان فرغ منها الامام صلاحها وحده بلا قراءة أيضاً؛ فلو تابع الامام ثم قضى الثالثة بعد سلام الامام صح وأتم. (الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۳، ۵۹۵، كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع أو السجود، أو بهما مع الامام أو قبله أو بعده، قبيل باب الاستخلاف، ط: سعيد)

— اللاحق وهو الذي أدرك أولها وفاته الباقي لنوم أو حدث أو بقي قائماً للزحام أو الطائفة الأولى في صلاة الخوف كأنه خلف الامام، لا يقرأ ولا يسجد للسهو..... اللاحق اذا عاد بعد الوضوء ينبغي له أن يشتغل أو لا بقضاء ما سبقه الامام بغير قراءة يقوم مقدار قيام الامام وركوعه وسجوده ولو زاد أو نقص فلا يضره هكذا في شرح الطحاوي، واذا كبر مع الامام ثم نام =

سجدہ تلاوت طلوع، غروب اور زوال کے وقت کرنا

”طلوع کے وقت سجدہ تلاوت کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۸۸)

سجدہ تلاوت کا اعلان کرنا

تراویح کی نماز میں نیت باندھنے سے پہلے سجدہ تلاوت کا اعلان کرنا خیر القرون سے ثابت نہیں ہے، اس لیے اس کو لازم اور ضروری سمجھنا درست نہیں ہے۔ البتہ اگر مجمع زیادہ ہے، جیسا کہ بڑے شہروں میں یا بڑی مساجد میں ہوتا ہے، صفیں دو در دو تک ہوتی ہیں، اور کچھ صفیں بالائی منزل میں بھی ہوتی ہیں، سجدہ تلاوت کا اعلان نہ کرنے کی صورت میں مغالطہ کا قوی احتمال رہتا ہے کہ لوگوں کو سجدہ تلاوت کا پتہ نہ چلے اور سجدہ کے بجائے رکوع کرنے لگیں، تو ایسے موقع پر ضرورت کی بنا پر اعلان کرنے کی اجازت ہوگی۔ باقی اس کو لازم سمجھنا، اور اعلان نہ کرنے کی صورت میں بُرا بھلا کہنا، شور شرابہ کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

= حتیٰ صلی الامام رکعة ثم انتبه فانه یصلی الركعة الأولى وان كان الامام یصلی الركعة الثانية هكذا فی الزخیرة، ولولم یشغل بقضاء ما سبقه الامام ولكن یتابع الامام أولاً ثم قضی ما سبقه الامام بعد تسلیم الامام جازت صلاته عندنا هكذا فی شرح الطحاوی. (الهندیة: ۹۲/۱، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل السابع: فی المسبوق واللاحق، ط: رشیدیہ)

— بدائع الصنائع: ۲۲۳/۱، کتاب الصلاة، فصل فی محل البناء، ط: سعید.

— فتاویٰ رحیمیہ: ۲۴۵/۱، کتاب الصلاة، متفرق مسائل، تراویح میں سجدہ تلاوت کا اعلان کرے یا نہیں، ط: مکتبہ رحمانیہ، لاہور.

(۱) فالبدعة اذن: عبارة عن طريقة فی السدين مخترة تضاهی الشرعية یقصد بالسلوک علیها المبالغة فی التعبد لله سبحانه..... (الاعتصام للشاطبی، ص: ۲۳، الباب الأول: فی تعریف البدع و بیان معناها..... ط: دار الكتاب العربی)

— عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم، من أحدث فی أمرنا هذا ما لیس منه فهو ردٌّ، متفق علیه. (مشکوٰۃ المصابیح، ص: ۲۷، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الأول، ط: قدیمی)

— قال النووی رحمه الله تعالیٰ: البدعة کل شئی عمل علی غیر مثال سبق، وفی الشرع: احداث ما لم یکن فی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ وسلم. (مرقاۃ المفاتیح: ۳۶۸/۱، باب الاعتصام بالکتاب =

سجدہ تلاوت کا ثبوت

بخاری اور مسلم شریف میں روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے اور جب سجدہ والی سورت پڑھتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے اور ہم بھی ساتھ ہی سجدہ کرتے، یہاں تک کہ ہم میں بعض اشخاص کو پیشانی ٹیکنے کی جگہ نہیں ملتی تھی۔ (۱)

سجدہ تلاوت کا حکم

سجدہ تلاوت واجب ہے۔ (۲)

سجدہ تلاوت کا طریقہ

سجدہ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ ”اللہ اکبر“ کہہ کر سجدہ میں جائے، اور تین بار یا زیادہ سے زیادہ..... پانچ یا سات مرتبہ ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہنے کے بعد ”اللہ اکبر“ کہہ کر اٹھ جائے، سجدہ ادا ہو جائے گا۔ اگر بیٹھے ہوئے سجدہ میں گیا اور سجدے کے بعد پھر بیٹھا رہا تب بھی ہو جائے گا۔ لیکن کھڑے ہو کر سجدہ میں جائے اور سجدہ کے بعد

= والسنة، الفصل الأول، ط: رشیدیہ)

— الضرورات تبیح المحظورات. (الأشباه والنظائر مع شرحه للحموی: ۱/۱، الفن الأول فی القواعد الكلية، النوع الأول: القاعدة الخامسة، الضرر یزال، ط: ادارة القرآن.

— تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: فتاویٰ رحیمیہ: ۵/۱۹۹، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: دار الاشاعة.

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ سورة التي فیها السجدة فیسجد ونسجد حتی ما یجد أحدنا مکاناً لموضع جبهة. (بخاری: ۱/۱۳۷، ابواب ماجاء فی سجود القرآن؛ باب من لم یجد موضعاً، ط: قدیمی)

— صحیح مسلم: ۱/۲۱۵، کتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: قدیمی.

(۲) والسجدة واجبة. (الہندیہ: ۱/۱۳۲، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیہ)

— الشامیہ: ۲/۱۰۳، کتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

— تجب سجدة التلاوة بسبب تلاوة آية من أربع عشرة آية. (البحر الرائق: ۲/۱۱۸، کتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

دوسرے سجدہ کے لیے کھڑا ہو جائے، یہ زیادہ بہتر ہے۔ (۱)

دوسرے الفاظ میں سجدہ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ انسان دو تکبیروں کے ساتھ ایک سجدہ کر لے، ایک تکبیر تو پیشانی کو سجدہ کے لیے زمین پر رکھتے وقت کہے، اور دوسری تکبیر سجدہ سے اٹھتے ہوئے کہے۔

سجدہ تلاوت میں تشہد اور سلام نہیں ہے۔ اور یہ دونوں تکبیریں سنت ہیں۔ لہذا اگر کسی نے تکبیر کے بغیر پیشانی زمین پر رکھ دی تو سجدہ ہو جائے گا۔ لیکن سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہوگا۔ (۲)

سجدہ تلاوت کب تک ادا کر سکتا ہے؟

☆..... اگر سجدہ تلاوت نماز سے باہر واجب ہو تو زندگی کے آخری وقت تک اس کو ادا کرنے کی گنجائش ہے۔ اگر موت سے پہلے ادا کر لیا بہتر، ورنہ موت کے بعد

(۱) و کیفیتہ ان یسجد بشرائط الصلاة بین تکبیرتین بلا رفع وتشہد..... والمراد بالتکبیرتین تکبیرة الوضع والرفع وکل منها سنة..... والأصح أنه یقول سبحان ربی الأعلى ثلاثا کسجدة الصلاة ولا ینقص منها..... فان كانت السجدة فی الصلاة فان كانت فریضة قال: سبحان ربی الأعلى أو نفلأ قال ماشاء مما ورد کسجد وجهی للذی خلقه الی آخره..... ومما ینسحب لأدائها أن یقوم فیسجد لان الخرور سقوط من القيام والقرآن وردبه، وهو مروی عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا وان لم یفعل لم یضره. (البحر الرائق: ۲/۱۲۶، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— الهندیة: ۱/۱۳۵، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجدة التلاوة، ط: رشیدیہ.

— الشامیة: ۲/۱۰۷، کتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

(۲) (وهی سجدة بین تکبیرتین مسنونتین)..... وفی الحجة قال بعض المشایخ: لو سجد ولم یکبر ینخرج عن العهدة، قال فی الحجة: وهذا یعلم ولا یعمل به لما فیہ من مخالفة السلف.

(الشامیة: ۲/۱۰۶، کتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— منحة الخالق علی هامش البحر الرائق: ۲/۱۲۶، کتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

— الفتاوی التاتار خانیة: ۱/۷۷۲، کتاب الصلاة، الفصل الحادی والعشرون فی سجدة التلاوة، ط: ادارة القرآن کراچی.

— وانظر الحاشیة السابقة [رقم: ۱] (فالبدعة اذن: عبارة عن طريقة)

گنہگار ہوگا۔ تاہم فوری سجدہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، تاخیر مکروہ تنزیہی ہے۔

☆..... اگر نماز کے اندر آیت سجدہ تلاوت کرنے کی وجہ سے سجدہ واجب ہو تو فوراً

سجدہ کرنا واجب ہے۔ اور فوراً کا مطلب یہ ہے کہ آیت سجدہ پڑھنے اور سجدہ کے درمیان تین آیتیں پڑھنے کی مقدار وقفہ نہ ہو۔ اگر اتنا وقفہ ہو گیا تو وہ فوراً ادا کرنا نہیں ہوگا۔ (۱)

سجدہ تلاوت کب واجب ہوتا ہے؟

”سجدہ تلاوت والی آیت کا کچھ حصہ پڑھے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۳۹)

سجدہ تلاوت کر کے نماز پوری کرنے کے بعد دوسری نماز میں وہی آیت

سجدہ دوبارہ پڑھی

☆..... اگر امام صاحب نے آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کیا اور نماز پوری کی پھر کسی وجہ

سے نماز دوہرانے کی ضرورت پیش آئی، پھر وہی آیت سجدہ پڑھی تو پھر سجدہ کر لینا چاہئے۔ (۲)

☆..... اگر تراویح میں امام صاحب نے دو رکعت کی نیت باندھی، پہلی یا دوسری

(۱) (وہی علی التراخی) علی المختار ویکرہ تاخیرھا تنزیہا..... (ان لم تکن صلویة) فعلى الفور لصيرورتھا جزء منها ویأثم بتاخيرھا..... (ان لم تکن صلویة) جواب شرط مقدر، تقدیرہ: فان كانت صلویة فعلى الفور ثم تفسیر الفور عدم طول المدة بين التلاوة والسجدة بقراءة اکثر من آيتين أو ثلاث. (الشامیة: ۲/۱۱۰، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— البحر الرائق: ۲/۱۱۹، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

— بدائع الصنائع: ۱/۱۸۰، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود التلاوة، فصل فی بیان کیفیتہ وجوب سجدة التلاوة، ط: سعید.

(۲) وشرط التداخل اتحاد الآیة، واتحاد المجلس حتى اختلف المجلس واتحدت الآیة، او اتحد المجلس واختلف الآیة لا تداخل کذا فی المحيط. (ہندیہ: ۱/۱۳۳، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیہ)

— ولو قرأھا فسجد ثم افتتح الصلاة مكانه، ثم قرأھا ثانيا فعليه سجدة اخرى، وان كان لم يسجد للأولى عليه سجدة واحدة، حتى لو لم يؤدها تسقط، ولو تلاھا فی ركعة فسجدھا ثم اعادھا فی تلك الركعة لا تجب ثانيا کذا فی محيط السرخسی. (ہندیہ: ۱/۱۳۵، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیہ)

رکعت میں آیت سجدہ کی تلاوت کی اور سجدہ کیا، اور دو رکعت پوری کیں، پھر دو رکعت کی نیت باندھی اور سہواً اسی آیت سجدہ کو دوبارہ پڑھ لیا، تو دوبارہ سجدہ کرنا لازم ہوگا، کیوں کہ تکبیر تحریمہ کہہ کر دوسری نماز شروع کرنے سے حکماً مجلس بدل جاتی ہے۔ (۱)

سجدہ تلاوت کرنا بھول جائے

☆..... اگر کسی نے ایک رکعت میں سجدہ کی آیت پڑھی، مگر اس میں سجدہ کرنا بھول گیا، تو دوسری رکعت میں جب یاد آئے، سجدہ تلاوت ادا کر لے، اور پھر آخر میں سہو سجدہ کر لے۔ (۲)

☆..... اگر کوئی شخص نماز میں آیت سجدہ پڑھے تو فوراً سجدہ کرنا واجب ہے۔ اگر آیت سجدہ پڑھنے کے بعد آگے چھوٹی تین آیات یا ایک لمبی آیت پڑھنے کے بعد سجدہ

(۱) أما اذا تلاها وسجدها ثم افتتح الصلاة وأعادها في ذلك المكان يسجد للمتلاة في الصلاة..... وجه رواية نواذر أبي سليمان أن الآية تليت في مجلسين مختلفين حكما لأن الأولى وجدت في مجلس التلاوة والثانية في مجلس الصلاة والمجلس يتبدل بتبدل الأفعال. (بدائع الصنائع: ۱۸۴/۱، باب سجود التلاوة، فصل في بيان سبب وجوب السجدة، ط: سعيد)

— البحر الرائق: ۱۲۴/۲، كتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد.

— وكذا الحكم في تبدل المجلس عند اتحاد الآية لكل تلاوة سجدة. (حلبی كبر، ص: ۵۰۳، كتاب الصلاة، فصل في سجود التلاوة، ط: سهيل اكيڈمی)

— ولو قرأ آية السجدة في الصلاة وسجد ثم قرأها بعدد السلام في مكانه مرة أخرى يسجد سجدة أخرى. (الهندية: ۱۳۵/۱، كتاب الصلوة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيدية)

(۲) اذا تلا آية سجدة ونسى أن يسجد لها ثم ذكرها وسجد وجب عليه سجود السهو لانه ترك الوصل وهو واجب. (منحة الخالق حاشية البحر الرائق: ۹۳/۲، ۹۵، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد)

— الهندية: ۱۲۶/۱، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية.

— (ولو تلاها في الصلاة سجدها فيها لا خارجها) وفي البدائع: واذا لم يسجد اثم فتلزمه التوبة.

(فتلزمه التوبة)..... أقول: وهذا اذا لم ير كع بعدها على الفور..... وهو مقيد ايضاً بما اذا تركها

عمداً حتى سلم وخرج من حرمة الصلاة أما لو سهواً وتذكرها ولو بعد السلام قبل أن يفعل منافياً

يأتي بها ويسجد للسهو. (الشامية: ۱۱۰/۲، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد)

تلاوت کیا، تو سجدہ تلاوت کرنے کے بعد آخر میں سہو سجدہ کرنا بھی واجب ہے۔ اور اگر مزید تین آیتوں سے کم پڑھ کر ہی سجدہ تلاوت کر لیا ہے، تو پھر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ (۱)

سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ

☆..... سجدہ تلاوت ادا کرتے وقت شروع میں ہاتھ اٹھا کر نیت نہ باندھے، بلکہ سجدہ کرنے کی نیت سے ”اللہ اکبر“ کہہ کر سجدہ میں چلا جائے، اور تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہنے کے بعد ”اللہ اکبر“ کہہ کر اٹھ جائے، سجدہ ادا ہو گیا۔ تشهد، درود، دعا اور سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں۔

بیٹھے بیٹھے بھی سجدہ تلاوت کرنا جائز ہے۔ البتہ کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا افضل ہے۔ (۲)

سجدہ تلاوت کرنے کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: ”ابن آدم (آدم کی اولاد) جب

(۱) (وہی علی التراخی ان لم تکن صلویۃ) فعلی الفور ویأثم بتاخیرھا ویقضیھا مادام فی حرمة الصلاة، قال فی الرد: (فعلی الفور)..... ثم تفسیر الفور عدم طول المدة بین التلاوة والسجدة بقراءة اکثر من آیتین أو ثلاث (قوله: ویأثم بتاخیرھا) لانھا وجبت بما هو من افعال الصلاة وهو القراءة وصارت جزاء من أجزائها فوجب أدائها مضيقاتاً ولذا كان المختار وجوب سجود السهو لو تذکرھا بعد محلھا. (الشامیة: ۱۰۹/۲، کتاب الصلوۃ باب سجود التلاوة، ط: سعید)۔
— البحر الرائق: ۱۱۹/۲، کتاب الصلاة باب سجود التلاوة، ط: سعید۔

— بدائع الصنائع: ۱۹۱/۱، کتاب الصلوۃ، باب سجود التلاوة، فصل فی کیفیة ادائها، ط: سعید۔
— الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۸۰، کتاب الصلوۃ، باب سجود التلاوة، ط: قدیمی۔
(۲) واذا أراد السجود کبر ولا یرفع یدیه وسجد ثم کبر ورفع رأسه ولا تشهد علیہ ولا سلام، یقول فی سجوده سبحان ربی الاعلی ثلاثاً ولا ینقص عن الثلاث كما فی المكتوبة ویرفع صوته بالتکبیر، والمستحب أنه اذا أراد أن یسجد للتلاوة یقوم ثم یسجد واذا رفع رأسه من السجود یقوم ثم یقعد. (الہندیة: ۱۳۵/۱، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیہ)۔
— البحر الرائق: ۱۲۶/۲، کتاب الصلوۃ، باب سجود التلاوة، ط: سعید۔
— الشامیة: ۱۰۶/۲، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید۔
— الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۹۸، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: قدیمی۔

آیت سجدہ پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان ایک طرف ہٹ کر روتا ہے، اور کہتا ہے: ہائے غضب! ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا، اور اس نے سجدہ کیا، تو اس کے لیے جنت ہے۔ اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا، اور میں نے حکم نہیں مانا تو میرے لیے جہنم ہے۔“ (۱)

سجدہ تلاوت کس پر واجب ہے؟

آیت سجدہ پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہے۔ اگر کوئی آدمی سجدہ تلاوت واجب ہونے کے باوجود سجدہ تلاوت نہ کرے تو گنہ گار ہوگا۔ (۲)

سجدہ تلاوت کن لوگوں پر واجب ہے؟

سجدہ تلاوت انہیں لوگوں پر واجب ہے، جن پر ادایا قضا کے طور پر نماز پڑھنا واجب ہے۔ حیض، نفاس والی عورت، نابالغ اور ایسے مجنون پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہے جس کا جنون ایک دن رات سے زیادہ ہو گیا ہو، خواہ اس کے بعد زائل ہو یا نہیں۔ اور جس مجنون کا جنون ایک دن رات سے کم رہے، اس پر سجدہ تلاوت واجب ہے۔ اسی طرح

(۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی علیہ وسلم اذا قرأ ابن آدم السجدة فسجد اعتزل الشیطان یبکی یقول یا ویلتی! امر ابن آدم بالسجود فسجد فله الجنة وأمرت بالسجود فأبیت فلی النار. (مشکوٰۃ المصابیح: ۱/۸۴، کتاب الصلوٰۃ، باب السجود وفضلہ، ط: قدیمی)

— الصحیح لمسلم: ۱/۶۱، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاة، ط: قدیمی۔
— سنن ابن ماجہ، ص: ۷۳، کتاب الصلاة، باب سجود القرآن، ط: قدیمی۔

(۲) والسجدة واجبة فی هذه المواضع علی التالی والسامع سواء قصد سماع القرآن أو لم یقصد. (الہندیۃ: ۱/۱۳۲، کتاب الصلوٰۃ، الباب الثالث عشر فی سجدة التلاوة، ط: رشیدیہ)
— البحر الرائق: ۲/۱۱۸، کتاب الصلاة باب سجود التلاوة، ط: سعید۔

— وحکمہ (الواجب) استحقاق العقاب بترکہ وعدم اکفار جاحده والثواب لفعله. (الشامیۃ: ۱/۴۵۶، کتاب الصلوٰۃ، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعید)

— (ولو تلا فی الصلاة سجدها فیها لا خارجها).....وفی البدائع: واذا لم یسجد اثم فتلزمہ التوبۃ. (الشامیۃ: ۲/۱۱۰، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

مست اور جنبی (یعنی جس پر نہانا واجب ہے اس) پر بھی سجدہ تلاوت واجب ہے۔ (۱)

سجدہ تلاوت کو سجدہ نماز کے ساتھ ادا کرنا

☆..... نماز میں جس وقت آیت سجدہ کی تلاوت کرے، اسی وقت سجدہ تلاوت

کر لینا چاہیے۔ اور اگر موخر کیا اور نماز کے سجدے کے ساتھ ادا کیا، یعنی تین سجدے کیے، تو سہو

سجدہ لازم ہوگا۔ سہو سجدہ کرنے کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

قصداً سجدہ تلاوت کو موخر کرنا درست نہیں ہے، آیت سجدہ کے فوراً بعد یا زیادہ

سے زیادہ دو آیت کے بعد سجدہ تلاوت کر لینا ضروری ہے، ورنہ گنہ گار ہوگا۔ (۳)

(۱) وہی سجدة بين تكبيرتين بلا رفع يد وتشهد وفيها تسبيح السجود على من كان أهلاً لوجوب الصلاة

أداءً وقضاءً كالجنب والسكران والنائم، فلا تجب على كافر وصبي ومجنون وحائض ونفساء، قرؤا أو

سمعوا، وتجب بتلاوتهم المذكورين خلا المجنون المطبق..... ولو قصر جنونه فكان يوماً وليلة أو أقل تلزمه

تلا أو سمع، وان أكثر لا تلزمه. (الشامية: ۱۰۶/۲ - ۱۰۸، كتاب الصلاة باب سجود التلاوة، ط: سعيد)

— التاتار خانية: ۵۶۱/۱، كتاب الصلوة، الفصل الحادى والعشرون فى سجود التلاوة، نوع آخر، ط: قديمى.

— البحر الرائق: ۱۱۹/۲، كتاب الصلاة باب سجود التلاوة، ط: سعيد.

— بدائع الصنائع: ۱۸۶/۱، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، فصل فى بيان من تجب عليه، ط: سعيد.

(۲) (وهى على التراخى ان لم تكن صلوية) فعلى الفور..... ويأثم بتأخيرها ويقضيها مادام فى

حرمة الصلاة ولو بعد السلام..... (ولو تلاها فى الصلاة سجدتها فيها لا خارجها) لما مر، وفى

البدائع واذا لم يسجد أثم فتلزمه التوبة.

(قوله: فتلزمه التوبة)..... أقول وهذا اذا لم ير كع بعدها على الفور والا دخلت فى السجود وان لم ينوها

وهو مقيد بما اذا تركها عمدًا حتى سلم وخرج من حرمة الصلاة، أما لو سهواً ولو بعد السلام قبل أن يفعل

منافياً يأتى بها ويسجد للسهو. (الشامية: ۱۰۹/۲ - ۱۱۰، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد)

— بدائع الصنائع: ۱۸۷/۱، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، فصل فى بيان محل أدائها، ط: سعيد.

— الهندية: ۱۳۳/۱، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فى سجدة التلاوة، ط: رشيدية.

(۳) (وهى على التراخى ان لم تكن صلوية) فعلى الفور..... ويأثم بتأخيرها، (قوله: فعلى الفور)

جواب شرط مقدر تقديره فان كانت صلوية فعلى الفور..... ثم فى تفسير الفور عدم طول المدة

بين التلاوة والسجدة بقراءة أكثر من آيتين أو ثلاث. (الشامية: ۱۰۹/۲، ۱۱۰، كتاب الصلاة،

باب سجود التلاوة، ط: سعيد)

— البحر الرائق: ۱۱۹/۲، ۱۲۳، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سيد.

— بدائع الصنائع: ۱۹۱/۱، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، فصل فى بيان وقت أدائها.

سجدہ تلاوت کی آیات یہ ہیں

(۱) ”سورة الأعراف“ کے اخیر میں یہ آیت:

إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ.

(۲) ”سورة الرعد“ کے دوسرے رکوع میں یہ آیت:

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَلُهُم بِالْغُدُوِّ وَالْأَصَالِ.

(۳) ”سورة النحل“ کے پانچویں رکوع کی اخیر کی یہ آیت:

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةِ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ^ط يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ.

(۴) ”سورة بنی اسرائیل“ کے بارہویں رکوع میں یہ آیت:

وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا.

(۵) ”سورة المريم“ کے چوتھے رکوع میں یہ آیت:

إِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا.

(۶) ”سورة الحج“ کے دوسرے رکوع میں یہ آیت:

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالْدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ^ط وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ^ط وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ^ط إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ.

(۷) ”سورة الفرقان“ کے پانچویں رکوع میں یہ آیت:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَنُ^ف أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا

وَزَادَهُمْ نُفُورًا.

(۸) ”سورة النمل“ کے دوسرے رکوع میں یہ آیت:

أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ
مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ. اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

(۹) ”سورة السجدة“ کے دوسرے رکوع میں یہ آیت:

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ.

(۱۰) ”سورة ص“ کے دوسرے رکوع میں یہ آیت:

وَظَنَّ دَاوُدُ أَنَّمَا فَتَنَّهٗ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ فَغَفَرْنَا لَهُ ذَلِكَ وَإِنَّ
لَهُ عِنْدَنَا لَازْلِفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ.

(۱۱) ”سورة حم سجدة“ کے پانچویں رکوع میں یہ آیت:

فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ
لَا يَسْتَمُونَ.

(۱۲) ”سورة النجم“ کے اخیر میں یہ آیت:

فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا

(۱۳) ”سورة الإنشقاق“ میں یہ آیت:

وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ.

(۱۴) ”سورة العلق“ میں یہ آیت:

كَلَّا لَا تَطِعُهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ

سجدہ تلاوت کی آیت پڑھی، لیکن سجدہ نہیں کیا

☆..... نماز میں سجدہ تلاوت کی آیت پڑھنے کے بعد اسی وقت سجدہ کر لینا چاہیے، اگر اسی وقت سجدہ کرنا یاد نہ رہا، بعد میں تقریباً تین آیات تلاوت کرنے کے بعد یاد آیا، اور اس وقت سجدہ کیا تو تاخیر کی وجہ سے آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

☆..... نماز سے باہر آیت سجدہ تلاوت کرنے کی صورت میں فوراً سجدہ کرنا بہتر ہے، لازم نہیں۔ اس لیے اس صورت میں تاخیر کی گنجائش ہے۔ (۲)

سجدہ تلاوت کی تسبیح

اگر سجدہ کی آیت فرض نمازوں میں پڑھی جائے تو اس کے سجدہ میں نماز کے سجدے کی مانند ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہنا بہتر ہے۔ اور نفل نمازوں میں یا نمازوں سے باہر

(۱) (وہی علی التراخی ان لم تکن صلویة) فعلی الفور..... ویأثم بتأخیرها ویقضیها مادام فی حرمة الصلوة. (قوله: فعلی الفور)..... فان كانت صلویة فعلی الفور ثم تفسیر الفور عدم طول المدة بین التلاوة والسجدة بقراءة أكثر من آیتین أو ثلاث. (قوله: ویأثم بتأخیرها) لأنها وجبت بما هو من أفعال الصلوة وهو القراءة وصارت جزء من أجزاءه فوجب أدائها مضيقاً كما فی البدائع ولذا كان المختار وجوب سجود السهو لو تذكرها بعد محلها، (ولو تلاها فی الصلوة سجدها فیها لا خارجها) وفي البدائع وإذا لم يسجد أثم وتلزمه التوبة. (قوله: وإذا لم يسجد أثم)..... أقول هذا إذا لم یركع علی الفور بعدها والا دخلت فی السجود وان لم ينوها وهو مقید بما اذا تركها عمداً حتى لو سلم وخرج من حرمة الصلوة أما لو سهوا وقد تذكرها ولو بعد السلام قبل أن يفعل منافياً يأتي بها ويسجد للسهو. (الشامية: ۱۰۹/۲، ۱۱۰، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد) — البحر الرائق: ۱۱۹/۲، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد.

— بدائع الصنائع: ۱۹۱/۱، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، فصل فی بیان وقت أدائها، ط: سعيد. (۲) (وهی علی التراخی علی المختار ان لم تکن صلویة) قلت لكن سید کر الشارح فی الحج الاجماع علی أنه لو تراخی كان أداء مع أن المرجح أنه علی الفور. (الشامية: ۱۰۹/۲، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد)

— بدائع الصنائع: ۱۸۰/۲، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، فصل فی بیان کیفیت وجوبها، ط: سعيد. — حلبی کبیر، ص: ۵۰۱، باب تتمات فیما یکره من القراءة فی الصلوة ومالا یکره فی القراءة خارج الصلوة وفي سجدة التلاوة، ط: سهیل اکیڈمی لاہور.

اگر پڑھی جائے تو اس کے سجدے میں اختیار ہے کہ ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہیں یا اور تسبیحیں جو احادیث میں وارد ہوئی ہیں وہ پڑھیں۔ مثلاً: ”سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوْرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ.“

اگر ”سبحان ربی الاعلیٰ“ اور اس کو یعنی دونوں کو جمع کر لیں تو اور بھی بہتر ہے۔ (۱)

سجدہ تلاوت کی نیت

مستحب یہ ہے کہ جب سجدہ تلاوت ادا کرنے کا ارادہ کرے تو کھڑا ہو جائے، اور پھر سجدہ کرے، اور سجدہ کرنے کے بعد کھڑا ہو جائے یا بیٹھے دونوں صورتیں جائز ہیں۔ (۲)

جب سجدہ تلاوت کرنے کا ارادہ کرے تو اس کی نیت دل سے کرے، یا زبان

(۱) (وفیہا تسبیح السجود فی الأصح) قال فی فتح القدر ینبغی أن لا یكون ما صح علی عمومہ، فان كانت السجدة فی الصلاة فان كانت فریضة قال: سبحان ربی الاعلیٰ أو نفلا قال ماشاء الله مماورد، کسجد و جہی للذی خلقه و صورہ و شق سمعہ و بصرہ بحولہ و قوتہ فتبارک الله احسن الخالقین۔ (شامی: ۲/۱۰۷، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— البحر الرائق: ۲/۱۲۶، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

— حلبی کبیر، ص: ۵۹۲، کتاب الصلاة، تتمات فیما یکرہ من القراءة فی الصلاة وما لا یکرہ و فی القراءة خارج الصلاة و فی سجدة التلاوة، ط: سهیل اکیڈمی لاہور.

(۲) و یتحب أن یقوم لها، فیسجد من القيام؛ لما فیہ من زیادة معنی الخرور و فی ”الظہیریة“ أنه یتحب القيام بعد الرفع۔ (حلبی کبیر، ص: ۵۰۱، کتاب الصلاة، القراءة خارج الصلوة، ط: سهیل اکیڈمی)

— و فی المضمرات: یتحب أن یقوم، و یسجد، و یقوم بعد رفع الرأس من السجدة، و لا یقعد اہ، و الثانی غریب۔ (البحر الرائق: ۲/۱۲۷، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— (قولہ: و فی ”المضمرات“ الخ) قال الرملى: و الذی فی ”المضمرات“ بعد ذکر المسئلة کذا فی ”الفتاوی الظہیریة“..... قلت: و الظاهر أن فی نسخته سقطا؛ لأن الذی رأیته فی الظہیریة، و کذا فی التاتار خانیة معزیا الیہا، ”و اذا رفع رأسه من السجود یقوم ثم یقعد“ الخ... (منحة الخالق علی هامش البحر الرائق: ۲/۱۲۷، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

نوٹ: جس طرح سجدہ تلاوت سے پہلے کھڑا ہونا مستحب ہے اسی طرح بعد میں بھی کھڑا ہونا مستحب ہے، اکثر عبارات سے یہی ثابت ہوتا ہے، اور علامہ شامی نے منحة الخالق میں بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔

سے یہ کہے کہ: ”میں اللہ کے لیے سجدہ تلاوت کرتا ہوں“، اور پھر ”اللہ اکبر“ کہہ کر سجدہ کر لے۔ (۱)

سجدہ تلاوت کی نیت میں آیت کی تعیین شرط نہیں

سجدہ تلاوت کی نیت میں آیت کی تعیین شرط نہیں کہ یہ سجدہ فلاں آیت کی تلاوت کے سبب سے ہے، یہ نیت شرط نہیں۔ (۲)

سجدہ تلاوت کے بعد دوبارہ وہی آیت پڑھ لے

امام صاحب نے تراویح کی نماز میں آیت سجدہ تلاوت کرنے کے بعد سجدہ کر لیا، پھر کھڑے ہو کر اگلی آیت کے بجائے وہی آیت سجدہ دوبارہ پڑھ لی، تو پہلا سجدہ کافی ہے، دوبارہ سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور سہو سجدہ بھی واجب نہیں۔ (۳)

(۱) وفي ”السراج الوهاج“ ثم اذا اراد السجود ينويها بقلبه، ويقول بلسانه: أسجد لله سجدة التلاوة: الله اكبر. (البحر الرائق: ۲/ ۱۲۷، كتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد) — الهندية: ۱/ ۱۳۵، كتاب الصلوة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيدية.

— طحطاوى على المراقى، ص: ۲۹۸، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، فصل: سجدة الشكر، ط: قديمى.

(۲) ويشترط نية السجود للتلاوة، لا التعيين، حتى لو كان عليه سجدة متعددة فعليه أن يسجد عددها، وليس عليه أن يعين أن هذه السجدة لآية كذا وهذه لآية كذا. (حلبى كبير، ص: ۵۰۱، كتاب الصلاة، تتمات فيما يكره من القرآن فى الصلاة وما لا يكره، وفى القراءة خارج الصلاة، وفى سجدة التلاوة، ط: سهيل اكيڈمى)

— حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۴۰۷، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: نور محمد.

— ولا تجب نية التعيين فى السجدة ۵۱. (البحر الرائق: ۲/ ۱۱۹، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد).

(۳) ولو تلاها فى ركعة فسجدها ثم أعادها فى تلك الركعة لا تجب ثانيا، كذا فى ”محيط

السرخسى“. (الهندية: ۱/ ۱۳۵، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فى سجود التلاوة، ط: رشيدية)

— الخانية على هامش الهندية: ۱/ ۱۵۸، كتاب الصلاة، فصل فى قراءة القرآن خطأ وفى الأحكام المتعلقة بالقراءة، ط: رشيدية.

— بدائع الصنائع: ۱/ ۱۸۳، كتاب الصلاة، فصل فى سبب وجوب السجدة، ط: سعيد.

سجدہ تلاوت کے بعد سورہ فاتحہ دوبارہ پڑھ لی

اگر امام نے تراویح کی نماز یا دیگر نمازوں میں سجدہ تلاوت ادا کر کے کھڑا ہونے کے بعد اگلی آیت پڑھنے کے بجائے سورہ فاتحہ دوبارہ پڑھ لی، پھر اس کے بعد بقیہ سورت کی تلاوت کی تو نماز ہو جائے گی۔ سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔ البتہ جان بوجھ کر ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

واضح رہے کہ سورہ فاتحہ ایک دفعہ پڑھنے کے بعد سورت شروع کرنے سے پہلے دوبارہ پڑھنے سے سہو سجدہ لازم ہوتا ہے؛ کیوں کہ سورہ فاتحہ کے بعد بلا تاخیر سورت شروع کرنا واجب تھا، اس میں تاخیر ہوگئی۔ اور واجب کی تاخیر سے سجدہ سہو لازم آتا ہے۔ لیکن سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد قراءت شروع کر کے سجدہ تلاوت ادا کر کے کھڑے ہونے کے بعد دوبارہ سورہ فاتحہ پڑھنے سے سورت شروع کرنے میں تاخیر نہیں ہوئی۔ اس لیے سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

سجدہ تلاوت میں دونوں طرف سلام پھیرنا

سجدہ تلاوت میں سجدہ سے اٹھ کر دونوں طرف سلام پھیرنا درست نہیں ہے۔

(۱) و ذکر قاضی خان و جماعة أنها ان قرأها مرتين على الولا و جب السجود وان فصل بينهما بالسورة لا يجب وصحة الزاهدي للزوم تأخير السورة في الأول لا في الثاني اذ ليس الركوع واجبا بأثر السورة فانه لو جمع بين السورتين بعد الفاتحة لم يمتنع..... (البحر الرائق: ۲/۹۴، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد)

— ولو قرأ آية السجدة وسجد لها ثم قام وقرأ الفاتحة ساهياً لا يجب السهو. (التاتار خانية: ۱/۵۲۰، كتاب الصلاة، الفصل السابع عشر في سجود السهو، نوع آخر في سهو الامام أو المؤتم هل يتعدى الى صاحبه، ط: قديمي)

— المحيط البرهاني: ۲/۵۷، كتاب الصلاة، الفصل السابع عشر في سجود السهو، نوع في بيان ما يجب به سجود السهو وما لا يجب، ط: رشيدية.

— الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۱/۱۲۸، كتاب الصلاة، فصل فيما يوجب السهو وما لا يوجب السهو، ط: رشيدية.

کیوں کہ سجدہ تلاوت میں سلام نہیں ہے۔ (۱)

سجدہ تلاوت میں نیابت جائز نہیں ہے

سجدہ تلاوت میں نیابت درست نہیں، اس لیے سجدہ کی آیت پڑھنے والا اپنی طرف سے تو سجدہ کرے گا، لیکن وہ سننے والوں کی طرف سے تلاوت کا سجدہ نہیں کر سکتا۔ (۲)

سجدہ تلاوت میں ہاتھ اٹھا کر نیت نہیں باندھی جاتی

سجدہ تلاوت ادا کرتے وقت ہاتھ اٹھا کر نیت نہیں باندھی جاتی۔ بلکہ سجدہ کرنے کی نیت سے ”اللہ اکبر“ کہہ کر سجدہ میں چلا جائے، اور تین یا پانچ مرتبہ ”سبحان ربی الأعلى“ کہنے کے بعد ”اللہ اکبر“ کہہ کر اٹھ جائے۔ سلام پھیرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ اور تشهد، درود اور دعا بھی نہیں ہے۔ (۳)

(۱) ویجب بتلاوة آية..... بلا رفع ید وتشهد وسلام. (الشامیة: ۲/۱۰۷، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— الہندیة: ۱/۱۳۵، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیہ.

— حلبی کبیر، ص: ۵۰۰، تتمات فیما یکرہ من القرآن فی الصلوٰۃ وما لایکرہ وفی القراءۃ خارج الصلوٰۃ، وفی سجود التلاوة، ط: سهیل اکیڈمی.

(۲) الأصل أن کل من أتى بعبادة ماله جعل ثوابها لغيره..... (العبادة المالية تقبل النيابة مطلقا والبدنية لا) تقبلها.

(قولہ: بعبادة ما) أى سواء كانت صلاة أو صوما أو صدقة أو قراءة أو ذکرا أو طوفا أو حجاً أو عمرة أو غیر ذلك..... وجميع أنواع البر. (الشامیة: ۲/۵۹۵ - ۵۹۸، کتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعید)

— الہندیة: ۱/۲۵۷، کتاب الحج، الباب الرابع فی الحج عن الغير، ط: رشیدیہ.

— فتح القدير: ۳/۶۵، کتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: رشیدیہ.

— (فالسبب تلاوتها) أى التلاوة الصحيحة..... و ذکر فی المجتبی أن الموجب للسجدة أحد ثلاثة: التلاوة والسمع والائتمام وظاهر أنها أسباب ثلاثة به صرح فی الحلیة. (الشامیة: ۲/۱۰۳، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

(۳) واذا أراد السجود کبر ولا یرفع یدیه وسجد ثم کبر ورفع رأسه ولا تشهد وسلام یقول فی سجوده سبحان ربی الأعلى ثلاثا ولا ینقص عن الثلاث کما فی المكتوبة..... و یرفع صوته بالتکبیر. (الہندیة: ۱/۱۳۵، کتاب الصلوٰۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیہ) =

بیٹھے بیٹھے بھی سجدہ تلاوت کرنا جائز ہے، اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا افضل ہے۔ (۱)

سجدہ تلاوت نماز میں ادا نہیں کیا

”آیت سجدہ پڑھ کر کتنی دیر میں سجدہ کرنا چاہیے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۷۶)

سجدہ تلاوت واجب ہونے کی شرطیں

☆..... سجدہ تلاوت کی بھی وہی شرطیں ہیں جو نماز کی ہیں۔ البتہ تکبیر تحریمہ، اور

وقت کے تعین کرنے کی نیت کرنا شرط نہیں ہے۔ اور اس میں نیت بھی نہیں باندھی جاتی۔ (۲)

☆..... سجدہ تلاوت واجب ہونے کی شرائط یہ ہیں:

۱- مسلمان ہونا۔ ۲- بالغ ہونا۔ ۳- عقل کا صحیح ہونا۔ ۴- حیض و نفاس سے پاک ہونا۔

= الشامیة: ۲/۱۰۷، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

— البحر الرائق: ۲/۱۲۶، کتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

— ولو قرأ الفاتحة، ثم السورة، ثم الفاتحة لا يلزمه السهو. (حلبی کبیر، ص: ۲۶۰، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی)

— بدائع الصنائع: ۱/۱۶۷، کتاب الصلوة، فصل فی بیان سبب الوجوب، ط: سعید.

— البحر الرائق: ۲/۹۴، کتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعید.

(۱) ومما يستحب لأدائها أن يقوم فيسجد لأن الخور سقو ط من القيام..... وان لم يفعل لم يضره. (البحر الرائق: ۲/۱۲۶، کتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— حلبی کبیر، ص: ۵۰۱، کتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سهیل اکیڈمی.

— بدائع الصنائع: ۱/۱۹۲، کتاب الصلوة، فصل فی سنن السجود، ط: سعید.

(۲) الحنفية — قالوا: يشترط لها ما يشترط للصلاة الا التحريم، ونية تعين الوقت فانهما لا يشترطان لها ولا يؤتى بالتحريم فيها..... ويشترط لوجوبها كذلك ما يشترط لوجوب الصلاة من الاسلام، والبلوغ والعقل والطهارة من الحيض والنفاس..... (کتاب الفقه علی المذاهب الأربعة:

۱/۲۶۵، کتاب الصلاة، مباحث سجدة التلاوة، شروط سجدة التلاوة، ط: دار الفکر بیروت)

— وشرائطها شرائط الصلوة الا التحريم؛ لأنها لتوحيد الأفعال المختلفة ولم يوجد. (البحر الرائق: ۲/۱۱۸، کتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— الشامیة: ۲/۱۰۶، کتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

— بدائع الصنائع: ۱/۱۸۷، کتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، فصل فی شرائط الجواز، ط: سعید.

لہذا سجدہ تلاوت کافر، بچے، مجنون یا حیض و نفاس والی عورت پر واجب نہیں۔ (۱)
 ☆..... اگر کوئی شخص سجدہ کی آیت سے اور وہ ادا یا قضا کے طور پر سجدہ ادا کرنے کا
 اہل ہو، تو اس پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ (۲) چنانچہ جو شخص نشہ یا ناپاکی کی حالت میں ہو، اس
 پر سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ وہ قضا کے طور پر سجدہ بجالانے کا اہل ہے۔ ہاں
 اگر پڑھنے والا کوئی مجنون ہے، تو اس کے منہ سے سن کر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا۔ (۳)

سجدہ تلاوت واجب ہونے کے اسباب

سجدہ تلاوت واجب ہونے کے تین اسباب ہیں:

اول: تلاوت۔ لہذا قرآن مجید کی آیت سجدہ کو تلاوت کرنے والے پر سجدہ تلاوت
 واجب ہے۔ اگرچہ اس نے خود سجدہ تلاوت کی آیت کو نہ سنا ہو، جیسے کوئی بہرا ہو۔ (۴)
 آیت سجدہ کو نماز کے اندر پڑھا گیا ہو یا نماز سے باہر، امام نے پڑھا ہے، یا تنہا

(۱) فیشرط لوجوبہا اہلیۃ وجوب الصلوۃ من الاسلام والعقل والبلوغ والطہارۃ من الحيض
 والنفاس..... حتی لا یجب علی کافر وصبی ومجنون وحائض ونفساء. (البحر الرائق: ۱۱۹/۲،
 کتاب الصلوۃ، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— الشامیۃ: ۱۰۷/۲، کتاب الصلوۃ، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

— بدائع الصنائع: ۱۸۶/۱، کتاب الصلوۃ، باب سجود التلاوة، فصل فی شرائط الجواز، ط: سعید.

(۲-۳) وأما بیان من تجب علیہ فکل من کان أهلاً لوجوب الصلوۃ اما أداء أو قضاء فهو من أهل
 وجوب السجدة علیہ..... وتجب علی المحدث والجنب وکذا تجب علی السامع بتلاوة هؤلاء
 الا المجنون لعدم الأہلیۃ. (البحر الرائق: ۱۱۹/۲، کتاب الصلوۃ، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— الشامیۃ: ۱۰۷/۲، کتاب الصلوۃ، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

— بدائع الصنائع: ۱۸۶/۱، کتاب الصلوۃ، فصل فی سجود التلاوة، ط: سعید.

(۴) و ذکر فی المجتبیٰ أن الموجب للسجدة أحد ثلاثة التلاوة والسماع والائتمام. وفي
 الدر: فالسبب: التلاوة وان لم یوجد السماع كتلاوة الأصم. (الشامیۃ: ۱۰۴/۲، کتاب
 الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— الفتاویٰ الہندیۃ: ۱۳۲/۱، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیہ.

— بدائع الصنائع: ۱۸۰/۱، کتاب الصلاة، فصل فی سبب وجوب السجدة، ط: سعید.

نماز پڑھنے والے نے، اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ لیکن اگر مقتدی نے امام کے پیچھے جماعت کی نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کی تو اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔ کیوں کہ امام کے پیچھے قرآن شریف پڑھنا منع ہے۔ لہذا اس حال میں آیت سجدہ تلاوت کرنے سے سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

ہاں اگر جمعہ اور عیدین کے موقع پر خطیب خطبہ میں آیت سجدہ پڑھے تو سجدہ تلاوت اس پر اور سننے والے پر واجب ہوگا۔ ایسی صورت میں خطیب کو چاہیے کہ منبر سے اتر کر سجدہ کرے، اور سننے والے حضرات بھی اس کے ساتھ سجدہ کریں۔ (۲)

واضح رہے کہ امام کے لیے منبر پر خطبہ کے دوران آیت سجدہ کی تلاوت کرنا مکروہ ہے۔ (۳) لیکن جمعہ اور عیدین کی نماز کے اندر آیت سجدہ کی تلاوت مکروہ نہیں ہے۔ جب

(۱) تجب..... علی من تلا ولو اماما أو سمع ولو غیر قاصد أو مؤتما لا بتلاوته. (البحر الرائق:

۱۲۰/۲، کتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— الشامیة: ۱۰۲/۲، ۱۰۵، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

— حلبی کبیر، ص: ۵۰۰، کتاب الصلاة، تتمات فیما یکره من القرآن فی الصلاة وما لایکره وفی القراءة خارج الصلاة وفی سجدة التلاوة، ط: سهیل اکیڈمی.

(۲) حدثنا ابراهیم بن موسی..... قال أبو بکر: وکان ربیعة من خیار الناس عما حضر ربیعة من عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قرأ یوم الجمعة علی المنبر بسورة النحل حتی اذا جاء السجدة نزل فسجد وسجد الناس. (صحیح البخاری: ۱/۱۲۷، کتاب الصلاة، باب من رأى أن اللہ عزوجل لم یوجب السجود، ط: قدیمی)

— ولو تلاها الامام علی المنبر یوم الجمعة سجدها وسجدها معه من سمعها لماروی أنه علیه الصلاة والسلام تلا سجدة علی المنبر فنزل وسجد وسجد الناس معه. (الشامیة: ۱۲۰/۲، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، قبیل باب صلاة المسافر، ط: سعید.

— بدائع الصنائع: ۱/۱۹۳، کتاب الصلاة، فصل فی سنن السجود، ط: سعید.

(۳) واذا تلا الخطیب یوم الجمعة أو العیدین آیه سجدة وجبت علیه وعلی من سمعه، فینزل من فوق المنبر ثم یسجد، ویسجد الناس معه، ولكن یکره له أن یأتی بآیه السجدة وهو علی المنبر، أما الاتیان بها وهو فی الصلاة، فانه لایکره اذا أدى السجدة ضمن الركوع أو السجود، بخلاف ما اذا أتى بها وحدها، فانه یکره لما فیہ من التهویش علی المصلین. (کتاب الفقہ علی المذاهب الأربعة:

۱/۲۶۷، کتاب الصلاة، مباحث سجدة التلاوة، أسباب سجود التلاوة، ط: دار الفکر، بیروت)

کہ سجدہ تلاوت کو رکوع اور سجدہ کے ضمن میں ادا کیا جائے۔ اگر صرف سجدہ تلاوت اکیلا کیا تو مکروہ ہوگا۔ کیوں کہ ایسا کرنے سے پیچھے نماز پڑھنے والوں میں گڑبڑ پیدا ہوگی۔

یعنی امام عیدین یا جمعہ کی قراءت میں سجدہ کی آیت تلاوت کرے تو الگ سے سجدہ ادا نہ کرے، بلکہ سجدہ میں سجدہ تلاوت کی بھی نیت کر لے، اگر الگ سے سجدہ کرے گا، تو بڑے مجمع میں انتشار پیدا ہو جائے گا، عوام کو معلوم نہیں ہوگا کہ یہ سجدہ تلاوت ہے۔ کیوں کہ مسئلہ یہ ہے اگر جمعہ اور عیدین میں مجمع زیادہ ہو تو سجدہ تلاوت نہ کرنا بہتر ہے، تاکہ نمازیوں کے لیے تشویش کا باعث نہ ہو۔ (۱)

دوسرا سبب: سجدہ کی آیت کسی اور سے سننا ہے۔ (۲) اب یہ سننے والا یا تو نماز کی حالت میں ہوگا یا نہیں ہوگا۔ اسی طرح سجدہ کی آیت پڑھنے والا یا تو نماز کے اندر ہوگا یا نماز سے باہر۔ اگر سننے والا نماز کی حالت میں ہے، خواہ وہ اکیلا نماز پڑھنے والا ہو یا امام، اس پر صحیح قول کے مطابق سجدہ واجب ہے۔ اور یہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ تلاوت ادا کرے۔ (۳)

(۱) ویکرہ للامام أن يقرأ آية السجدة في صلاة يخافت فيها وكذا في نحو الجمعة والعید لأنه ان ترک السجود لها فقد ترک واجبا وان سجد يشبهه علی المقتدین الا أن تكون السجدة فی آخر السورة أو قریباً منه بحيث تؤدي برکوع الصلوة أو سجودها. (حلبی کبیر، ص: ۵۰۷، کتاب الصلوة، قبل فصل الامامة بصفحة، ط: سهیل اکیڈمی)

— الشامیة: ۲/۱۲۰، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، قبیل: باب صلاة المسافر، ط: سعید.

— التاترخانیة: ۱/۵۷۱، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی سجدة التلاوة، نوع آخر فی المتفرقات، ط: قدیمی.

(۲) والسجدة واجبة فی هذه المواضع: علی التالی والسامع سواء قصد سماع القرآن أولم يقصد.

(الفتاویٰ الهندیة: ۱/۱۳۲، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیہ)

— الشامیة: ۲/۱۰۴، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

— البحر الرائق: ۲/۱۲۰، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

(۳) والأصح الوجوب علی من لیس مشارکاً فی تلك الصلوة مطلقاً سواء كان السامع فی جماعة

أخرى منفرداً أو خارجاً بالکلیة..... (ولو سمعوها) المقتدون والامام من غیره ای غیر الماتم سجودوا

بعد الصلوة. (الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۸۴، کتاب الصلوة، باب سجود التلاوة، ط: قدیمی) =

اور اگر کسی نے مقتدی سے آیت سجدہ پڑھتے ہوئے سنی، تو سننے والے پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔ کیوں کہ امام کے پیچھے قرآن شریف پڑھنا ممنوع ہے۔ (۱)

اگر کسی مقتدی نے اپنے امام کے علاوہ باہر سے سجدہ تلاوت سنا تو سجدہ واجب ہوگا، اور نماز کے بعد سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

اگر امام سے سنا اور مقتدی پہلی رکعت سے شریک ہے، تو امام کے ساتھ سجدہ تلاوت کرنا لازم ہے۔ (۳)

اور اگر مسبوق ہے (کچھ رکعت ہونے کے بعد جماعت میں شریک ہوا ہے) اور سجدہ تلاوت ادا کرنے سے پہلے امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوا، تب بھی اسے امام کی

— بدائع الصنائع: ۱/۱۸۷، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، فصل فی محل ادائها، ط: سعید۔
— الشامیة: ۲/۱۱۳، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود التلاوة، ط: سعید۔

(۱) ولو تلا المؤمن لا تجب علیه ولا علی من سمعه ممن هو معه فی تلك الصلاة..... لأنه محجور عن القراءة. (حلبی کبیر، ص: ۵۰۰، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سهیل اکیڈمی)
— الشامیة: ۲/۱۰۵، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید۔

— البحر الرائق: ۲/۱۲۰، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید۔
— بدائع الصنائع: ۱/۱۸۷، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، فصل فی بیان محل ادائها، ط: سعید۔
(۲) ولو (سمعوها) المقتدون والامام (من غیره) أى غیر المؤمن (سجدوا بعد الصلوٰۃ) لتحقق السبب وزوال المانع من فعلها فی الصلاة. (الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۸۴، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: قدیمی)

— وان قرأها رجل ليس معهم فی الصلوٰۃ فسمعها الامام والقوم فعليهم أن يسجدوها اذا فرغوا من الصلاة ولا يسجدونها فی الصلاة. (التاتارخانیة: ۱/۵۶۷، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود التلاوة، نوع آخر فی سماع المصلی آية السجدة الخ، ط: قدیمی)

— بدائع الصنائع: ۱/۱۸۷، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، فصل فی بیان محل ادائها، ط: سعید۔
— البحر الرائق: ۲/۱۲۱، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید۔

(۳) ولو سمعها رجل من امام ثم دخل فی صلاته فان كان الامام لم يسجدها سجدتها مع الامام. (بدائع الصنائع: ۱/۱۸۵، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، فصل فی بیان سبب وجوب السجدة، ط: سعید)
— البحر الرائق: ۲/۱۲۲، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید۔

— الہندیة: ۱/۱۳۴، کتاب الصلوٰۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیہ۔

پیروی میں سجدہ کرنا لازم ہے۔ (۱)

اور اگر کوئی شخص امام کے سجدہ تلاوت کرنے کے بعد اسی رکعت میں شامل ہوا جس میں سجدہ کی آیت پڑھی گئی تو وہ سجدہ تلاوت نہ کرے۔ ہاں اگر اس سے اگلی کسی رکعت میں شامل ہوا تو نماز کے بعد سجدہ تلاوت کر لے۔ (۲)

تیسرا سبب: مقتدی ہونا ہے۔ کہ اگر امام نے سجدہ تلاوت کیا تو مقتدی پر اس کا ادا کرنا واجب ہے، اگرچہ اس نے سنا نہ ہو۔ (۳)

سجدہ تلاوت واجب ہونے کے لیے ارادہ شرط نہیں

سجدہ تلاوت واجب ہونے کے لیے سجدہ تلاوت کی آیت سننے کا ارادہ کرنا شرط نہیں۔ آیت سننے کا ارادہ نہ بھی ہو تب بھی سنائی دینے سے سجدہ تلاوت واجب ہوگا۔ (۴)

(۱) ومن سمعها من امام فآتم به قبل أن يسجد الامام لها سجد معه. (الشامية: ۲/۱۱۰، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد)

— البحر الرائق: ۲/۱۲۲، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد.

— الهندية: ۱/۱۳۳، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيدية.

— حلی کبیر، ص: ۵۰۱، باب سجود التلاوة، ط: سهیل اکیڈمی.

(۲) ومن سمعها من مصل واقتمى به..... فان كان اقتداءه في الركعة التي تلاها فيها سقطت عنه ان ادرك معه الركوع..... ولو لم يدرك معه تلك الركعة أو لم يقتد لا تسقط فلا بد من سجوده لها. (حلی کبیر، ص: ۵۰۱، كتاب الصلاة، فصل في سجود التلاوة، ط: سهیل اکیڈمی)

— البحر الرائق: ۲/۱۲۲، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد.

— الطحطاوى على المراقى، ص: ۴۹۱، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: قديمى.

(۳) وتجب على المؤتم بتلاوة امامه وان لم يسمعها لوجوب المتابعة عليه. (حلی کبیر، ص: ۵۰۰، فصل في سجود التلاوة، ط: سهیل اکیڈمی)

— الشامية: ۲/۱۰۵، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد.

— البحر الرائق: ۲/۱۲۰، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد.

(۴) انما السجدة على من سمعها..... وسواء قصد السماع أو لم يقصد. (حلی کبیر، ص: ۵۰۰، فصل في سجود التلاوة، ط: سهیل اکیڈمی)

— قوله: على من تلا ولو اماماً أو سمع ولو غير قاصد. (البحر الرائق: ۲/۱۲۰، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد)

— الهندية: ۱/۱۳۲، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيدية.

سجدہ تلاوت والی آیت کا کچھ حصہ پڑھے

اگر آیت سجدہ کا وہ کلمہ پڑھا جس میں سجدہ کا لفظ ہے، تو سجدہ تلاوت واجب ہو جائے گا۔ بشرطیکہ اس سے پہلے یا بعد کم از کم ایک کلمہ اور پڑھا ہو۔ (۱)

سجدہ سہو کرتے وقت دونوں طرف سلام پھیر دیا

سجدہ سہو کرتے وقت صرف دائیں طرف سلام پھیرے، تاہم اگر کسی نے دونوں طرف سلام پھیر دیا، تب بھی سجدہ سہو کر لے، کچھ حرج نہیں ہوگا۔ (۲)

سجدہ سہو کرنے کا طریقہ

آخری قعدہ میں پوری التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے سہو کے کر کے بیٹھ کر پھر پوری التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (۳)

(۱) ولو قرأ الحرف الذي يسجد فيه وحده لا يسجد الا أن يقرأ أكثر آية السجدة بحرف السجدة. (الهندية: ۱۳۲/۱، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشیدیہ) — البحر الرائق: ۱۲۷/۲، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

— والصحيح أنه إذا قرأ حرف السجدة وقبله كلمة أو بعده كلمة وجب السجود والا فلا. (الشامية: ۱۰۳/۲، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

(۲) (يجب بعد سلام واحد عن يمينه فقط) لأنه المعهود..... وعليه لو أتى بتسليمتين سقط عنه السجود. (الشامية: ۷۸/۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید) — البحر الرائق: ۹۳/۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید.

— ويأتى بتسليميتين..... والصواب أن يسلم تسليمًا واحدة وعليه الجمهور. (الهندية: ۱۲۵/۱، كتاب الصلوة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشیدیہ)

(۳) (وسجد السهو) أي سجود السهو (سجدتان) يسجدهما (بعد السلام ويتشهد) بعدهما (ويسلم)..... (ويأتى بالصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم في كلتا القعدتين)..... (والأدعية في قعدة السهو). (حلبی کبیر، ص: ۱۷۱، ۱۷۳، ۱۷۴، باب سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی)

— وكيفيته أن يكبر بعد سلامه الأول ويخر ساجدًا ويسبح في سجوده ثم يفعل ثانيًا كذلك ثم يتشهد ثانيًا..... (ويأتى بالصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم والدعاء في قعدة السهو هو الصحيح). (الهندية: ۱۲۵/۱، كتاب الصلوة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشیدیہ)

— البحر الرائق: ۹۲/۲، ۹۳، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعید.

سجدہ سہو کیا مگر سلام میں منہ نہیں پھیرا

اگر کسی نے سجدہ سہو کرتے وقت دائیں طرف سلام نہیں پھیرا۔ سامنے ہی کی جانب سلام کہہ کر سجدہ سہو کر لیا، تب بھی درست ہو جائے گا۔ لیکن ہمیشہ سنت طریقہ کے مطابق عمل کرنے کی عادت بنائیں۔ (۱)

سجدہ سہو میں اگر ایک سجدہ کیا؟

امام یا اکیلے نماز پڑھنے والے کو نماز میں سہو ہوا، بعد میں امام یا اکیلے پڑھنے والے نے اصول کے مطابق سجدہ سہو کیا، لیکن سہو کا ایک ہی سجدہ کیا، التحیات درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیا تو نماز دوبارہ پڑھے۔ کیوں کہ سجدہ سہو کے لیے دو سجدے واجب ہیں، ایک سجدہ کافی نہیں ہے۔ اس لیے نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (۲)

(۱) يجب بعد سلام واحد عن يمينه فقط لأنه المعهود، وفي الرد: (قوله: عن يمينه) احتراز عما اختاره فخر الاسلام من أصحاب القول الأول كما علمته، وفي الحلية: اختار الكرخي وفخر الاسلام وشيخ الاسلام وصاحب الايضاح أن يسلم تسليمه واحدة، ونص في المحيط على أنه الأصوب. وفي الكافي على أنه الصواب. قال فخر الاسلام: وينبغي على هذا أن لا ينحرف في هذا السلام، يعني فيكون سلامه مرة واحدة تلقاء وجهه، وغيره من أهل هذا القول على أنه يسلم مرة واحدة عن يمينه خاصة اه، والحاصل أن القائلين بالتسليم الواحدة قائلون بأنها عن اليمين الا فخر الاسلام منهم..... (الدرع الرد: ۷۸/۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد)

— حلبى كبير، ص: ۴۷۳، فصل فى سجود السهو، ط: سهيل اكيذمى.

— البحر الرائق: ۹۳/۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد.

(۲) والحكم الواجب بالسهو انما هو سجدتان لا واحدة. (حلبى كبير، ص: ۴۵۵، فصل فى سجود السهو، ط: سهيل اكيذمى)

— يجب بعد السلام سجدتان. (البحر الرائق: ۹۲/۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد)

— يجب بعد سلام واحد عن يمينه فقط..... سجدتان. (الشامية: ۷۸/۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد)

— واعادتها بتركه عمداً أى مادام الوقت باقياً وكذا فى السهو ان لم يسجد له..... (طحاوى مع المراقى، ص: ۲۴۷، كتاب الصلاة، فصل: فى بيان واجب الصلاة، ط: قديمى)

— ولها واجبات لا تفسد بتركها وتعاد وجوباً فى العمدة والسهو ان لم يسجد له..... وفى الرد:

لكن وجوب الاعادة حكم ترك الواجب مطلقاً..... (الدرع الرد: ۴۵۶/۱، كتاب الصلاة، باب

صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد)

سجدہ سہو میں دو سجدے نہیں کیے

”سجدہ سہو میں اگر ایک سجدہ کیا؟“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۵۰)

سجدہ سہو واجب ہونے کے اصول

سجدہ سہو واجب ہونے کے اصول یہ ہیں:

- ۱- نماز کے واجبات میں سے کسی واجب کو بھول کر چھوڑ دے۔
- ۲- کسی واجب کو اس کے مقررہ محل سے موخر کر دے۔
- ۳- کسی واجب کی تاخیر ایک رکن کی مقدار کے برابر کر دے۔
- ۴- کسی واجب کو دو مرتبہ ادا کر لے۔
- ۵- کسی واجب کو متغیر کر دے، جیسے جہری نماز میں آہستہ اور آہستہ آواز والی نماز میں بلند آواز سے قراءت کر دے۔
- ۶- نماز کے فرائض میں سے کسی فرض کو اس کے محل سے موخر کر دے۔
- ۷- کسی فرض کو اس کے محل سے مقدم کر دے۔
- ۸- کسی فرض کو دو مرتبہ بھولے سے ادا کر لے۔ (۱)

(۱) انه لا يجب الا بترك واجب..... أو بتأخيره..... أو بتأخير ركن..... وذكر في الذخيرة أن سجود السهو يجب بستة أشياء..... فيجب بتقديم ركن..... وبتأخير ركن..... وبتكرار ركن..... وبتغيير الواجب..... وبتترك الواجب..... وبتترك السنة المضافة الى جميع الصلاة. (حلبی کبیر، ص: ۲۵۵، کتاب الصلاة، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاہور)

— بدائع الصنائع: ۱/۱۶۲، کتاب الصلاة، فصل فی بیان سبب وجوب، ط: سعید.

— (قولہ: وکذا ترک تکریرھا الخ) فلو قرأھا فی رکعة من الأولین مرتین وجب سجود السهو لتأخیر الواجب وهو السورة. (الشامیة: ۱/۲۶۰، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید)

— سجدتان لأنه صلى الله عليه وسلم سجد سجدتين للسهو، وهو جالس بعد التسليم وعمل به الأكابر من الصحابة والتابعين بتشهد وتسليم..... لترك واجب بتقديم أو تأخير أو زيادة أو نقص..... (مراقی الفلاح، ص: ۲۶۰، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: قدیمی)

سجدہ سے اٹھ کر رکوع میں چلا گیا

سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کیا اور اٹھ کر کچھ آگے یا نہ آئے اور رکوع میں چلا جائے تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے۔ نماز ہو جائے گی۔ (۱)

سجدہ قرآن پر کرنا

”قرآن شریف پر سجدہ کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۱۱)

سجدہ کی آیت ایک جگہ پر دو دفعہ پڑھی

☆..... ایک جگہ سجدہ کی آیت پڑھی، پھر اٹھ کر کسی کام کو چلا گیا، اور پھر اسی جگہ آ کر دوبارہ وہی آیت پڑھی، تب دو سجدے کرے۔ کیوں کہ مجلس بدل گئی۔ (۲)

☆..... ایک جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی آیت پڑھی، پھر جب قرآن شریف کی تلاوت کر چکا، تو اسی جگہ بیٹھے کسی اور کام میں مشغول ہو گیا، جیسے کھانا کھانے لگا، یا عورت بچے کو دودھ پلانے لگی، اس کے بعد پھر وہی آیت سجدہ پڑھی تب بھی دو سجدے واجب ہوں گے۔ کیوں کہ جب کوئی اور کام کرنے لگے تو ایسا سمجھیں گے کہ جگہ بدل گئی۔ (۳)

(۱) ولو سجد ولم یرکع فلا بد من أن یقرأ أشیناً من السورة الأخری بعد ما رفع رأسه من السجود ولو رفع ولم یقرأ أشیناً و رکع جاز. (الهندیة: ۱/۱۳۳، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجدة التلاوة، ط: رشیدیہ) — حلبی کبیر، ص: ۵۰۵، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سهیل اکیڈمی.

— التاتار خانیة: ۱/۵۶۸، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، نوع آخر اذا تلا آية السجدة وأراد أن یقیم الركوع مقام السجدة، ط: قدیمی.

(۲) ولو تلاها فی مکان وذهب عنه ثم انصرف الیه فأعادها فعلیه أخرى. (بدائع الصنائع: ۱/۱۸۲، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، فصل فی بیان سبب وجوب السجدة، ط: سعید) — الفتاوی التاتار خانیة: ۱/۵۶۳، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، نوع آخر فی تکرار آية السجدة، ط: قدیمی.

— الہندیة: ۱/۱۳۳، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیہ.

(۳) ثم تبدل المجلس قد یكون حقیقة وقد یكون حکماً بأن تلا آية السجدة ثم أکل أو نام مضطجعاً أو أرضعت صبياً..... ثم أعادها فعلیه سجدة أخرى. (بدائع الصنائع: ۱/۱۸۳،

سجدہ کی آیت ایک ہے، اور وہ کئی بچوں کو پڑھائی

”استاد ایک ہی آیت سجدہ کئی بچوں کو پڑھاتا ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۸۴)

سجدہ کی آیت بیٹھے کر پڑھی پھر کھڑے ہو کر دوبارہ پڑھی

بیٹھے بیٹھے سجدہ کی کوئی آیت پڑھی، پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا، لیکن چلا پھرا نہیں،

جہاں بیٹھا تھا وہیں کھڑے کھڑے وہی آیت پھر پڑھی، تو ایک ہی سجدہ واجب ہے۔ (۱)

سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ نہیں کیا

”آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ نہیں کیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۷۵)

سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ نہیں کیا، اور نماز ختم ہو گئی

”آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ نہیں کیا، اور نماز ختم ہو گئی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۷۶)

سجدہ کی آیت پڑھنا

☆..... اگر کوئی شخص پوری سورت میں سے صرف سجدہ کی آیت پڑھے اور باقی کوئی

آیت نہ پڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ پڑھنے کے بعد سجدہ کرنا واجب ہوگا۔ (۲)

= کتاب الصلاة، فصل فی سبب وجوب سجدة التلاوة، ط: سعید

— الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۹۶، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: قدیمی.

— الشامیة: ۱۱۳/۲، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

(۱) وان قرأها وهو جالس ثم قام فقرأها وهو قائم الا أنه فی مکان ذلك یکیفہ سجدة واحدة لأن المجلس لم یبدل حقيقة وحکماً. (بدائع الصنائع: ۱/۱۸۳، کتاب الصلاة، فصل فی وجوب سجدة التلاوة، ط: سعید)

— الشامیة: ۱۱۳/۲، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

— الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۹۶، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: قدیمی.

— الہندیة: ۱/۱۳۴، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیہ.

(۲) (و کرہ ان یقرأ سورة ویدع آية السجدة لا عکسہ)..... ولو قرأ آية السجدة من بین السور لم یضره ذلك. (البحر الرائق: ۲/۱۲۷، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)=

☆..... اور اگر نماز میں ایسا کرے تو اس میں یہ شرط ہے کہ وہ اتنی بڑی ہو کہ چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو۔ (۱) لیکن بہتر یہ ہے کہ سجدہ کی آیت کو دو ایک آیت کے ساتھ ملا کر پڑھے۔ (۲)

سجدہ کی آیت تلاوت کرنے کے بعد اسی جگہ پر نماز میں دوبارہ تلاوت امام نے مثلاً ”سورۃ الم سجدة“ تلاوت کی اور سجدہ کیا۔ اور پھر اسی جگہ فجر مغرب یا عشاء میں اسی سورت کو دوبارہ پڑھا تو دوسرا سجدہ لازم ہوگا۔ (۳)

= — ولا یکره عکس ذلك بأن یقرأ آية السجدة من السورة سائرھا لانه مبادرة الى السجدة، وقراءة آية من بین الآيات كقراءة سورة من بین السور وذلك جائز فكذا هذا. (حلبی کبیر، ص: ۵۰۷، باب سجود التلاوة، ط: سهیل اکیڈمی، وکذا ص: ۴۳۷، ط: نعمانیہ کوئٹہ) — الشامیة: ۱۱۸/۲، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

— الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۹۷، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: قدیمی... (۱) (ولها واجبات)..... وضم سورة..... وهو ثلاث آيات قصار..... وكذا لو كانت الآية أو الآيتان تعدل ثلاثاً قصاراً. (الشامیة: ۱/۴۵۶، ۴۵۸، کتاب الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعید) — التاتار خانیة: ۱/۳۷۳، کتاب الصلاة، فصل واجبات الصلاة، ط: قدیمی.

— الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۴۸، کتاب الصلاة، فصل فی واجب الصلاة، ط: قدیمی. (۲) والمستحب أن یقرأ معها آیات لیكون أدلّ علی المعنی والاعجاز ولانه ربما یعتقد هو أو بعض السامعین من زیادة فضیلة فی آية السجدة ومن حیث ان قراءة الكل سواء فلهذا یستحب أن یقرأ معها آیات. (کتاب المبسوط للسرخسی: ۵/۲، کتاب الصلاة، باب السجدة، ط: رشیدیہ) — وکره أن یقرأ سورة ویدع آية السجدة لا عکسه وهو أن یفرد آية السجدة بالقراءة..... ولكن ندب ضم آية أو اکثر من آية اليها لدفع توهم التفضیل. (الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۹۷، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: قدیمی)

— حلبی کبیر، ص: ۵۰۷، باب سجود التلاوة، ط: سهیل اکیڈمی.

— البحر الرائق: ۲/۱۲۷، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

(۳) وان قرأها فی غیر الصلاة وسجد ثم افتتح الصلاة فی مكانه فقرأها فعليه سجدة اخرى لأن التي وجبت للتلاوة فی الصلاة صلاتية فلا تنوب عنها المؤداة قبل الشروع فی الصلاة لأنها أضعف. (کتاب المبسوط للسرخسی: ۲/۲۱، کتاب الصلاة، باب السجود، ط: رشیدیہ)

— المحيط البرهانی: ۲/۳۷۱، کتاب الصلاة، الفصل الحادی والعشرون فی سجدة التلاوة، ط: ادارة القرآن.

— الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۹۳، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: قدیمی.

سجدہ کی آیت تلاوت کرنے والا ہی سجدہ کرے

جس نے سجدہ کی آیت تلاوت کی ہے، اسی کے ادا کرنے سے سجدہ تلاوت ادا ہوگا، کوئی دوسرا شخص اس کی جگہ ادا نہیں کر سکتا۔ (۱)

سجدہ کی آیت دوسری نماز میں دوبارہ پڑھ لی

تراویح میں امام نے دو رکعت کی نیت باندھی، پہلی یا دوسری رکعت میں سجدہ تلاوت کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا اور دو رکعت تراویح پوری کیں۔ پھر دو رکعت کی نیت باندھی اور غلطی سے وہی سجدہ تلاوت کی آیت دوبارہ پڑھی، تو اس صورت میں دوسرا سجدہ کرنا ہوگا۔ کیوں کہ تکبیر تحریمہ کہہ کر دوسری نماز شروع کرنے سے حکماً مجلس بدل جاتی ہے۔ (۲)

(۱) العبادۃ المالیۃ تقبل النیابۃ مطلقاً، والبدنیۃ کصلاة و صوم لا تقبلھا مطلقاً.

(قولہ: تقبل النیابۃ) الأصل فیہ المقصود من التکالیف الابتلاء والمشقة، وهی فی البدنیۃ باتعاب النفس والجوارح بالأفعال المخصوصة، وبفعل نائبه لا تتحقق المشقة علی نفسه فلم تجز النیابۃ مطلقاً. (الشامیۃ: ۵۹۷، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط: سعید)

— الہندیۃ: ۲۵۷/۱، کتاب الحج، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر، ط: رشیدیہ.

— کتاب المبسوط: ۱۶۳/۳، کتاب المناسک، باب الحج عن المیت وغیرہ، ط: رشیدیہ.

(۲) أما اذا تلاھا وسجد ثم افتتح الصلاة وأعادھا فی ذلك المكان يسجد للمتولة فی الصلاة..... وجه رواية أبی سلیمان أن الآیة تلیت فی مجلسین مختلفین حکماً لأن الأولى وجدت فی مجلس التلاوة والثانیۃ فی مجلس الصلاة والمجلس تبدل بتبدل الأفعال. (بدائع الصنائع: ۱۸۳/۱، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، فصل فی بیان سبب وجوب السجدة، ط: سعید)

— لأن المكان قد تبدل بالاشتغال بالصلاة، فصار كما لو تبدل بعمل آخر..... (حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۹۳، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: قدیمی)

— البحر الرائق: ۱۲۳/۲، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

— وكذا الحكم فی تبدل المجلس عند اتحاد الآیة لكل تلاوة سجدة. (حلبی كبر، ص: ۵۰۳، سجود التلاوة، ط: سهیل اکیڈمی)

— ولو قرأ آیة السجدة فی الصلاة وسجد ثم قرأها بعد السلام فی مكانه مرة أخرى يسجد سجدة أخرى. (الہندیۃ: ۱۳۵/۱، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیہ)

سجدہ کی آیت سننے سے سجدہ واجب ہوتا ہے

جن لوگوں کے کان میں سجدہ کی آیت پڑے، خواہ انہوں نے سننے کا قصد کیا ہو یا نہ کیا ہو، ان پر سجدہ تلاوت واجب ہوتا ہے، بشرطیکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ سجدہ تلاوت کی آیت پڑھی گئی۔ (۱)

سجدہ کی آیت سننے والے کی جگہ بدل گئی

”سننے والے کی جگہ بدل گئی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۶۹)

سجدہ کی آیت سونے کی حالت میں تلاوت کرے

اگر کوئی شخص سونے کی حالت میں سجدہ کی آیت تلاوت کرے تو معلوم ہونے کے بعد اس پر بھی سجدہ تلاوت کرنا واجب ہے۔ (۲)

سجدہ کی آیت کو بار بار دہرانا

اگر ایک ہی جگہ پر ایک ہی سجدہ کی آیت کو بار بار دہرا کر پڑھے تو ایک ہی سجدہ واجب ہے، چاہے بار بار پڑھنے کے بعد اخیر میں ایک ہی سجدہ کرے، یا پہلی دفعہ پڑھ

(۱) السجدة على من تلاها وعلى من سمعها وسواء قصد السماع أو لم يقصد لا إطلاق الأدلة..... ولو تليت بالعربية تجب على كل من سمعها ولم يفهمها من العجم إذا أخبر بها اجماعاً. (حلبی کبیر، ص: ۵۰۰، ۵۰۱، سجود التلاوة، ط: سهیل اکیڈمی)

— البحر الرائق: ۲/۱۲۰، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

— الهندية: ۱/۱۳۲، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیہ.

— أما لو كانت بالعربية فانه يجب بالاتفاق فهم أو لا لكن لا يجب على الأعجمي ما لم يعلم أي وان لم يفهم. (الشامية: ۲/۱۰۵، کتاب الصلاة، سجود التلاوة، ط: سعید)

(۲) قوله (والتائم) أي إذا أخبر أنه قرأها في حالة النوم تجب عليه وهو الأصح. (الشامية: ۲/۱۰۷، کتاب الصلاة، سجود التلاوة، ط: سعید)

— الهندية: ۱/۱۳۲، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیہ.

— التاتار خانية: ۱/۵۵۹، کتاب الصلاة، باب سجدة التلاوة، نوع اخر فی بیان سبب وجوبها، ط: قدیمی.

— الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۸۵، کتاب الصلاة، سجود التلاوة، ط: قدیمی.

کر سجدہ کر لے، پھر اس جگہ پر اس سجدہ کی آیت کو دہراتا رہے، جیسا کہ حفظ کرنے والوں کو اس کی ضرورت پیش آتی ہے۔ (۱)

اور اگر جگہ بدل گئی پھر اس کو دہرایا، یا تیسری جگہ جا کے وہی آیت پھر پڑھی، اسی طرح برابر جگہ بدلتی رہی، تو جتنی دفعہ دہرائے اتنی ہی مرتبہ سجدہ کرے۔ (۲)

سجدہ کی آیت کو چھوڑ دینا

پوری سورت کی تلاوت کرنا اور سجدہ کی آیت کو چھوڑ دینا غلط ہے۔ صرف سجدہ سے بچنے کے لیے سجدہ کی آیت کو چھوڑ دینا درست نہیں ہے۔ کیوں کہ اس میں سجدہ کرنے سے انکار کرنا لازم آتا ہے۔ (۳)

سجدہ کی آیت کے مقام

☆..... سجدہ کی آیت یا سورت کے درمیان ہوگی یا آخر میں، اگر درمیان میں ہو تو افضل یہ ہے کہ سجدہ کی آیت پڑھتے ہی سجدہ تلاوت کر کے کھڑا ہو، اور سورت کو پورا

(۱) ولو كرر تلاوة آية في مجلس واحد كفته سجدة واحدة سواء كانت بعد جميع التلاوات أو بعد بعضها. (حلبی كبر، ص: ۵۰۲، سجود التلاوة، ط: سهیل اكيڈمی)
— الهندية: ۱/۱۳۳، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيدية.

— بدائع الصنائع: ۱/۱۸۳، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، فصل في بيان سبب وجوب السجدة، ط: سعيد.

(۲) ولو كررها في مجلسين تكررت. (الشامية: ۲/۱۱۳، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد)
— حلبی كبر، ص: ۵۰۲، سجود التلاوة، ط: سهیل اكيڈمی.

— بدائع الصنائع: ۱/۱۸۲، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، فصل في بيان سبب وجوب السجدة، ط: سعيد.

(۳) وكره أن يقرأ سورة ويدع آية السجدة منها لأنه يشبه الاستنكاف عنها. (حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۴۹۷، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: قديمي)
— البحر الرائق: ۲/۱۲۷، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد.

— المحيط البرهاني: ۲/۳۷۹، كتاب الصلاة، الفصل الحادي والعشرون في سجدة التلاوة، ط: ادارة القرآن.

کرے، اور پھر رکوع میں جائے۔

☆..... اور اگر سجدہ کی آیت سورت کے آخر میں واقع ہے تو بہتر یہ ہے کہ آیت پڑھ کر رکوع کرے، اور اس کے ساتھ ہی سجدہ تلاوت کی نیت بھی کرے، لیکن اگر سجدہ تلاوت کیا، اور رکوع نہیں کیا، بلکہ کھڑا ہو گیا تو مستحب یہ ہے کہ اگلی سورت کی چند آیات پڑھ کر رکوع کرے، اور نماز پوری کر لے۔ (۱)

سجدہ کی آیت گھر کے ہر کونے میں تلاوت کی

”گھر کے دوسرے کونے میں سجدہ کی آیت کو دہرائی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۳۵)

سجدہ کی آیت لکھے تو سجدہ واجب نہیں ہوگا

اگر کوئی شخص سجدہ کی آیت لکھے تو اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔ (۲)

سجدہ کی آیت مسجد میں بار بار دہرائی

اگر مسجد میں سجدہ کی ایک آیت بار بار پڑھے تو ایک ہی سجدہ واجب ہے، چاہے

ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے بار بار پڑھے یا مسجد میں ادھر ادھر ٹھیل ٹھیل کر پڑھے۔ (۳)

(۱) وان قرأ آية السجدة في الصلاة فان كانت في وسط السورة فالأفضل ان يسجد ثم يقوم ويختم السورة ويركع. (الهندية: ۱/۱۳۳، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيدية) — رجل قرأ آية السجدة في الصلاة فان كانت السجدة في آخر السورة أو قريبا من آخرها بعدها آية أو آيتان الى آخر السورة فهو بالخيار ان شاء ركع بها ينوي للتلاوة وان شاء سجده ثم يعود الى القيام فيختم السورة وان وصل بها سورة أخرى كان افضل. (الفتاوى قاضيخان على هامش الهندية: ۱/۱۵۹، كتاب الصلاة، فصل في قراءة القرآن، ط: رشيدية)

— حلبی کبیر، ص: ۵۰۵، کتاب الصلاة، تتمات فيما يكره من القرآن..... وفي سجود التلاوة، ط: سهيل اكيڈمی. (۲) ولا تجب السجدة بكتابة القرآن لأنه لم يقرأ ولم يسمع. (الخانية على هامش الهندية: ۱/۱۵۷، كتاب الصلاة، فصل في قراءة القرآن، ط: رشيدية)

— حلبی کبیر، ص: ۵۰۰، کتاب الصلاة، تتمات فيما يكره من القرآن..... وفي سجدة التلاوة، ط: سهيل اكيڈمی. — المحيط البرهانی: ۱/۳۶۲، كتاب الصلاة، الفصل الحادى والعشرون في سجدة التلاوة، ط: ادارة القرآن. (۳) ولو تلاها في مسجد جماعة أو في المسجد الجامع في زاوية ثم تلاها في زاوية أخرى =

سجدہ کی آیتوں کی تلاوت کا فائدہ

”آیات سجدہ کی تلاوت کا فائدہ“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۷۱)

سجدہ کی آیت سے پڑھے

اگر کوئی شخص سجدہ کی آیت ایک ایک حرف کر کے سجدے سے پڑھے، پوری آیت

ایک ساتھ نہ پڑھے تو سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

سجدہ کی ایک ہی آیت کو نماز میں بار بار پڑھے

اگر نماز میں سجدہ کی ایک ہی آیت کو متعدد دفعہ پڑھے، تب بھی ایک ہی سجدہ واجب

ہے، چاہے متعدد دفعہ پڑھنے کے بعد آخر میں ایک سجدہ کرے، یا ایک دفعہ پڑھ کر سجدہ کر لیا، پھر

اسی رکعت یا دوسری رکعت میں وہی آیت پڑھی، تب بھی وہی ایک سجدہ کافی ہے۔ (۲)

= لا يجب عليه الا سجدة واحدة لأن المسجد كله جعل بمنزلة مكان واحد. (بدائع

الصنائع: ۱/۱۸۲، كتاب الصلاة، فصل في سجدة التلاوة، ط: سعيد)

— المحيط البرهانی: ۲/۲۷۰، كتاب الصلاة، الفصل الحادی والعشرون في سجدة التلاوة، ط: ادارة القرآن.

— حلی کبیر، ص: ۵۰۳، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سهیل اکیڈمی.

(۱) اذا قرأ آية السجدة بالهجاء لم تجب السجدة. (الهندية: ۱/۱۳۲، كتاب الصلاة، الباب

الثالث عشر في سجود التلاوة)

— حلی کبیر، ص: ۵۰۰، كتاب الصلاة، تتمات فيما يكره من القرآن..... وفي سجدة التلاوة، ط:

سهیل اکیڈمی.

— الخانية على هامش الهندية: ۱/۱۵۶، كتاب الصلاة، فصل في قراءة القرآن، ط: رشيديه.

(۲) ولو تلاها في ركعة فسجدها ثم أعادها في تلك الركعة لا تجب ثانيا كذا في محيط

السرخسی، المصلى اذا قرأ آية السجدة في الأولى ثم أعادها في الركعة الثانية والثالثة وسجد

للاولى ليس عليه أن يسجدها وهو الاصح. (الهندية: ۱/۱۳۵، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر

في سجود التلاوة، ط: رشيديه)

— ولو قرأ آية السجدة في الركعة الاولى فسجد ثم أعادها في الثانية فلا سجود عليه. (المحيط

البرهانی: ۲/۳۷۳، كتاب الصلاة، الفصل الحادی والعشرون في سجدة التلاوة، ط: ادارة القرآن)

— بدائع الصنائع: ۱/۱۸۳، كتاب الصلاة، فصل في سجود التلاوة، ط: سعيد.

سجدہ کی چند آیتیں ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے پڑھیں
 اگر ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی چند آیتیں پڑھیں تو جتنی بھی آیتیں پڑھیں
 اتنے ہی سجدے کرے۔ (۱)

سجدہ میں سجدہ تلاوت کی نیت کرنا

”رکوع میں سجدہ تلاوت کی نیت کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۱۲)

سجدے کی تسبیح رکوع میں پڑھنا

”رکوع کی تسبیح سجدہ میں پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۱۱)

سجود اور رکوع میں قرآن یاد کرنا

”رکوع و سجود میں قرآن یاد کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۱۳)

سحری کے وقت تراویح پڑھنا

تراویح کی نماز کو ایک تہائی رات یا آدھی رات تک مؤخر کرنا مستحب ہے، لیکن

سحری کے وقت تک مؤخر کرنا مناسب نہیں ہے۔ اگرچہ سحری کے وقت میں تراویح پڑھنا
 مکروہ نہیں ہے۔ (۲)

(۱) من قرأ القرآن كله في مجلس واحد لزمه اربع عشرة سجدة لأن المجلس لا يجعل الكلمات المختلفة الجنس بمنزلة كلام واحد. (البحر الرائق: ۲/۱۲۵، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد) — الشامية: ۲/۱۱۲، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد.

— حلبی کبیر، ص: ۵۰۳، تتمات فیما یکرہ من القرآن فی الصلاة..... وفي القراءة خارج الصلاة وفي سجود التلاوة، ط: سهیل.

(۲) (ويستحب تأخيرها الى ثلث الليل) أو نصفه ولا تكره بعده في الاصح. (الشامية: ۲/۴۴، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد)

— البحر الرائق: ۲/۶۸، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

— المبسوط: ۲/۲۰۱، كتاب الصلاة، باب التراويح، الفصل الحادي عشر في وقتها المستحب، ط: المكتبة الغفارية.

سلام دو رکعت پر پھیر دیا

”دو رکعت پر سلام پھیر دیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۹۹)

سلام علیکم

نماز کے آخر میں سلام پھیرتے وقت ”السلام علیکم ورحمة اللہ“ کے بجائے صرف ”سلام علیکم ورحمة اللہ“ کہنا سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔ اور اگر امام نے ”السلام علیکم ورحمة اللہ“ کہا، لیکن نمازیوں کو ”الف“ سنائی نہیں دیا، تو مکروہ نہیں ہوگا۔ (۱)

سلام کے بعد دعا کے بغیر مقتدی جاسکتا ہے

فرائض اور ختم کے بعد امام کے ساتھ دعا میں شریک ہونا اچھا ہے، اور اس میں ثواب زیادہ ہے۔ اور اگر مقتدی کو کچھ ضرورت ہے، یا کوئی ضروری کام ہے تو سلام کے فوراً بعد چلے جانے میں کچھ گناہ نہیں ہے۔ اس پر طعن و تشنیع اور ملامت کرنا درست نہیں۔ (۲)

(۱) ثم یسلم عن یمینہ و یسارہ حتی یری بیاض خدہ..... قانلا السلام علیکم ورحمة اللہ) هو السنة۔ (قوله: هو السنة) قال فی البحر..... فان قال السلام علیکم أو السلام أو سلام علیکم أو علیکم السلام اجزأه و كان تاركا للسنة و صرح فی السراج بکراهة الاخير اه، قلت: تصریحه بذلك لا ینافی کراهة غیره ایضا مما خالف السنة. (الشامیة: ۱/ ۵۲۳، ۵۲۵، ۵۲۶، کتاب الصلاة، باب آداب الصلاة، مطلب فی وقت ادراک الافتتاح، ط: سعید)

— البحر الرائق: ۱/ ۳۳۲، کتاب الصلاة، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة، ط: سعید.

— الجوهرة النيرة: ۱/ ۶۶، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: قدیمی.

(۲) (قوله: خیره الخ)..... لكن التخییر الذی فی المنیة هو ان كان فی صلاة لا تطوع بعدها فان شاء انحرف عن یمینہ أو یسارہ أو ذهب الی حوائجه واستقبل الناس بوجهه وان كان بعدها تطوع وقام یصلیه يتقدم أو يتأخر أو ینحرف یمینا أو شمالا أو یذهب الی بیته فیتطوع ثمه. (الشامیة: ۱/ ۵۳۱، کتاب الصلاة، فصل فی بیان تالیف الصلاة، قبیل: فصل فی القراءة، ط: سعید)

— حلبی کبیر، ص: ۳۳۰، کتاب الصلاة، فی صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی.

— التاتار خانیة: ۱/ ۴۰۵، کتاب الصلاة، الفصل الثالث فی بیان ما یفعله المصلی فی صلواته بعد الافتتاح، ط: ادارة القرآن =

سلام میں چہرہ کتنا گھمایا جائے؟

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود دیکھا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے وقت دائیں اور بائیں جانب رخ فرماتے تھے، اور چہرہ مبارک کو دائیں اور بائیں جانب اتنا پھیرتے کہ ہم رخسار مبارک کی سفیدی دیکھ لیتے تھے۔ (۱) (مسلم)

اس سے معلوم ہوا کہ سلام پھیرتے وقت چہرہ کو دائیں اور بائیں جانب اتنا پھیرنا ضروری ہے کہ پیچھے والوں کو رخسار نظر آئیں۔ (۲)

سماعت دیکھ کر کرنا

”دیکھ کر سماعت کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۰۵)

— = ويستحب ان يستغفر ثلاثا، ويقرأ آية الكرسي والمعوذات، ويسبح ويحمد ويكبر ثلاثا وثلاثين، ويهلل تمام المائة ويدعو ويختتم بسبحان ربك. (الدر المختار مع الرد المحتار: ۵۳۰/۱، باب صفة الصلاة، قبيل: فصل في القراءة، ط: سعيد)

(۱) عن اسمعيل بن محمد عن عامر بن سعد عن ابيه قال: كنت اري رسول الله صلى الله عليه وسلم: يسلم عن يمينه وعن يساره حتى اري بياض خده. (الصحيح لمسلم: ۲۱۶/۱، كتاب الصلاة، باب السلام للتحليل من الصلاة عند فراغها وكيفيته، ط: قديمي)

— سنن ابن ماجه، ص: ۶۵، كتاب الصلاة، ابواب اقامة الصلوات والسنة فيها، باب التسليم، ط: الميزان.

— سنن أبي داود: ۱۵۱/۱، كتاب الصلاة، باب في السلام، ط: رحمانيه.

(۲) ثم يسلم عن يمينه ويساره حتى يرى بياض خده.

(قوله: حتى يرى بياض خده)..... وفي البدائع: يسن أن يباليغ في تحويل الوجه في التسليمين،

ويسلم عن يمينه حتى يرى بياض خده الأيمن وعن يساره حتى يرى بياض خده الأيسر.

(الشامية: ۵۲۳/۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد وحكم الدعاء

بالمغفرة للكافرين ولجميع المسلمين، ط: سعيد)

— البحر الرائق: ۳۳۲/۱، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد.

— بدائع الصنائع: ۲۱۳/۱، كتاب الصلاة، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد.

سماعت قرآن کی اجرت

تراویح کی نماز میں سامع کے لئے قرآن مجید کی سماعت پر اجرت لینا جائز نہیں ہے، (۱) بعض حضرات نے سماعت کو تعلیم قرآن پر قیاس کر کے اجرت لینے کو جائز کہا ہے، لیکن یہ درست نہیں ہے، کیونکہ نماز کے اندر قرآن مجید کی تعلیم سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اور سامع کے بتلانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

نیز بھولے ہوئے حافظ کو بتلانا یہ نماز کی اصلاح ہے، اور نماز کی اصلاح عبادت ہے، اس سے معلوم ہوا کہ سامع کا بتلانا تعلیم میں داخل نہیں ہے، اس لئے تعلیم پر قیاس کر کے سماعت پر اجرت لینے کو جائز کہنا درست نہیں ہے۔

سنانا درمیان میں چھوڑ دیا

اگر حافظ صاحب نے قرآن شریف تراویح میں سنانا شروع کیا، اور کسی وجہ سے درمیان میں ایک دو دن نہیں پڑھاپائے، مثلاً: دس پارے تک پڑھایا، اور اس کے بعد دوسرے حافظ صاحب نے پندرہ پارے تک پڑھایا، پھر اس کے بعد پہلے والے حافظ صاحب دوبارہ تراویح پڑھانے آگئے، تو ان کو اختیار ہوگا چاہے سولہویں پارے سے

(۳) قال تاج الشريعة في شرح الهداية: ان القرآن بالأجرة لا يستحق الثواب لا للميت ولا للقارى، وقال العيني في شرح الهداية ويمنع القارى للدنيا والآخذ والمعطى آثمان.

فالحاصل ان ماشاع في زماننا من قراءة الأجزاء بالأجرة لا يجوز لان فيه الامر بالقراءة واعطاء الثواب للأمير، والقراءة لأجل المال فاذا لم يكن للقارى ثواب لعدم النية الصحيحة فاین يصل الثواب الى المستاجر، ولو لا الأجرة ماقرأ احد لاحد في هذا الزمان.....

— والاستينجار على التلاوة وان صار متعارفا فالعرف لا يجيزه لانه مخالف للنص، والعرف اذا خالف النص يرد بالاتفاق فاحفظ. (شامی: ۵۶/۶، باب الاجارة الفاسدة، مطلب تحرير مهم في عدم جواز الاستينجار على التلاوة والتهليل ونحوه مما لا ضرورة اليه، ط: سعيد)

وفيه ايضا: ولا ضرورة في الاستينجار على القراءة على القبر، (شامی: ۵۶/۶)

اس جگہ یہ قراءت علی القبر میں تراویح بھی داخل ہے، کیونکہ تراویح میں بھی قرآن شریف ثواب کے لئے ہی پڑھا جاتا ہے، اور تراویح میں قرآن مجید پڑھ کر اجرت لینا تلاوت کر کے اجرت لینا جو ناجائز ہے، تلاوت کی مانند سماعت پر بھی اجرت لینا جائز نہیں۔ محمد انعام الحق۔

پڑھیں یا گیارہویں سے۔ لیکن اپنا قرآن پورا کرنے کے لیے بہتر ہے کہ گیارہویں پارے سے شروع کریں۔ (۱)

سنت پہلے پڑھیں یا تراویح

اگر کوئی شخص رمضان المبارک میں عشاء اور تراویح کی نماز پڑھنے مسجد میں آیا، اور تراویح کی نماز شروع ہوگئی، تو پہلے تنہا عشاء کے فرض اور سنت پڑھے، پھر اس کے بعد تراویح کی جماعت میں شامل ہو جائے۔ (۲) کیوں کہ تراویح کی نماز کا وقت عشاء کے بعد ہے۔ اور سنت فرض کے تابع ہے۔ (۳)

(۱) والحاصل أن السنة في التراويح إنما هي الختم مرة..... وفي البرهانية: السنة هو ختم القرآن في التراويح عند الأكثر وهو المروى عن أبي حنيفة رحمه الله والمنقول في الآثار. (التاتارخانية: ۱/۴۷۹، كتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر في التراويح، نوع آخر بيان القراءة في التراويح، ط: قديمي) — البحر الرائق: ۲/۶۸، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

— الخانية على هامش الهندية: ۱/۲۳۸، باب التراويح، فصل في مقدار القراءة في التراويح، ط: رشيدية. (۲) وكذا اذا لم يصل معه التراويح..... فانه يصلي الفرض اولاً وحده ثم يتابعه في التراويح، (صغیری شرح منية المصلي، ص: ۲۱۰، كتاب الصلاة، فروع، ط: مجتبائی دہلی) — ولو دخل بعد ما صلى الامام الفرض وشرع في التراويح فانه يصلي الفرض اولاً وحده ثم يتابعه في التراويح. (حلبی كبير، كتاب الصلاة، فصل في النوافل، مبحث التراويح، فروع، ص: ۳۱۰) ط: سهيل اكيڈمی لاہور

— قال أصحابنا في من دخل المسجد والامام في قيام رمضان: فانه يصلي العشاء اولاً، ثم يتابع الامام في التراويح. (التاتارخانية: ۱/۴۸۷، كتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر في التراويح، نوع آخر في المتفرقات، ط: قديمي)

(۳) (وقته بعد العشاء) لا تجوز قبلها سواء كانت بعد الوتر او قبله (هو المختار لانها نافلة سنت بعد صلاة العشاء بفعل الصحابة..... فكانت تبعالها). (حلبی كبير، ص: ۴۰۳، كتاب الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاہور)

— واكثر المشائخ على ان وقتها بين العشاء الى طلوع الفجر حتى لو صلاها قبل العشاء لايجوز، وفي السراجية وهو المختار. (تاتارخانية: ۱/۴۷۸، كتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر في التراويح، نوع آخر في بيان وقت التراويح، ط: قديمي)

— ووقتها بعد صلاة العشاء الى الفجر قبل الوتر وبعده في الاصح. (تنوير الابصار مع الدر: ۲/۴۴، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

سنت کی نیت سے وتر پڑھ لیے

”وتر سنت کی نیت سے پڑھ لئے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۷۵)

سنت ونوافل کہاں پڑھے؟

تراویح کے علاوہ باقی سنت ونوافل گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ اور اکابر دیوبند میں سے مثلاً حضرت محدث فقیہ النفس مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کا عمل بھی یہی تھا۔ ہاں اگر راستہ یا گھر میں دل پریشان ہونے کا خوف ہو یا خشوع خضوع حاصل نہ ہونے کا ڈر ہو یا غیر ضروری باتوں میں لگنے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورتوں میں مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔

اور اگر مسجد میں پڑھنے میں خشوع خضوع اور اخلاص زیادہ ہوتا ہے، اور گھر میں جا کر پڑھنے میں تاخیر یا فوت ہونے کا ڈر ہے، تو پھر مسجد ہی میں پڑھنا افضل ہے۔ اس لیے کہ نماز کے معاملے میں خشوع خضوع کا زیادہ لحاظ کیا جاتا ہے، جس جگہ یہ حاصل ہو وہ افضل ہے۔ (۱)

(۱) والافضل فی النفل غیر التراویح المنزل الا الخوف شغل عنها والاصح افضلیة ما کان اخشع واخلص، قال المحقق تحته فی الشامیة:..... و حیث کان هذا افضل یراعی مالہ یلزم منه خوف شغل عنها لو ذهب لیبته او کان فی بیتہ سایشغل بالہ ویقلل خشوعہ فیصلیہا حینئذ فی المسجد لان اعتبار الخشوع أرجح. (الدر المختار مع رد المحتار: ۲۲/۲، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

— یصلی رکعتی المغرب فی المسجد ان کان یخاف ان لو رجع الی بیتہ یشغل بشئ، وان کان لا یخاف فالافضل ان یصلی فی بیتہ لقوله علیه السلام: خیر صلاة الرجل فی المنزل الا المكتوبة..... التطوع فی المساجد حسن وفی البیت افضل. (تاتار خانیة: ۱/۲۶۹، کتاب الصلاة، الفصل الحادی عشر فی التطوع وما یتصل بهذا الفصل، بیان الاماکن الی یؤتی فیہا بالسنن، ط: قدیمی)

— الافضل فی السنن والنوافل المنزل..... الافضل ان یؤدی کلہ فی البیت الا التراویح..... ولكن الافضل ما یكون ابعده من الریاء واجمع للاخلاص والخشوع. (ہندیة: ۱/۱۱۳، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشیدیہ)

سنت ونوافل کی حقیقت

رات دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ (۱) اور یہ اسلام کا بڑا رکن اور ایمان کا جزء ہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے علاوہ انہیں پانچ فرضوں کے آگے پیچھے اور دوسرے اوقات میں بھی کچھ رکعتیں پڑھنے کی تاکید، ترغیب اور تعلیم دی ہے۔ (۲)

پھر ان میں سے جن کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید الفیاض بیان فرمائے، یا دوسروں کو ترغیب دینے کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر بھی بہت زیادہ اہتمام فرمایا ہے، ان کو عرف عام میں ”سنت“ کہا جاتا ہے۔ اور ان کے علاوہ کو ”نوافل“ کہتے ہیں۔ ”نوافل“ کے اصلی معنی ”زوائد“ کے ہیں۔ اور حدیثوں میں فرض

(۱) عن عبادة بن الصامت رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات افترضهن الله تعالى من احسن وضوئهن وصلاتهن لوقتتهن واتم ركوعهن وخشوعهن كان له على الله عهد ان يغفر له ومن لم يفعل فليس له على الله عهد ان شاء غفر له وان شاء عذبه. (رواه احمد و ابوداؤد و روى مالك و النسائي نحوه، مشكوة، ص: ۵۸، كتاب الصلاة، الفصل الثانی، ط: قديمی)

— عن انس رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كم افترض الله عزوجل على عباده من الصلاة، قال افترض الله على عباده صلوات خمس قال يا رسول الله هل قبلهن أو بعدهن شيئا قال افترض الله على عباده صلوات خمس، فحلف الرجل لا يزيد عليه شيئا ولا ينقص منه شيئا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان صدق لي دخلن الجنة. (نسائي: ۸۰/۲، كتاب الصلاة، باب كم فرضت في اليوم والليلة، ط: امداديه ملتان)

— عن انس بن مالك رضى الله عنه قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اخبرني بما افترض الله على من الصلاة، فقال افترض الله على عباده صلوات خمسا. (الفتح الرباني: ۱۹۶/۲، كتاب الصلاة، باب في افتراضها، ط: دار احياء التراث العربی)

(۲) عن ام حبيبة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى في يوم وليلة ثنتي عشرة ركعة بنى له بيت في الجنة اربعاً قبل الظهر وركعتين بعدها وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل صلاة الفجر. (رواه الترمذی، مشكوة، ص: ۱۰۳، كتاب الصلاة، باب السنن وفضائلها، ط: قديمی)

— عن عائشة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ثابر على ثنتي عشر ركعة من السنة بنى الله له بيتا في الجنة. (البحر: ۴۷/۲، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ط: سعيد)

— عن ام حبيبة رضى الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صلى في يوم وليلة ثنتي عشر ركعة سوى المكتوبة بنى له بيت في الجنة. (حلبی كبير، ص: ۳۸۳، كتاب الصلاة، فصل في النوافل، ط: سهيل اكيذهمی)

نمازوں کے علاوہ باقی سب نمازوں کو ”نوافل“ کہا گیا ہے۔ (۱)

پھر جن سنتوں یا نفلوں کو فرض نماز سے پہلے پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے بظاہر ان کی خاص حکمت اور مصلحت یہ ہے کہ فرض نماز جو اللہ تعالیٰ کے دربار عالی کی خاص الخاص (اسپیشل) حاضری ہے۔ اس لیے وہ اجتماعی طور پر جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کی جاتی ہے۔ اس میں مشغول ہونے سے پہلے انفرادی طور پر دو چار رکعتیں پڑھ کر دل کو اس دربار سے آشنا اور مانوس کر لیا جائے، اور ملاء اعلیٰ (فرشتوں) سے ایک قسم کا قرب اور مناسبت پیدا کر لی جائے۔

اور جن سنتوں اور نفلوں کو فرضوں کے بعد پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے، ان کی حکمت اور مصلحت بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ فرض نماز کی ادائیگی میں جو کمی کوتاہی رہ گئی ہو، اس کا تدارک اور تلافی بعد والی ان سنتوں اور نفلوں سے ہو جائے۔ اس کی تائید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ہوتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا، اور اس کی نماز کی جانچ کی جائے گی، اگر وہ ٹھیک نکلی تو بندہ کامیاب ہو جائے گا، اور اگر وہ خراب نکلی تو بندہ نامراد اور ناکام رہ جائے گا۔

پھر اگر اس کے فرائض میں کوئی کمی ہوئی تو رب کریم فرمائے گا کہ: دیکھو کیا میرے بندے کے اعمال کے ذخیرے میں فرائض کے علاوہ کچھ نیکیاں (سنتیں یا نوافل)

(۱) ان السنة ما واطب عليه النبي صلى الله عليه وسلم. (رد المحتار: ۱/۱۰۵، کتاب الصلاة، مطلب في السنة وتعريفها، ط: سعيد)

— وقد واطب رسول الله صلى الله عليه وسلم عليها ولم يترك شيئاً منها الامرة او مرتين لعذر وهذا تفسير السنة. (بدائع: ۱/۲۸۳، كتاب الصلاة، فصل الصلاة المسنونة، ط: قديمي)

— والنافلة في اللغة الزيادة، والتنفل التطوع، وشرعاً: عبارة عن فعل مشروع ليس بفرض ولا واجب ولا مسنون..... سمي النفل بذلك زائد على ما فرضه الله تعالى..... والسنة هي المؤكدة التي واطب الرسول صلى الله عليه وسلم على اداها ولم يتركها الا نادراً اشعاراً بعدم فرضيتها. (الفقه الاسلامي وادلته: ۲/۲۸، ۲۸۸، كتاب الصلاة، الفصل الثامن: النوافل، ط: دار الفكر)

ہیں، تا کہ ان سے اس کے فرائض کی کمی اور نقصان کو پورا کر سکیں؟

پھر نماز کے بعد باقی اعمال کا حساب بھی اسی طرح ہوگا۔ (۱)

سنن ونوافل کی افادیت اور اہمیت کے لیے تنہا یہ حدیث کافی ہے۔

سنن ونوافل کے بعد دعا

سنن ونوافل کے بعد انفرادی طور پر دعا کرنا درست ہے۔ لیکن امام اور مقتدیوں

کامل کراجماعی طور پر دعا کرنا ثابت نہیں۔ اس لیے سنن ونوافل کے بعد امام مقتدی مل کر

اجتماعی دعا کی پابندی نہ کریں۔ (۲)

(۱) حدثنا علی بن نصر بن علی الجهضمی..... سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلاته فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فريضة شيئاً قال الرب تبارك وتعالى: انظروا هل لعبدى من تطوع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة ثم يكون سائر عمله على كذا الك. (ترمذی: ۹۳/۱، ابواب الصلاة، باب ماجاء فى اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة الصلاة، ط: سعيد)

— عن ابى هريرة رضى الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اول ما يحاسب به العبد صلاته فان كان اكملها والاقال الله عز وجل انظروا العبدى من تطوع فان وجد له تطوع قال اكملوها الفريضة. (نسائی، ص: ۸۲، كتاب الصلاة، باب المحاسبة فى الصلاة، ط: امداديه ملتان)

— عن تميم الدارى رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة صلاته فان اكملها كتبت له نافلة فان لم يكن اكملها قال الله سبحانه للملائكة انظروا هل تجدون لعبدى من تطوع فاكملوا بها ماضيع من فريضته ثم توخذ الاعمال على حسب ذلك. (ابن ماجه، ص: ۱۰۳، كتاب الصلاة، باب ماجاء فى اول ما يحاسب به العبد الصلاة، ط: قديمى)

(۲) رحم الله طائفة من المبتدعة فى بعض اقطار الهند حيث واظبوا على ان الامام ومن معه يقومون بعد المكتوبة بعد قراءتهم: اللهم انت السلام ومنك السلام الخ، ثم اذا فرغوا من فعل السنن والنوافل يدعوا امام عقب الفاتحة جهراً بدعاء مرة ثانية، والمقتدون يؤمنون على ذلك، وقد جرى العمل منهم بذلك على سبيل الالتزام والدوام حتى ان بعض العوام اعتقدوا ان الدعاء بعد السنن والنوافل باجماع الامام والمؤمنين ضرورى واجب..... وأيم الله ان هذا امر محدث فى الدين. (اعلاء السنن: ۲۰۵/۳، كتاب الصلاة، باب الانحراف بعد السلام..... ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

— كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطيل القراءة فى الركعتين بعد المغرب حتى يتفرق اهل المسجد. (سنن ابى داود: ۱۹۱/۱، كتاب الصلاة، باب ركعتى المغرب اين تصليان، ط: حقانيه) =

سننے والے کی جگہ بدل گئی

سجدہ کی آیت پڑھنے والے کی جگہ نہیں بدلی، ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے ایک آیت کو بار بار پڑھتا رہا، لیکن سننے والے کی جگہ بدل گئی کہ پہلی دفعہ اور جگہ پر سنا تھا، اور دوسری دفعہ اور جگہ، تو پڑھنے والے پر ایک ہی سجدہ واجب ہے۔ اور سننے والے پر جتنی دفعہ سنا ہے اتنے ہی سجدے کرنا واجب ہے۔ (۱)

سننے والے نے سجدہ تلاوت نہیں کیا

سجدہ کی آیت سننے والے پر سجدہ کرنا واجب ہے۔ (۲) اگر سننے والے نے سجدہ نہیں کیا تو پڑھنے والا گناہ گار نہیں ہوگا۔ (۳) البتہ بلا ضرورت سجدہ کی آیت بلند آواز

= عن ابن عباس قال قال لی العباس بت اللیلة بآل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم صلی بعدها حتی لم یبق فی المسجد غیرہ. (شرح معانی الآثار: ۱/۱/۲۰۱، کتاب الصلاة، باب التطوع فی المساجد، ط: مجتہبائی)

(۱) ولو تبدل مجلس السامع دون التالی یتکرر الوجوب علیہ. (عالمگیری: ۱/۱۳۳، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیہ)

— ولو تبدل مجلس السامع دون التالی تکرر الوجوب علی السامع اجمالاً. (حلبی کبیر، ص: ۵۰۴، کتاب الصلاة، تتمات..... فی سجود التلاوة، ط: سهیل اکیڈمی)

— لو تبدل مجلس سامع دون تال، لا. (تنویر الابصار مع رد المحتار: ۲/۱۱۷، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

(۲) ولو سمع منهم عاقل بالغ مسلم یجب علیہ بسماعها. (بزازیة علی هامش الہندیة: ۲/۶۷، کتاب الصلاة، السابع عشر فی التلاوة، ط: رشیدیہ)

— ان الموجب للسجدة احد ثلاثة: التلاوة والسماع والائتمام. (شامی: ۲/۱۰۳، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— من كان اهلاً لوجوب الصلاة علیه یلزمه السجدة بالسماع. (تاتار خانیة: ۱/۵۶۱، کتاب الصلاة، الفصل الحادی والعشرون فی سجدة التلاوة، نوع آخر، ط: قدیمی)

(۳) قال اللہ تعالیٰ: ولا تزر وازرة وزر اخرى. وان تدع مثقلة الى حملها لا یحمل منه شئی ولو كان ذا قربی. الآیة. سورة الفاطر، رقم الآیة: ۱۸.

سے نہ پڑھے۔ (۱)

سوچنا

بعض حافظ پڑھتے پڑھتے بھول جاتے ہیں، تو کبھی قیام کی حالت میں چپ کھڑے ہو کر سوچنے لگتے ہیں، کبھی قعدہ میں تشہد سے پہلے یا بعد میں سوچنے لگتے ہیں، تقریباً تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار یا اس سے زیادہ دیر تک اگر سوچا ہو تو ان صورتوں میں ہو سجدہ کر لینا چاہیے۔ (۲)

سووی معاملہ کرنے والے کی امامت

سووی معاملہ کرنے والا امامت کے قابل نہیں ہے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ

(۱) القوم اذ كان لا يشق عليهم السجود وهم متأهبون للسجدة جهرًا وبها. (بزازية على هامش الهندية: ۶۷/۳، كتاب الصلاة، السابع عشر في التلاوة، ط: رشيدية)

— وان كان معه جماعة قال مشائخنا: ان كان القوم متأهبين للسجود ويقع في قلبه انه لا يشق عليهم اداء السجدة ينبغي ان يقرأ جهرًا حتى يسجد القوم. (تاتار خانية: ۵۶۹/۱، كتاب الصلاة، الفصل الحادي والعشرون في سجدة التلاوة، نوع آخر في المتفرقات، ط: قديمي)

— القارى اذا كان عنده قوم ان كانوا متأهبين للسجود ويقع في قلبه انه لا يشق عليهم اداء السجدة ينبغي ان يقرأ جهرًا. (هندية: ۱۳۵/۱، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيدية)

(۲) (ثم الاصل في حكم التفكير) انه (ان منعه عن اداء ركن) كقراءة آية او ثلث او ركوع (او) عن اداء (واجب) كالقعود (يلزمه السهو). (حلبى كبير، ص: ۳۶۵، كتاب الصلاة، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى)

— اذا تفكر في صلاته ان طال يجب عليه سجود السهو والا لا، والحد الفاصل بين الطويل والقصير انه اذا شغل عن شئ من فعل الصلاة وان قل فهو طويل. (تاتار خانية: ۵۱۸/۱، كتاب الصلاة، الفصل السابع عشر في سجود السهو، نوع آخر في بيان ما يجب به سجود السهو وما لا يجب، ط: قديمي)

— ثم الاصل في التفكير انه ان منعه عن اداء ركن كقراءة آية او ثلاث او ركوع او سجود او عن اداء واجب كالقعود يلزمه السهو. (رد المحتار: ۹۳/۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد)

تحریمی ہے۔ (۱) اس لیے ایسے آدمی کو امام نہیں بنانا چاہیے۔ لیکن حاضرین میں کوئی دوسرا شخص ایسا بھی نہ ہو تو تنہا نماز پڑھنے کے بجائے ایسے امام کے پیچھے پڑھ لینی چاہیے۔ کیوں کہ جماعت کی بڑی فضیلت اور تاکید ہے۔ (۲)

سورت تراویح

تراویح کی نماز میں قرآن مجید ختم کرنے کے بعد سورت تراویح کے دوران ”الم تر کیف“ سے آخر تک دس سورتیں دو مرتبہ پڑھنا بہتر ہے۔ ہر رکعت میں ایک سورت پڑھنا اس لیے بہتر ہے کہ رکعتوں کے شمار میں بھول نہیں ہوتی۔ اور اس کو یاد رکھنے میں پریشانی نہیں ہوتی۔ (۳) اور اگر یہ سورتیں یاد نہیں ہیں تو جو بھی سورت یاد ہو وہ پڑھے۔

(۱) ویکرہ امامہ عبد..... وفاسق، قال فی الرد: لعل المراد به من یرتکب الکبائر..... واکل الربوا ونحو ذلك..... علی ان کراهة تقدیمہ کراهة تحریم. (الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۵۶۰، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید)

— وتجاوز امامة الاعرابی..... والفاسق کذا فی الخلاصة الا انها تکره کذا فی المتون. (هندیة: ۱/۸۵، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماماً لغيره، ط: رشیدیہ)

— لو قدموا فاسقاً یاثمون بناءً علی ان کراهة تقدیمہ کراهة تحریم لعدم اعتنائه بامور دینہ. (حلبی کبیر، ص: ۵۱۳، فصل الامامة، الرابع فی الاولی بالامامة، ط: سهیل اکیڈمی)

(۲) فان امکن الصلوة خلف غیرهم وهو افضل والا فالافتداء اولی من الانفراد. (رد المحتار: ۱/۵۵۹، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید)

— وفی السراج الوهاج: فان قلت: فما الافضلية ان یصلی خلف هؤلاء او الانفراد؟ قیل: اما فی حق الفاسق فالصلوة خلفه اولی. (البحر: ۱/۶۱۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: دار الکتب العلمیة بیروت. و: ۱/۳۲۹، ط: سعید)

— انه لو صلی خلف فاسق او مبتدع احرز ثواب الجماعة لکن لا یحرز ثواب المصلی خلف تقی. (حلبی کبیر، ص: ۵۱۳، کتاب الصلاة، فصل الامامة، ط: سهیل اکیڈمی)

(۳) وفی التجنیس: ثم بعضهم اعتادوا قراءة قل هو الله احد، فی رکعة، وبعضهم اختاروا قراءة سورة الفیل، الی آخر القرآن وهذا احسن لانه لا یشتبہ علیه عدد رکعات ولا یشغل قلبه بحفظها فیفرغ للتدبر والتفکر. (البحر: ۲/۷۸، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

— اعتادوا قراءة ”قل هو الله احد“ فی کل رکعة وبعضهم اختاروا قراءة سورة الفیل الی آخر القرآن مرتین وهذا احسن لانه لا یشتبہ علیه اعداد الرکعات ولا یشغل قلبه بحفظها. (تاتار خانیة: ۱/۹۷، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراویح، نوع آخر فی بیان القراءة فی التراویح، ط: قدیمی) =

سورت تراویح کی ایک صورت

تراویح کی نماز میں پہلی رکعت میں سورۃ التکاثر، اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص، یا پہلی رکعت میں سورۃ العصر اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص، یا پہلی رکعت میں سورۃ الکوثر اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھے تو بھی درست ہے۔ (۱) لیکن اس کو لازم سمجھنا درست نہیں۔ اگر ترتیب سے سورت پڑھی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

سورت شروع کی، اس کو چھوڑ کر پھر دوسری سورت پڑھی

امام نے تراویح کی نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد ”قل أعوذ“ کہہ کر ”تبت یدا.....“ پڑھا، تو نماز صحیح ہے۔ اور سہو سجدہ بھی واجب نہیں ہے۔ (۲)

سورت نصف پڑھنا اور نصف چھوڑ دینا

اگر کسی نے وتر کی پہلی رکعت میں ”اذا زلزلت“ پڑھی، دوسری رکعت میں

— ثم بعضهم اختار قل هو الله احد في كل ركعة وبعضهم اختار قراءة سورة الفيل الى آخر القرآن وهذا احسن القولين لانه لا يشبهه عليه عدد الركعات ولا يشغل قلبه بحفظها. (هندية: ۱/۱۱۸، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ط: رشيدية)

(۱) قال في الحلبي: وعلى هذا استقر عمل ائمة..... الا انهم يبدؤن بقراءة سورة التكاثر في الاولى، والاخلاص في الثانية، وبعض ائمة زماننا يقرأ بالعصر والاخلاص..... وبالكوثر والاخلاص في الشفع الثاني. (رد المحتار: ۲/۳۷، كتاب الصلاة، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد)

— فالظاهر اختيار الاخف على القوم كما تفعله الائمة في زماننا من بدائهم بقراءة سورة التكاثر في الركعة الاولى وبقراءة سورة الاخلاص في الثانية الى ان تكون قراءة تهم في الركعة التاسعة عشر سورة تبت وفي العشرين سورة الاخلاص. (البحر: ۲/۶۹، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

(۲) سئل ابو الفضل عن من قرأ في النفل في الأولى ”تبت یدا ابي لهب“ وفي الثانية ”اذا جاء نصر الله“ قال: ان يعتمد ذلك، يكره، وذكر القاضي الامام أبو بكر أنه يكره في الفريضة ولا يكره في النفل. (الحلبي كبير، ص: ۴۹۳، تتمات فيما يكره من القرآن، ط: سهيل اكيڈمی)

— الدر مع الرد: ۱/۵۳۶، ۵۳۷، كتاب الصلاة، فصل: في القراءة، فروع، قبيل: باب الامامة، ط: سعيد.

— حاشية الطحاوی علی المراقی، ص: ۳۵۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، فصل في المكروهات، ط: قديمی.

”والعادیات“ کی آدھی پڑھی، اور تیسری رکعت میں ”القارعة“ کی آدھی پڑھی، تو اس صورت میں بھی نماز ہو جائے گی۔ لیکن ایسا کرنا اچھا نہیں ہے۔ (۱) چھوٹی سورت پوری پوری ہر ایک رکعت میں پڑھنا افضل اور بہتر ہے۔

سورتوں کا تعین کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض نمازوں میں کچھ مصلحت اور فوائد کے پیش نظر بعض خاص سورتیں پڑھنا پسند فرمائیں۔ لیکن قطعی اور لازمی طور پر ان کی تعین نہیں کی، اور دوسروں کو بھی تعین کر کے پڑھنے کی تاکید نہیں فرمائی۔ اگر کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرتے ہوئے ان سورتوں کو نمازوں میں اکثر و بیشتر پڑھے تو اچھا ہے۔ اور اگر کوئی شخص ایسا نہ کرے، تو اس کے لیے بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ (۲)

(۱) وكذا لو قرأ في الاولى من وسط سورة او من اولها ثم قرأ في الثانية من وسط السورة الاخرى او من اولها او سورة قصيرة، الاصح انه لا يكره لكن الاولى ان لا يفعل من غير ضرورة. (حلبی كبر، ص: ۴۹۳، كتاب الصلاة، تتمات فيما يكره في سجود التلاوة، ط: سهيل اكيذمي) — ولو قرأ في الركعة الاولى من وسط سورة او من آخر سورة وقرأ في ركعة الاخرى من وسط سورة اخرى او من آخر سورة اخرى فلا يفعل ذلك على ما هو ظاهر الرواية ولكن لو فعل ذلك لا بأس به. (تاتار خانية: ۳۳۲/۱، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في فرائض الصلاة، نوع آخر، ط: قديمي) — لا بأس أن يقرأ سورة ويعيدها في الثانية، وأن يقرأ في الاولى من محل وفي الثانية من آخر ولو من سورة ان كان بينها آيتان فاكثره، ويكره الفصل بسورة قصيرة. (الدر المختار: ۵۴۶/۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، ط: سعيد)

(۲) ويكره ان يؤقت شيئا من القرآن لشئ من الصلاة..... واما اذا قرأ لأجل اليسر عليه او تبركا بقرآن ته صلى الله عليه وسلم ذللا كراهية في ذلك. (عالمگیری: ۷۸/۱، كتاب الصلاة، الفصل الرابع في القراءة، ط: رشيدیه)

— ويكره ان يتخذ شيئا من القرآن موقتا بشئ من الصلوات..... الا ان قراءة هذه السورة ايسر عليه فلا بأس به وفي الحجة: ولو تبرك بقراءة النبي صلى الله عليه وسلم..... فالتبرك والتمنن به يجوز. (تاتار خانية: ۳۳۵/۱، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في الفرائض، نوع آخر، ط: قديمي) — ويكره التعيين كالسجدة وهل أتى - لفجر كل جمعة، بل يندب قراءة تهما احيانا، وفي الشامية..... اما لو قرأه للتيسير عليه او تبركا بقرآن ته عليه السلام فلا كراهة. (الدر المختار مع الرد المختار: ۵۴۴/۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، ط: سعيد)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین کے علاوہ دوسری تمام نمازوں میں سورتیں معین کر کے نہیں پڑھا کرتے تھے۔ (۱) فرض نمازوں میں چھوٹی بڑی سورتوں میں سے کوئی ایسی سورت نہیں ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پڑھی ہو۔ (۲) اور نوافل میں ایک رکعت میں دو سورتیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔ لیکن فرض نمازوں میں نہیں۔ (۳) اور عام طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی رکعت

(۱) اکثر العلماء علی ان "کان" لا یقتضی المداومة والدلیل علی ذلك مارواه مسلم من حدیث النعمان بن بشیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی العیدین وفی الجمعة بـ"سبح اسم ربک الاعلیٰ" (الاعلیٰ: ۱) و"هل اتاک حدیث الغاشیة" (الغاشیة: ۱) الحدیث..... ففیہ دلیل علی ان لا توقیت للقراءة فی ذلك. (عمدة القاری: ۲/۲۶۷، کتاب الجمعة، باب ما یقرأ فی صلاة الفجر یوم الجمعة، ط: دار الکتب العلمیة بیروت)

— وروی انه قرأ فی صلاة العیدین والجمعة سبح اسم ربک الاعلیٰ، والغاشیة، فان تبرک بفعله صلی اللہ علیہ وسلم وقرأ هذه السورة فی اکثر الاوقات فنعم مافعل ولكن لا یواظب علی قراءتها بل یقرأ غیرها فی بعض الاوقات حتی لا یؤدی الی هجر بعض القرآن ولثلاثه العامة حتماً. (بدائع: ۱/۲۶۹، کتاب الصلاة، فصل فی بیان مقدار رکعات الجمعة، ط: سعید)

— انه صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی العیدین والجمعة بسبح اسم ربک الاعلیٰ، وهل اتاک حدیث الغاشیة..... ولو قرأ فی الاولی بسورة الجمعة وفی الثانية بسورة المنافقین او فی الاولی بسبح اسم ربک الاعلیٰ وفی الثانية بسورة هل اتاک فحسن تبرکاً بفعله علیہ السلام ولكن لا یواظب علی قراءتها بل یقرأ غیرها فی بعض الاوقات کیلا یؤدی الی هجر الباقي ولا یظنہ العامة حتماً. (اوجز المسالك: ۱/۳۷۷، افتتاح الصلاة، العمل فی غسل یوم الجمعة، القراءة فی الجمعة والاحتباء، ط: امدادیہ)

(۲) عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جده قال مامن المفصل سورة صغيرة ولا كبيرة الا قد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم بها الناس فی الصلاة المكتوبة. (رواه مالک، مشکوة، ص: ۸۱، کتاب الصلاة، باب القراءة فی الصلاة، الفصل الثالث، ط: قدیمی)

(۳) عن حذیفة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ البقرة وآل عمران والنساء فی کل رکعة. (عمدة القاری: ۲/۲۳، کتاب الاذان، باب الجمع بین السورتین فی الركعة، ط: دارالکتب العلمیة بیروت) — عن حذیفة بن الیمان رضی اللہ عنہ قال صلیت الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فاستفتح سورة البقرة فلما فرغ منها استفتح آل عمران فكان اذا اتی علی آیة فیها ذکر الجنة او النار وقف فسأل او تعوذ او قال کلاماً هذا معناه، ففی هذه الآثار ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرن بین السورتین فی کل رکعة. (شرح معانی الآثار: ۱/۲۰۴، کتاب الصلاة، باب جمع السور فی رکعة، ط: مجتہانی) =

دوسری رکعت سے بڑی ہوا کرتی تھی۔ (۱)

سورۃ اخلاص تین مرتبہ پڑھنا

”قل هو اللہ تین مرتبہ پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۲۰)

سورۃ حج کا آخری سجدہ

سورۃ حج کا آخری سجدہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک لازم ہے۔ (۲) اور

= عن مسروق عن عبد اللہ و اتاہ رجل فقال انی قرأت اللیلة المفصل فی رکعة، فقال هذا کهذا الشعر لکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ النظائر عشرين سورة من المفصل من اللحم. (نسائی: ۱/۱۵۶، کتاب الافتتاح، قراءة سورتين فی رکعة، ط: امدادیہ ملتان)

(۱) عن عبد اللہ بن ابی قتادة عن ابیہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الركعتین الاولیین من صلاة الظهر بفتحة الكتاب وسورتین یطول فی الاولى ویقصر فی الثانية ویسمعنا الایة احياناً وکان یقرأ فی العصر بفتحة الكتاب وسورتین وکان یطول فی الاولى، وکان یطول فی الركعة الاولى من صلاة الصبح ویقصر فی الثانية. (عمدة القاری: ۲/۳۰، کتاب الاذان، باب القراءة فی الظهر، رقم الحدیث: ۷۵۹، ط: دارالکتب العلمیہ بیروت)

— عن عبد اللہ بن ابی قتادة عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یطول فی الركعة الاولى من صلاة الظهر ویقصر فی الثانية ویفعل ذلك فی صلاة الصبح. (بخاری: ۱/۱۰۷، کتاب الاذان، باب یطول فی الركعة الاولى، ط: قدیمی)

— عن ابی قتادة قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظهر فی الاولیین بام الكتاب وسورتین و فی الركعتین الاخریین بام الكتاب ویسمعنا الایة احياناً، ویطول فی الركعة الاولى مالا یطیل فی الركعة الثانية، وھکذا فی العصر، وھکذا فی الصبح. (متفق علیہ. مشکوٰۃ، ص: ۷۹، کتاب الصلاة، باب القراءة فی الصلاة، الفصل الاول، ط: قدیمی)

(۲) اما حکم المسئلة فسجود التلاوة سنة للقاری والمستمع بلا خلاف وسواء کان القاری فی صلاة، ام لا. (المجموع شرح المہذب: ۵/۶۷، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: دارالکتب العلمیہ بیروت)

— اما حکمها فهو السنیة للقاری والمستمع بالشروط الآتیة باتفاق ثلاثة من الائمة وخالف الحنفیة. (الفقه علی المذهب الاربعہ: ۱/۳۵۹، کتاب الصلاة، مباحث: سجدة التلاوة ودلیل مشروعیتها، حکمها، ط: دارالحدیث قاہرہ)

— سجدة التلاوة واجبة بالتلاوة علی القاری والسامع عند الحنفیة، سنة عند بقیة الفقہاء سواء عند الحنفیة والشافعیة قصد السامع سماع القرآن اولم یقصد. (الفقه الاسلامی وادلتہ: ۲/۱۰۹، الصلاة، انواع خاصة من السجود، متابعة الامام فی السجدة، ط: دار الفکر)

احناف کے نزدیک لازم نہیں ہے۔ (۱) اگر امام، شافعی ہے، اور مقتدی حنفی ہے، تو شافعی امام کی اقتدا کی وجہ سے حنفی مقتدی بھی سجدہ ادا کرے۔ (۲) اور اگر امام حنفی ہے تو وہ یہ سجدہ نہ کرے۔ اور حنفی اصول کے مطابق مقتدیوں کے ذمہ سے بھی یہ سجدہ ساقط ہوگا۔ لیکن اگر شوافع کے نزدیک نماز کے سجدہ کو بعد میں بھی ادا کرنا جائز ہے تو کر سکتے ہیں۔ (۳)

سورہ ”ص“ میں سجدہ تلاوت کی آیت

محقق قول کے مطابق سورہ ”ص“ [پارہ نمبر: ۲۳] میں سجدہ تلاوت ﴿حُسْنِ مَّابٍ﴾ پر ہے۔ لہذا اس کی تلاوت کے بعد سجدہ کیا جائے۔ ﴿اَنَابٍ﴾ پر سجدہ کرنا احتیاط کے خلاف ہے۔ اگر ﴿اَنَابٍ﴾ پر سجدہ کر لیا تو اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۴)

(۱) قال فی الرد: (قوله: خلافاً للشافعی واحمد) حیث اعتباراً کلاماً من سجدة الحج ولم يعتبراً ص كما فی غرر الافکار. (رد المحتار: ۱۰۴/۲، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید) — والخلاف فی موضعین عندنا، سجدة التلاوة فی الحج واحدة وهی الأولى وعند الشافعی فیہ سجدة ثان، واما سجدة سورة ”ص“ فهی سجدة تلاوة وقال الشافعی هی سجدة الشکر. (تاتار خانیة: ۵۵۸/۱، کتاب الصلاة، الفصل الحادی والعشرون فی سجدة التلاوة، النوع الاول فی بیان صفتها و بیان موضعها، ط: قدیمی)

— ان فی سورة الحج عندنا سجدة واحدة وعند الشافعی سجدة ثان..... ان فی سورة ص عندنا سجدة التلاوة وعند الشافعی سجدة الشکر. (بدائع: ۱۹۳/۱، کتاب الصلاة، فصل فی بیان مواضع السجدة فی القرآن، ط: سعید)

(۲) اذا تلا الامام آية السجدة سجدها معه المأموم لالتزام متابعتة. (الفقه الاسلامی وادلتة: ۱۱۰/۲، الصلاة، انواع خاصة من السجود، متابعة الامام فی السجدة، ط: دار الفکر)

— الحنفیة قالوا..... اما اذا كان السامع مأموماً فان سمعها من غیر امامه فحکمه كذلك، وان سمعها من امامه فان كان مدرکاً للصلاة وجبت علیه متابعتة فی سجوده..... الثالث الاقتداء فلو تلاها الامام وجبت علی المقتدی وان لم یسمعها. (الفقه علی المذاهب الاربعة: ۳۶۲/۱، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: دار الحديث قاهرة)

(۳) ولو لم یسجد الامام لم یسجد المأموم فان خالف وسجد بطلت صلاته بلا خلاف ویستحب ان یسجد بعد سلامه؛ لیتدارکها، ولا یتأكد. (المجموع شرح المہذب: ۶۸/۵، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: دار الکتب العلمیة بیروت)

(۴) وفي صَاد عند حسن مَاب، وهو اولی من قول الزیلعی عند اَنَاب. (رد المحتار: ۱۰۴/۲، =

سو گیا

کسی شخص نے تراویح کی نماز امام کے ساتھ شروع کی، جب امام صاحب نے دو رکعت پر قعدہ کیا تو وہ سو گیا، اس عرصہ میں امام صاحب نے سلام پھیر کر دو رکعت تراویح اور پڑھا دیں اور تشهد وغیرہ پڑھنے کے لیے قعدہ میں بیٹھے، تو اس وقت وہ شخص نیند سے بیدار ہوا، اگر اس کو یہ معلوم ہو گیا تو سلام پھیر دے، اور دوبارہ نیت باندھ کر امام کے ساتھ تشهد میں شریک ہو جائے۔ اور جس وقت امام سلام پھیرے تو کھڑا ہو کر دو رکعتیں جلد پڑھ لے، اور سلام پھیر دے۔ پھر امام کے ساتھ تیسری دو رکعت میں شریک ہو جائے۔ (۱)

= کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید

— لا یسجد عندنا عقیب قوله "واناب" بل عقیب قوله مآب. (بدائع: ۱۹۳/۱، کتاب الصلاة،

فصل فی بیان مواضع السجدة فی القرآن، ط: سعید)

— (وص) ش: عند قوله تعالى "فاستغفر ربه وخر راكعاً واناب" (ص: الاية ۲۴) وبه قال الشافعی

ومالك وروى عنه قوله: "وحسن مآب". (البنایة: ۲/۲۵۵، کتاب الصلاة، فصل فی القراءة، باب

سجود التلاوة، ط: دارالکتب العلمیة بیروت)

(۱) رجل شرع فی صلوة التراویح مع الامام فلما قعد الامام نام هو وسلم الامام فأتی بالشفع

الآخر وقعد للتشهد فانتبه الرجل ان علم ذلك یسلم ویدخل مع الامام ویوافقه فی التشهد فاذا

سلم الامام یقوم ویأتی بالركعتین سریعاً ویسلم ویدخل مع الامام فی الشفع الثالث کذا فی

الخلاصة. (عالمگیری: ۱/۱۱۹، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی

التراویح، ط: رشیدیہ)

— سئل عن المقتدی فی التراویح یسلم امامه وهو نائم قاعداً فاستیقظ یسلم او یقرأ ما بقی من

التشهد؟ قال یقرأ ما بقی من التشهد ثم یسلم، فان لم یذكر انه الی ای موضع انتهى یسلم ویتابع

الامام فی الترویحة الاخری. (تاتار خانیة: ۱/۴۸۶، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی

التراویح، نوع آخر فی المتفرقات، ط: قدیمی)

— رجل شرع فی صلوة التراویح مع الامام فلما قعد الامام نام هو وسلم الامام فیأتی بالشفع

الآخر وقعد للتشهد فانتبه الرجل ان علم ذلك یسلم ویدخل مع الامام ویوافقه فی التشهد

فاذا سلم الامام یقوم ویأتی بالركعتین سریعاً ویسلم ویدخل مع الامام فی الشفع الثالث. (خلاصة

الفتاوی: ۱/۲۵، کتاب الصلاة، الفصل الثالث فی التراویح، ط: رشیدیہ)

سولہواں سال

جس لڑکے کو سولہواں سال شروع ہو گیا ہے، اس کے پیچھے تراویح اور فرض نماز سب درست ہے۔ اگر چہ ڈاڑھی نہ نکلی ہو۔ ایسی عمر کا لڑکا اگلی صف میں بھی کھڑا ہو سکتا ہے۔ (۱)

سونے کی حالت میں آیت سجدہ تلاوت کرے

”سجدہ کی آیت سونے کی حالت میں تلاوت کرے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۵۶)

سہو سجدہ کے سلام کرتے وقت منہ نہیں پھیرا

”سجدہ سہو کیا مگر سلام میں منہ نہیں پھیرا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۵۰)

سہو سجدہ کے وجوب میں تمام نمازیں برابر ہیں

نماز فرض ہو یا واجب، سنت ہو یا نفل، تمام نمازوں میں سہو سجدہ کا حکم برابر ہے۔ (۲)

البتہ عید اور جمعہ کی نماز میں جب مجمع بہت زیادہ ہو، اور سہو سجدہ سے نمازیوں میں انتشار پیدا

(۱) بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال الخ فان لم يوجد فيهما شئ فحتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتى. (الدر المختار: ۱۵۳/۶، كتاب الحجر، فصل في بلوغ الغلام بالاحتلام، ط: سعيد) — بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال والافحتى يتم له ثمانية عشر سنة والجارية بالحيض والاحتلام والحبل والافحتى يتم لها سبع عشرة سنة يفتى بالبلوغ فيها بخمسة عشر سنة. (البحر: ۸/۸۳، ۸۵، كتاب الاكراه، باب الحجر، فصل في حد البلوغ، ط: سعيد)

— بلوغ الغلام بالاحتلام او الاحبال او الانزال والجارية بالاحتلام او الحيض او الحبل كذا في المختار، والسن الذي يحكم ببلوغ الغلام والجارية اذا انتهيا اليه خمس عشر سنة عند ابي يوسف ومحمد رحمهما الله تعالى وهو رواية عن ابي حنيفة رحمه الله تعالى وعليه الفتوى. (هنديّة: ۶۱/۵، كتاب الحجر، الباب الثاني، الفصل الثاني في معرفة حد البلوغ، ط: رشيدية)

(۲) وحكم السهو في الفرض والنفل سواء كذا في المحيط. (عالمگیری: ۱۲۶/۱، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية)

— وحكم السهو في صلاة الفرض والنفل سواء. (تاتار خانية: ۵۱۷/۱، كتاب الصلاة، الفصل السابع عشر في سجود السهو، النوع الاول في بيان صفة هذه السجدة وكيفيةها ومحلها، ط: قديمي)

— (والسهو في صلاة العيد والجمعة والمكتوبة والتطوع سواء) والمختار عند المتأخرين عدمه في الاولين لدفع الفتنة. (الدر المختار مع رد المحتار: ۹۲/۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد)

ہو جانے اور تشویش میں پڑ کر نماز خراب کر لینے کا خطرہ ہو، تو ایسی صورت میں سہو سجدہ معاف ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی جگہ تراویح کی نماز میں مجمع بہت زیادہ ہو، اور سہو سجدہ کرنے سے نمازیوں میں انتشار اور نماز میں فساد کا قوی اندیشہ ہو تو سہو سجدہ ساقط ہو جائے گا۔ اور نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اور اگر مجمع بہت زیادہ نہیں اور فساد کا اندیشہ بھی نہیں، تو سہو سجدہ ساقط نہیں ہوگا۔ اس صورت میں سہو سجدہ نہ کرنے کی صورت میں اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

سہو سجدہ متعدد لازم ہوں

”غلطیاں متعدد ہوں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۰۳)

سی ڈی سے آیت سجدہ سن لی

”سی ڈی“ سے سجدہ کی آیت سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ کیوں کہ بے شعور

چیزوں کی تلاوت کا اعتبار نہیں ہے۔ (۲)

(۱) (والسہو فی صلاة العید والجمعة والمكتوبة والتطوع سواء) والمختار عند المتأخرین عدمہ فی الاولین لدفع الفتنة، كما فی جمعة البحر وقره المصنف، وبه جزم فی الدرر، قال فی الرد: الظاهر ان الجمع الكثير فیما سواهما كذلك، كما بحثه بعضهم ط وكذا بحثه الرحمتی، وقال خصوصاً فی زماننا، وفي جمعة حاشية ابی السعود عن العزيمة انه ليس المراد عدم جوازه بل الاولى تركه لتلايق الناس فی فتنة اه (قوله: وبه جزم فی الدرر) لكنه قيده محشيها الوانی بما اذا حضر جمع كثير والا فلا داعی الى الترك. (الدر المختار مع رد المحتار: ۹۲/۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد) — والمختار عند المتأخرین ان لا يسجد فی الجمعة والعیدین لتوهم الزيادة من الجهال. (البحر: ۱۵۳/۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد)

— ولا یأتی الامام بسجود السهو فی الجمعة والعیدین دفعا للفتنة بكثرة الجماعة. (حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۴۶۵، ۴۶۶، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: قدیمی)
(۲) ولو سمعها من الطائر او الصدی لاتجب لانه محاكاة وليس بقراءة. (حلبی كبير، ص: ۵۰۰، كتاب الصلاة، تتمات فیما یكره من القرآن فی الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی)

— وكذا تجب علی السامع بتلاوة هؤلاء الا المجنون لان التلاوة منهم صحيحة..... بخلاف السامع من البيغاء والصدی فان ذلك ليس بتلاوة..... لعدم الاهلية لانعدام التمييز. (بدائع الصنائع: ۱۸۶/۱، كتاب الصلاة، فصل واما سجدة التلاوة، ط: سعيد)

— لاتجب بسماعة من الصدی والطيير. (تنوير الابصار مع الدر المختار: ۱۰۸/۲، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد)

ش

شبینہ (قرآن ایک رات میں ختم کرنا)

موجودہ زمانہ میں مروجہ شبینہ کراہت اور مفاسد سے خالی نہیں ہے۔ ایک خرابی یہ ہے کہ نفل کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔ حالاں کہ نفل کی جماعت میں اگر دو تین مقتدیوں سے زائد آدمی ہوں تو مکروہ تحریمی ہے۔ (۱) البتہ تراویح درست ہے۔ بشرطیکہ قرآن صاف اور صحت کے ساتھ پڑھا جائے، اور شہرت مقصود نہ ہو، (۲) اور مقتدی سست نہ ہوں۔ (۳) اگر کچھ لوگ بیٹھے رہیں، باتیں کرتے رہیں، اور کھانے پینے کے انتظام میں لگے رہیں، اور ان کی تراویح ختم یا فوت ہو جائے تو درست نہیں۔

(۱) یکرہ ذلک علی سبیل التداعی بان یقتدی اربعة بواحدة، قال المحقق فی الرد: ان الجماعة فی التطوع لیست بسنة. (الدر المختار مع الرد: ۲/۴۹، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید) — ان التطوع بالجماعة علی سبیل التداعی مکروه. (تاتار خانیة: ۱/۴۸۷، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراویح، نوع آخر فی المتفرقات، ط: قدیمی)

— التطوع بالجماعة اذا كان علی سبیل التداعی یکره. (ہندیة: ۱/۸۳، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، ط: رشیدیہ)

(۲) فویل للمصلین..... اللذین هم یراءون، سورة الماعون، آیت پارہ ۳۰۔

— ولم یقل فی صلاتهم ساهون، اما عن وقتها فیؤخرونها الی آخره دائماً او غالباً واما عن ادائها بار کانه وشروطها علی المأمور به واما عن الخشوع فیها والتدبر بمعانیها..... عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ان فی جہنم لوادیاً تستعید جہنم من ذلک الوادی فی کل یوم اربع مائة مرة اعد ذلک للمرائین من امة محمد. (ابن کثیر: ۳/۷۱۸، ۷۱۹، سورة الماعون، ط: دار السلام، ریاض)

— اعلم ان اخلاص العبادۃ للہ تعالیٰ واجب، والریاء فیها وان یرید بها غیر وجه اللہ تعالیٰ حرام بالاجماع للنصوص القطعیة، وقد سمی علیہ السلام الریاء الشکرک الاصغر..... لو صلی ریاة فلا اجر له وعلیه وزر. (رد المحتار: ۲/۴۲۵، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ط: سعید)

(۳) وقال تعالیٰ: ولا یأتون الصلاة الا وهم کسالی ولا ینفقون الا وهم کارهون. (التوبة، الآية: ۵۴)

— واذا قاموا الی الصلاة قاموا کسالی یرآءون الناس ولا یدکرون اللہ الا قليلاً. (سورة النساء، الآية: ۱۴۲)

— ویکره للمقتدی ان یقعد فی التراویح فاذا اراد الامام ان یرکع یقوم، وكذا اذا غلبه النوم یکره ان یصلی مع القوم. (ہندیہ: ۱/۱۱۹، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)

اس زمانہ میں ایسے حفاظ کہاں ملیں گے جو پورا قرآن ایک رات میں صاف اور صحت کے ساتھ ختم کریں۔ آخری الفاظ کے علاوہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ اس قسم کے حفاظ کے لیے تین دن سے کم میں قرآن ختم کرنا کراہت سے خالی نہیں ہے۔ (۱)

شبینہ جائز ہونے کی شرائط

اگر شبینہ میں قرآن صاف پڑھا جائے، اور ریاء (دکھاوا) مقصود نہ ہو کہ فلاں نے اس قدر پڑھا اور فلاں نے اس قدر پڑھا، اور مقتدی سست نہ ہوں، اور ضرورت سے زیادہ روشنی میں تکلف نہ ہو، اور ثواب حاصل کرنا مقصود ہو تو جائز ہے۔ اور اگر قراءت میں اتنی جلدی کریں کہ حروف تک سمجھ میں نہ آئیں، اور زیر زبر کی بھی خبر نہ ہو، اور غلطی اور متشابہ کا خیال بھی نہ رکھا جائے، فقط ریاء کاری مقصود ہو، اور جماعت بھی منتشر رہتی ہو یا حاجت سے زیادہ روشنی میں تکلف کریں یا تراویح پڑھ کر نفل کی جماعت پڑھیں تو یہ مکروہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ورتل القرآن ترتیلاً﴾ (۲)

﴿واذا قاموا الى الصلاة قاموا کسالی یراءون الناس﴾ (۳)

﴿ان الله لا یحب المسرفین﴾ (۴)

(۱) افضل القراءة ان يتدبر فی معناه حتی قبل یکره ان یختم القرآن فی یوم واحد، ولا یختم فی اقل من ثلاثة ايام تعظیماً له. (ہندیہ: ۵/۳۱۷، کتاب الکراہیۃ، الباب الرابع فی الصلاة والتسبیح وقراءة القرآن، ط: رشیدیہ)

— ولا یستحب ان یختم فی اقل من ثلاثة ايام..... قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا یفقه من قرأ القرآن فی اقل من ثلث. (حلبی کبیر، ص: ۴۹۶، کتاب الصلاة، القراءة خارج الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی)

— لا یستحب ان یختم القرآن فی اقل من ثلاثة ايام لقوله علیہ السلام من قرأ القرآن فی اقل من ثلاثة ايام لم یفقه. (تاتار خانیہ: ۱/۵۰۳، کتاب الصلاة، الفصل السادس عشر، فصل آخر، ط: ادارة

القرآن والعلوم الاسلامیہ)

(۲) سورة المزمل، آیت: ۴.

(۳) سورة النساء، آیت: ۱۲۲.

(۴) سورة الاعراف، آیت: ۳۱.

ولقول الفقهاء: ان جماعة النوافل مکروہة. (۱)

شبینہ تین شرطوں کے ساتھ جائز ہے:

۱- ترتیل کے ساتھ پڑھیں۔

۲- تراویح میں پڑھیں۔

۳- جماعت کے وقت مقتدی حضرات نیت کے بغیر بیٹھ کر انتظار نہ کریں۔ (۲)

شبینہ جائز ہے یا نہیں؟

قرآن شریف کو اتنا جلدی پڑھنا کہ حروف سمجھ میں نہ آئیں، اور مخارج سے ادا نہ

ہوں، ناجائز ہے۔ اگر شبینہ میں ایسی جلدی ہوگی تو وہ بھی ناجائز ہے۔ (۳)

شبینہ جماعت کے ساتھ کرنا

شبینہ یعنی نفل کی جماعت میں پورا قرآن ختم کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ کیوں کہ

(۱) ہندیہ: ۸۳/۱، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الاول فی الجماعة، ط: رشیدیہ.

— التطوع المطلق بجماعة مکروہ. (بدائع الصنائع: ۲۹۲/۱، کتاب الصلاة، فصل فی سنن التراویح، ط: سعید)

— ان التطوع بالجماعة علی سبیل التداعی مکروہ. (تاتارخانیہ: ۴۸۷/۱، کتاب الصلاة، الفصل

الثالث عشر فی التراویح، نوع آخر فی المتفرقات، ط: قدیمی)

(۲) فتاویٰ محمودیہ: ۳۲۶/۷، کتاب الصلاة، باب التراویح، بعنوان شبینہ مروجہ، ط: فاروقیہ کراچی.

(۳) عن مسروق عن عبد الله واناہ رجل فقال انی قرأت اللیلة المفصل فی رکعة فقال هذا کهذا

الشعر لکن رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقرأ النظائر عشرين سورة من المفصل من

الخم. (نسائی: ۱۵۶/۱، کتاب الافتتاح، قراءة سورتين فی رکعة، ط: امدادیہ)

— ویکره الاسراع فی القراءة وفي اداء الارکان کذا فی السراجیة. (ہندیہ: ۱۱۸/۱، کتاب

الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)

— یقرأ فی الفرض بالترسل حرفاً حرفاً، وفي التراویح بین بین، وفي النفل لیلآله ان یسرع بعد

ان یقرأ کما یفہم. (الدر المختار) قال المحقق فی الرد (قوله: کما یفہم) ای بعد ان یمد اقل مد

قال به القراء والا حرم لترك الترتیل المامور به شرعاً. (الدرمع الرد: ۵۴۱/۱، کتاب

الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، ط: سعید)

اعلان کر کے یا بلا کر نفل کی جماعت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۱)

شبینہ کے جواز کی صورت

اگر شبینہ تراویح کی نماز میں ہو، نفل نمازوں میں نہ ہو، فضول خرچی، شور شرابہ، نام و نمود، زائد روشنی، چراغاں نہ ہو، ضرورت سے زیادہ لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نہ ہو، فرائض اور واجبات کی طرح پابندی بھی نہ ہو، اور تمام لوگ ذوق و شوق، خشوع خضوع کے ساتھ قرآن کریم سنتے ہوں تو شبینہ جائز ہے۔ ورنہ جائز نہیں ہے۔ (۲)

شفعہ فاسدہ ہوا

”ایک ہی رکعت پڑھی گئی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۹۶)

شمار کرنا

تراویح کو شمار کرتے رہنا مکروہ ہے۔ کیوں کہ یہ اکتا جانے کی علامت ہے۔ (۳)

شیعہ کا لقمہ دینا

☆..... شیعہ (اثنا عشری) تحریف قرآن، امامت معصومہ، تقیہ، متعہ اور تین

(۱) ولا یصلی الوتر ولا التطوع بجماعة خارج رمضان ای یکرہ ذلک علی سبیل التداعی، بأن یقتدی أربعة بواحد کما فی الدرر. وفي الرد تحت (قوله: علی سبیل التداعی) وهو أن يدعو بعضهم بعضاً کما فی المغرب وفسره الوانی بالكثرة وهو لازم معناه. (الدرمع الرد: ۲/۳۸، ۳۹، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، مطلب فی کراهة الاقتداء فی النفل علی سبیل التداعی وفي صلاة الرغائب، ط: سعید)

— البحر الرائق: ۲/۷۰، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، قبیل: باب ادراک الفریضة، ط: سعید.

— مراقی الفلاح، ص: ۳۸۶، کتاب الصلاة، باب الوتر وأحكامه، ط: قدیمی:

(۲) سابقہ صفحہ: ۱۱۸ کے حواشی ملاحظہ فرمائیں.

(۳) ویکرہ عد الرکعات فی التراویح لما فیها من اظهار الملاة. (خانیة علی هامش الهندیة:

۱/۲۳۳، کتاب الصوم، باب التراویح، فصل فی اداء التراویح قاعداً، ط: رشیدیہ)

— ویکرہ عد الرکعات فی التراویح لما فیہ من اظهار الملاة. (المحیط البرهانی: ۲/۱۹۷، کتاب

الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراویح والوتر، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت)

صحابہ کے علاوہ باقی تمام صحابہ کرام کے بارے میں مرتد اور کافر ہونے کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہو کر مرتد اور کافر ہیں۔ تفصیل کے لیے ”بینات شیعہ نمبر“ کا مطالعہ کیا جائے۔ (۱)

اور شیعہ زیدیہ کے علاوہ باقی تمام شیعوں کا حکم یہی ہے۔ (۲) اور کافر یا مرتد کا لقمہ لینے سے امام کی نماز اور اس کے مقتدیوں کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ (۳) اس لیے شیعہ کا لقمہ نہ لیا کرے۔

☆..... اگر شیعہ، امام کے پیچھے اقتدا کر کے نماز میں شریک ہونے کے بعد لقمہ دے گا، تو بھی امام کے لیے اس کا لقمہ لینا درست نہیں ہوگا۔ اگر امام، شیعہ کا لقمہ لے کر اپنی غلطی درست کرے گا، تو امام اور مقتدی سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ کیوں کہ کافر

(۲.۱) ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوهیة فی علی، او ان جبریل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبة الصدیق او یقذف السیدة الصدیقة فهو کافر لمخالفته القواطع المعلومة من الدین بالضرورة. (شامی: ۳/۶۶، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ط: سعید)

_____ الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنهما۔ والعیاذ باللہ۔ فهو کافر،..... ویجب اکفار الروافض..... بقولهم ان جبرئیل علیہ السلام غلط فی الوحی الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم دون علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین. (ہندیہ: ۲/۲۶۳، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ط: رشیدیہ)

_____ ویجب اکفار الروافض..... بقولهم ان جبرئیل غلط فی الوحی الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم دون علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین. (تاتار خانیہ: ۵/۵۳۸، کتاب احکام المرتدین، فصل فیمن یجب اکفاره من اهل البدع، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیہ)

(۳) یفسدها التکلم..... وفتحہ علی غیر امامہ الا اذا اراد التلاوة، وکذا الاخذ، قوله (وکذا الاخذ)..... اخذ الامام بفتح من لیس فی صلاته. (الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۶۱۳، ۶۲۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، ط: سعید)

_____ وان فتح عن لیس فی صلاته تفسد. (منیة المصلی، ص: ۴۴۰، کتاب الصلاة، مفسدات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی)

_____ وان فتح غیر المصلی علی المصلی فاخذ بفتحہ تفسد. (ہندیہ: ۱/۹۹، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الاول فیما یفسدها، ط: رشیدیہ)

اور مرتد کی نماز اور اقتدا درست نہیں۔ (۱)

ص

صحن میں نماز پڑھنا

”چھت پر تراویح ادا کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۷۲)

ض

”ضاد“ کو کس طرح ادا کرنا چاہیے؟

”ضاد“ کو اس کے مخرج سے ادا کرنا چاہیے۔ نہ نکال سکے تو جیسے بھی ادا کر سکے

ادا کر لے، نماز ہو جائے گی۔ (۲)

”ضالین“ کو ”دالین“ پڑھنا

☆..... ”ض“ اور ”د“ الگ الگ حروف ہیں، اور مخرج بھی جدا جدا

ہے۔ (۳) اور عذر کے بغیر کسی حرف کو اس کے مخرج سے نہ نکال کر کسی اور مخرج سے نکالنا

(۱) فلا یصح اداء العبادۃ من الکفار ماداموا کفاراً..... وعلیہ لاتصح الصلاة من کافر بالاجماع.
(الفقه الاسلامی وادلتہ: ۲۰۸/۱، القسم الاول، العبادات، الباب الاول، الطہارات، الفصل الاول
الطہارة، المبحث الثانی شروط وجوب الطہارة، ط: دار الفکر)

— لا یصح من کافر صلی ولا مرتد صلاة، ولو صلی فی کفره ثم اسلم لم تتبین صحتها بل هی
باطلة بلا خلاف..... قال اصحابنا وغيرهم: لا یصح من کافر عبادۃ. (المجموع شرح المہذب:
۷، ۶/۳، کتاب الصلاة، ط: دار الکتب العلمیہ بیروت)

— (ویقضى ماترك من عبادۃ فی الاسلام) لان ترک الصلاة والصوم معصية والمعصية تبقى
بعد الردة، (وما ادى منها فیہ یبطل ولا یقضى الا الحج). (الدر المختار مع رد المحتار: ۲۵۱/۳،
کتاب الجهاد، فصل فی الجزية، مطلب المعصية تبقى بعد الردة، ط: سعید)

(۲) دیکھئے آئندہ صفحہ کا حاشیہ: ۱ (الاصل فیما اذا ذکر حرفاً مکان حرف).

(۳) فمن حافة اللسان من اقصاها الى مايلي الاضراس، الضاد فبعضهم یخرجها من الجانب
الایمن وبعضهم یخرجها من الجانب الايسر، وفي الحجة: وبالایسر اصح،..... ومن طرف اللسان
خمسة من خارج فالطاء، والذال والتاء من مخرج واحد وهو طرف اللسان وطرف الثنایا العليا.
(تاتار خانية: ۳۳۹/۱، ۳۳۰، کتاب الصلاة، نوع آخر فی زلة القاری، ط: قدیمی)

سخت بے ادبی ہے۔ بسا اوقات نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے۔ اس لیے ہر حرف کو اس کے مقررہ مخرج سے نکالنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور ”ضالین“ کو ”دالین“ پڑھنا درست نہیں ہے۔ البتہ ”دالین“ کا دال پُر پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔ (۱)

☆..... عوام خواہ ”ضالین“ کے ”ضاد“ کو ”ظا“ پڑھیں، یا ”دال“ یا ”زاء“ نماز ہو جائے گی۔ کیوں کہ وہ ضاد کو مخرج سے صحیح طور پر ادا کرنے پر قادر نہیں۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اصلی حرف ادا کیا ہے۔ (۲) البتہ تجوید جاننے والے قاری اور علماء کی نماز صحیح ہونے میں تفصیل ہے۔ اگر مخرج سے ادا کرنے پر قادر ہونے کے باوجود

(۲، ۱) وان ذکر حرفاً مکان حرف وغير المعنى فان امکن الفصل بين الحرفين من غير مشقة كالطاء مع الصاد تفسد صلاته عند الكل وان كان لا يمكن الفصل بين الحرفين الا بمشقة كالطاء مع الضاد، والصاد مع السين، والطاء مع التاء اختلف المشائخ فيه قال اكثرهم لا تفسد صلاته..... ولو قرأ الظالين بالطاء او بالذال لا تفسد صلاته ولو قرأ الدالين بالذال تفسد صلاته. (خانية على هامش الهندية: ۱/۱۳۱، ۱۳۲، كتاب الصلاة، فصل في القراءة في القرآن، ط: رشيديه)

— الاصل فيما اذا ذكر حرفاً مکان حرف وغير المعنى ان امکن الفصل بينهما بلا مشقة تفسد والا يمكن الا بمشقة كالطاء مع الضاد المعجمتين والصاد مع السين المهملتين والطاء مع التاء قال اكثرهم لا تفسد. (شامی: ۱/۶۳۳، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد)

— وان كان الخطاء بابدال حرف مکان حرف فان امکن الفصل بين الحرفين بلا كلفة كالصاد مع الطاء بأن قرأ الطالحات مکان الصالحات فاتفقوا على انه مفسد وان لم يكن الا بمشقة كالطاء مع الضاد والصاد مع السين والطاء مع التاء فقد اختلفوا فاكثرهم على عدم الفساد لعموم البلوى..... والا الضالين بالطاء المعجمة او الدال المهملة لا تفسد لوجود لفظهما في القرآن وقرب المعنى. (حلبی کبیر، ص: ۲۷۶، ۲۷۸، كتاب الصلاة، فصل في بيان احكام زلة القارى، ط: سهيل اكيڈمی)

— اگر ضاد کو بصورت دال منظم پڑھنے سے نماز کے نہ ہونے کا حکم کیا جاویگا، تو تمام عرب کے قراء و علماء و ائمہ میں سے بھی کسی کی نماز نہ ہوگی، اور نہ کسی مقتدی کی نماز ہوگی، کیونکہ وہ سب دو الین پڑھتے ہیں، پس معلوم ہوا کہ یہ حکم لگانا غلط ہے، اور اس میں حرج ہے،..... اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ نے تحریر فرمایا ہے کہ ضاد کو دال منظم کی صورت میں پڑھنا دال پڑھنا نہیں ہے، جیسا کہ طاء، ت نہیں قس علیہ، بلکہ مخرج ناقص ہے ضاد کا جو دال پُر کے مشابہ معلوم ہوتا ہے۔ فقط۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳/۹۲، كتاب الصلاة، مسائل زلة القارى، مسئلہ: ضاد کا مخرج کیا ہے، اور جو دال منظم پڑھے اس کی امامت درست ہے یا نہیں؟ قبیل: فصل ثانی: مکروہات صلاة، ط: دارالاشاعت)

قصد اُغلط ادائیگی کی ہو، یا بے پرواہی کی وجہ سے غلط ادائیگی کی تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر سبقت لسانی یا تمیز پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے ہو تو نماز ہو جائے گی۔ (۱)

(۱) الاصل فیما اذا ذکر حرفاً مکان حرف و غیر المعنی ان امکن الفصل بینہما بلا مشقۃ تفسد والا یمکن الا بمشقۃ كالتاء مع الضاد المعجمتین والصاد مع السین المهملتین والتاء مع التاء قال اکثرہم لا تفسد، وفي خزانه الاكمل: قال القاضی ابو عاصم: ان تعمد ذلك تفسد وان جرى على لسانه او لا يعرف التمييز لا تفسد وهو المختار. (شامی: ۱/۲۳۳، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، مطلب اذا قرأ تعالیٰ جد بدون الف لا تفسد، ط: سعید)

— وان كان لا یمکن الفصل بین الحرفین الا بمشقۃ كالتاء مع الضاد والصاد مع السین والتاء مع التاء اختلف المشائخ قال اکثرہم لا تفسد صلاته..... قال القاضی الامام ابو الحسن والقاضی الامام ابو عاصم: ان تعمد فسدت وان جرى على لسانه او كان لا يعرف التمييز لا تفسد وهو اعدل الاقاویل والمختار. هكذا فی الوجیز للکردی. (ہندیہ: ۱/۷۹، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس فی زلة القاری، ط: رشیدیہ)

— ان یمکن مع مخالفة فی المعنی..... فالقیاس ان تفسد صلاته وهو قول عامة المشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ واستحسن بعض مشائخنا رحمہم اللہ وقالوا بعدم الفساد للضرورة، فی حق العامة خصوصاً للعجم. (المحیط البرہانی: ۲/۲۶۱، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فی الفرائض والواجبات والسنن، ط: ادارة القرآن)

ط

طلوع کے وقت سجدہ تلاوت کرنا

☆..... طلوع، غروب اور زوال آفتاب کے وقت سجدہ تلاوت کرنا حرام ہے۔ (۱) ہاں اگر سجدہ کی آیت انہی اوقات میں پڑھی گئی، تو اسی وقت ان اوقات میں سجدہ کرنا درست ہے۔ (۲)

☆..... اور صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک، اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور صبح صادق ہونے پر سجدہ تلاوت کرنا درست ہے۔ جب کہ انہی اوقات میں سجدہ کی آیت تلاوت کی گئی ہو۔ (۳) دوسرے اوقات میں تلاوت کرنے کی وجہ سے جو سجدہ واجب ہوا، اس کو ان اوقات میں ادا نہ کرے۔ (۴)

(۳، ۱) ثلاثة يكره فيها الفرض والنفل..... وكذا الواجبات الفائتة كسجدة التلاوة وجبت بتلاوة في وقت غير مكروه. (حلبی كبر، ص: ۲۳۶، كتاب الصلاة، الشرط الخامس، ط: سهيل اكيذمي) — تسعة اوقات يكره فيها النوافل وما في معناها..... وسجدة التلاوة كذا في قاضيخان، منها بعد طلوع الفجر قبل صلاة الفجر..... ومنها ما بعد صلاة الفجر قبل طلوع الشمس..... ومنها ما بعد صلاة العصر قبل التغيير. (هنديّة: ۱/ ۵۲، ۵۳، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في بيان اوقات التي لا تجوز فيها الصلاة وتكره فيها، ط: ماجديه)

— واذا وجبت السجدة في الاوقات التي يجوز فيها الصلاة فسجدها في الاوقات المكروهة لم يجز. (تاتار خانية: ۱/ ۵۶۰، كتاب الصلاة، الفصل الحادي والعشرون في سجدة التلاوة، نوع آخر في بيان شرائط جوازها وادائها، ط: قديمي)

(۳، ۲) لو تلا آية السجدة في الوقت المكروه او حضرت الجنازة فيه فانها يصحان فيه ايضاً. (حلبی كبر، ص: ۲۳۶، كتاب الصلاة، الشرط الخامس، ط: سهيل اكيذمي)

— ولو تلاها في وقت مكروه وسجدها فيها اجزأه لانه اداها كما وجبت. (بدائع الصنائع: ۱/ ۵۷۳، كتاب الصلاة، فصل في شرائط الجواز، ط: دار الحديث قاهرة)

— واذا وجبت السجدة في الاوقات التي يجوز فيها الصلاة فسجدها في الاوقات المكروهة لم يجز، وان تلاها في هذه الاوقات وسجدها جاز، وان لم يسجد في تلك الساعة وسجدها في وقت آخر مكروه جاز. (تاتار خانية: ۱/ ۵۶۰، كتاب الصلاة، الفصل الحادي والعشرون في سجود التلاوة، نوع آخر في بيان شرائط جوازها وادائها، ط: قديمي)

طوائف کے لڑکے کی امامت

اگر طوائف کے لڑکے حافظ ہیں، نماز، روزہ کے پابند، نیک اور صالح ہیں، اور معاشرت کے لحاظ سے غیر شرعی کاموں سے محفوظ ہیں، تو ان کے پیچھے نماز جائز ہے۔ ایسی صورت میں حرامی ہونا کراہت کا موجب نہیں ہے۔ (۱)

طوطے سے آیت سجدہ سن لی

اگر طوطا آیت سجدہ پڑھے تو اس کے سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ کیوں کہ بے شعور چیزوں کی تلاوت درست نہیں۔ (۲)

(۱) ولو عدمت ای علة الكراهة بان كان الاعرابی افضل من الحضرمی والعبد من الحر، وولد الزنا من ولد الرشدة، والاعمى من البصیر فالحكم بالضد. (شامی: ۱/۵۶۰، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید)

— وينبغي ان يكون كذلك في العبد وولد الزنا اذا كان افضل القوم فلا كراهة اذا لم يكونا محتقرين بين الناس لعدم العلة للكراهة. (البحر: ۱/۶۱۰، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

— وولد الزنا اذا كان افضل القوم فلا كراهة اذا لم يكونا محتقرين بين الناس لعدم العلة للكراهة. (اعلاء السنن: ۳/۲۰۳، کتاب الصلاة، ابواب الامامة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

(۲) وكذا تجب على السامع بتلاوة هؤلاء الا المجنون لان التلاوة منهم صحيحة..... بخلاف السماع من البيغاء والصدى فان ذلك ليس بتلاوة..... لعدم اهلية لانعدام التمييز. (بدائع الصنائع: ۱/۱۸۶، کتاب الصلاة، فصل واما سجدة التلاوة، ط: سعید)

— لاتجب بسماعه من الصدى والظير. (تنوير الابصار مع الدر المختار: ۲/۱۰۸، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— ولو سمع منهم مسلم عاقل بالغ تجب عليه لسماعه..... ولا تجب اذا سمعها من ظير هو المختار..... وان سمعها من الصدى لاتجب عليه. (هندية: ۱/۱۳۲، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيدية)

ع

عام مسلمانوں کا انتظار کرنا

”انتظار کرانا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۹۱)

عشاء تنہا پڑھنے کے بعد جماعت میں شامل ہوا

رمضان المبارک میں مثلاً ایک بیمار آدمی نے گھر پر عشاء کی نماز پڑھی، پھر کچھ ہمت ہوئی تو مسجد میں گیا، عشاء کی فرض نماز کی جماعت ہو رہی تھی، تو اب وہ نفل کی نیت سے شامل ہو سکتا ہے۔ لیکن تراویح اور قضا نماز کی نیت سے شامل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ تراویح کا درجہ اگرچہ فرضوں سے کم ہے، مگر وہ ایک مخصوص اور مستقل سنت موکدہ ہے۔ اس کی خصوصیت کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔ (۱) اور قضا کی نیت اس لیے صحیح نہیں کہ امام کی نماز وقتی ادا ہے، اور مقتدی کی قضا ہے۔ دونوں کی نماز صفت میں متحد نہیں، اس لیے قضا نماز کی نیت بھی درست نہیں۔ (۲)

(۱) ولو صلى العشاء في منزله ثم اتى المسجد فوجد الناس في الصلاة فظن انهم في التراويح فصلى معهم ثم ظهر انه كان عشاء جاز عند البعض لانه متنفل اقتدى بالمفترض. (خانية على الهندية: ۲۳۶/۱، كتاب الصلاة، باب التراويح، فصل في وقت التراويح، ط: ماجديه)

— رجل صلى العشاء في منزله ثم اتى المسجد ووجد الامام في الصلاة وظن انه في التراويح فاقتدى به ثم ظهر انه في العشاء قال: هذا متنفل اقتدى بمفترض يجزيه.

(تاتارخانية: ۲۸۵/۱، كتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر في التراويح، نوع آخر، ط: قديمي)

— (ومتنفل بمفترض في غير التراويح) في الصحيح، خانية، و كانه لانها سنة على هيئة مخصوصة فيراعى وضعها الخاص للخروج عن العهدة. (تنوير الابصار مع الدر المختار: ۵۹۱/۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد)

— ولو صلى التراويح مقتدياً بمن يصلي المكتوبة او الوتر او النافلة غير التراويح اختلف المشائخ والاصح فيه انه لا يصح الاقتداء. (خلاصة الفتاوى: ۶۳/۱، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في التراويح، ط: رشيديه)

(۲) ولا يجوز اقتداء المفترض بالمفترض عند اختلاف الفرضين..... وكذا ظهر الامس وظهر اليوم مختلفان.

(خلاصة الفتاوى: ۱۲۶/۱، كتاب الصلاة، الفصل الخامس عشر في الامامة والاقتداء، ط: رشيديه)

— ولا مفترض بمتنفل وبمفترض فرضاً آخر لان اتحاد الصلاتين شرط عندنا، =

عشاء کی آخری رکعتوں میں جہر کیا

”آخری رکعتوں میں جہر کیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۷۱)

عشاء کی پانچ رکعت پڑھنے کا حکم

”پانچ رکعت پڑھنے کا حکم“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۱۰)

عشاء کی تیسری رکعت پر سہواً بیٹھنا

”تیسری رکعت پر سہواً بیٹھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۶۰)

عشاء کی تین رکعت پر سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت اور ملائی

”تین رکعت پر سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت اور ملائی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۶۳)

عشاء کی تین رکعت پر سہو سجدہ کر لیا

”تین رکعت پڑھ کر سہو سجدہ کر لیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۶۳)

عشاء کی جماعت نہیں ہوئی

جس مسجد میں عشاء کے فرض نماز کی جماعت نہیں ہوئی، وہاں پر تراویح کو بھی

جماعت سے پڑھنا درست نہیں۔ (۱)

= (قولہ: وبمفترض فرضاً آخر) سواء تغاير الفرضان اسماً او صفة كمصلى ظهر امس بمصلى ظهر

اليوم. (تنوير الابصار مع الدر المختار ورد المحتار: ۱/ ۵۷۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد)

۔ ولذا صح الحالف بالناذر بخلاف المنذور لانه واجب وقد اختلف السبب فصار كظهر الامس

بمن يصلى ظهر اليوم. (فتح القدير: ۱/ ۳۲۳، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية)

(۱) ولو تركوا الجماعة في الفرض ليس لهم ان يصلوا التراويح بجماعة. (هندية: ۱/ ۱۱۷، كتاب

الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: ماجديه)

— ولو تركوا الجماعة في الفرض ليس لهم ان يصلوا التراويح جماعة. (البحر: ۲/ ۷۰، كتاب

الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

— ولو تركوا الجماعة في الفرض لم يصلوا التراويح جماعة لانها تبع. (تنوير الابصار مع الدر

المختار: ۲/ ۳۸، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

عشاء کی جماعت ہونے کے بعد آنے والے کیا کریں؟

☆..... اگر رمضان المبارک میں کچھ لوگ عشاء کی جماعت ہونے کے بعد تراویح کی نماز کے دوران مسجد میں آئیں، تو آنے والے لوگ علیحدہ علیحدہ عشاء کے فرض اور دو رکعت سنت ادا کرنے کے بعد تراویح کی جماعت میں شامل ہو جائیں۔ اور وتر کی نماز بھی امام کے ساتھ جماعت سے ادا کریں۔ پھر اس کے بعد فوت شدہ بقیہ تراویح کی نماز تنہا یا جماعت کے ساتھ ادا کریں۔ (۱)

☆..... عشاء کی فرض نماز کو تنہا پڑھنے والا تراویح اور وتر کی نماز جماعت سے پڑھ سکتا ہے۔ کیوں کہ دونوں نمازوں کا حکم برابر ہے۔ (۲)

عشاء کی فرض نماز صحیح نہیں ہوئی

اگر عشاء کی فرض، تراویح کی نماز اور وتر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے

(۱) صلی العشاء وحده فله ان یصلی التراویح مع الامام..... واذافاتہ ترویحة او ترویحتان فلو اشتغل بها یفوتہ الوتر بالجماعة یشغل بالوتر ثم یصلی مافاتہ من التراویح. (ہندیہ: ۱/۱۷۱، کتاب الصلاة، فصل فی التراویح، ط: ماجدیہ)

— فلو فاتہ بعضها وقام الامام الی الوتر او تر معه ثم صلی مافاتہ. (الدر المختار: ۲/۴۴، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

— یوتر مع الامام ثم یقضى مافاتہ من التراویح احرازاً لفضیلة الوتر بالجماعة مع ان التراویح تجوز بعده. (حلبی کبیر، ص: ۴۰۴، کتاب الصلاة، تراویح، ط: سہیل اکیڈمی)

(۲) اما لو صلیت بجماعة الفرض وکان رجل قد صلی الفرض وحده فله ان یصلیہا مع ذلك الامام، ولو لم یصلیہا ای التراویح بالامام او صلاہا مع غیرہ له ان یصلی الوتر معه. (الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۴۸، کتاب الصلاة، مبحث صلاة التراویح، ط: سعید)

— صلی العشاء وحده فله ان یصلی التراویح مع الامام..... ولو لم یصل التراویح جماعة مع الامام فله ان یصلی الوتر معه. (البحر الرائق: ۲/۷۰، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

— اذا صلی مع شیئاً من التراویح او لم یدرک شیئاً منها او صلاہا مع غیرہ له ان یصلی الوتر معه هو الصحیح. (ہندیہ: ۱/۱۷۱، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)

بعد معلوم ہوا کہ عشاء کی فرض نماز صحیح نہیں ہوئی، مثلاً امام نے عشاء کی فرض نماز بے وضو پڑھادی، یا کوئی رکن چھوڑ دیا تو عشاء کی فرض نماز کے ساتھ تراویح کی نماز بھی دوبارہ پڑھے۔ البتہ وتر دوبارہ نہ پڑھے۔ کیوں کہ تراویح فرض نماز کے تابع ہے، وتر تابع نہیں ہے۔ (۱)

عشاء کی نماز بے وضو پڑھی

☆..... اگر کسی نے عشاء کی نماز وضو کے بغیر پڑھی، اور تراویح اور وتر وضو سے پڑھے، تو عشاء کے ساتھ وقت کے اندر اندر تراویح کا بھی اعادہ کر لے، اور وتر کا اعادہ نہ کرے۔ اس لئے کہ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک تراویح عشاء کے تابع ہے۔ اور وتر اپنے وقت میں عشاء کے تابع نہیں ہے۔ اور عشاء کی نماز کو وتر پر مقدم کرنا ترتیب کی وجہ سے واجب ہے۔ اور بھولنے کے عذر سے ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔ لہذا اگر بھول کر وتر عشاء سے پہلے پڑھ لے تو صحیح ہو جائیں گے۔ اور اگر تراویح عشاء سے پہلے پڑھی تو صحیح نہیں ہوگی۔ کیوں کہ تراویح کا وقت عشاء کی نماز ادا ہونے کے بعد ہے۔ پس جو تراویح

(۱) لو تبين ان العشاء صلاها بلا طهارة دون التراويح والوتر اعاد التراويح مع العشاء دون الوتر لانها تبع للعشاء هذا عند ابي حنيفة رحمه الله تعالى فان الوتر غير تابع للعشاء في الوقت عنده..... وعندهما الوتر سنة العشاء كالتراويح فابتداء وقته بعد العشاء فتجب الاعادة اذا ادى قبل العشاء وان كان بالنسيان عندهما كالتراويح، وبالجملة اعادة الوتر مختلف فيها واما اعادة التراويح وسائر سنن العشاء فمتفق عليها اذا كان الوقت باقياً. (هندية: ۱/۱۵، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: رشيدية)

— لو صلى العشاء بامام وصلى التراويح بامام آخر ثم علم ان الامام صلى العشاء على غير وضوء يعيد العشاء والتراويح تبغالها كما يعيد سبنتها ولا يلزمه اعادة الوتر. (حلبی کبیر، ص: ۴۰۳، ۴۰۴، كتاب الصلاة، فصل في النوافل، ط: سهيل اكيڈمی)

— وذكر الناطقى في امام صلى بقوم صلاة العشاء على غير وضوء ناسياً ثم صلى بهم امام آخر التراويح متوضأ ثم علم ان الاول كان على غير وضوء ان عليهم ان يعيدوا العشاء والتراويح جميعاً. (بدائع: ۱/۲۸۸، كتاب الصلاة، فصل في قدر التراويح، ط: سعيد)

عشاء سے پہلے ادا کی اس کا اعتبار نہیں ہے۔ (۱)

☆..... اگر عشاء کے فرض بھول کر بے وضو پڑھ لیے، اور سنت اور وتر وضو سے پڑھے، اور وقت کے اندر اندر یاد آجائے، تو فرض کے ساتھ سنتوں کا اعادہ کرنا بھی ضروری ہے۔ البتہ وتر کا اعادہ نہ کرے۔ کیوں کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک عشاء کے فرض نہ ہونے کی صورت میں فرض کے ساتھ سنتوں کا اعادہ بھی ضروری ہے۔ کیوں کہ سنتیں فرض کے تابع ہیں۔ اور وتر چوں کہ مستقل واجب ہے، اور وہ وضو سے ادا ہوا۔ لہذا اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ وتر کو سنت فرماتے ہیں۔ اس لیے وہ فرض کے ساتھ وتر کے اعادہ کا بھی حکم کرتے ہیں۔ اور فتویٰ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر ہے۔ (۲)

نوٹ: عشاء کے فرض کے ساتھ سنتوں کا اعادہ وقت کے اندر یاد آنے کی صورت میں ہے۔

(۱) من صلی العشاء علی غیر وضوء وهو لا یعلم ثم توجزا فوتر ثم تذاکر اعاد صلاة العشاء بالاتفاق ولا یعيد الوتر فی قول ابی حنیفة، وعندہما یعید، ووجه البناء علی هذا الاصل انه لما کان واجبا عند ابی حنیفة کان اصلا بنفسه فی حق الوقت لاتبعاً للعشاء فکما غاب الشفق دخل وقته کما دخل وقت العشاء الا ان تقدیم احدہما علی الآخر واجب حالة التذاکر فعند النسیان یسقط۔ (بدائع: ۲/۱، کتاب الصلاة، فصل فی بیان وقته، ط: سعید)

— لو تبین ان العشاء صلاھا بلا طہارة دون التراویح والوتر اعاد التراویح مع العشاء دون الوتر لانھا تبع للعشاء، هذا عند ابی حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ فان الوتر غیر تابع للعشاء فی الوقت عنده، والتقدیم انما وجب لاجل الترتیب وذلك یسقط بعذر النسیان فیصح اذا ادى قبل العشاء بالنسیان بخلاف التراویح فان وقتها بعد اداء العشاء فلا یعتد بما اذا ادى قبل العشاء۔ (ہندیہ: ۱/۱۱۵، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)

— (لو صلی العشاء بامام) و صلی التراویح بامام آخر ثم علم ان الامام صلی العشاء علی غیر وضوء یعید العشاء والتراویح تبعاً لها کما یعید سنتها ولا یلزمه اعادۃ الوتر فی مثل هذه الصورة عند ابی حنیفة لاستقلاله وعدم تبعيته للعشاء عنده، وانما یلزم تقدیمها علیہ للترتیب فاذا فات الترتیب من غیر قصد لا یلزمه الاعادۃ۔ (حلبی کبیر، ص: ۴۰۴، کتاب الصلاة، فصل فی النوافل، ط: سهیل اکیڈمی)

(۲) دیکھئے پچھلے صفحے کا حاشیہ نمبر ۱ (لو تبین ان العشاء صلاھا بلا طہارة)۔

اگر وقت گزرنے کے بعد یاد آیا تو صرف عشاء کے فرض کا اعادہ کرے، سنت نہ پڑھے۔ (۱)

عشاء کی نماز پڑھ کر جماعت میں شامل ہوا

اگر کوئی شخص عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد جماعت ہوتی دیکھ کر دوبارہ اس میں شامل ہو گیا، تو یہ نماز نفل ہو جائے گی۔ اور سنت وتر دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ کیوں کہ وہ پہلے ادا کر چکا ہے۔ (۲)

عشاء کی نماز فاسد ہو گئی

”عشاء کی فرض نماز صحیح نہیں ہوئی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۹۲)

عشاء کی نماز کی ایک رکعت ملی

اگر کوئی شخص عشاء کی تین رکعت پوری ہو جانے کے بعد آخری رکعت میں امام کے ساتھ شامل ہوا، تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر ثناء پڑھے۔ پھر

(۱) واما إعادة التراویح وسائر سنن العشاء فمتفق علیها اذا كان الوقت باقیًا. (ہندیہ: ۱/۱۱۵، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)
— لاخلاف بین اصحابنا فی سائر السنن سوی رکعتی الفجر انہا اذا فاتت عن وقتها لا تقضى سواء فاتت وحدها او مع الفریضة. (بدائع: ۱/۲۸۷، کتاب الصلاة، فصل فی بیان ان السنة اذا فاتت..... ط: سعید)

— وسائر النوافل اذا فاتت عن وقتها لا تقضى بالاجماع سواء فاتت مع الفرض او بدون الفرض هذا هو المذكور فی ظاہر الروایة. (تاتارخانیہ: ۱/۳۶۸، کتاب الصلاة، الفصل الحادی عشر فی التطوع قبل الفرض وبعده، ط: قدیمی)

(۲) فان كان قد صلاها ثم دخل المسجد فان كان صلاة لا یکرهه التطوع بعدها شرع فی صلاة الامام والا لا،..... وكذا الجواب فی العصر والعشاء الا انه لا یدخل فی العصر مع الامام لان التنفل بعده مکروه. (بدائع: ۱/۲۸۷، کتاب الصلاة، فصل واما بیان ما یکره منها، ط: سعید)
— وان صلی ثلاثًا منها اتم ثم اقتدی متنفلًا ویدرک فضیلة الجماعة الا فی العصر. (تنویر الابصار: ۲/۵۳، کتاب الصلاة، باب ادراک الفریضة، ط: سعید)

— ولو صلی ثلاثًا یتم ویقتدی متطوعًا. (البحر: ۲/۷۱، کتاب الصلاة، باب ادراک الفریضة، ط: سعید) وانظر: الحاشیة السابقة ایضًا.

”أعوذ بالله من الشيطان الرجيم“ اور ”بسم الله الرحمن الرحيم“ پڑھ کر سورہ فاتحہ اور سورت پڑھے، اور رکوع سجدہ کر کے قعدہ کرے۔ دوسری رکعت میں بھی ”بسم الله الرحمن الرحيم“، سورہ فاتحہ اور سورت پڑھے، مگر اس رکعت کے بعد قعدہ نہ کرے، اور تیسری رکعت میں صرف ”بسم الله الرحمن الرحيم“ پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھے، اور رکوع سجدہ کر کے بیٹھ کر تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (۱)

عشاء کی نماز میں آہستہ قراءت کی

”جہر کی جگہ پر آہستہ قراءت کرے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۶۷)

عشاء کے فرض پڑھنے سے پہلے تراویح کی امامت کرنا

☆..... تراویح کی نماز عشاء کی فرض نماز کے بعد پڑھنا ضروری ہے، عشاء کی

(۱) (والمسبوق من سبقه الامام بها او بعضها وهو منفرد) حتى يثنى ويتعوذ ويقرأ وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لكرهتها، مفتاح السعادة، (فيما يقضيه) اي بعد متابعتة لامامه فلو قبلها فالأظهر الفساد، ويقضى اول صلاته في حق قراءة و آخرها في حق تشهد..... لو ادركه في ركعة الرباعى يقضى ركعتين بفاتحة وسورة ثم يتشهد ثم يأتي بالثالثة بفاتحة خاصة عند ابى حنيفة وقالوا: ركعة بفاتحة وسورة وتشهد ثم ركعتين اولهما بفاتحة وسورة، وثانيتها بفاتحة خاصة، وظاهر كلامهم اعتماد قول محمد. (الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۵۹۶، ۵۹۷، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد)

— والمسبوق..... فاذا قام الى قضاء ما سبق يأتي بالثناء ويتعوذ للقراءة..... لو ادرك ركعة مع الامام في صلاة الظهر والعصر والعشاء وقام الى القضاء فعليه ان يقضى ركعة ويقرأ فيها بالفاتحة وسورة، ويتشهد لانه يقضى آخر الصلاة في حق التشهد ويقضى ركعة اخرى ويقرأ فيها بالفاتحة وسورة ولا يتشهد. (خلاصة الفتاوى: ۱/ ۱۶۶، كتاب الصلاة، ما يتصل بمسائل الاقتداء مسائل المسبوق، ط: رشيدية)

— قال ابو حنيفة وابو يوسف: مادركه مع الامام آخر صلاته حكماً وان كان اول صلاته حقيقة، وما يقضيه اول صلاته حكماً وان كان آخر صلاته حقيقة،..... عن محمد انه قال مادرك المسبوق مع الامام اول صلاته حقيقة وحكماً، وما يقضى آخر صلاته حقيقة وحكماً، كما قال اولئك الا في حق ما يتحمل الامام عنه وهو القراءة. (بدائع: ۱/ ۲۳۷، ۲۳۸، كتاب الصلاة، فصل في حكم هذه الصلوات، ط: سعيد)

فرض نماز پڑھنے سے پہلے تراویح کی نماز پڑھنا درست نہیں۔ لہذا اگر حافظ صاحب نے عشاء کی فرض نماز پڑھنے سے پہلے تراویح کی نماز پڑھا دی تو تراویح کی نماز نہیں ہوگی۔ اس وقت یا صبح صادق سے پہلے پہلے فرض پڑھنے والے امام کے پیچھے یا تنہا تراویح کی نماز کو دوبارہ پڑھ لینا چاہیے۔ (۱)

☆..... اگر صبح صادق تک اعادہ نہیں کیا گیا تو اس کے بعد قضا نہیں ہے۔ (۲)

استغفار کریں۔ ختم قرآن کی صورت میں ان رکعتوں میں جتنا قرآن شریف پڑھا گیا تھا، اس کو دوسرے دن لوٹالیں۔ (۳)

(۱) وقتہ بعد العشاء لا تجوز قبلها سواء كانت بعد الوتر او قبله هو المختار لانها نافلة سنت بعد صلاة العشاء بفعل الصحابة..... فكانت تبعاً لها. (حلی کبیر، ص: ۴۰۳، کتاب الصلاة، فصل فی التراویح، ط: سہیل اکیڈمی)

— واكثر المشائخ على وقتها بين العشاء الى طلوع الفجر حتى لو صلاها قبل العشاء لا يجوز وفي السراجية هو المختار. (تاتارخانية: ۱/۴۷۸، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراویح، نوع آخر فی بیان وقت التراویح، ط: قدیمی)

— ووقتها بعد صلاة العشاء الى الفجر قبل الوتر وبعده في الاصح. (الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۴۴، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

(۲) اما اعادة التراویح وسائر سنن العشاء فمتفق عليها اذا كان الوقت باقياً، هكذا في التبيين (هندية: ۱/۱۱۵، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، ط: ماجديه)

— لاخلاف بين اصحابنا في سائر سنن سوى ركعتي الفجر انها اذا فاتت عن وقتها لا تقضى سواء فاتت وحدها او مع الفريضة. (بدائع: ۱/۶۳۳، کتاب الصلاة، ط: حقانيه)

— واذا فاتت التراویح لا تقضى بجماعة والاصح انها لا تقضى اصلاً. (البحر: ۲/۶۸، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

(۳) وذا فسد شفع وقد قرأ فيه هل يعيد ماقرأ اختلف المشائخ..... قال بعضهم يعيد ليكون الختم في صلاة صحيحة. (تاتارخانية: ۱/۴۸۰، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراویح، ط: قدیمی)

— واذا فسد شفع وقد قرأ فيه هل يعتبر ماقرأ اختلف المشائخ فيه قال بعضهم لا يعتد ليكون الختم في صلاة صحيحة. (المحيط البرهاني: ۲/۹، کتاب الصلاة، ط: سعید)

— واذا فسد الشفع وقد قرأ فيه لا يعتد بماقرأ فيه ويعيد القراءة ليحصل به الختم في الصلاة الجائزة. (هندية: ۱/۱۱۸، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشيديه)

عورتوں کا جماعت میں شرکت کرنا

اگر کوئی امام فرض یا تراویح کی نماز پڑھاتا ہے، اور عورتیں کسی پردے یا دیوار کے پیچھے سے مقتدی بن کر نماز پڑھیں گی، تو نماز ہو جائے گی۔ (۱) لیکن عورتوں کے لیے مسجد میں آنا مکروہ ہے۔ (۲) اور گھر میں نماز پڑھنے کا ثواب مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنے سے زیادہ ہے۔ اس لیے عورتوں کو گھر میں ہی پڑھنی چاہیے۔ (۳)

(۱) لو كان بين صف النساء و صف الرجال سترة قدر مؤخرة الرجل كان ذلك سترة للرجال ولا تفسد صلاة واحد منهم. (هندية: ۸۸/۱، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، الفصل الرابع في بيان ما يمنع صحة الاقتداء، ط: رشيدية)

— ولو كان معه رجلان وامرأة او خنثى اقام الرجلين خلفه والمرأة او الخنثى خلفها. (بدائع: ۱۵۹/۱، كتاب الصلاة، فصل في بيان مقام الامام والمأموم، ط: سعيد)

— ان اشتراط المخاذاة للفساد ليس خاصاً بتقدم المرأة الواحدة بل الصف من النساء كذلك اي فحيث لم يحاذهن صفوف الرجال فلا فساد. (شامی: ۵۷۳/۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد)

(۲) ويكره حضورهن الجماعة ولو لجمعة وعيد ووعظ مطلقاً ولو عجوزاً ليلاً على المذهب المفتي به لفساد الزمان. (الدر المختار مع رد المحتار: ۵۲۶/۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد)

— هل يرخص لهن في حضور المساجد..... والفتوى اليوم على الكراهة في كل الصلوات لظهور الفساد. (تاتارخانية: ۴۵۷/۱، كتاب الصلاة، الفصل الثامن في الحث على الجماعة، ط: قديمي)

— ولا يحضرن الجماعات لقوله تعالى: وقرن في بيوتكن. (البحر: ۲۲۷/۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد)

(۳) عن ابن مسعود رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: صلاة المرأة في بيتها افضل من صلاتها في حجرتها و صلاتها في مخدعها افضل من صلاتها في بيتها. (زواہ ابوداؤد، مشکوٰۃ، ص: ۹۶، كتاب الصلاة، باب الجماعة وفضلها، ط: قديمي)

— صلاة المرأة في بيتها افضل من صلاتها في حجرتها و صلاتها في مخدعها افضل من صلاتها في بيتها. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى، ص: ۳۰۴، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: قديمي)

— قال عليه السلام: صلاتها في قعر بيتها افضل من صلاتها في صحن دارها و صلاتها في صحن دارها افضل من صلاتها في مسجدها، وبيوتهن خير لهن. (البحر: ۲۲۷/۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية)

عورتوں کا مسجد میں جا کر تراویح کی جماعت میں شریک ہونا عورتوں کا مسجد میں جا کر پانچ وقت کی نماز اور تراویح کی جماعت میں شریک ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ خاص طور پر موجودہ دور میں مردوں کی تلاوت سننے کا مقصد زیادہ تر حسن صوت ہے، اور یہ فتنہ برپا کرنے کے لیے کافی ہے۔ اور تیس دن تک آمدورفت کا ایک ہی راستہ، مخصوص اوقات میں خطرات سے خالی نہیں ہے۔ (۱)

عورتوں کی جماعت

☆..... اگر چند حافظ قرآن عورتیں یہ چاہتی ہیں کہ تراویح کی نماز میں قرآن مجید اپنی جماعت سے ختم کریں، یعنی ان میں سے ایک امام بن جائے، اور باقی مقتدی بنیں تو مکروہ ہے۔ خواہ تراویح کی جماعت ہو یا غیر تراویح کی، سب میں عورتوں کا امام ہونا عورتوں کے لیے مکروہ ہے۔ (۲) اور عورت مرد کی امام ہو ہی نہیں سکتی۔ (۳)

☆..... مولانا عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ کے نزدیک اگر عورت حافظہ ہے، اور

(۱) دیکھئے پچھلے صفحے کا حاشیہ نمبر: ۲ (ویکرہ حضورہن الجماعة ولو لجمعة).

(۲) ویکرہ تحریمًا جماعة النساء ولو فی التراویح. (الدر المختار مع الرد: ۱/۵۶۵، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید)

— ویکرہ امامة المرأة للنساء فی الصلوات کلها من الفرائض والنوافل. (ہندیہ: ۱/۸۵، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث فی بیان من یصلح امامًا لغيره، ط: رشیدیہ)

— ولا یحضرن الجماعات لقوله تعالى: وقرن فی بیوتکن. (البحر: ۱/۶۲۷، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید)

(۳) لا یصح اقتداء الرجل بالمرأة. (خلاصة الفتاوی: ۱/۱۳۶، کتاب الصلاة، الفصل الخامس عشر فی الامامة والاقتداء، ط: رشیدیہ)

— لا یجوز اقتداء رجل بامرأة هكذا فی التبيين. (ہندیہ: ۱/۸۵، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث فی بیان من یصلح امامًا لغيره، ط: رشیدیہ)

— لا یصح اقتداء رجل بامرأة. (الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۵۷۹، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید)

بھولنے کا اندیشہ ہے، تو تراویح کی جماعت کی گنجائش ہے۔ (۱) باقی یہ گنجائش عام عورتوں کے لیے نہیں ہے۔

عورتوں کے لیے گھر میں مرد کے ساتھ جماعت سے تراویح پڑھنا

اگر کسی گھر میں مرد اور عورتیں محرم اور غیر محرم مل کر فرض اور تراویح کی نماز جماعت کے ساتھ اس طرح پڑھیں کہ پہلی صف میں مرد کھڑے ہوں اور پیچھے پردہ لگا کر عورتیں (محرم اور غیر محرم) کھڑی ہوتی ہوں، تو نماز بلا کراہت ہو جائے گی۔ (۲)

(۱) جماعت زنان نزد اکثر حنفیہ مکروہ است، لیکن دلیلی معتد بہ بر کراہت یافتہ نمیشود و ادله کہ فقہاء بر کراہت قائم کرده اند مخلدوش اند، چنانچہ از معاننہ فتح القدیر و بنایہ شرح ہدایہ للعینی واضح میشود، و از آثار و اخبار مشروعیت جماعت نساء منفردات ثابت میشود، و در سنن ابی داؤد، در حدیث طویل مروی است ”و کانت ای ام ورقة قد قرأت القرآن فاستأذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم أن تتخذ فی دارها مؤذنا فأذن لها وأمرها أن تؤم أهل دارها“ و در کتاب الآثار لمحمد بن الحسن ست ”أخبرنا أبو حنیفة، نا حماد، عن ابراهیم عن عائشة انها کانت تؤم النساء فی شهر رمضان فتقوم وسطهن..... ازین روایات معلوم شدہ کہ زنی کہ امام باشد در جماعت زنان در وسط صف قیام سازد..... و این ہم معلوم شد کہ زن امام راجہر بالقراءة و جہر تکبیرات وغیرہ باید، چہ بدون آن صورت اقتداء نمی بندد، و آواز زن اگر چہ بر مذهب بعضی سترست لیکن در حق رجال نہ در حق زنان، و تحقیق این مبحث کما ینبغی در رسالہ خود تحفة النبلاء فیما یتعلق بجماعت النساء کرده ام من شاء فلیراجع الیہ. (مجموعۃ الفتاوی للکنوی علی هامش خلاصۃ الفتاوی: ۱/۴۳، ۴۴، کتاب الصلاة، باب مکروہات الصلاة، ط: رشیدیہ)

(۲) امامۃ الرجل للمرأة جائزة اذ انوی الامام امامتها اذا لم یکن فی الخلوۃ، اما اذا کان الامام فی الخلوۃ فان کان الامام لهن او لبعضهن محرما فانه یجوز. (تاتارخانیۃ: ۱/۴۵۵، کتاب الصلاة، الفصل السابع فی بیان مقام الامام و المأموم، ط: قدیمی)

— امامۃ الرجل للمرأة جائزة اذ انوی الامام امامتها ولم یکن فی الخلوۃ. (ہندیۃ: ۱/۸۵، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامۃ، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغيره، ط: رشیدیہ)

— ویجوز اقتداء المرأة بالرجل اذ انوی الرجل امامتها. (بدائع الصنائع: ۱/۳۵۲، کتاب الصلاة، فصل شرائط جواز الاقتداء، ط: حقانیہ)

غ

غروب کے وقت سجدہ تلاوت کرنا

”طلوع کے وقت سجدہ تلاوت کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۸۸)

غلط لقمہ دے کر پریشان کرنا

”لقمہ غلط دے کر پریشان کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۳۱)

غلطی

☆..... نماز میں قراءت کے دوران غلط پڑھنے سے جو لفظ پیدا ہوتا ہے، اس کے متعلق امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ یہ بحث نہیں کرتے کہ وہ لفظ قرآن مجید میں ہے یا نہیں۔ ان کے نزدیک ضابطہ یہ ہے کہ پڑھنے کے اندر کسی کلمہ میں زیادتی یا کمی کی وجہ سے معنی بالکل بدل جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے، ورنہ نہیں۔ جیسے: ﴿فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ میں ”لا“ چھوڑ دیا، یا ﴿وَعَمَلٌ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ﴾ کی جگہ ”وَعَمَلٌ صَالِحًا وَكَفْرًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ“ پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

(۱) وان ذکر حرفاً مكان حرف وغير المعنى فان امكن الفصل بين الحرفين من غير مشقة كالطاء مع الصاد فقرأ الطالحات مع الصالحات تفسد صلاته عند الكل وان كان لا يمكن الفصل بين الحرفين الا بمشقة..... قال اكثرهم لا تفسد صلاته..... وانما العبرة لاتفاق المعنى في قول ابى حنيفة ومحمد، ولو جود المثل عند ابى يوسف..... في حذف حرف عن كلمة..... ان غير المعنى تفسد صلاته عند عامة المشائخ نحو ان يقرأ فمالهم لا يؤمنون، في لا يؤمنون بترك لا..... ان يقدم كلمة على كلمة ولا يغير المعنى بان يقرأ لهم فيها شهيق وزفير او يقرأ فانبتنا فيها عبا وحباً، لا تفسد صلاته، ولو قرأ ان الابرار لفي جحيم، وان الفجار لفي نعيم فاكثر المشائخ انه تفسد وهو الصحيح. (تاتارخانية: ۱/ ۳۳۳، ۳۳۴،، ۳۵۱، ۳۵۷، كتاب الصلاة، نوع آخر في زلة القارى، ط: قديمي)

— والقاعدة عند المتقدمين ان ما غير المعنى تغييراً يكون اعتقاده كفراً يفسد في جميع ذلك سواء كان في القرآن او لا..... وان كان الخطأ بابدال حرف بحرف فان امكن الفصل بينهما بلا كلفة كالصاد مع الطاء بان قرأ الطالحات مكان الصالحات فاتفقوا على انه مفسد، شامى، وفي الدر: ولو زاد كلمة او نقص كلمة او نقص حرفاً..... لم تفسد ما لم يتغير المعنى الا ما يشق تمييزه كالضاد والطاء..... لو بدل كلمة بكلمة وغير المعنى نحو ان الفجار لفي جنات، وفي الرد =

☆..... اور جن حروف میں امتیاز مشکل سے ہوتا ہے، وہ اگر ایک دوسرے کی جگہ پڑھے جائیں تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ جیسے: ”سین“ ”صاد“ اور ”ضاد“ ”ظ“ اور ”ذال“ وغیرہ۔ اور جن میں امتیاز آسان ہے، وہ اگر ایک دوسرے کی جگہ پڑھے جائیں اور معنی بالکل بدل جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ جیسے: ﴿صالحات﴾ کی جگہ ”طالحات“ پڑھا گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

☆..... اور اگر الفاظ کی تبدیلی سے معنی بالکل بدل جائیں تو نماز فاسد ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔ جیسے: ﴿علیم﴾ کی جگہ ”خبیر“، یا ”حفیظ“ وغیرہ پڑھا گیا، تو نماز درست ہے۔ اور ﴿وعداً علینا انا کنا فاعلین﴾ کی جگہ ”غافلین“ پڑھنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

☆..... اور اگر دو جملوں کے الفاظ بدل جائیں، اور معنی بھی بدل جائیں تو نماز فاسد ہے۔ جیسے: ﴿ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم﴾ میں ”جحیم“ کی جگہ ”نعیم“، اور ”نعیم“ کی جگہ ”جحیم“ پڑھنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر معنی نہ بدلیں، جیسے: ﴿لہم فیہا زفیر وشہیق﴾ میں ”شہیق“ و ”زفیر“ پڑھا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۲)

= (قوله: ولو زاد كلمة) اعلم ان الكلمة الزائدة..... فان غيرت افسدت مطلقاً نحو وعمل صالحاً وكفر فلهم اجرهم..... (قوله او نقص كلمة)..... ان غيرت مثل فما لهم لا يؤمنون بترك لا، فانه يفسد عند العامة، وقيل لا، والصحيح الاول. (الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، مطلب في مسائل زلة القارى، ط: سعيد) — والعبرة انما يعتبر لا تفاق المعنى عندهما وعند ابى يوسف لوجود المثل، والاصل في هذا انه ان امكن الفصل بين الحرفين من غير مشقة كالطاء مع الصاد بان قرأ الطالحات مكان الصالحات تفسد صلاته، وان كان لا يمكن الفصل بين الحرفين الا بمشقة كالطاء مع الضاد، والصاد مع السين والطاء مع التاء اختلف المشائخ فيه، قال اكثرهم لا يفسد..... لو قدم حرفاً على حرف ان تغير المعنى بالتقديم تفسد صلاته..... نقصان حرف ان كان يغير المعنى لا تفسد بلا خلاف. (خلاص الفتاوى: ۱/۱۰۵، ۱۱۲، كتاب الصلاة، الفصل الثانی عشر فی زلة القارى، ط: رشیدیہ)

(۱) دیکھئے سابقہ صفحہ کا حاشیہ نمبر ۱ (وان ذکر حرفاً مکان حرف).

(۲) دیکھئے سابقہ صفحہ کا حاشیہ نمبر ۱ (وان ذکر حرفاً مکان حرف).

غلطیاں متعدد ہوں

اگر کسی سے ایک ہی نماز میں متعدد ایسی غلطیاں ہوئیں جن میں سے ہر ایک غلطی پر سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، تو اس صورت میں ایک مرتبہ سجدہ سہو کر لینا سب کی تلافی کے لیے کافی ہے۔ (۱)

غیر قرآنی الفاظ بعض سورتوں کے بعد پڑھنا

تراویح کی نماز میں بعض سورتوں کے اختتام پر نماز ہی میں بعض غیر قرآنی الفاظ عربی میں پڑھنا منع ہے۔ (۲) لیکن اگر نوافل اور تراویح میں ایسا کیا تو نماز فاسد نہیں

(۱) يجب بعد سلام واحد عن يمينه فقط سجدةً واحدةً، وتشهد وسلام اذا كان الوقت صالحاً بترك واجب سهواً وان تكرر، لان تكراره غير مشروع، (قوله: وان تكرر) حتى لو ترك جميع واجبات الصلوات سهواً لا يلزمه الا سجدةً واحدةً. نهر، بحر، الدر المختار مع رد المحتار: ۷۷/۲ - ۸۰، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد)

— السهو في سجود السهو لا يوجب السهو لانه لا يتناهى ولو سها في صلاته مراراً يكفيه سجدةً واحدةً قل ذلك او كثر. (تاتارخانية: ۵۳۶/۱، كتاب الصلاة، الفصل السابع عشر في سجود السهو، نوع آخر في المتفرقات، ط: قديمي)

— ولو سها فيما يقضى ولم يسجد لسهو الامام كفاه سجدةً واحدةً لسهو ولما عليه من قبل الامام لان تكرار السهو في صلوات واحدة غير مشروع. (بدائع الصنائع: ۱۷۶/۱، كتاب الصلاة، فصل في بيان من يجب عليه سجود السهو ومن لا يجب عليه، ط: سعيد)

(۲) عن ابن عباس رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا قرأ سبح اسم ربك الاعلى، قال سبحان ربي الاعلى، (كان اذا قرأ): قال المظهر: عند الشافعي يجوز مثل هذه الاشياء في الصلاة وغيرها، وعند ابي حنيفة لا يجوز الا غيرها. (عون المعبود: ۱۱۳/۳، كتاب الصلاة، باب الدعاء في الصلاة، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

— ولا بأس للمتطوع المنفرد ان يتعوذ من النار او ان يسأل الرحمة عند آية الرحمة او يستغفر، وان كان في الفرض يكره، واما الامام والمقتدى فلا يفعل ذلك لا في الفرض ولا في النفل. (منية المصلي، ص: ۳۵۸، كتاب الصلاة، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيثمي)

— يستمع وينصت وان قرأ الامام آية ترغيب او ترهيب، وكذا الامام لا يشتغل بغير القرآن، وما ورد حمل على النفل منفرداً. (تنوير الابصار مع الدر المختار: ۵۲۵/۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، ط: سعيد)

ہوگی۔ اس لیے کسی بھی نماز کے اندر ایسا نہ کرے۔

مثلاً: سورہٴ مرسلات کی آخری آیت ﴿فبایٰ حدیث بعدہ یؤمنون﴾ کے بعد ”آمنّا باللہ“ نماز میں نہ کہے۔

غیر مقلد کی امامت

اگر امام غیر مقلد ہے، اور تراویح بیس رکعت کے بجائے آٹھ رکعت پڑھائے تو حنفی مذہب والے بقیہ بارہ رکعات تراویح وتر کی نماز کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں، اور اگر چاہیں تو وتر کی نماز امام کے پیچھے ساتھ نہ پڑھیں، بلکہ بقیہ تراویح کی بارہ رکعات پوری پڑھ لینے کے بعد وتر پڑھیں۔ (۱)

(۱) (ووقتہ بعد العشاء) لاتجوز قبلہا سواء كانت بعد الوتر او قبلہ هو المختار لانہا نافلۃ سنت بعد صلاۃ العشاء بفعل الصحابة..... فكانت تبعلہا. (حلبی کبیر، ص: ۴۰۳، کتاب الصلاۃ، ط: سہیل اکیڈمی لاہور)

— ووقتہا بعد صلاۃ العشاء الی الفجر قبل الوتر وبعده فی الاصح. (الدر مع الرد: ۲/۴۴، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

— ان وقتہا بین العشاء الی طلوع الفجر حتی لو صلاہا قبل العشاء لایجوز لایجوز. (تاتارخانیۃ: ۱/۴۷۸، کتاب الصلاۃ، الفصل الثالث عشر فی التراویح، نوع آخر فی بیان وقت التراویح، ط: سعید)

ف

فاتحہ کا تکرار

بعض حافظوں کی یہ عادت ہے کہ آخری ترویج کی آخری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ ناس پڑھ کر ”الحمد لله“ اور سورہ بقرہ سے کچھ پڑھتے ہیں، اس سے نماز میں خرابی لازم نہیں آئے گی، اور سہو سجدہ بھی لازم نہیں ہوگا۔ البتہ اس کی عادت بنانا مناسب نہیں۔ واضح رہے کہ سورہ فاتحہ کو ایک دفعہ پڑھنے کے بعد متصلاً دوبارہ پڑھنے سے سورت شروع کرنے میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ لازم ہوتا ہے۔ اور اگر درمیان میں سورت کا فاصلہ آجائے تو سہو سجدہ لازم نہیں آتا۔ (۱)

فرض ایک امام کے پیچھے اور وتر دوسرے امام کے پیچھے پڑھنا
فرض نماز ایک امام کے پیچھے، تراویح اور وتر کی نماز دوسرے امام کے پیچھے پڑھنا
جائز ہے۔ (۲)

(۱) (قوله: وكذا ترك تكريرها الخ) فلو قرأها في ركعة من الاولين مرتين ووجب سجود السهو لتأخير الواجب وهو السورة..... اما لو قرأها قبل السورة مرة وبعدها مرة فلا يجب، كما في الخانية، واختاره في المحيط والظهيرية والخلاصة. (شامی: ۱/۴۶۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد)

— واذا قرأ في الاولين او احدهما الفاتحة مرتين على الولا يلزمه سجود السهو، ولو قرأ الفاتحة ثم السورة ثم الفاتحة لا سهو عليه. (هنديّة: ۱/۷۱، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية)

— ومنها الاقتصاد فيهما..... حتى لو كررها في كل ركعة كره ان عمداً ووجب سجود السهو لو سهواً. (حلبی كبير، ص: ۲۹۵، واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيذمي)

(۲) اما لو صليت بجماعة الفرض وكان رجل قد صلى الفرض وحده فله ان يصلها مع ذلك الامام، وفي الدر المختار: ولو لم يصلها اي التراويح بالامام او صلاحها مع غيره له ان يصل الوتر معه. (الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۴۸، كتاب الصلاة، مبحث صلوة التراويح، ط: سعيد)

— اذا صلى معه شيئاً من التراويح او لم يدرك شيئاً منها او صلاحها مع غيره له ان يصل الوتر معه هو الصحيح. (هنديّة: ۱/۱۱۷، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: رشيدية) =

فرض پڑھ کر دوبارہ جماعت میں شامل ہوتے وقت تراویح کی نیت کرنا

”عشاء تنہا پڑھنے کے بعد جماعت میں شامل ہوا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۹۰)

فرض پڑھ کر دوبارہ جماعت میں شامل ہوتے وقت قضا کی نیت کرنا

”عشاء تنہا پڑھنے کے بعد جماعت میں شامل ہوا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۹۰)

فرض جہاں پڑھے، وہاں سے الگ ہو کر نفل پڑھنا

فرض نماز ادا کرنے کے بعد جگہ بدل کر یا آگے پیچھے اور دائیں بائیں ہو کر سنت

اور نفل پڑھنا مستحب ہے۔ بلکہ تنہا کسی جگہ پر نماز پڑھنے والے کے لیے بھی جگہ بدل کر

سنت اور نفل پڑھنا بہتر ہے۔ (۱) اور اگر آگے پیچھے ہونے کے لیے جگہ نہیں تو اس

صورت میں جہاں بھی ممکن ہو پڑھ لے۔

—= — وفيها ايضاً: جاز ان يصلى الفريضة احدهما ويصلى التراويح الآخر. (هنديّة: ۱/۱: ۱۱۱،

كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: رشيدية)

— اما لو صلاها جماعة مع غيره ثم صلى الوتر معه لا كراهة. (شامي: ۲/۲۸، كتاب الصلاة،

مبحث صلوة التراويح، ط: سعيد)

— صلى العشاء وحده فله ان يصلى التراويح مع الامام..... ولو لم يصل التراويح جماعة مع الامام

فله ان يصلى الوتر معه..... لو صلى التراويح مع غيره له ان يصلى الوتر معه هو الصحيح. (البحر:

۲/۷۰، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

(۱) فاذا قام الى التطوع لا يتطوع في مكانه بل يتقدم او يتأخر..... اما المقتدى والمنفرد ان لبثا في

مكانهما جاز وان قاما الى التطوع في مكانهما جاز والاحسن ان يتطوعا في مكان آخر. (منية

المصلى، ص: ۳۲۲، ۲۲۳، كتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي)

— ويكره للامام التنفل في مكانه لا للمؤتم وقيل يستحب كسر الصفوف..... واما المقتدى

والمنفرد..... الاحسن ان يتطوعا في مكان آخر. (الدر المختار مع الرد: ۱/۵۳۱، كتاب الصلاة،

باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد)

— ولا يتطوع في مكان الفريضة ولكن ينحرف يمنا ويسرة او يتأخر وان شاء رجع الى بيته

يتطوع فيه، وان كان مقتدياً او يصلى وحده ان لبث في مصلاه يدعو جاز، وكذا ان قام الى التطوع

في مكانه او تاخر او انحرف يمنا او يسرة جاز. (هنديّة: ۱/۷۷، كتاب الصلاة، الباب الرابع في

صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، وآدابها، ط: رشيدية)

فرض کی جماعت نہیں ملی تو کیا وتر جماعت سے پڑھ سکتا ہے؟

اگر کسی آدمی کو عشاء کی جماعت نہیں ملی، اور اس نے فرض نماز تنہا پڑھ لی، پھر اس کے بعد تراویح کی تمام یا اکثر رکعات امام کے ساتھ ادا کیں، یا امام کے ساتھ تراویح کی ایک رکعت بھی نہیں پڑھی، تو ان تینوں صورتوں میں وتر کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے۔ امام کے ساتھ تراویح بالکل نہ پڑھنے کی صورت میں بھی وتر کی جماعت میں شامل ہونا جائز ہے۔ کیوں کہ وتر مستقل نماز ہے، عشاء اور تراویح کے تابع نہیں ہے۔ (۱)

فوت شدہ رکعت ادا کرتے وقت امام سے آیت سجدہ سن لی

امام اور مقتدی چار رکعات تراویح پڑھنے کے بعد ترویجہ میں بیٹھے، اس وقت ایک آدمی نے کھڑے ہو کر فوت شدہ نماز ادا کرنا شروع کر دی، ابھی تک اس کی نماز پوری نہیں ہوئی، امام نے تراویح شروع کی، اور سجدہ کی آیت پڑھی، اور اس نے نماز میں سنی، تو اس پر سجدہ تلاوت لازم ہو گیا۔ ہاں اگر امام کے سجدہ کرنے سے پہلے یا سجدہ کرنے کے بعد اسی رکعت کے آخر میں امام کے پیچھے نیت باندھ لی، اور نماز میں شامل ہو گیا، تو امام کا سجدہ اس آدمی کے لیے کافی ہو جائے گا، الگ سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

(۱) دیکھئے سابقہ صفحہ کا حاشیہ: ۲ (اما لو صلیت بجماعة الفرض).

(۲) ومن سمع من امام فائتم به قبل ان يسجد الامام لها سجد معه، وبعده لا. (الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۱۱۰، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— سمع من امام فدخل معه قبل ان يسجد سجد معه، وان دخل في صلاة الامام بعد ما سجدها الامام لا يسجدها وهذا اذا ادركه في آخر تلك الركعة، اما لو ادركه في الركعة الاخرى يسجدها بعد الفراغ. (هندية: ۱/۱۳۳، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشیدیہ)

— اذا قرأ الامام آية السجدة فسمعها رجل ليس معه ثم دخل الرجل في صلاة الامام فهذه المسئلة على وجهين: الاول ان يكون اقتداؤه قبل ان يسجد الامام ففي هذا الوجه عليه ان يسجد مع الامام..... الوجه الثاني اذا اقتدى به بعدما سجد فليس عليه ان يسجدها في الصلاة كيلا يصير مخالفاً للامام وليس عليه ان يسجدها بعد الفراغ من الصلاة..... فاما اذا ادرك الامام في الركعة الاخرى كان عليه ان يسجدها بعد الفراغ. (تاتار خانية: ۱/۵۶۷، کتاب الصلاة، الفصل الحادي والعشرون في سجدة التلاوة، نوع آخر في سماع المصلي آية السجدة ممن معه في الصلاة او ممن ليس معه في الصلاة، ط: قديمی)

فیشن پرست کی امامت

اگر حافظ یا امام فیشن پرست ہیں۔ لباس وغیرہ شرعی نہیں ہوتا، انگریزی بال رکھتے ہیں، ننگے سر گھومتے ہیں، تو اگر یہ لوگ اپنی بری عادتوں کو چھوڑ دینے کا عہد کرتے ہیں، تو ان کو فرض اور تراویح میں امام بنانے کی گنجائش ہے۔ اور اگر انکار کریں، تو پھر ایسے لوگ امامت کے منصب کے لائق نہیں ہیں۔ (۱) اگر ان وجوہات کی بنا پر نمازی ان سے ناراض ہوں گے، تو ان کی ناراضی حق ہوگی۔

حدیث شریف میں ہے کہ: ”اگر شرعی سبب کی وجہ سے نمازی امام سے ناراض ہوں تو ایسے امام کے پیچھے نماز مقبول نہیں ہوتی“۔ (۲) اور اگر ایسے لوگ اپنے طرز زندگی کو بدلنے کے لیے تیار ہوں تو ان کو امام بنایا جاسکتا ہے۔ ورنہ امامت کا مقدس منصب ان کے سپرد نہ کیا جائے۔

(۱) ویکرہ امامة عبد و اعرابی و فاسق..... ان کراہة تقدیمہ کراہة تحریم. (رد المحتار: ۵۵۹/۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید)

— و تجوز امامة الاعرابی و الاعمی و العبد و ولد الزنا و الفاسق کذا فی الخلاصة الا انها تکرہ، ہکذا فی المتون. (ہندیہ: ۸۵/۱، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماماً لغيره، ط: رشیدیہ)

— وفيه اشارة الى انهم لو قدموا فاسقاً یا ثمون بناءً علی ان کراہة تقدیمہ کراہة تحریم لعدم اعتنائہ بامور دینہ. (حلبی کبیر، ص: ۵۱۳، کتاب الصلاة، الفصل الرابع فی الاولی بالامامة، ط: سهیل اکیڈمی)

(۲) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ثلاثة لا تقبل منهم صلاتهم من تقدم قومًا هم له کارهون..... (مشکوٰۃ، ص: ۱۰۰، کتاب الصلاة، باب الامامة، الفصل الثاني، ط: قدیمی)

— عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول: ثلاثة لا یقبل اللہ منهم صلاة، من تقدم قومًا وهم له کارهون، ورجل اتی الصلاة دباراً، والدبار ان یاتیها بعد ان تفتوته، ورجل اعتبد محررة. (سنن ابی داؤد: ۹۸/۱، کتاب الصلاة، باب الرجل یؤم القوم وهم له کارهون، ط: رحمانیہ)

— عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ثلاثة لا تقبل لهم صلاة، الرجل یؤم القوم وهم له کارهون..... (ابن ماجہ، ص: ۱۳۷، کتاب الصلاة، باب من ام قومًا وهم له کارهون، ط: مکتبہ فاروقیہ)

ق

قرآن سننے سے قرآن کا ثواب ملتا ہے

”قرآن کا ثواب ملتا ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۱۱)

قرآن شریف ایک رات میں ختم کرنا

اگر الفاظ کی ادائیگی وغیرہ صحیح ہو تو قرآن شریف کو ایک رات میں ختم کرنا جائز ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک رات میں قرآن مجید ختم کرنا ثابت ہے۔ (۱) اور اگر قرآن ترتیل کے ساتھ نہیں پڑھا گیا، مگر الفاظ صحیح پڑھے گئے، تو اس طرح پڑھنے میں ثواب کم

(۱) (اقرأ القرآن في شهر قلت اني اجد قوة حتى قال فاقراه في سبع لاتزد على ذلك) وليس النهي للتحريم كما ان الامر في جميع مامر في الحديث ليس للوجوب خلافا لبعض الظاهرية حيث قال بحرمة قراءته في اقل من ثلاث، واكثر العلماء كما قاله النووي على عدم التقدير في ذلك وانما هو بحسب النشاط والقوة فمن كان يظهر له بدقيق الفكر للطائف والمعارف فليقتصر على قدر يحصل له معه كمال فهم ما يقرؤه،..... وقد كان بعضهم يختم في اليوم والليلة وبعضهم ثلاثا..... واما الذين ختموا القرآن في ركعة فلا يحصون كثرة، منهم: عثمان، وتميم الداري، وسعيد بن جبیر. (ارشاد الباری: ۳۲۵/۱۱، کتاب فضائل القرآن، باب فی کم یقرأ القرآن، ط: دار الکتب العلمیة)

— فمنهم من يختم في كل شهرين ختمة..... وكثيرون في يوم وليلة..... واما الذين ختموا القرآن في ركعة فلا يحصون كثرة فمنهم عثمان وتميم الداري وسعيد بن جبیر رضی اللہ عنہم، والمختار ان ذلك يختلف باختلاف الاشخاص فمن كان يظهر له تدقيق الفكر للطائف والمعارف فليقتصر على قدر يحصل له معه كمال فهم ما يقرأ. (شرح الطیبی: ۲۸۱/۳، کتاب فضائل القرآن، باب آداب التلاوة ودروس القرآن، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة)

— عن عبد الله بن عمرو رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ القرآن في شهر قلت اني اجد قوة، حتى قال فاقراه في سبع ولا تزد على ذلك،..... قال الكرمانی مقتضى لاتزد ان لاتجوز الزيادة قلت لعل ذلك بالنظر الى المخاطب، مخاطبه لضعفة وعجزه او ان النهي ليس للتحريم وكان ابى ابن كعب يختمه في ثمان وكان الاسود يختم في ست وعلقمة في خمس، وروى عن معاذ بن جبل وكانت طائفة تقرأ القرآن كله في ليلة ثلاث مرات. (عمدة القاری: ۸۳/۲، کتاب فضائل القرآن، باب فی کم یقرأ القرآن، ط: دار الکتب العلمیہ بیروت)

— عن ابن سيرين قال كان عثمان يقرأ القرآن كله يوتر به. (المصنف لابن ابى شيبة: ۹۵/۲، کتاب الصلاة، باب فی الوتر ما يقرأ فيه، رقم الحديث: ۶۸۸۱، ط: دار الکتب العلمیہ بیروت)

ملے گا۔ (۱) اور اگر شہرت کی نیت سے پڑھے تو ”ریا“ تو فرائض میں بھی ممنوع ہے، تراویح میں کیسے جائز ہوگا! (۲) اور اگر مقتدیوں کو اس طرح پڑھنے میں دشواری ہو تو نہ پڑھے۔
تراویح، کسوف اور استسقاء کی نمازوں کے علاوہ نفل کی جماعت تہجد میں ہو یا غیر تہجد میں، اگر چار مقتدی ہیں تو مکروہ تحریمی ہے۔ (۳)

(۱) ورتل القرآن ترتیلاً. سورة المزمّل: آیت: ۴ پارہ ۲۹.

— وفي الحجة يقرأ في الفرض بالترسل حرفاً حرفاً، وفي التراويح بين بين، وفي النفل ليلاً ان يسرع بعد ان يقرأ كما يفهم، وفي الشامية: اي بعد ان يمد اقل مد، قال به القراء والاحرم لترك الترتيل المأمور به شرعاً. (شامی مع الدر: ۱/۵۴۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، ط: سعيد)

— ويكره الاسراع في القراءة وفي اداء الاركان كذا في السراجية. (هنديّة: ۱/۱۱۷، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: رشيدية)

— ويكره الاسراع في القراءة وفي اداء الاركان. (تاتارخانية: ۱/۴۷۹، كتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر في التراويح، نوع آخر: بيان القراءة في التراويح، ط: قديمي)

(۲) فويل للمصلين الذين هم عن صلاتهم ساهون الذين هم يراءون. سورة الماعون: آیت ۴، ۵، ۶، پارہ ۳۰

— عن النبي صلى الله عليه وسلم: ان في جهنم لوادياً تستعبد جهنم من ذلك الوادي في كل يوم اربع مائة مرة اعد ذلك للمرائين من امة محمد..... (ابن كثير: ۳/۷۱۸، ۷۱۹، سورة الماعون، ط: دار السلام، رياض)

— اعلم ان اخلاص العبادة لله تعالى واجب، والرياء فيها وان يريد بها غير وجه الله تعالى حرام بالاجماع للنصوص القطعية: وقد سمي عليه السلام الرياء، الشرك الاصغر..... لو صلى رياء فلا اجر له وعليه وزر. (رد المحتار: ۶/۴۲۵، كتاب الخطر والاباحة، فصل في البيع، ط: سعيد)

(۳) اعلم ان النفل بالجماعة على سبيل التداعي مكروه على ماتقدم ما عدا التراويح وصلوة الكسوف والاستسقاء. (غنية المستملى، ص: ۴۳۲، كتاب الصلاة، تتمات من النوافل، ط: سهيل اكيذمي)

— التطوع بجماعة خارج رمضان اي يكره ذلك على سبيل التداعي بان يقتدى اربعة بواحد. (الدر مع الرد: ۲/۴۸، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

— التطوع بالجماعة اذا كان على سبيل التداعي يكره..... ان كان سوى الامام ثلاثة لا يكره بالاتفاق وفي الاربع اختلف المشائخ والاصح انه يكره هكذا في الخلاصة. (هنديّة: ۱/۸۳، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، ط: رشيدية)

قرآن شریف پر سجدہ کرنا

بعض لوگ سجدہ کی آیت تلاوت کرنے کے بعد قرآن شریف پر سجدہ کر لیتے

ہیں، یہ غلط ہے۔ کیوں کہ اس سے سجدہ تلاوت ادا نہیں ہوتا۔ (۱)

قرآن کا ثواب ملتا ہے

تراویح میں قرآن شریف پڑھنے سے امام اور مقتدیوں کو قرآن شریف پڑھنے کا

ثواب بھی ملے گا۔ اور تراویح میں قرآن ختم کر کے سنت ادا کرنے کا ثواب بھی ملے گا۔ (۲)

(۱) و کرہ اقتصارہ علی احدہما کما یکرہ تنزیہاً بکور عمامتہ وان صح بشرط کونہ علی جہتہ اما اذا کان علی راسہ فقط وسجد علیہ مقتصرًا لا یصح لعدم السجود علی محلہ وبشرط طہارة المكان وان یجد حجم الارض. (تنویر مع الدر: ۱/۵۰۰، کتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعید)۔ فان وضع جہتہ دون انفہ جاز اجماعاً ویکرہ وان کان بالعکس فکذلک عند ابی حنیفہ رحمہ اللہ وقال لا یجوز وعلیہ الفتوی..... ولو وضع جہتہ علی حجر صغیر ان وضع اکثر الجہتہ علی الارض یجوز والا فلا کذا فی التجنیس، وهکذا فی المحيط. (ہندیہ: ۱/۷۰، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الاول فی فرائض الصلاة، ط: رشیدیہ)

— واما فرض السجود فیتأدی بوضع الجہتہ او الانف والقدمین فی قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ وقال ابو یوسف ومحمد رحمہما اللہ لا يتأدی بوضع الانف وفي جامع الجوامع كخده وذقنه م: الا اذا کان بجہتہ عذر. (تاتارخانیہ: ۱/۵۰۶، کتاب الصلاة، فصل ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیہ)

(۲) والنختم مرة سنة ومرتين فضيلة وثلاثاً افضل ولا يترك النختم لكسل القوم. (الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۴۶، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعید)

— السنة فی التراویح انما هو النختم مرة فلا يترك لكسل القوم كذا فی الكافی. (ہندیہ: ۱/۱۱۷، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)

— والحاصل ان السنة فی التراویح انما هي النختم مرة. (تاتارخانیہ: ۱/۴۷۹، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراویح، ط: قدیمی)

— عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من استمع الی آیة من کتاب اللہ کتبت له حسنة مضاعفة، ومن تلاها كانت له نوراً یوم القيامة. (تفسیر ابن کثیر: ۳/۲۷۲، سورة الاعراف: ۲۰۳، ط: دار الاندلس بیروت)

— عن ابن ہسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من قرأ حرفاً من کتاب اللہ فله به حسنة والحسنة بعشر امثالها لا اقول: آلم حرف، ولكن الف حرف ولام حرف، ومیم حرف. (ترمذی: ۲/۱۱۹، باب ماجاء فی من قرأ حرفاً من القرآن، ط: سعید)

قرآن لوٹانا

”رعایت کرتے ہوئے قرآن لوٹانا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۰۹)

قرآن مجید ختم کرنا

”تراویح میں قرآن مجید ختم کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۳۵)

قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا

احناف کے نزدیک تراویح میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ لہذا ایسے امام کے پیچھے اقتداء کر کے تراویح نہ پڑھیں۔ بلکہ اپنی تراویح کا انتظام الگ کریں۔ (۱)

قرآن میں دیکھ کر لقمہ دینا

”دیکھ کر سننا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۰۵)

— عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من قرأ حرفاً من کتاب اللہ فله به حسنة، والحسنة بعشر امثالها، لا اقول: آلم حرف، الف حرف ولام حرف، ومیم حرف. (مشکوٰۃ، ص: ۱۸۶، کتاب فضائل القرآن، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

(۱) ویفسدھا قراءتہ من مصحف عند ابی حنیفة: وقالوا: لا یفسد. (ہندیہ: ۱/۱۰۱، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، وما یکرہ فیہا، الفصل الاول فیما یفسدھا، ط: رشیدیہ) — (وقراءتہ من مصحف) ای: ما فیہ قرآن (مطلقاً) لانه تعلم. (الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۲۲۳، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید)

— (قوله وقراءتہ من مصحف) ای یفسدھا عند ابی حنیفة وقالوا ہی تامة لانہا عبادة انضافت الی عبادة الا انه یکرہ لانه تشبه بصنیع اهل کتاب، ولابی حنیفة وجہان: احدهما: ان حمل المصحف والنظر فیہ وتقلب الاوراق عمل کثیر، الثانی انه تلقن من المصحف فصار کما اذا تلقن من غیرہ، وعلى هذا لا فرق بین الموضوع والمحمول عنده وعلى الاول یفترقان وصح المصنف فی الکافی الثانی وقال انها تفسد بكل حال تبعاً لما صححه شمس الائمة السرخسی. (البحر الرائق: ۱۰/۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید)

قراءت کس قدر زور سے پڑھے؟

☆..... افضل اور بہتر یہ ہے کہ امام جہری نمازوں میں بلا تکلف اس قدر زور سے پڑھے کہ مقتدی حضرات قراءت سن سکیں۔ اس سے زیادہ زور لگا کر پڑھنا مکروہ اور منع ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا﴾ [بنی اسرائیل: ۱۱۰]

ترجمہ: ”اور نہ تم اپنی نمازوں میں زیادہ زور سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ پڑھو، اس کے بیچ درمیانی راہ اختیار کرو۔“

نماز میں درمیانی آواز سے قراءت کرنے سے قلب پر اثر ہوتا ہے۔ اور زیادہ زور سے پڑھنے سے امام اور مقتدی دونوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور اس سے حضور قلب یعنی خشوع خضوع میں خلل آتا ہے۔ (۱)

☆..... جماعت کی نماز میں لوگوں کی کمی اور زیادتی کے اعتبار سے قراءت کی آواز میں بھی کمی اور زیادتی کرنی چاہیے۔ اگر لوگ زیادہ ہیں تو آواز زیادہ بلند کرے۔ اور اگر لوگ کم ہیں تو آواز بھی کم بلند کرے۔ (۲)

(۱) ویجہر الامام وجوباً بحسب الجماعة فان زاد عليه اساء (قوله فان زاد عليه اساء) وفي الزاهدی عن ابی جعفر: لو زاد علی الحاجة فهو افضل الا اذا جهد نفسه او آذى غيره. (الدر المختار مع رد المختار: ۱/۵۳۲، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید)

— ادنی الجهر ان یسمع نفسه واقصاه ان یسمع غيره..... وفي الحجة وان كان اماماً یسمع غيره ولا یرفع صوته بحيث یخشی علیه الضرر. (تاتارخانیة: ۱/۳۲۹، ۳۳۰، کتاب الصلاة، فصل فی القراءۃ، ط: قدیمی)

— ولا یجهد الامام نفسه بالجهر کذا فی البحر الرائق، واذا جهر الامام فوق حاجة الناس فقد اساء؛ لان الامام انما یجهر لاسماع القوم لیذبوا فی قراءته لیحصل اخضرار القلب کذا فی السراج الراجح. (ہندیة: ۱/۷۲، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: رشیدیہ)

(۲) یجهر الامام وجوباً بحسب الجماعة فان زاد عليه اساء. (مجمع الانهر: ۱/۱۵۵، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءۃ، ط: دار الکتب العلمیة بیروت)

— ویجهر الامام وجوباً بحسب الجماعة. (الدر المختار مع الرد: ۱/۵۳۲، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید) =

قراءت کی مقدار

☆..... تراویح کی نماز میں قراءت مسنون کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے۔ البتہ

ہر رکعت میں اتنی مقدار قراءت کرے کہ مقتدیوں پر بھاری نہ ہو۔ (۱)

☆..... امام تراویح کی نماز میں قراءت ہلکی کرے۔ البتہ تراویح میں ایک دفعہ

قرآن مجید کو ختم کرنا سنت ہے۔ اس لیے روزانہ ایک ایک پارہ سے کم نہیں ہونا چاہیے۔

ورنہ قرآن مجید ختم کرنے کی سنت ادا نہیں ہوگی۔ (۲)

= — اذا قرأ الامام في صلاة المخافتة بحيث يسمع رجل او رجلا لا يكون جهراً حتى يسمع الكل. (تاتارخانية: ۳۲۹/۱، كتاب الصلاة، فصل في القراء ة، ط: قديمي)

— وانما كان كذلك لان القراء ة ركن يتحملة الامام عن القوم فعلاً فيجهر ليتأمل القوم ويتفكروا في ذلك فتحصل ثمر ة القراء ة وفائدتها للقوم فتصير قراء ة الامام قراء ة لهم تقديرًا..... وجب عليه اسماع القوم فيما يجهر. (بدائع: ۱/۱۶۰، ۱۶۱، كتاب الصلاة، فصل في الواجبات الاصلية في الصلاة، ط: سعيد)

(۱) واما في زماننا فالافضل ان يقرأ الامام على حسب حال القوم من الرغبة والكسل فيقرأ قدر ما لا يوجب تنفير القوم عن الجماعة. (بدائع: ۱/۲۸۹، كتاب الصلاة، فصل في سنن التراويح، ط: سعيد) — والافضل في زماننا ان يقرأ بما لا يؤدي الى تنفير القوم عن الجماعة لكسلهم لان تكثير الجمع افضل من تطويل القراء ة. (هندي ة: ۱/۱۱۸، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: رشيديه)

— الافضل في زماننا قدر ما لا يثقل عليهم، وفي الشامية: لان تكثير الجمع افضل من تطويل القراء ة. (الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۴۷، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، فصل في التراويح، ط: سعيد) (۲) ان السنة في التراويح انما هي الختم مرة..... والختم مرة يقع بقراء ة عشر آيات في كل ركعة لان عدد الركعات في جميع الشهر ستمائة وعدد آي القرآن ستة آلاف وشيئاً فاذا قرأ في كل ركعة عشر آيات يحصل الختم فيها. (تاتارخانية: ۱/۴۷۹، كتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر في التراويح، نوع آخر بيان القراء ة في التراويح، ط: قديمي)

— ومنها ان يقرأ في كل ركعة عشر آيات كذا روى الحسن عن ابي حنيفة..... وما قاله ابو حنيفة سنة اذ السنة ان يختم القرآن مرة في التراويح. (بدائع: ۱/۲۸۹، كتاب الصلاة، فصل في سنن التراويح، ط: سعيد)

— السنة في التراويح انما هو الختم مرة..... روى الحسن عن ابي حنيفة رحمه الله تعالى انه يقرأ في كل ركعة عشر آيات ونحوها وهو الصحيح. (هندي ة: ۱/۱۱۷، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: رشيديه)

قضا تراویح کی جماعت

”تراویح کی قضا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۳۷)

قضا میں قراءت کیسے کرے؟

☆..... دن کی نماز کی قضا میں قراءت آہستہ کرے، جہر کرنا منع ہے۔

☆..... اور رات کی نماز کی قضا اگر رات میں کر رہا ہے تو منفرد (اکیلے پڑھنے

والے) کو اختیار ہے، چاہے جہر کرے یا آہستہ پڑھے۔ اور اگر رات کی نماز کی قضا دن میں کر رہا ہے تو جہر کرنا منع ہے۔

☆..... اور اگر جماعت کے ساتھ کر رہے ہیں، تو سری میں سر کرے اور جہری

میں جہر کرے۔ (۱)

قعدہ اولیٰ سہواً چھوٹ جائے

اگر تین یا چار رکعت فرض یا واجب نماز میں قعدہ اولیٰ سہواً چھوڑ کر سیدھا کھڑا

ہو جائے، یا سیدھا کھڑے ہونے کے بعد لقمہ دینے پر واپس التحیات پڑھنے کے لیے بیٹھ

(۱) ویجہر الامام فی الفجر واولی العشاءین اداء وقضاء وجمعة وعیدین و تراویح و وتر بعدھا و یسر فی غیرھا کمنتفل النهار و یخیر المنفرد فی الجہر ان ادی و یخافت المنفرد حتماً ان قضی الجہریة فی وقت المخافتة کان صلی العشاء بعد طلوع الشمس... علی الاصح. (الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۵۳۲، ۵۳۳، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید)

— و اذا قضی الفوائت ان قضاھا بجماعة و کان صلاة یجہر فیھا بالقراءة یجہر فیھا الامام وان قضاھا وحده یخیر ان شاء جہر وان شاء خافت والجہر افضل و یخافت فیما یخافت حتماً وكذلك الامام و فی الوقایة: المنفرد خیر ان ادی و خافت حتماً ان قضی. (تاتارخانیة: ۱/۵۵۵، کتاب الصلاة، الفصل العشرون فی قضاء الفائتة، ط: قدیمی)

— ومتی قضی الفوائت ان قضاھا بجماعة فان كانت صلاة یجہر فیھا، یجہر فیھا الامام بالقراءة وان قضاھا وحده یتخیر بین الجہر والمخافتة والجہر افضل کما فی الوقت و یخافت فیما یخافت فیہ حتماً و کذا الامام کذا فی الظہیریة. (ہندیة: ۱/۱۲۱، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیہ)

جائے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ البتہ قیام کے تکرار اور اس میں تاخیر کی وجہ سے آخر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔

واضح رہے کہ کھڑے ہونے کے بعد التحیات پڑھنے کے لئے دوبارہ بیٹھنا نہیں چاہیے۔ قصداً ایسا کرنا گناہ ہے۔ البتہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ سہو سجدہ کافی ہوگا۔ (۱)

قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھ لیا

☆..... فرض، واجب (وتر) اور سنت موکدہ کے قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد درود

شریف (کم سے کم اللہم صل علی محمد تک) پڑھنے سے سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) سہا عن القعود الاول من الفرض ثم تذكره عاد اليه وتشهد ولا سہو عليه في الاصح ما لم يستقم قائماً، في ظاهر المذهب وهو الاصح فتح (والا) ای وان استقام قائماً (لا) يعود لاشتغاله بفرض القيام (وسجد للسہو) لترك الواجب (فلو عاد الى القعود) بعد ذلك (تفسد صلاته) وقيل لا تفسد لكنه يكون مسيئاً وينسجد لتأخير الواجب وهو الاشبه). (الدر المختار مع الرد: ۲/۸۳، ۸۴، كتاب الصلاة، باب سجود السہو، ط: سعید)

— ويجب اذا قعد فيما يقام او قام فيما يجلس فيه وهو امام او منفرد اراد بالقيام اذا استتم قائماً او كان الى القيام اقرب فانه لا يعود الى القعدة وسجد للسہو. (الفتاوى الهندية: ۱/۱۲۷، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السہو، ط: رشیدیہ)

— كل فعل شرع فيه ذكر مسنون حال استقراره فتركه ناسياً يوجب سجود السہو كالقعدة الاولى وكذلك يجب سجود السہو في الافعال بان قام في موضع القعود بان يستتم قائماً او كان الى القيام اقرب. (تاتارخانية: ۱/۵۱۷، ۵۲۵، كتاب الصلاة، الفصل السابع عشر في سجود السہو، نوع آخر في بيان ما يجب به سجود السہو، ط: قديمی)

(۲) ولو كرر التشهد في القعدة الاولى فعليه السہو وكذا لو زاد على التشهد الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم كذا في التبيين وعليه الفتوى كذا في المضمرة واختلّفوا في قدر الزيادة فقال بعضهم يجب عليه سجود السہو بقوله: اللهم صل على محمد، وقال بعضهم لا يجب عليه حتى يقول وعلى آل محمد والاول اصح. (هندية: ۱/۱۲۷، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السہو، ط: رشیدیہ)

— ولا يزيد في الفرض على التشهد في القعدة الاولى اجماعاً فان زاد عامداً كره فتجب الاعادة او ساهياً وجب عليه سجود السہو اذا قال اللهم صل على محمد فقط على المذهب المفتى به، لالخصوص الصلاة بل لتأخير القيام. (الدر المختار: ۱/۵۱۰، ۵۱۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید) =

☆..... اور سنت غیر موکدہ کے قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھ

کر کھڑا ہو یہ افضل ہے۔ (۱)

☆..... قعدہ اولیٰ ترک کرنے میں یہ حکم ہے کہ اگر بیٹھنے کے زیادہ قریب ہو،

بیٹھ جائے۔ اس صورت میں سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔ اور اگر قیام کی طرف زیادہ قریب ہو تو نہ بیٹھے، اور آخر میں سہو سجدہ کر لے، نماز ہو جائے گی۔

واضح رہے کہ اگر پنڈلی سیدھی ہوگئی تو قیام کی طرف زیادہ قریب ہے۔ اور اگر

پنڈلی سیدھی نہیں ہوئی، تو بیٹھنے کے زیادہ قریب ہے۔ (۲)

= — واذا شرع فی الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الفراغ من التشهد فی الركعة الثانية ناسياً ثم تذكر فقام الی الثالثة قال السید الامام ابو شجاع والقاضی الامام الماتریدی علیہ سجدود السهو كما هو جواب مشائخنا غیر ان السید الامام قال: اذا قال اللهم صل علی محمد وجب فی المضمورات: وهو المختار. (تاتارخانیة: ۵۲۳/۱، کتاب الصلاة، الفصل السابع عشر فی سجدود السهو نوع آخر فی بیان ما یجب به سجدود السهو وما لا یجب، ط: قدیمی)

(۱) ولا یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القعدة الاولى فی الاربع قبل الظهر والجمعة وبعدها ولا یستفتح اذا قام الی الثالثة منها وفي البواقی من ذوات الاربع یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستفتح ویتعوذ ولو نذرًا لان کل شفع صلاة. (الدر المختار مع رد المحتار: ۱۶/۲، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

— ولا یصلی فی الاربع قبل الجمعة وبعدها واذا قام الی الثالثة لا یستفتح وفي البواقی یصلی ویستفتح. (غنیة المستملی، ص: ۳۳۲، کتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی)

— وفي الاربع قبل الظهر والجمعة وبعدها لا یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القعدة الاولى ولا یستفتح اذا قام الی الثالثة بخلاف سائر ذوات الاربع من النوافل. (ہندیة: ۱۱۳/۱، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشیدیہ)

(۲) ولو ترک القعدة الاولى من ذوات الاربع وقام الی الثالثة وان استتم قائماً لا یعود..... واما اذا لم یستتم قائماً فان كان الی القیام اقرب وكذلك الجواب لو جود حد القیام وهو انتصاب النصف الاعلی والنصف الاسفل جميعاً وما بقى من الانحناء فقلیل غیر معتبر، وان كان الی القعود اقرب یقعد لانعدام القیام الذی هو فرض ولم یدکر محمد انه هل یسجد سجدة السهو ام لا وقد اختلف المشائخ فیہ كان الشیخ ابو بکر محمد بن الفضل البخاری یقول لا یسجد سجدة السهو لانه اذا كان الی القعود اقرب كان كانه لم یقم ولهذا یجب علیہ ان یقعد. (بدائع: ۱۷۱/۱، کتاب الصلاة، فصل فی بیان المتروک ساهیاهل یقضی ام لا، ط: سعید) =

قعدہ اولیٰ وتر کا بھول گیا

”وتر کا قعدہ اولیٰ بھول گیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۷۹)

قعدہ پہلی اور تیسری رکعت میں

”پہلی رکعت میں کتنی دیر بیٹھنے سے سہو سجدہ لازم آتا ہے؟“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۱۳)

قعدہ کے بغیر چار رکعت تراویح پڑھ لی

”دوسری رکعت میں بھول کر کھڑا ہو گیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۰۱)

قعدہ نہیں کیا

اگر امام نے تراویح کی نماز میں دو رکعت پر قعدہ نہیں کیا، بلکہ چار رکعت پڑھ کر قعدہ کیا، اور آخر میں سہو سجدہ کیا تو آخر کی دو رکعت تراویح میں شمار ہوں گی، اور شروع کی دو رکعت تراویح دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱) اور پہلی دو رکعت میں جو تلاوت کی گئی، اس کا

= — و كذلك يجب سجود السهو بان قام في موضع السجود بان يستتم قائماً او كان الى القيام اقرب فان لم يكن كذلك فلا سهو عليه، وفي رواية اذا قام على ركبتيه لينهض فقعد يلزم عليه السهو ويستوى فيه القعدة الاولى والثانية وعليه الاعتماد، وان رفع اليديه من الارض وركبته على الارض لم يرفعهما فلا سهو عليه. (تاتار خانية: ۱/ ۵۱۷، ۵۲۵، كتاب الصلاة، الفصل السابع عشر في سجود السهو، نوع آخر في بيان ما يجب به سجود السهو وما لا يجب، ط: قديمي)

— وان نهض الى الركعة الثالثة ساهياً ولم يقصد القعدة الاولى ثم تذكر قبل ان يستوى قائماً ينظر ان كان الى القعود اقرب يقعد وانما يكون الى القعود اقرب اذا لم يرفع ركبتيه فان كان الى القيام اقرب لم يقعد يسجد للسهو لتركة الواجب وهو القعدة الاولى. (غنية المستملی، ص: ۴۵۵، كتاب الصلاة، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی)

(۱) وان صلى اربع ركعات بتسليمة واحدة والحال انه لم يقعد على ركعتين منها قدر التشهد تجزى الاربع عن تسليمة واحدة، اي عن ركعتين عند ابي حنيفة وابي يوسف وهو المختار، اختاره الفقيه ابو جعفر و ابو بكر محمد بن الفضل، قال قاضي خان وهو الصحيح لان القعدة على رأس الثانية فرض في التطوع فاذا تركها كان ينبغي ان تفسد صلاته اصلاً كما هو قول محمد وزفر وهو القياس وانما جاز على علي قول ابي حنيفة و ابي يوسف استحساناً فاخذنا بالقياس في فساد الشفع الاول وبالاستحسان =

اعادہ کرنا بھی ضروری ہوگا۔ (۱)

— فی بقاء التحریمة، واذا بقيت صح شروعه فی الشفع الثانی وقد اتمه بالقعدة فجاز عن تسلیمة واحدة وقال الفقیه ابو اللیث تنوب عن تسلیمتین والصحیح الاول، ولو قعد علی رأس الرکعتین جازت عن تسلیمتین بالاتفاق. (حلبی کبیر، ص: ۴۰۸، کتاب الصلاة، فصل فی التراویح، ط: سهیل اکیڈمی)

— واصل المسئلة یصلی التطوع اربع رکعات اذالم یقعد فی الثانية قدر التشهد وقام واتم صلاته انه یجوز استحساناً عندهما ولا یجوز عند محمد قیاساً، ثم اذا جاز عندهما فهل یجوز عن تسلیمتین او لا یجوز الا عن تسلیمة واحدة، الاصح انه لا یجوز الا عن تسلیمة واحدة، لان السنة ان یشکون الشفع الاول کاملاً، وکماله بالقعدة ولم توجد، والکامل لا یتأدی بالنقص. (بدائع: ۲۸۹/۱، کتاب الصلاة، فصل فی سنن التراویح، ط: سعید)

— اذا صلی الامام اربع رکعات بتسلیمة واحدة ولم یقعد فی الثانية فی القیاس تفسد صلاته وهو قول محمد وزفر رحمهما الله تعالی ویلزمه قضاء هذه التسلیمة وهو رواية عن ابی حنیفة رحمه الله تعالی، وفي الاستحسان وهو اظهر الروایتین عن ابی حنیفة وابی یوسف رحمهما الله تعالی: لا تفسد، واذا لم تفسد اختلفوا فی قول ابی حنیفة وابی یوسف رحمهما الله تعالی انها تنوب عن تسلیمة او تسلیمتین قال الفقیه ابو اللیث رحمه الله تعالی: تنوب عن تسلیمتین..... وقال الفقیه ابو جعفر والشیخ الامام ابوبکر محمد بن الفضل رحمهما الله تعالی فی التراویح: تنوب الاربع عن تسلیمة واحدة وهو الصحیح لان القعدة علی رأس الثانية فرض فی التطوع فاذا ترکها کان ینبغی ان تفسد صلاته اصلاً كما هو وجه القیاس وانما جاز استحساناً، فاخذنا بالقیاس وقلنا بفساد الشفع الاول واخذنا بالاستحسان فی بقاء التحریمة، واذا بقيت التحریمة صح شروعه فی الشفع الثانی وقد اتمها بالقعدة فجاز عن تسلیمة واحدة. (خانية علی هامش الهندية: ۲۴۰/۱، کتاب الصوم، باب التراویح، فصل فی السهو، ط: رشیدیہ)

(۱) واذا فسد الشفع وقد قرأ فیہ لا یعتد بما قرأ فیہ ویعيد القراءة لیحصل له الختم فی الصلاة الجائزة. (هندية: ۱۱۸/۱، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ) — واذا فسد شفع وقد قرأ فیہ هل یعتبر بما قرأ؟ اختلف المشائخ فیہ قال بعضهم لا یعتد لیكون الختم فی صلاة صحیحة. (المحیط البرهانی: ۹/۲، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراویح والوتر، ط: رشیدیہ)

— واذا فسد شفع وقد قرأ فیہ هل یعيد ما قرأ اختلف المشائخ قال بعضهم لا یعيد لان المقصود هو القراءة ولا فساد فی القراءة، وقال بعضهم یعيد لیكون الختم فی صلاة صحیحة. (تاتار خانية: ۲۸۰/۱، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراویح، ط: قدیمی)

”قل هو اللہ“ تین مرتبہ پڑھنا

نوافل میں ایک سورت کو مکرر پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ (۱) البتہ اس کو لازم سمجھنا مکروہ ہے۔ (۲) لہذا تراویح کی نماز میں ختم کے دن ایک رکعت میں سورۃ اخلاص کو تین مرتبہ پڑھنا جائز ہے۔ (۳) مگر اس کو لازم سمجھنا مکروہ ہے۔ اس لیے اس پر التزام

(۱) ویکرہ تکرار السورة فی رکعة واحدة فی الفرائض ولا بأس بذلك فی التطوع. (ہندیہ: ۱۰۷/۱، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلاة وما لا یکرہ، ط: رشیدیہ)

— واذکررت آية مراراً فی التطوع لا یکرہ و فی الفرائض یکرہ. (خلاصة الفتاوی: ۹۲/۱، کتاب الصلاة، الفصل الحادی عشر فی القراءة، ط: رشیدیہ)

— واذکرر آية واحدة مراراً فان کان ذلك فی التطوع الذی یصلی وحده فذلك غیر مکروہ وان کان ذلك فی الصلاة المفروضة فهو مکروہ. (تاتارخانیہ: ۳۳۵/۱، کتاب الصلاة، النوع الثانی من فرائض الصلاة، فصل فی القراءة، نوع آخر، ط: قدیمی)

(۲) ویکرہ ان یؤقت شیئاً من القرآن بشیء من الصلوات قال الطحاوی والاسبیجانی هذا اذا رآه حتماً واجباً بحيث لا یجوز غیره او رأى قراءة غیر مکروہة. (ہندیہ: ۷۸/۱، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الرابع فی القراءة، ط: رشیدیہ)

— ویکرہ ان یتخذ شیئاً من القرآن مؤقناً بشیء من الصلوات..... و فی بعض شروح الجامع الصغیر: ان هذه الکراهة فیما اذا اعتقد ان الصلاة لا تجوز بدونها. (تاتارخانیہ: ۳۳۵/۱، کتاب الصلاة، النوع الثانی من فرائض الصلاة، فصل فی القراءة، نوع آخر، ط: قدیمی)

— ولا یتعین شیء من القرآن لصلاة علی طریق الفرضیة ویکرہ التعیین. الدر المختار، و فی الشامیة:..... وجه الکراهة فی المداومة وهو ان رأى ذلك حتماً یکرہ من حیث تغییر المشروع والا یکرہ من حیث ایہام الجاهل. (الدر المختار مع رد المحتار: ۵۳۳/۱، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، ط: سعید)

(۳) وقراءة سورة الاخلاص ثلاث مرات عند ختم القرآن یتحسنہ مشائخ العراق رحمہم اللہ تعالیٰ الا ان یتختم فی المكتوبة فلا یکرر سورة الاخلاص. (الخانیہ علی هامش الہندیہ: ۱۶۳/۱، کتاب الصلاة، مسائل کیفیة القراءة، ط: رشیدیہ)

— وقراءة قل هو الله احد، ثلاث مرات عند ختم القرآن لم یتحسنہا بعض المشائخ وقال الفقیہ ابو اللیث: هذا شیء استحسنہ اهل القرآن وائمة الامصار فلا بأس به الا ان یتختم فی المكتوبة فلا یزید علی مرة. (الحلبی کبیر، ص: ۴۹۶، کتاب الصلاة، تتمات فیما یکرہ من القرآن، القراءة خارج الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی)

نہیں ہونا چاہیے۔ ورنہ ترک کرنا لازم ہوگا۔ اور جس علاقے میں رسم بن چکا ہے، وہاں بھی ترک کرنا ضروری ہے۔ (۶)

قنوت پڑھے بغیر امام رکوع میں چلا گیا

☆..... امام صاحب نے وتر کی تیسری رکعت میں قنوت پڑھے بغیر رکوع کر لیا، مقتدیوں نے لقمہ دیا، پھر بھی امام صاحب رکوع ہی میں رہے، اور تذبذب کی وجہ سے رکوع میں زیادہ تاخیر ہوئی، اس کے بعد امام صاحب نے آخر میں سہو سجدہ کیا تو نماز ہو گئی۔ (۲)

☆..... اور مقتدیوں میں سے جنہوں نے امام صاحب کے ساتھ یا امام کے رکوع کرنے کے بعد رکوع کیا، ان کی نماز بھی ہو گئی۔ دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن جن مقتدیوں نے بالکل رکوع نہیں کیا، ان کی نماز فرض ترک ہونے کی وجہ سے صحیح نہیں

(۱) فکم من مباح یصیر بالالتزام من غیر لزوم والتخصیص من غیر مخصص مکروہا. (مجموعۃ رسائل اللکنوی: ۳/۳۹۰، سباحۃ الفکر فی الجہر بالذکر، الباب الاول، تحت الثانی والاربعون، ط: ادارۃ القرآن.

— فیہ ان المندوبات قد تنقلب مکروہات اذ رفعت عن رتبہا، لان التیامن مستحب فی کل شیء: ای من امور العبادۃ، لکن لما خشی ابن مسعود ان یعتقدوا وجوبہ اشار الی کراہتہ. (فتح الباری: ۳۳۸/۲، کتاب الاذان، باب الانفتال والانصراف عن الیمین والشمال، ط: دار المعرفۃ بیروت)

— کل مباح یؤدی الی زعم الجہال سنیۃ امر او وجوبہ فہو مکروہ. (تنقیح الفتاوی: ۳۶۷/۲، مسائل وفوائد شتی من الحظر والاباحۃ، مطلب کل مباح یؤدی الی زعم الجہال، ط: میمن)

(۲) ان سجود السہو یجب بستۃ اشیاء بتقدیم رکن وبتاخیر رکن وبتکرار رکن وبتغییر واجب وبتراک واجب. (تاتارخانیۃ: ۱/۵۱۷، کتاب الصلاة، الفصل السابع عشر فی سجود السہو، نوع آخر فی بیان ما یجب بہ سجود السہو وما لا یجب، ط: قدیمی)

— اما بیان سبب الوجوب فسبب وجوبہ تراک الوجوب الاصلی فی الصلاة او تغیرہ او تغیر فرض منہا علی محلہ الاصلی ساہیا لان کل ذلك یوجب نقصاناً فی الصلاة فیجب جبرہ بالسجود. (بدائع: ۱/۱۶۳، کتاب الصلاة، فصل فی بیان سبب الوجوب، ط: سعید)

— ولا یجب السجود الا بتراک واجب او تاخیرہ او تاخیر رکن او تقدیمہ او تکرارہ او تغیر واجب. (ہندیۃ: ۱/۱۲۶، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ط: رشیدیہ)

ہوئی۔ دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (۱)

☆..... بھول کر دعائے قنوت پڑھے بغیر رکوع میں چلے جانے کے بعد رکوع سے قیام کی طرف لوٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دعائے قنوت بھول سے رہ جائے تو سہو سجدہ سے اس کی تلافی ہو جاتی ہے۔

☆..... دعائے قنوت سہواً (بھول سے) چھوٹنے کی چار صورتیں ہیں:

۱- رکوع میں دعائے قنوت پڑھ لی۔

۲- یا رکوع چھوڑ کر قیام کی طرف لوٹ گیا، اور دعائے قنوت پڑھ کر دوبارہ رکوع کیا۔

۳- یا دوبارہ رکوع نہیں کیا۔

۴- دعائے قنوت رکوع میں بھی نہیں پڑھی، اور رکوع کے بعد کھڑے ہو کر بھی

نہیں پڑھی۔

ان چاروں صورتوں میں سہو سجدہ کر لیں تو نماز ہو جائے گی۔ (۲)

(۱) الفصل الاول فی فرائض الصلاة وهو ست منها التحريمة..... ومنہا الركوع. (ہندیہ: ۱/۲۸، ۲۹، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الاول فی فرائض الصلاة، ط: رشیدیہ)

— واما ارکانها فستة منها القيام..... ومنها الركوع. (بدائع: ۱/۱۰۵، کتاب الصلاة، فصل فی ارکان الصلاة، ط: سعید)

— (من فرائضها) التي لاتصح بدونها، قال فی الرد: (قوله: التي لاتصح بدونها) صفة كاشفة اذلاشيء من الفرائض ماتصح الصلاة بدونه. (الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۴۴۲، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب قد يطلق الفرض على مايقابل الركن، ط: سعید)

— فلو لم يركع اصلاً او ركع ورفع قبل ان يركع امامه ولم يعد معه او بعده بطلت صلاته. (رد المحتار: ۱/۲۷۱، باب صفة الصلاة، مطلب مهم فی تحقیق متابعة الامام، ط: سعید)

(۲) ولو سها عن القنوت فتذکره بعد الاعتدال لایقنت ولو تذکره فی الركوع فعنه روایتان احداهما لایقنت والاخری يعود الی القيام فیقنت والذی فی فتاوی قاضیخان والصحیح انه لایقنت فی الركوع ولا يعود الی القيام فان عاد الی القيام وقت ولم يعد الركوع لم تفسد صلاته لان ركوعه قائم لم یرتفض وفي الخلاصة بعد ما ذکر الروایتین قال فی روایة يعود ویقنت ولا یعيد الركوع

وعليه السهو قنت او لم یقنت. (فتح القدير: ۱/۳۷۴، کتاب الصلاة، باب صلاة الوتر، ط: رشیدیہ)

— وان تذكر القنوت بعد الركوع لم يعد وان تذكر وهو فی الركوع ففيه روایتان..... =

قنوت پہلی رکعت میں پڑھ لی

”پہلی رکعت میں قنوت پڑھ لی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۱۳)

قنوت چھوڑ کر امام رکوع میں چلا جائے تو مقتدی کیا کرے؟

☆..... اگر امام صاحب وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھے بغیر رکوع

میں چلے گئے، تو مقتدیوں کو چاہیے کہ اگر وہ دعائے قنوت پڑھ کر امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہو سکتے ہیں تو دعائے قنوت پڑھ کر ان کو رکوع میں جانا چاہیے۔

اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ دعائے قنوت پڑھ کر رکوع میں شریک نہیں ہو سکتے تو وہ بھی

دعائے قنوت چھوڑ کر رکوع میں چلے جائیں۔ (۱)

= والصحيح انه لا يقنت في الركوع ولا يعود الى القيام فان عاد الى القيام وقت ولم يعد الركوع لم تفسد صلاته لان ركوعه قائم لم يرتفض وقال الناطقي سواء عاد او لم يعد يسجد للسهو وفي الخلاصة وعليه السهو عاد او لم يعد قنت او لم يقنت. (حلبی کبیر، ص: ۲۶۰، ۲۶۱، کتاب الصلاة، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی)

— والخامس: اذا نسي القنوت حتى ركع، وتذكر في الركوع، فعن أصحابنا رحمهم الله تعالى فيه روايتان: في رواية: يعود الى القيام ويقنت..... وفي رواية اخرى: يمضي على ركوعه، ولا يرفع رأسه من الركوع للقنوت..... وذكر في بعض المواضع: أنه يعود الى القيام، ويأتي بها في حالة القيام، ثم اذا عاد الى القيام وقت، لا يعيد الركوع؛ لأن ركوعه لم يرتفض بالعود الى القيام للقنوت؛ لأن الركوع فرض والقنوت واجب، ولا يجوز رفض الفرض لاقامة الواجب..... ثم قال: وعليه سجود السهو، عاد او لم يعد، قنت أو لم يقنت. (المحيط البرهاني: ۲/۲۶۸، ۲۶۹، كتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر في التراويح والوتر، جئنا الى مسائل الوتر، رقم المسئلة: ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ط: ادارة القرآن)

(۱) ولوركع الامام وترك القنوت ولم يقرأ المأموم منه شيئاً ان خاف فوت الركوع يركع والاقنت ثم ركع. (فتح القدير: ۱/۳۷۵، كتاب الصلاة، باب صلاة الوتر، ط: رشيدية)

— ولو ترك الامام القنوت ياتي به المؤتم ان امكنه مشاركة الامام في الركوع لجمعه بين الواجبين بحسب الامكان وان كان لا يمكنه المشاركة تابعه. (حاشية الطحطاوي على مراقبي الفلاح، ص: ۲۳۱، كتاب الصلاة، باب الوتر، ط: مصطفى البابي حلبی)

— ولوركع الامام ولم يقرأ القنوت ولم يقرأ المقتدى من القنوت شيئاً ان خاف فوت الركوع فانه يركع وان كان لا يخاف يقنت ثم يركع كذا في الخلاصة. (هندية: ۱/۱۱۱، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ط: رشيدية)

☆..... اگر امام کو رکوع کر کے دعائے قنوت یاد آئی، اور اس نے کھڑے ہو کر دعائے قنوت پڑھی تو اب اس کو دوبارہ رکوع کرنے کی ضرورت نہیں۔

☆..... اور اگر دوبارہ رکوع کیا، اور کوئی شخص آ کر اس رکوع میں شریک ہوا، تو اس رکعت کا پانے والا نہیں سمجھا جائے گا۔ لہذا ایسا آدمی امام کے سلام کے بعد وتر تین رکعت پڑھے۔

ان تمام صورتوں میں سہو سجدہ کرنا واجب ہے۔ (۱)

قنوت دوسری رکعت میں پڑھ لی

اگر بھول سے دوسری رکعت میں قنوت پڑھ لی، تو اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ تیسری رکعت میں پھر دعائے قنوت پڑھے۔ اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔ نماز ہو جائے گی۔ (۲)

(۱) ولو نسيه ثم تذكره في الركوع لا يقنت ولا يعود الى القيام فان عاد اليه وقت ولم يعد الركوع لم تفسد صلاته وسجد للسهو..... وفي الشامية: ولو ركع وادركه رجل في الركوع الثاني كان مدركا لتلك الركعة بحر، ملخصاً: اي لان الركوع الثاني هو المعتبر لارتفاع الاول بالعودة الى القراءة بخلاف العود الى القنوت، حتى لو عاد وقت ثم ركع فاقتدى به رجل لم يدرك الركعة لان هذا الركوع لغو. (الدر المختار مع رد المحتار: ۹/۲، ۱۰، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد) — ووجه الفرق على ظاهر الرواية ان الركوع يتكامل بقراءة الفاتحة والسورة لان الركوع لا يعتبر بدون القراءة اصلاً فيتكامل بتكامل القراءة، وقراءة الفاتحة والسورة على التعيين واجبة فينتقض الركوع بتركها فكان نقض الركوع للاداء على الوجه الاكمل والاحسن، فكان مشروعاً، فاما القنوت فليس مما يتكامل به الركوع الا ترى انه لا قنوت في سائر الصلوات والركوع معتبر بدون فله يمكن النقص للتكميل له في نفسه ولو نقض كان النقص لاداء القنوت الواجب ولا يجوز نقض الفرض لتحصيل الواجب. (بدائع: ۱/۲۷۳، ۲۷۴، كتاب الصلاة، فصل في بيان ما يفسد القنوت، ط: سعيد) — لو قدم الركوع على القراءة لزمه السجود لكن لا يعتد بالركوع في فرض اعادته بعد القراءة. (هنديّة: ۱/۱۲۷، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية)

(۲) انه ان قنت في الاولى او في الثانية ساهياً لم يقنت في الثالثة..... عن الصدر الشهيد انه قال في المسبوق لا يقنت ثانياً وفي الساهي يقنت ثانياً..... ان المختار مقاله ابو حفص الكبير وابو علي النسفي من ان الشاك يعيد في كل ركعة يحتمل انها ثالثة وكذا الساهي على ما اختاره الصدر الشهيد. (منية المصلي، ص: ۴۲۲، كتاب الصلاة، فصل في صلاة الوتر، ط: سهيل اكيڈمي) =

قنوت سہواً چھوٹنے کی چار صورتیں ہیں

دعائے قنوت سہواً چھوٹنے کی چار صورتیں ہیں:

- ۱- رکوع سے پہلے دعائے قنوت نہیں پڑھی، رکوع میں دعائے قنوت پڑھ لی۔
 - ۲- یا رکوع چھوڑ کر قیام کی طرف لوٹ گیا، اور دعائے قنوت پڑھ کر دوبارہ رکوع کیا۔
 - ۳- یا دوبارہ رکوع نہیں کیا۔
 - ۴- دعائے قنوت رکوع میں بھی نہیں پڑھی، اور رکوع کے بعد کھڑے ہو کر بھی نہیں پڑھی۔
- ان چاروں صورتوں میں سہو سجدہ کر لیں تو نماز ہو جائے گی۔ (۱)

= قنوت فی اولی الوتر او ثانیته سہواً لم یقنت فی ثالثته..... بخلاف الشاک ورجح الحلبي تکراره لهما. (الدر المختار مع رد المحتار: ۱۰/۲، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

— وفي الذخيرة: ان قنوت فی الاولی او فی الثانية ساهياً لم یقنت فی الثالثة لانه لا یتکرر فی الصلاة الواحدة، اه، وفيه نظر لانه اذا کان مع الشاک فی کونه فی محله یعیده ليقع فی محله کما قدمناه فمع اليقین بکونه فی غیر محله اولی ان یعیده..... ولعل ما فی الذخيرة مبني علی القول الضعیف القائل بانه لا یقنت فی الكل اصلاً کما لا یخفی. (البحر: ۲/۴۱، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

(۱) ولو سها عن القنوت فتذکره بعد الاعتدال لا یقنت ولو تذکره فی الركوع فعنه روایتان احدهما لا یقنت والاخری یعود الی القيام فیقنت والذي فی فتاوی قاضیخان والصحیح انه لا یقنت فی الركوع ولا یعود الی القيام فان عاد الی القيام وقت ولم یعد الركوع لم تفسد صلاته لان رکوعه قائم لم یرتفض وفي الخلاصة بعد ما ذکر الروایتین قال فی روایة یعود ویقنت ولا یعيد الركوع وعلیه السهو قنوت او لم یقنت. (فتح القدير: ۱/۳۷۴، کتاب الصلاة، باب صلاة الوتر، ط: رشیدیہ)

— وان تذکر القنوت بعد الركوع لم یعد وان تذکر وهو فی الركوع ففيه روایتان..... والصحیح انه لا یقنت فی الركوع ولا یعود الی القيام فان عاد الی القيام وقت ولم یعد الركوع لم تفسد صلاته لان رکوعه قائم لم یرتفض وقال الناطقی سواء عاد او لم یعد یسجد للسهو وفي الخلاصة وعلیه السهو عاد او لم یعد قنوت او لم یقنت. (غنية المستملی، ص: ۲۶۰، ۲۶۱، کتاب الصلاة، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی)

— والخامس: اذا نسی القنوت حتی رکع، وتذکر فی الركوع، فعن أصحابنا رحمهم الله تعالى فيه روایتان: فی روایة: یعود الی القيام ویقنت..... وفي روایة اخرى: یمضی علی رکوعه، ولا یرفع رأسه من الركوع للقنوت..... و ذکر فی بعض المواضع: انه یعود الی القيام، ویأتی بها فی حالة القيام، ثم اذا عاد الی القيام وقت، لا یعيد الركوع؛ لأن رکوعه لم یرتفض بالعود الی القيام للقنوت؛ لأن الركوع فرض والقنوت واجب، ولا یجوز رفض الفرض لاقامة الواجب..... ثم قال: وعلیه سجود السهو، عاد او لم یعد، =

قنوت شروع نہیں کی، امام نے رکوع کر لیا

”قنوت مقتدیوں کی ختم نہیں ہوئی، امام نے رکوع کر لیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۲۸)

قنوت فاتحہ کے بعد پڑھی

☆..... اگر کسی نے وتر کی تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھ کر دعائے قنوت پڑھی،

اور سورت ملانا بھول گیا، پھر رکوع میں پہنچ کر اس کو یاد آیا، تو کھڑا ہو گیا، اور سورت ملائی، اس کے بعد دعائے قنوت پڑھی، پھر دوبارہ رکوع کیا، اور آخر میں سہو سجدہ کیا تو نماز ہو گئی۔ (۱)

☆..... اگر سورہ فاتحہ کے بعد دعائے قنوت پڑھ کر رکوع کر دیا، اور سورت چھوڑ

دی، اور رکوع میں یاد آیا تو کھڑا ہو کر سورت پڑھے، پھر تکبیر کہہ کر رفع یدین کر کے دعائے قنوت پڑھے، پھر دوبارہ رکوع کرے، اور آخر میں سہو سجدہ کرے، تو نماز ہو جائے گی۔

اور اگر سورہ فاتحہ چھوڑ دی، اور سورت اور دعائے قنوت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا،

= قنوت أو لم یقنت. (المحیط البرہانی: ۲/۲۶۸، ۲۶۹، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی

التراویح والوتر، جننا الی مسائل الوتر، رقم المسئلة: ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ط: إدارة القرآن)

— (ولو نسیه) أى القنوت (ثم تذکره فی الركوع لایقنت) فیہ لفوات محله (ولا یعود الی القيام) فی الأصح لأن فیہ رفض الفرض للواجب (فان عاد الیه وقت ولم یعد الركوع لم تفسد صلاته) لکون رکوعه بعد قراءة تامة (وسجد للسهو) قنت اولاً لزواله عن محله. (الدر المختار مع الرد المحتار: ۲/۱۰، باب الوتر والنوفل، مطلب الاقتداء بالشافعی، ط: سعید)

(۱) وان قرأ الفاتحة وترک السورة فانه یرفع رأسه ویقرأ السورة ویعيد القنوت والركوع ویسجد للسهو. (ہندیہ: ۱/۱۱۱، کتاب الصلاة، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ط: رشیدیہ)

— ولو قرأ فی الثالثة القنوت ونسی القراءة حتی رکع او قرأ الفاتحة ونسی القراءة حتی رکع یرفع رأسه ویقرأ السورة ویعيد القنوت والركوع وعلیہ السهو. (خلاصة الفتاوی: ۱/۱۷۷، کتاب الصلاة، الفصل الخامس عشر فی الامامة والاقتداء، جنس فی القراءة والاذکار، ط: رشیدیہ)

— ولو اوتر وقرأ فی الثالثة القنوت ولم یقرأ الفاتحة ولا السورة او قرأ الفاتحة دون السورة ورکع ثم تذکر ذلك فی الركوع فانه یعود الی القيام ویقرأ، وفی الظہیریہ: ویقنت، ثم یرکع وعلیہ سجود السهو عاد او لم یعد قنت او لم یقنت. (تاتارخانیہ: ۱/۲۸۹، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراویح، جننا الی مسائل الوتر، ط: قدیمی)

پھر یاد آنے پر کھڑا ہو گیا، تو سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھے، اور دعائے قنوت دوبارہ پڑھے اور رکوع بھی دوبارہ کرے، اور اگر رکوع دوبارہ نہ کرے تب بھی جائز ہے۔ اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔ (۱)

قنوت کے بغیر رکوع میں چلا گیا

اگر امام دعائے قنوت پڑھے بغیر رکوع میں چلا گیا، اور رکوع میں یاد آیا کہ قنوت نہیں پڑھی، تو اس کو قنوت پڑھنے کے لیے قیام کی طرف نہیں لوٹنا چاہیے۔ اور اگر قنوت پڑھنے کے لیے قیام کی طرف لوٹا، اور قنوت پڑھی، تو رکوع دوبارہ نہیں کرنا چاہیے۔ اور اگر اس نے رکوع دوبارہ کر لیا، اور جماعت کے لوگ پہلے رکوع میں اس کے ساتھ شریک نہیں ہوئے، اور دوسرے رکوع میں اس کے ساتھ شریک ہوئے، یا پہلے رکوع میں شریک ہوئے اور دوسرے رکوع میں شریک نہیں ہوئے، تو ان تمام صورتوں میں نماز ہو جائے گی۔ (۲)

(۱) وان قرأ الفاتحة وترك السورة فانه يرفع رأسه ويقرأ السورة ويعيد القنوت والركوع ويسجد للسهو وكذا اذا قرأ السورة وترك الفاتحة فانه يقرأ الفاتحة ويعيد السورة والقنوت ويعيد الركوع ولو انه لم يعد الركوع اجزاه كذا في السراج الوهاج. (ہندیہ: ۱/۱۱۱، کتاب الصلاة، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ط: رشیدیہ)

— ولو قرأ فی الثالثة القنوت ونسی القراءة حتی رکع او قرأ الفاتحة ونسی القراءة حتی رکع يرفع رأسه ويقرأ السورة ويعيد القنوت والركوع وعليه السهو. (خلاصۃ الفتاوی: ۱/۱۷۷، کتاب الصلاة، الفصل الخامس عشر فی الامامة والافتداء، جنس فی القراءة والاذکار، ط: رشیدیہ)

— ولو اوتر وقرأ فی الثالثة القنوت ولم يقرأ الفاتحة ولا السورة او قرأ الفاتحة دون السورة ورکع ثم تذاکر ذلك فی الركوع فانه يعود الی القيام یقرأ وفي الظهيرية: ويقت، ثم یرکع وعليه سجود السهو عاد او لم يعد قنت او لم یقت. (تاتارخانیہ: ۱/۲۸۹، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراویح، جنس الی مسائل الوتر، ط: قدیمی)

(۲) الامام اذا تذاکر فی الركوع فی الوتر انه لم یقت لا یبغی ان يعود الی القيام ومع هذا ان عاد وقت لا یبغی ان یعيد الركوع ومع هذا ان عاد الركوع والقوم ماتابعوه فی الركوع الاول وانما تابعوه فی الركوع الثاني او علی القلب لاتفسد صلاتهم كذا فی الخلاصۃ. (ہندیہ: ۱/۱۱۱، کتاب الصلاة، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ط: رشیدیہ)

— الامام اذا تذاکر فی الركوع فی الوتر انه لم یقت لا یبغی ان يعود الی القيام، مع هذا ان عاد وقت لا یبغی ان یعيد الركوع، مع هذا ان عاد الركوع والقوم ماتابعوه فی الركوع الاول وانما تابعوه فی الركوع الثاني او علی القلب لاتفسد صلاتهم. (خلاصۃ الفتاوی: ۱/۱۳۳، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فیما یفسد الصلاة وما لا یفسد، ط: رشیدیہ)

قنوت مقتدیوں کی ختم نہیں ہوئی، امام نے رکوع کر لیا

☆..... اگر رمضان المبارک میں وتر کی جماعت میں امام دعائے قنوت ختم کر کے رکوع میں چلا گیا، مگر مقتدیوں کی دعائے قنوت ختم نہیں ہوئی، تو اگر دعائے قنوت تھوڑی باقی ہے، اور اس کو پورا کر کے رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہو سکتا ہے، تو پوری کر کے رکوع میں شریک ہو جائے۔ اور اگر دعائے قنوت پوری کر کے رکوع میں شریک نہیں ہو سکتا، تو دعائے قنوت چھوڑ دے اور رکوع میں شریک ہو جائے۔ (۱)

☆..... اور اگر قنوت کا کچھ حصہ پڑھ لیا، اور کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے، تو اس صورت میں بھی امام کی اتباع کرے، کیوں کہ قنوت کا مقصد دعاء ہے، اور دعاء کم ہو یا زیادہ دونوں کو دعاء کہتے ہیں۔ امام کی اتباع واجب ہے۔ اس لیے ایسی صورت میں قنوت پڑھنا چھوڑ دے، اور امام کی اتباع کرے۔

☆..... اسی طرح اگر مقتدی نے قنوت پڑھنا بھی شروع نہیں کیا تھا، امام رکوع میں چلا گیا، تو اگر مقتدی کو رکوع چھوٹ جانے کا خوف ہو تو قنوت چھوڑ دے، اور امام کی

(۱) ولو رکع الامام فی الوتر قبل ان یفرغ المقتدی من القنوت فانه یتابع الامام ولا یقنت، ولو رکع الامام ولم یقرأ المقتدی شیئاً من القنوت ان خاف فوت الركوع فانه یرکع وان لم یخف یقنت. (تاتارخانیة: ۱/۴۹۰، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراویح، جئنا الی مسائل الوتر، ط: قدیمی)

— فلورکع الامام فی الوتر قبل ان یفرغ المقتدی من القنوت فانه یتابع الامام ولو رکع الامام ولم یقرأ القنوت ولم یقرأ المقتدی شیئاً ان خاف فوت الركوع فانه یرکع وان کان لا یخاف یقنت ثم یرکع. (خلاصة الفتاوی: ۱/۱۶۰، کتاب الصلاة، الفصل الخامس عشر فی الامامة والافتداء، النوع فیما یتابع الامام فی الصلاة وفیما لا یتابعه، ط: رشیدیہ)

— رکع الامام قبل فراغ المقتدی من القنوت قطعه وتابعه ولو لم یقرأ منه شیئاً ترکه ان خاف فوت الركوع معه. (الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۱۰، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

اتباع کرتے ہوئے رکوع میں چلا جائے۔ (۱)

قنوت مقتدیوں نے شروع نہیں کی تھی، امام نے رکوع کر لیا

”قنوت مقتدیوں کی ختم نہیں ہوئی، امام نے رکوع کر لیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۲۸)

قیام رمضان اور صلاة اللیل

”قیام ایمل“ اور ”صلاة اللیل“ عام ہے، اور تہجد خاص ہے۔ البتہ قیام رمضان

اور تراویح دونوں ایک ہیں۔ (۲)

(۱) ولو ركع الامام في الوتر قبل ان يفرغ المقتدى من القنوت فانه يتابع الامام ولا يقنت، ولو ركع الامام ولم يقرأ المقتدى شيئاً من القنوت ان خاف فوت الركوع فانه يركع وان لم يخف يقنت. (تاريخانية: ۱/۳۹۰، كتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر في التراويح، جننا الى مسائل الوتر، ط: قديمي)

— فلو ركع الامام في الوتر قبل ان يفرغ المقتدى من القنوت فانه يتابع الامام ولو ركع الامام ولم يقرأ القنوت ولم يقرأ المقتدى شيئاً ان خاف فوت الركوع فانه يركع وان كان لا يخاف يقنت ثم يركع. (خلاصة الفتاوى: ۱/۱۶۰، كتاب الصلاة، الفصل الخامس عشر في الامامة والاقداء، النوع فيما يتابع الامام في الصلاة وفيما لا يتابعه، ط: رشيديه)

— ركع الامام قبل فراغ المقتدى من القنوت قطعه وتابعه، ولو لم يقرأ منه شيئاً تركه ان خاف فوت الركوع معه، وفي الشامية: (قوله قطعه وتابعه) لان المراد بالقنوت هنا الدعاء الصادق على القليل والكثير، وما اتى به منه كاف في سقوط الواجب، وتكميله مندوب، والمتابعة واجبة فيترك المندوب للواجب. (الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۱۰، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

(۲) نعم، صلاة اللیل و قیام اللیل اعم من التہجد. (رد المحتار: ۲/۲۳، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، فصل في قیام رمضان، مطلب في صلاة اللیل، ط: سعيد)

— يستحب ان يجتمع الناس في شهر رمضان بعد صلاة العشاء فيصلی بهم امامهم خمس ترویحات كل ترویحة بتسليمتين. (الهداية: ۱/۱۵۰، كتاب الصلاة، باب النوافل، فصل في قیام رمضان، ط: المصباح)

— وبالجملة فالمراد بقیام رمضان التراويح. (معارف السنن: ۵/۵۳۳، كتاب الصلاة، باب ماجاء في قیام رمضان، ط: مكتبة بنوریة)

ک

کانے کی امامت

کانے کی امامت بلا کراہت جائز ہے۔ (۱)

کچھ تراویح چھوٹ جانے پر پہلے تراویح پوری کرے یا وتر؟

”تراویح کی کچھ رکعتیں چھوٹ جانے پر پہلے تراویح پوری کرے یا وتر؟“

عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۳۹)

کرایہ

☆..... آمدورفت کا کرایہ دے کر حافظ صاحب کو باہر سے بلانا، اور ان کا قرآن

شریف بلا معاوضہ سننا جائز ہے۔ اور یہ ثواب کا کام ہے۔ (۲)

(۱) الاعمیٰ تکرہ امامتہ تنزیہاً عند الحنفیة والمالکیة والحنابلة لانه لا یتوقی النجاسة، واستثنی الحنفیة حالة كونه اعلم القوم فهو اولی. (الفقه الاسلامی وادلته: ۱۷۴/۲، کتاب الصلاة، الباب العاشر، انواع الصلاة، المبحث الثانی الامامة، مکروہات فی المذاهب، ط: دار الفکر) — وتجاوز امامة الاعرابی والاعمی والعبد..... کذا فی الخلاصة. (ہندیہ: ۸۵/۱، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماماً لغيره، ط: رشیدیہ) — ویجاوز امامة العبد والاعرابی والاعمی. (خلاصة الفتاوی: ۱۷۵/۱، کتاب الصلاة، الفصل الخامس عشر فی الامامة والافتداء، ط: رشیدیہ)

— الاعمیٰ تکرہ امامتہ تنزیہاً عند الحنفیة والمالکیة والحنابلة لانه لا یتوقی النجاسة واستثنی الحنفیة حالة كونه اعلم القوم فهو اولی..... والاعشی وهو سینئ البصر لیلاً ونهاراً کالاعمی، والاصم کالاعمی عند الحنابلة والشافعیة، الاولی صحة امامتہ. (الفقه الاسلامی وادلته: ۱۷۴/۲، انواع الصلاة، رابعاً: من تکرہ امامتہ ومکروہات الامامة، ط: دار الفکر)

— (ویکرہ تنزیہاً امامة عبد و اعرابی و فاسق و اعمی) ونحوه الاعشی (الا ان یكون) ای غیر الفاسق (اعلم القوم) فهو اولی. (الدر المختار: ۵۵۹/۱، ۵۶۰، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید)

(۲) عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کل سلامی من الناس علیہ صدقة کل يوم تطلع الشمس قال تعدل بین الاثنین صدقة وتعین الرجل فی دابته فتحملة علیها او ترفع علیها متاعه صدقة، قال والكلمة الطيبة صدقة،

☆..... اگر حافظ صاحب دور سے کرایہ دے کر آمدورفت کرتے ہیں، تو ان کو

کرایہ پیش کرنا جائز ہے۔ (۱)

کمپیوٹر سے آیت سجدہ سن لی

کمپیوٹر سے سجدہ کی آیت کی تلاوت سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ کیوں کہ

بے شعور چیزوں کی تلاوت کا اعتبار نہیں ہے۔ (۲)

= وکل خطوة تمشيها الى الصلاة صدقة وتميط الاذى عن الطريق صدقة. (صحيح مسلم: ۳۲۵/۱، كتاب الزكوة، باب بيان ان اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، ط: قديمي) — عن ابي هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كل سلامي من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع فيه الشمس، يعدل بين الاثنين صدقة، ويعين الرجل على دابته فيحمل عليها او يرفع عليها متاعه صدقة والكلمة الطيبة صدقة، وكل خطوة يخطوها الى الصلاة صدقة ويميط الاذى عن الطريق صدقة، متفق عليه. (مشكوة، ص: ۱۶۷، كتاب الزكوة، باب فضل الصدقة، الفصل الاول، ط: قديمي)

— عن ابي هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كل سلامي من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع فيه الشمس: تعدل بين اثنين صدقة وتعين الرجل في دابته فتحمل عليها او ترفع له عليها متاعه صدقة والكلمة الطيبة صدقة، وبكل خطوة تمشيها الى الصلاة صدقة، وتميط الاذى عن الطريق صدقة. (شرح متن الاربعين النووية، ص: ۷۲، رقم الحديث: ۲۶، ط: دار الكتب العلمية بيروت) — وتعاونوا على البر والتقوى. (المائدة: ۲، پارہ ۶)

— عن ابي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه. (بخاری: ۹۰۶/۲، كتاب الآداب، باب اكرام الضيف وخدمته اياه بنفسه، ط: قديمي) (۱) دیکھئے سابقہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۲ (عن ابي هريرة رضى الله عنه).

(۲) لاتجب بسماعه من الصدى والطير. (الدر المختار مع رد المحتار: ۱۰۸/۲، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد)

— ولاتجب اذا سمعها من طير هو المختار..... وان سمعها من الصدى لاتجب عليه. (هندية: ۱۳۲/۱، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيديه)

— وكذا تجب على السامع بتلاوة هؤلاء الا المجنون لان التلاوة منهم صحيحة..... خلاف السماع من البيغاء والصدى فان ذلك ليس بتلاوة..... لعدم اهلية لانعدام التمييز. (بدائع: ۱۸۶/۱، كتاب الصلاة، فصل سجدة التلاوة، ط: سعيد)

کمرہ کے ایک کونے میں سجدہ کی آیت پڑھی، پھر دوسرے کونے میں

جا کر وہی آیت پڑھی

گھر کے کمرہ یا دالان کے ایک کونے میں سجدہ کی کوئی آیت پڑھی، پھر دوسرے کونے میں جا کر وہی آیت پڑھی، تب بھی ایک ہی سجدہ کافی ہے، چاہے جتنی مرتبہ پڑھے۔ (۱) البتہ اگر دوسرے کام میں لگ جانے کے بعد وہی آیت دوبارہ پڑھی گئی، تو دوسرا سجدہ کرنا پڑے گا۔ پھر تیسرے کام میں لگنے کے بعد اگر تیسری دفعہ پڑھے تو تیسرا سجدہ واجب ہوگا۔ (۲)

کھانا کھلانا

اگر تراویح کی نماز میں قرآن مجید سنانے والا حافظ علاقے کا نہیں ہے، بلکہ دور دراز

(۱) ولو تلاھا فی مسجد جماعة او فی المسجد الجامع فی زاویة ثم تلاھا فی زاویة اخرى لایجب علیہ الا سجدة واحدة..... وكذا حکم السماع، وكذلك البيت والمحمل والسفينة. (بدائع: ۱/۸۲، کتاب الصلاة، فصل فی سبب وجوب السجدة، ط: سعید) — ولو قرأھا فی زوايا المسجد الجامع یكفیہ سجدة واحدة، وكذلك حکم البيت والدار. (تاتارخانیة: ۱/۵۶۳، کتاب الصلاة، الفصل الحادی والعشرون فی سجدة التلاوة، نوع آخر فی تکرار آية السجدة، ط: قدیمی)

— وشرط التداخل اتحاد الآیة واتحاد المجلس..... والمجلس واحد وان طال او اكل لقمة او شرب شربة او قام او مشى خطوة او خطوتين او انتقل من زاویة البيت او المسجد الى زاویة. (ہندیة: ۱/۱۳۲، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیہ) (۲) وان عمل عملاً كثيراً بان اكل كثيراً او نام مضطجعا او باع او نحوه تجب استحساناً لان المجلس تبدل بهذه الاعمال اسماً فصار مضافاً اليها عرفاً. (ہندیة: ۱/۱۳۲، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیہ)

— ثم تبدل المجلس قد يكون حقيقة وقد يكون حکماً بان تلا آية السجدة ثم اكل او نام مضطجعا او ارضعت صبياً، او اخذ فی بيع او شراء او نکاح او عمل يعرف انه قطع لما كان قبل ذلك ثم اعادھا فعليه سجدة اخرى لان المجلس يتبدل بهذه الاعمال. (بدائع: ۱/۱۸۳، کتاب الصلاة، فصل فی سبب وجوب السجدة، ط: سعید)

— فان اكل يريد به اكلأ طويلاً او نام مضطجعا او اخذ فی بيع او شراء او عمل عملاً يعرف انه قطع لما كان قبل ذلك فعليه سجدة اخرى استحساناً. (تاتارخانیة: ۱/۵۶۳، کتاب الصلاة، الفصل الحادی والعشرون فی سجدة التلاوة، نوع آخر فی تکرار آية السجدة، ط: قدیمی)

علاقے سے یا باہر سے آیا ہے یا بلایا گیا ہے، تو وہ مہمان ہے، اس کو عمدہ کھانا کھلانا جائز ہے۔ (۱)

کھڑے ہو کر واپس تشہد کے لیے بیٹھ گیا

”قعدہ اولیٰ سہواً چھوٹ جائے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۱۵)

کہنی تک کٹے ہوئے ہاتھ والے کی امامت

اگر کسی حافظ قرآن یا امام کا ایک ہاتھ کہنی کے پاس سے کٹ گیا ہے، تو اس کے

پیچھے فرض اور تراویح کی نماز پڑھنا جائز ہے۔ مکروہ نہیں ہے۔ (۲)

کیسٹ سے آیت سجدہ سن لی

کیسٹ سے سجدہ کی آیت سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ کیوں کہ بے شعور

چیزوں کی تلاوت کا اعتبار نہیں۔ (۳)

(۱) عن ابی سعید رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: مثل المؤمن ومثل الایمان کمثل الفرس فی اخیته یجول لم یرجع الی اخیته، وان المؤمن یرجع الی الایمان فاطعموا طعامکم الاتقیاء وأولو معروفکم المؤمنین. (مشکوٰۃ، ص: ۳۶۹، کتاب الاطعمۃ، باب الضیافۃ، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

— عن انس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: افضل الصدقة ان تشبع کبدًا جائعًا. (مشکوٰۃ، ص: ۱۷۲، کتاب الزکوٰۃ، باب فضل الصدقة، الفصل الثالث، ط: قدیمی)

— عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ. (بخاری: ۹۰۶/۲، کتاب الآداب، باب اکرام الضیف وخدمته ایاہ بنفسہ، ط: قدیمی)

(۲) وکذا تکرہ خلف امرد وسفیہ ومفلوج وابرص شاع برصہ، قال فی الرد: (قوله: ومفلوج وابرص شاع برصہ) وكذلك اعرج يقوم ببعض قدمه فالقتداء بغيره اولی، تاتارخانیة، وکذا اجذم، بیرجندي، ومجبوب وحاقن، ومن له يد واحدة، فتاوی الصوفیة عن التحفة.

والظاهر ان العلة النفرة، ولذا قید الابرص بالشیوع لیکون ظاهراً، ولعدم اکمال الطهارة ایضاً فی المفلوج والاقطع والمجبوب، ولکراهة صلاة الحاقن ای ببول ونحوه. (الدر المختار مع رد المحتار: ۵۶۲/۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب فی امامة الامر، ط: سعید)

— وتکرہ الصلاة خلف امرد وسفیہ ومفلوج وابرص شاع برصہ ومرء ومتصنع ومجدوم. (طحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۱۸۱، کتاب الصلاة، باب الاحق بالامامة، ط: مصطفی البابی حلبی)

— وكذلك اقطع الیدین تصح امامته. (الفقه الاسلامی وادلته: ۱۷۳/۲، کتاب الصلاة، الباب العاشر انواع الصلاة، المبحث الثانی: الامامة، مکروهات فی المذاهب، ط: دارالفکر)

(۳) دیکھئے سابقہ صفحہ کا حاشیہ: ۲ (لا تجب بسماعه من الصدی والطیر.)

گ

گپ شپ کرنا

”گفتگو کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۳۴)

گرمی کی شدت سے ثواب میں اضافہ ہوتا ہے

”چھت پر تراویح ادا کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۷۲)

گرمی کی وجہ سے چھت پر نماز پڑھنا

”چھت پر تراویح ادا کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۷۲)

گفتگو کرنا

جب حافظ تراویح میں قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے، تو بعض لوگ صف سے دور

نماز سے باہر خاموش بیٹھے یا لیٹے رہتے ہیں، یا چپکے چپکے گپ شپ کیا کرتے ہیں، جب

رکوع کا وقت آتا ہے تو اقتداء کر کے نماز میں شامل ہو جاتے ہیں، یہ طریقہ درست نہیں

ہے۔ (۱) اس سے تراویح میں قرآن ختم کرنے کی سنت ادا نہیں ہوگی۔ اور ثواب سے بھی

محروم رہیں گے۔ اور ایسے وقت میں بات چیت کرنے سے بہت بڑا گناہ

(۱) ویکره للمقتدی ان یقعد فی التراویح فاذا اراد الامام ان یرکع یقوم. (ہندیہ: ۱/۱۱۹، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)

— ویکره للمقتدی ان یقعد فی التراویح فاذا اراد الامام ان یرکع یقوم، لان فیہ اظهار التکاسل فی الصلاة والتشبه بالمنافقین. (تاتارخانیہ: ۱/۴۸۷، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراویح، جننا الی مسائل الوتر، ط: قدیمی)

— ویکره للمقتدی ان یقعد فی التراویح فاذا اراد الامام ان یرکع یقوم لان فیہ اظهار التکاسل فی الصلاة والتشبه بالمنافقین، قال اللہ تعالیٰ: ”واذا قاموا الی الصلاة قاموا کسالی“ النساء: ۱۲۲. (المحیط البرہانی: ۲/۱۸، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراویح والوتر، نوع آخر فی المتفرقات، ط: رشیدیہ)

ہوگا۔ (۱) باقی قرآن سننے سے سننے کا ثواب ملے گا۔

گھر پر تراویح پڑھنا

”تراویح گھر پر پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۳۱)

گھر کے دوسرے کونے میں سجدہ کی آیت دہرائی

اگر گھر بڑا ہے، اور ایک کونے میں سجدہ کی آیت تلاوت کی، پھر دوسرے کونے

میں جا کر وہی آیت دوبارہ تلاوت کی، تو دوسرا سجدہ واجب ہوگا، اور تیسرے کونے پر

(۱) واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون۔ (الاعراف: ۲۰۴)

— ”واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون“ ظاہرہ وجوب الاستماع والانصات وقت قراءۃ القرآن فی الصلاة وغیرہا۔ (مدارک التنزیل: ۱/۴۵۸، (سورۃ الاعراف) ط: قدیمی)

— ”عن مجاہد فی قوله: واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا“ قال فی الصلاة، وكذا رواه غیر

واحد عن مجاہد۔ (تفسیر ابن کثیر: ۲/۳۷۳، سورۃ الاعراف: ۲۰۴، ط: دار الفیء، دمشق)

— مسأله: یسن الاستماع لقراءۃ القرآن وترک اللفظ والحديث بحضور القراءۃ، قال تعالیٰ:

”واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون [الاعراف: ۲۰۴]“ الاتقان فی علوم

القرآن للسیوطی: ۱/۳۳۳، النوع الخامس والثلاثون فی آداب تلاوته وتالیہ، ط: دار ابن کثیر)

— استماع القرآن، والتفہم لمعانیہ من الآداب المحثوث علیہا، ویکرہ التحدث بحضور القراءۃ، قال

الشیخ ابو محمد بن عبد السلام: والاشتغال عن السماع بالتحدث بما لا یكون افضل من الاستماع

سوء ادب علی الشرع۔ (البرہان فی علوم القرآن للزرکشی: الجزء الاول، ص: ۳۲۲، النوع التاسع

والعشرون: فی آداب تلاوته وکیفیتہا، مسأله: [فی آداب الاستماع]، ط: المكتبة العصرية، بیروت)

— [فروع]۔ يجب الاستماع للقراءۃ مطلقاً؛ لأن العبرة لعموم اللفظ، قال المحقق فی الرد: (قوله يجب

الاستماع للقراءۃ مطلقاً) ای فی الصلاة وخارجہا؛ لأن الآیة وان كانت وارده فی الصلاة علی مامر فالعبرة

لعموم اللفظ لا لخصوص السبب، وفی شرح المنیة: والاصل أن الاستماع للقرآن فرض کفایة؛ لأنه

لاقامة حقه بأن یكون ملتفتاً الیه غیر مضیع، وذلك یحصل بانصات البعض؛ كما فی رد السلام حین کان

لرعاية حق المسلم کفی فیہ البعض عن الكل، الا أنه يجب علی القارئ احترامه بأن لا یقرءہ فی

الأسواق، ومواقع الاشتغال، فاذا قرأہ فیہا کان هو المضیع لحرمتہ، فیکون الاثم علیہ دون اهل الاشتغال

دفعاً للخرج، وتمامہ فی ط، ونقل الحموی عن استاذہ قاضی القضاة یحیی الشہیر بمنقاری زاده أنه له

رسالة حقق فیہا أن استماع القرآن فرض عین۔ (رد المحتار مع الدر المختار: ۱/۵۴۶، کتاب

الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءۃ، مطلب الاستماع للقرآن فرض کفایة، ط: سعید)

تلاوت کرنے سے تیسرا سجدہ واجب ہوگا۔ (۱)

گھر میں تراویح پڑھنا

”تراویح گھر میں پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۳۱)

گھر میں تراویح کی جماعت کرنا

☆..... فرض نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے بعد تراویح کی نماز

گھر میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ مسجد کی تراویح کی جماعت ترک نہ

ہو۔ مگر ایسے لوگ مسجد میں تراویح پڑھنے کی فضیلت سے محروم رہیں گے۔ (۲)

(۱) ولو کررہا فی مجلسین تکررت ومجلس واحد لاتتکرر بل کفته واحدة..... وانتقاله من غصن الی آخر، وسبحه فی نهر او حوض تبدیل للمجلس او الآیة فتجب سجدة او سجدات اخرى بخلاف زوايا مسجد وبيت، وفي الشامیة: ولو کبیراً علی الاوجه، وكذا البيت وفي الخانیة والخلاصة الا اذا كانت الدار کبیرة کدار السلطان. (الدر المختار مع رد المحتار: ۱۱۲، ۱۱۶، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— ولو قرأها فی زوايا المسجد الجامع یكفيه سجدة واحدة وكذلك حکم البيت والدار، وقيل فی الدار: اذا كان الدار کبیرة کدار السلطان فتلا فی دار منها ثم تلا فی دار اخرى یلزمه سجدة اخرى. (تاتارخانیة: ۱/۵۶۳، کتاب الصلاة، الفصل الحادی والعشرون فی سجدة التلاوة، نوع آخر فی تکرار آیة السجدة، ط: قدیمی)

— وشرط التداخل اتحاد الآیة واتحاد المجلس..... والمجلس واحد وان طال او اکل لقمة او شرب شربة او قام او مشی خطوة او خطوتین او انتقل من زاویة البيت او المسجد الی زاویة الا اذا كانت الدار کبیرة کدار السلطان. (هنديّة: ۱/۱۳۳، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیہ)

(۲) والجماعة فیها سنة علی الکفاية فی الاصح فلو ترکها اهل مسجد اثموا، لالو ترک بعضهم، وکل ما شرع بجماعة فالمسجد فيه افضل، وفي الشامیة: وان صلی احد فی البيت بالجماعة لم ینالوا افضل جماعة المسجد. (الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۶۲۰، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب فی التراویح، ط: سعید)

— اما سننها فمنها الجماعة والمسجد..... اذا قام بها بعض اهل المسجد فی المسجد بجماعة سقط عن الباقي ولو ترک اهل المسجد کلهم اقامتها فی المسجد بجماعة فقد أسأؤوا واثموا، ومن صلاها فی بيته وحده او بجماعة لا یكون له ثواب سنة التراویح لتركه سنة الجماعة والمسجد.

گھڑی دیکھنا

نماز کی حالت میں قصد ہاتھ پر بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھنے سے نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ بلا ضرورت بے فائدہ کام کرنے کی وجہ سے نماز مکروہ ہوگی، ہاں بلا ارادہ گھڑی پر نظر پڑ گئی اور وقت بھی معلوم ہو گیا تو مکروہ نہیں ہوگا۔ (۱)

= (بدائع الصنائع: ۱/۲۸۸، کتاب الصلاة، فصل فی مقدار التراویح، ط: سعید)

— وقال الصدر الشهيد انما الاساء فيما اذا ترك اهل المسجد كلهم الجماعة فحينئذ اسأوا وتركوا السنة وان صلوا بجماعة في البيت اختلف المشائخ فيه والصحيح ان الجماعة فضيلة والجماعة في المسجد فضيلة اخرى فهو قد اتى باحدى الفضيلتين وترك الاخرى. (خلاصة الفتاوى: ۱/۶۳، کتاب الصلاة، الفصل الثالث فی التراویح، ط: رشیدیہ)

(۱) ولا يفسد ما نظره الى مكتوب وفهمه لو مستفهما وان كره (قوله وان كره) اى لاشتغاله بما ليس من اعمال الصلاة، واما لو وقع نظره بلا قصد وفهمه فلا يكره، شامی: ۱/۶۳۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا قرأ تعالى 'جد، بدون الف لا تفسد، ط: سعید کراچی، البحر: ۲/۱۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعید کراچی. و: ۲/۲۴، ط: رشیدیہ كوئٹہ. وحاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۴۱، فصل فيما لا يفسد الصلاة، ط: قديمى كراچى.

ل

لاؤڈ اسپیکر

اگر کسی نے لائوڈ اسپیکر پر قرآن کی تلاوت سن لی، اور اس میں سجدہ آئے تو سننے والے پر اس وقت سجدہ واجب ہوگا جب سننے والے کو یہ معلوم ہو کہ یہ سجدہ کی آیت ہے۔ اور تلاوت کرنے والا انسان ہو، کیسٹ وغیرہ نہ ہو۔ (۱)

(۱) لاتجب بسماعه من الصدى والطير. (الدر مع الرد: ۲/۸۰، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید) — ولا تجب اذا سمعها من طير هو المختار..... وان سمعها من الصدى لاتجب عليه. (ہندیہ: ۱۳۲/۱، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیہ)

— وكذا تجب على السامع بتلاوة هؤلاء الا المجنون لان التلاوة منهم صحيحة..... بخلاف السماع من البغاء والصدى فان ذلك ليس بتلاوة..... لعدم اهلية لانعدام التمييز. (بدائع: ۱۸۶/۱، کتاب الصلاة، فصل: سجدة التلاوة، ط: سعید)

— آلات جدیدہ کے شرعی احکام، ص: ۵۳، ط: دار العلوم کراچی۔

— امداد الفتاوی: ۱/۶۰۵ تا ۶۰۸، ط: دار العلوم کراچی۔

— والسماع شرط فی حق غیر التالی ولو بالفارسیة اذا اخبر، الدر المختار. وفي الشامية: (قوله: اذا اخبر) ای بانها آیة سجدة سواء فهمها او لا، وهذا عند الامام، وعندهما ان علم السامع انه یقرأ القرآن لزمته والا فلا، بحر. (الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۱۰۵، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— وفي السامع عند ابی حنیفة بعد ان اخبر انها آیة السجدة وعندهما ان كان السامع یعلم انه یقرأ القرآن فعليه السجدة والا فلا. (البحر الرائق: ۲/۲۱۳، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: دار الکتب العلمیہ بیروت)

— ولو تلى بالفارسیة تجب عليه وعلى من سمعها السجدة فهم السامع او لم يفهم اذا اخبر السامع انه قرأ آیة السجدة. (خانیة علی هامش الہندیہ: ۱/۱۵۶، کتاب الصلاة، فصل فی قراءة القرآن خطأ وفي الاحکام المتعلقة بالقراءة، ط: رشیدیہ)

— تجب باربع عشرة آیة منها اولی الحج، ووص، علی من تلا ولو اماماً او سمع ولو غیر قاصد، او مؤتما لا بتلاوته. (البحر الرائق: ۲/۲۱۰، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: دار الکتب العلمیہ بیروت)

— من كان اهلاً لوجوب الصلاة عليه يلزمه السجدة بالسماع. (تاتارخانیة: ۱/۵۶۱، کتاب الصلاة، الفصل الحادی والعشرون فی سجدة التلاوة، نوع آخر، ط: قدیمی)

— سجدة التلاوة تجب على من تجب عليه الصلاة اذا قرأ آیة السجدة او سمعها. (خانیة علی هامش الہندیہ: ۱/۱۵۶، کتاب الصلاة، فصل فی قراءة القرآن، ط: رشیدیہ)

لباس غیر شرعی پہننے والے کی امامت

”فیشن پرست کی امامت“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۰۸)

لقمہ بلا ضرورت دینا

بلا ضرورت لقمہ نہیں دینا چاہیے۔ تاہم اس سے لقمہ دینے والے کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ کیوں کہ لقمہ دینا امام کو بتلانے کے لیے ہے، اور یہ لوگوں کے کلام میں سے نہیں ہے۔ اس لیے امام اور مقتدی دونوں کی نماز صحیح ہے۔ (۱)

لقمہ بے وضو دینا

”لقمہ دینا“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۳۹)

لقمہ دینا

☆..... بعض حافظ دوسرے حافظ کی قراءت کو نماز سے خارج رہ کر بیٹھے بیٹھے سنا کرتے ہیں، جب وہ بھول جاتا ہے تو وہ جلدی سے صف میں یا صف کے قریب نیت باندھ کر اس کو بتلا دیتے ہیں، اور پھر فوراً نیت توڑ کر بیٹھ جاتے ہیں، تو اس صورت میں نیت باندھ کر بتلانے کی وجہ سے امام اور مقتدی کی نمازوں میں کوئی خلل نہیں آئے گا۔ (۲)

(۱) الحاصل ان الصحيح من المذهب ان الفتح علی امامہ لا یوجب فساد صلاة احد لا الفتح ولا الآخذ مطلقاً فی کل حال. (البحر: ۶/۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید) — بخلاف فتحه علی امامه فانه لا یفسد مطلقاً لفتح و آخذ بکل حال. (الدر المختار: ۶۲۲/۱، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید)

— وان فتح علی امامه لم تفسد..... والصحيح انها لا تفسد صلاة الفتح بکل حال ولا صلاة الامام لو اخذ منه علی الصحيح. (هندية: ۹۹/۱، کتاب الصلاة، الباب السابع فيما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الاول فيما یفسد ما، ط: رشیدیہ)

(۲) الحاصل ان الصحيح من المذهب ان الفتح علی امامه لا یوجب فساد صلاة احد، لا الفتح ولا الآخذ مطلقاً فی کل حال. (البحر: ۶/۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید) — بخلاف فتحه علی امامه فانه لا یفسد مطلقاً لفتح و آخذ بکل حال. (الدر المختار مع الرد: ۶۲۲/۱، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید) =

لیکن لقمہ دینے والے کو لقمہ دے کر نیت توڑنے کی وجہ سے گناہ ہوگا، (۱) اور دو رکعت کی قضا لازم ہوگی۔ (۲)

☆..... بعض لوگ ایسی صورت میں بے وضو بھی لقمہ دیتے ہیں، یا پانی استعمال کرنے کی قدرت ہونے کے باوجود تیمم کر کے نیت باندھ کر بتا دیتے ہیں، اگر دونوں صورتوں میں امام نے لقمہ لیا تو اس کی اور اس کی اقتدا میں نماز پڑھنے والے تمام نمازیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۳)

= — وان فتح علی امامه لم تفسد..... والصحيح انها لا تفسد صلاة الفاتح بكل حال ولا صلاة الامام لو اخذ منه على الصحيح. (هندية: ۹۹/۱، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول فيما يفسدها، ط: رشيدية)

(۱) ولا تبطلوا اعمالكم (سورة محمد: ۳۳، الجزء: ۲۶)

— نقل عن خط صاحب البحر على هامشه: ان القطع يكون حراماً ومباحاً ومستحباً وواجباً، فالحرام لغير عذر. (رد المحتار: ۵۲/۲، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد، وايضاً: ۶۵۳/۱، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمكروه وخلاف الأولى، ط: سعيد)

— لزم نفل شرع فيه قصدًا ولو عند غروب وطلوع واستواء فان افسده حرم. (الدر المختار مع الرد: ۲۹/۲، ۳۱، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

(۲) قال اصحابنا اذا شرع في التطوع يلزمه المضي فيه واذا افسده يلزمه القضاء. (بدائع: ۲۹۰/۱، كتاب الصلاة، فصل في صلاة التطوع، ط: سعيد)

— لزم نفل شرع فيه قصدًا ولو عند غروب وطلوع واستواء فان افسده حرم لقوله تعالى: "ولا تبطلوا اعمالكم"، الا بعذر ووجب قضاءه. (الدر المختار: ۲۹/۲، ۳۱، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

— وقضى ركعتين لو نوى اربعاً وافسده بعد القعود الاول او قبله. (هندية: ۱۱۳/۱، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ط: رشيدية)

(۳) وفتحہ علی غیر امامہ الا اذا اراد التلاوة، وكذا الاخذ، در مختار. (قوله: وكذا الاخذ)..... ای اخذ الامام بفتح من ليس في صلاته. (الدر المختار مع رد المحتار: ۶۲۲/۱، كتاب الصلاة، باب ما يفسد وما يكره فيها، ط: سعيد)

— وان فتح عن من ليس في الصلاة تفسد. (حلبی كبير، ص: ۴۴۰، كتاب الصلاة، مفسدات الصلاة، ط: سعيد)

— وان فتح غير المصلي على المصلي فاخذ بفتح تفسد كذا في منية المصلي. (هندية: ۹۹/۱، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول فيما يفسد، ط: رشيدية)

لقمہ دینے کی نیت سے تراویح میں شریک ہونا

اگر تراویح کی نماز میں حافظ غلطی کر رہا ہے، اور کوئی شخص صرف اس نیت سے تراویح کی نماز میں اقتدا کر کے شریک ہو رہا ہے کہ اس کو لقمہ دے کر نماز سے الگ ہو جائے گا، تو اس صورت میں یہ مقتدی بن جائے گا، اور امام کے لیے لقمہ لینا جائز ہوگا۔ اور امام اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کی نماز ہو جائے گی۔ (۱) لیکن لقمہ دے کر نماز سے الگ ہو جانا جائز نہیں ہوگا۔ بلکہ اس نماز کو پورا کرنا اس کے ذمہ لازم ہوگا۔ (۲) اگر پوری نہیں کی، تو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۳)

لقمہ غلط دے کر پریشان کرنا

بعض پرانے حافظ نئے حافظ کو تراویح کی نماز میں غلط لقمہ دے کر پریشان کرتے ہیں، یہ جائز نہیں ہے۔ حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے:

”رواہ ابو داؤد عن معاویة قال: ان النبي صلى الله عليه وسلم

نہی عن الأغلوطات.“ (۴)

یعنی جو چیزیں کسی مسلمان کو غلطی میں ڈالیں ان سے بچنا ضروری ہے۔

(۱) دیکھئے سابقہ صفحہ کا حاشیہ نمبر: ۲ (الحاصل ان الصحيح من المذهب).

(۲) دیکھئے سابقہ صفحہ کا حاشیہ نمبر: ۲ (قال اصحابنا اذا شرع في التطوع).

(۳) دیکھئے سابقہ صفحہ کا حاشیہ نمبر: ۲ (قال اصحابنا اذا شرع في التطوع).

(۴) وعن معاوية رضى الله عنه قال: ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الأغلوطات، رواه

ابو داؤد. (مشکوٰۃ المصابیح، ص: ۳۵، کتاب العلم، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

— عن معاوية رضى الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم: نهى عن الغلوطات. (سنن ابی داؤد:

۱۵۹/۲، کتاب الصلاة، باب التوقی فی الفتیاء، رقم الحدیث: ۳۶۵۶، ط: رحمانیہ)

— عن معاوية رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن الغلوطات. (مسند الامام

احمد بن حنبل: ۱۷۸/۱، رقم الحدیث: ۲۳۵۷۸، کتاب العلم، ”حدیث رجل من بنی غفار رضى

الله تعالى عنه“ ط: دار الحدیث قاہرہ)

لقمہ قبول نہ کرنا

تراویح پڑھاتے ہوئے اگر قراءت میں غلطی ہو جائے، اور کوئی بھی شخص صحیح لقمہ دے، تو حافظ صاحب کو لقمہ قبول کرنا چاہیے۔ اور اس کو ذاتی عزت و وقار کا مسئلہ نہیں بنانا چاہیے۔ (۱)

لقمہ کون دے؟

اگر تراویح کی نماز میں حافظ غلطی کرے، اور سامع مقرر ہے، تو اس کو غلطی بتلانی چاہیے، کسی دوسرے کو جلدی نہیں کرنی چاہیے، (۲) اس سے نماز میں انتشار اور ایک

(۱) عن عبد الله قال يا ايها الناس من علم شيئاً فليقل به ومن لم يعلم فليقل الله اعلم فان من العلم ان تقول لما لا تعلم الله اعلم، قال تعالى لنبيه: قل ما اسئلكم عليه من اجر، وما انا من المتكلمين، متفق عليه. (مشکوٰۃ، ص: ۳۷، كتاب العلم، الفصل الثالث، ط: قديمي)
- صحيح البخارى: ۱۳۳۷/۲، كتاب التفسير، سورة: ص، باب قوله: وما انا من المتكلمين، ط: الطاف اينڈ سنز)

— صحيح مسلم: ۳۷۶/۲، كتاب صفة المنافقين وأحكامهم، باب صفة القيامة والجنة والنار، ط: رحمانيه.

— قوله: (وفتحه على امامه جائز) بما روى أنه صلى الله تعالى عليه وسلم قرأ فى الصلاة سورة المؤمنين، فترك كلمة، فلما فرغ قال الم يكن فيكم أبى؟ قال: بلى؛ قال: هلا فتحت على؟ قال: ظننت أنها نسخت، فقال صلى الله تعالى عليه وسلم: لو نسخت لأعلمتكم، وقال: اذا استطعمك الامام فأطعمه، أى اذا استفتحك الامام فافتح له. (حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۳۴، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي)

— شامى: ۶۲۲/۱، ۶۲۳، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

— البحر الرائق: ۶/۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

(۲) ويكره للمقتدى ان يفتح على امامه من ساعته. (هنديّة: ۹۹/۱، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول فيما يفسدها، ط: رشيديه)

— ولا ينبغى للمقتدى ان يعجل بالفتح. (بدائع: ۲۳۶/۱، كتاب الصلاة، فصل فى بيان حكم الاستخلاف، ط: سعيد)

— يكره ان يفتح من ساعته. (شامى: ۶۲۳/۱، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، تنمة، ط: سعيد)

طرح کی گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ البتہ اگر سامع غلطی نہ بتلا سکے، یا اچھی طرح بتلا نہ سکے، تو اس صورت میں جو بھی اچھی طرح غلطی بتلا سکے، اس پر غلطی کی اصلاح کرنا فرض ہے، خواہ کسی بھی صف میں کھڑا ہو، قریب ہو یا دور ہو، اس پر فرض ہے کہ غلطی کی اصلاح کرے، اگر اصلاح نہیں کرے گا، تو گناہ گار ہوگا۔ (۱)

البتہ لقمہ دینے کے لئے ضروری ہے کہ تراویح کی نماز میں حافظ کے ساتھ اقتدا کر کے شریک ہو، اور جو شخص حافظ کے ساتھ اقتدا کر کے تراویح کی نماز میں شریک نہ ہو، اس نے اگر لقمہ دیا اور امام (حافظ) نے اس کا لقمہ لیا، اور غلطی کی اصلاح کی، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

لکھی ہوئی چیز پر نگاہ پڑ جانا

نماز کے دوران کسی لکھی ہوئی چیز پر نظر پڑے، اور اس کو سمجھ لے، تو اس صورت میں اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ کیوں کہ یہ نماز پڑھنے والے کا فعل نہیں ہے۔ بلکہ غیر اختیاری طور پر اس کی سمجھ میں آ جاتا ہے۔ اس لیے کہ عام طور سے اس پر نگاہ پڑ جاتی

(۱) ویکرہ للمقتدی ان یفتح علی امامہ من ساعته لجواز ان یتذکر من ساعته..... ولا ینبغی للامام ان یلجئہم الی الفتح..... وتفسیر الالجاء ان یردد الآیة ویقف ساکتاً. (ہندیہ: ۹۹/۱، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الاول فیما یفسدہا، ط: رشیدیہ) — البحر الرائق: ۱۰/۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: رشیدیہ)

— شامی: ۶۲۳/۱، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید۔
(۲) ویفسد (فتحه علی غیر امامہ)..... وکذا الأخذ، قوله: (و کذا الأخذ)..... أو اخذ الامام بفتح من لیس فی صلاتہ. (الشامیہ: ۶۲۲/۱، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ، ط: سعید) — (وان فتح) المصلی (عن من لیس) معه (فی الصلاة) سواء کان فی الصلاة أو خارج الصلاة، والأحسن أن یقال علی غیر امامہ لیشمل فتحه علی مقدمه فی الصلاة ایضاً (تفسد) صلاته لأنه تعلیم وتعلم وهو من کلام الناس. (حلبی کبیر، ص: ۴۴۰، کتاب الصلاة، فصل فی ما یفسد الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی)

— البحر الرائق: ۶/۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید۔

ہے، اور دیکھنے والا اس کو سمجھ جاتا ہے۔

البتہ نمازی کے سامنے ایسی چیز رکھنے سے بچنا چاہیے، کیوں کہ شبہات سے بھی

بچنا ضروری ہے۔ (۱)

لکھی ہوئی چیز پڑھ لے

☆..... نماز کی حالت میں لکھی ہوئی چیز قصد اور ارادہ کے ساتھ دل سے پڑھنا

(۱) ولو نظر المصلی الی کتاب ای مکتوب فی کاغذ أو محراب أو غیرہ وفہم مافیہ ان نظر الیہ حال کونہ غیر مستفہم ای غیر قاصد لفہم مافیہ لا تفسد صلاتہ بالاجماع. (حلبی کبیر، ص: ۴۴۷، کتاب الصلاة، فصل فی ما یفسد الصلاة، ط: سہیل اکیڈمی)

— (ولو نظر الی مکتوب وفہم..... لا تفسد وان اثم)..... فلأن الفساد انما يتعلق فی مثله بالقراءة وبالنظر مع الفہم لم تحصل..... ولشبهة الاختلاف قالوا: ینبغی للفقہ ان لا یضع جزء تعلیقہ بین یدیہ فی الصلاة لأنه ربما یقع بصرہ علی مافی الجزء فیفہم ذلك فیدخل فیہ شبهة الاختلاف. (البحر الرائق: ۱۲/۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید)

— الشامیة: ۶۳۲/۱، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید.

— عن النعمان بن بشیر قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: الحلال بین والحرام بین و بینہما امور مشتبہة فمن ترک ماشبہ علیہ من الاثم کان لما استبان لہ أترک، ومن اجترأ علی ما یشک فیہ من الاثم او شک ان یواقع ما استبان، والمعاصی حمی اللہ من یرتع حول الحمی یوشک ان یواقعه. (بخاری: ۲۷۵/۱، کتاب البیوع، باب الحلال بین والحرام بین و بینہما مشتبہات، ط: قدیمی)

— عن الشعبي عن النعمان بن بشیر قال سمعته یقول: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: واهوی النعمان باصبعیہ الی اذنیہ ان الحلال بین وان الحرام بین و بینہما مشتبہات لا یعلمہن کثیر من الناس فمن اتقی الشبہات استبرأ لدينہ وعرضہ، ومن وقع فی الشبہات وقع فی الحرام کالرأعی یرعی حول الحمی یوشک ان یرتع فیہ، ال وان لكل ملک حمی الا وان حمی اللہ محارمہ، الا ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله الا وہی القلب.

(صحیح مسلم: ۲۸/۲، کتاب المساقاة والمزارعة، باب اخذ الحلال وترک الشبہات، ط: نعمانیہ)

— عن النعمان بن بشیر قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: الحلال بین والحرام بین و بین ذلك امور مشتبہات لا یدری کثیر من الناس أمین الحلال ہی أم من الحرام فمن ترکها استبرأ لدينہ وعرضہ فقد سلم ومن واقع شیئاً منها یوشک ان یواقع الحرام کما انه من یرعی حول الحمی یوشک ان یواقعه الا وان لكل ملک حمی الا وان حمی اللہ محارمہ. (ترمذی:

۲۲۹/۱، ابواب البیوع، باب ماجاء فی ترک الشبہات، ط: قدیمی)

اور سمجھنا مکروہ ہے البتہ نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (۱)

☆..... اور اگر لکھی ہوئی چیز پڑھنے میں زبان کو حرکت ہوئی تو یہ تلفظ ہوا، اس

سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۲)

☆..... اور اگر لکھی ہوئی چیز پر قصد اور ارادہ کے بغیر اتفاقاً نظر پڑ جائے تو معاف ہے،

مکروہ نہیں ہے، مگر اس پر نظر جما کر نہ رکھے ورنہ کراہت ہوگی، البتہ نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۳)

لکھی ہوئی چیز پڑھنا

اگر نماز کے دوران کسی لکھی ہوئی چیز کو زبان سے پڑھ لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس

نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر نماز کے دوران کسی لکھی ہوئی چیز پر نظر پڑی، اور اس کو زبان سے نہیں پڑھا بلکہ دل ہی دل میں مطلب سمجھ لیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اور زبان سے پڑھنے کا مطلب تلفظ کے ساتھ پڑھنا، اور دل ہی دل میں سمجھنے کا

مطلب زبان سے تلفظ کرنے کے بغیر ایسے مطلب سمجھ لینا۔

(۱) ولا یفسدہا نظره الی مکتوب وفہمہ ولو استفہما وان کرہ ، الدر المختار مع الرد:

۱/۲۳۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی. ہندیہ: ۱/۱۰۱، الباب

السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الاول، ط: رشیدیہ کوئٹہ. البحر الرائق:

۲/۲۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: رشیدیہ کوئٹہ. و: ۱۲/۲، ط: سعید کراچی.

حلبی کبیر، ص: ۴۲۷، فصل فیما یفسد الصلاة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور.

(۲) واذا تکلم المصلی فی الصلاة بکلام الناس ناسیا او عامداً تفسد صلاتہ و لیس المراد من

الکلام الکلام النحوی بل اللفظ المركب من حرفین او اکثر حتی لو تلفظ بکلمة واحدة تفسد

صلاتہ حلبی کبیر، ص: ۴۳۳، فصل فیما یفسد الصلاة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، شامی:

۱/۶۱۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی،

ص: ۳۲۱، ط: قدیمی کراچی. و ص: ۱۷۵-۱۷۶، باب ما یفسد الصلاة، ط: قدیمی.

(۳) واما لو وقع علیہ نظره بلا قصد وفہمہ فلا یکرہ، شامی: ۱/۲۳۲، باب ما یفسد الصلاة وما

یکرہ فیہا، مطلب اذا قرأ تعالیٰ جد بدون الف لا تفسد، ط: سعید کراچی، حاشیة الطحطاوی

علی المراقی، ص ۳۲۱، فصل فیما لا یفسد الصلاة ط: قدیمی کراچی. و ص: ۱۸۷، ط: قدیمی

کراچی. حلبی کبیر ص: ۴۲۷، فصل فیما یفسد الصلاة ط: سہیل اکیڈمی لاہور.

”ماکان محمد“ کے بعد درود شریف پڑھنا

قرآن مجید کی تلاوت اسی ترتیب کے مطابق جاری رکھنی چاہیے جس ترتیب سے قرآن مجید میں ہے، چاہے نماز میں ہو یا نماز سے باہر، دونوں کا حکم ایک ہے۔ (۱) اور نماز میں آخری قعدہ کے علاوہ کسی اور جگہ درود شریف پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اس لیے نماز کے اندر ہو یا باہر قرآن مجید کی آیت ﴿ماکان محمد اباحد من رجالکم..... (الآیة)﴾ کی تلاوت کرنے کے بعد یا ﴿ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی﴾ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھنا درست نہیں ہے۔ (۲) بلکہ قرآن کریم کو اس ترتیب

(۱) قالوا ینبغی الترتیب فی سورة القرآن، فلو قرأ منکوساً اثم لکن لایلزمہ سجود السهو لان ذلك من واجبات القراءة لامن واجبات الصلاة. (الشامیة: ۱/۲۵۷، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب کل صلاة ادیت مع کراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعید)

— یکره قراءة سورة منکوساً، قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ: من قرأ القرآن منکوساً فهو منکوس، (حاشیة الطحاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۵۲، کتاب الصلاة، فصل فی المکروهات)

— حلبی کبیر، ص: ۳۲۵، کتاب الصلاة، فصل فیما یکره فعله فی الصلاة وما لایکره، ط: سهیل اکیڈمی۔ (۲) ومکروهة فی صلاة غیر تشهد أخیر. (الشامیة: ۱/۵۱۸، کتاب الصلاة، آداب الصلاة، مطلب

نص العلماء علی استحباب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مواضع، ط: سعید)

— ینبغی ان یخص من قول الطحاوی بوجوب الصلاة كلما سمع اسمه علیہ الصلاة والسلام: التشهد الاول، فانه یشتمل علی ذکر اسمه علیہ الصلاة والسلام وتکره الصلاة فی هذه الحالة تحریماً علی

مامر فضلاً عن الوجوب. (النهر الفائق: ۲/۲۲۳، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیہ)

— ویخص من قول الطحاوی: التشهد الاول والصلاة فی ضمن صلاة فلا تجب الصلاة لارتکاب المکروه فی الاول وللتسلسل فی الثانی. (حاشیة الطحاوی علی المراقی، ص: ۲۷۲، کتاب

الصلاة، باب شروط الصلاة، وارکانها، فصل فی بیان سننها، ط: قدیمی)

— ولو سمع اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یقرأ لایجب ان یصلی وان فعل ذلك بعد

فراغه من القرآن فهو حسن، کذا فی الینابیع، ولو قرأ القرآن فمر علی اسم نبی فقراءة القرآن علی

تألیفه ونظمه افضل من الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلك الوقت فاذا فرغ ففعل

فهو افضل والا فلا شیء علیہ کذا فی الملتقط. (الشامیة: ۱/۵۱۹، کتاب الصلاة، آداب الصلاة،

مطلب فی المواضع التي تکره فیها الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ط: سعید)

سے پڑھیں جس ترتیب سے قرآن میں موجود ہے۔ (۱)

نقشہ

حافظ صاحب نماز پڑھاتے پڑھاتے بھول جائیں، یا نقشہ لگ جانے کی وجہ سے دوسری جگہ کی آیتیں پڑھنے لگیں، پھر یاد آنے پر بھول جانے کی وجہ سے ابتدا سے قراءت شروع کر دیں، تو نماز ہو جائے گی۔ (۲) اور سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ اور اگر غلطی سے سہو سجدہ کر لیا تب بھی نماز ہو جائے گی۔ (۳)

(۱) دیکھئے سابقہ صفحہ کا حاشیہ نمبر: ۱ (قالوا يجب الترتیب فی سورة القرآن)،

(۲) لو ذکر آية مكان آية ان وقف وقفاً تاماً ثم ابتداء بآية اخرى او ببعض آية لا تفسد. (الهندية: ۸۰/۱، كتاب الصلاة، الفصل الخامس فی زلة القاری، ط: رشیدیہ)

— خلاصة الفتاوی: ۱/۱۱۷، كتاب الصلاة، الفصل الثانی عشر فی زلة القاری، ط: رشیدیہ.

— وان ذکر آية مكان آية ان وقف على الأولى وقفاً تاماً وابتداءً بالثانية لا تفسد صلاته. (الخانية على هامش الهندية: ۱/۱۵۳، كتاب الصلاة، فصل فی قراءة القرآن خطأ، ط: رشیدیہ)

— وفي القنية قرأ فی الاولى الكافرون وفي الثانية - الم تر - أو - تبت - ثم ذکر يتم وقيل يقطع ويبدأ، الدر المختار. وقال المحقق فی الرد: (قوله: ثم ذکر يتم) افاد ان التنكيس او الفصل بالقصيرة انما يكره اذا كان عن قصد، فلو سهواً فلا كما في شرح المنية، واذا انتفت الكراهة فاعراضه عن التي شرع فيها لا ينبغي، وفي الخلاصة افتتح سورة وقصده سورة اخرى، فلما قرأ آية او آيتين اراد ان يترك تلك السورة ويفتح التي ارادها يكره، ۵. (الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۵۴۷، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مبحث القراءة، ط: سعيد)

— ويكره ان يقرأ كلمة او كلمتين من سورة ثم يترك تلك السورة بغير عذر ويبدأ القراءة من سورة اخرى، فان انتقل من غير قصد ثم تذكر ينبغي ان يعود، ذكره في القنية وان لم يتذكر فلا كراهة ايضاً لعدم القصد. (حلبی كبير، ص: ۳۶۳، كتاب الصلاة، فصل فی قراءة القرآن خطأ، ط: رشیدیہ)

(۳) ولو ظن الامام السهو فسجد له فتابعه فبان أن لا سهو فالأشبه الفساد، الدر المختار. وفي الشامية: (قوله: فالأشبه الفساد) وفي الفيض: وقيل لا تفسد وبه يفتى وفي البحر عن الظهيرية قال الفقيه ابو الليث: في زماننا لا تفسد لأن الجهل في القراءة غالب. (الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۵۹۹، كتاب الصلاة، قبيل باب الاستخلاف، ط: سعيد)

— حلبی كبير، ص: ۴۶۵، كتاب الصلاة، فصل فی سجود السهو، ط: سهيل اكيذمي.

— التاتارخانية: ۱/۵۳۸، كتاب الصلاة، الفصل السابع عشر فی سجود السهو، نوع آخر في المتفرقات، ط: قديمي.

مٹھائی تقسیم کرنا

تراویح ختم ہونے پر مٹھائی تقسیم کرنا ضروری نہیں۔

اگر ختم پر مٹھائی تقسیم کرنے کے لیے لوگوں کو چندہ دینے پر مجبور کیا جاتا ہے، اور بچوں کا اجتماع اور شور و غل ہوتا ہے، اور مسجد کا فرش خراب ہوتا ہے، اور عزت و احترام کا لحاظ نہیں رکھا جاتا، تو اس کو ترک کر دینا ضروری ہے۔ (۱) اور اگر مسجد کی بے حرمتی نہیں ہوتی، شور شرابہ نہیں ہوتا، فرش بھی خراب نہیں ہوتا، خشک چیز ہے، بے حرمتی لازم نہیں آتی تو مٹھائی تقسیم کرنا درست ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دروازے پر تقسیم کی جائے۔ (۲)

(۱) الحلبي كبير، ص: ۶۱۱، فصل في احكام المساجد، ط: سهيل اكيڏمى.

— بدائع: ۶۰/۷، كتاب الحدود، فصل في شرائط جواز اقامة الحدود، ط: سعيد.

— يا ايها الذين امنوا لا تأكلوا اموالكم بينكم بالباطل. (سورة النساء، آية: ۲۹، پارہ: ۵)

— عن ابى حرة الرقاشى عن عمه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الا لا تظلموا الا لا يحل

مال امرئ الا بطيب نفس منه. (مشکوٰۃ، ص: ۲۵۵، كتاب البيوع، باب الغصب والعارية، ط: قديمى)

— من البدع المنكرة ما يفعل فى كثير من البلدان من ايقاد القناديل.....منها اضاعة المال.....

وامتھانھم المساجد وانتھاك حرمتھا وحصول اوساخ فيها وغير ذلك من المفاسد التى صيانة

المسجد عنها لازمة. (تنقيح الفتاوى الحامدية: ۳۵۹/۲، فوائد ومسائل شتى من الحظر والاباحة

، مطلب من البدع المنكرة ايقاد القناديل الكثيرة، ط: ميمنية مصر)

— (قوله: ويحرم الخ) لما اخرجہ المنذرى مرفوعاً: جنبوا مساجدكم صبيانكم ومجانينكم وبيعكم

وشراءكم ورفع اصواتكم وسل سيوفكم واقامة حدودكم وجمروها فى الجمع واجعلوا على

ابوابها المظاھر. (شامى: ۶۵۶/۱، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب فى

احكام المساجد، ط: سعيد)

(۲) فتاوى رحيميه: ۲۲۳/۶، كتاب الصلاة، مسائل تراويح، عنوان "تراويح میں ختم قرآن کے

بعد شیرینی تقسیم کرنا" ط: دار الاشاعت.

— فتاوى عثمانى: ۱۰۲/۱، كتاب السنة والبدعة، عنوان "ختم قرآن کے موقع پر مسجد میں

چراغاں کرنا اور مٹھائی تقسیم کرنا، ط: معارف القرآن کراچی.

— وانظر ايضا: الحاشية السابقة رقم: ۱، فى هذه الصفحة (الحلبى كبير، ص: ۶۱۱).

مجنون کی زبان سے آیت سجدہ سن لی

اگر آیت سجدہ کی تلاوت مجنون کی زبان سے سن لی تو سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

محلے کی مسجد کا حق

بیس رکعت تراویح کی نماز جماعت کے ساتھ محلے کی مسجد میں ہونا ضروری ہے، یہ مسجد کا حق ہے۔ لہذا محلے کے لوگوں کو اپنی مسجد میں بیس رکعت تراویح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنی چاہیے، چاہے نمازیوں کی تعداد کم کیوں نہ ہو۔ اگر محلے کی مسجد میں بیس رکعت تراویح جماعت کے ساتھ نہیں ہوگی، تو سب گنہ گار ہوں گے۔ (۲)

مسبق سے باقی رکعت میں سہو ہو جائے

مسبق (یعنی جس کی کچھ رکعت باقی رہ گئی ہوں) سے اگر امام کے سلام کے بعد باقی رکعتیں ادا کرتے وقت سہو ہو جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ (۳)

(۱) ويجب على السامع منهم اذا كان أهلاً لكن ذكر شيخ الاسلام أنه لا يجب بالسمع من مجنون أو نائم أو طير لأن السبب سماع تلاوة صحيحة وصحة التلاوة بالتمييز ولم يوجد. (فتح القدير: ۱/۲۶۸، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشيدية)

— الشامية: ۱۰۷/۲، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد.

— الهندية: ۱/۱۳۲، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيدية.

(۲) (والجماعة فيها سنة على الكفاية) في الأصح، فلو تركها أهل مسجد أثموا (قوله: والجماعة فيها سنة على الكفاية)..... وهل المراد أنها سنة كفاية لأهل كل مسجد من البلدة أو مسجد واحد منها أو من المحلة..... ويظهر لي الثالث لقول المنية حتى لو ترك أهل المحلة كلهم الجماعة فقد تركوا السنة وأساؤا. (الشامية: ۲/۲۵، كتاب الصلاة، باب صلاة التراويح، ط: سعيد)

— البحر الرائق: ۲/۶۸، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

— التاتارخانية: ۱/۱۷۷، كتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر في التراويح، ط: قديمي.

(۳) ولو سها فيه سجد ثانياً. (قوله: ولو سها فيه) أي فيما يقضيه بعد فراغ الامام يسجد ثانياً لأنه منفرد فيه والمنفرد يسجد لسهو. (الشامية: ۲/۸۳، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد)

— بدائع الصنائع: ۱/۱۷۵، كتاب الصلاة، فصل في بيان من يجب عليه سجود السهو ومن لا يجب، ط: سعيد.

— التاتارخانية: ۱/۵۳۷، كتاب الصلاة، الفصل السابع عشر في سجود السهو، نوع آخر في المتفرقات، ط: قديمي.

مسبق سے سہو ہو جائے

”مسبق سے باقی رکعت میں سہو ہو جائے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۳۹)

مسبق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا

☆..... مسبق (جس کی کچھ رکعت باقی رہ گئی ہوں)، اگر وہ امام سے کچھ بھی

بعد میں سلام پھیرے تو اس پر سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ امام کے بالکل ساتھ ساتھ سلام پھیرنا

دشوار اور شاذ و نادر ہے۔ اس لیے عام طور پر سہو سجدہ واجب ہونے کا حکم دیا جاتا ہے۔ (۱)

☆..... اگر بھول کر امام سے پہلے یا بالکل ساتھ ساتھ سلام پھیرے تو اس پر سہو

سجدہ لازم نہیں ہوگا۔ لیکن چونکہ حقیقی معنی میں ساتھ ہونا دشوار ہے، اس لیے سجدہ سہو

واجب ہونے کا حکم دیا جاتا ہے۔ (۲)

مسجد کو سجانا

رمضان المبارک میں تراویح کے وقت نمازی ہمیشہ زیادہ ہوتے ہیں، ان کی

راحت اور سہولت کے لحاظ سے ضرورت کے مطابق روشنی میں کچھ اضافہ کیا جائے تو جائز

ہے۔ اور صرف مسجد کی رونق افزائی کے لیے حد سے زائد روشنی کرنا ناجائز اور سخت منع ہے۔

کیوں کہ اس میں فضول خرچی کے ساتھ ساتھ دیوالی (ہندوانی تہوار) سے مشابہت ہوتی

ہے۔ اور آگ کی عبادت کرنے والے مجوسیوں کے شعار کا اظہار اور اس کی تائید لازم آتی

(۱) ولا سجود علیہ (ای المسبوق) ان سلم سہوا قبل الامام أو معہ وان سلم بعدہ لزمہ لكونہ

منفردًا حينئذ، بحر، وأراد بالمعية المقارنة وهو نادر الوقوع كما في شرح المنية. (الشامية:

۸۲/۱، ۸۳، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد)

— البحر الرائق: ۲/۱۰۰، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد.

— التاتار خانية: ۱/۵۳۷، كتاب الصلاة، الفصل السابع عشر في سجود السهو، نوع آخر في

المتفرقات، ط: قديمی.

(۲) وانظر ايضا: الحاشية السابقة رقم: ۱، في هذه الصفحة (ولا سجود علیہ (ای المسبوق)).

ہے۔ مسجد تماشہ گاہ بن جاتی ہے۔ شریعت کے خلاف کام کرنے سے مسجد کی رونق نہیں بڑھتی، بلکہ بے حرمتی ہوتی ہے۔ مسجد کی زینت اور رونق اس کی صفائی، خوشبو، نیز نمازیوں کی زیادتی، اچھی پوشاک پہن کر خوشبو لگا کر، خشوع اور خضوع سے نماز پڑھنے، تلاوت کرنے، دین کی تعلیم دینے، پند و نصیحت کرنے، درود شریف اور استغفار کرنے، دعوت و تبلیغ کے کام کرنے اور ادب کے ساتھ بیٹھنے میں ہے۔ (۱)

مسنون سورتیں وتر میں

”وتر کی نماز میں کون سی سورت مسنون ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۸۴)

مشابہ لگ جائے

”متشابہ“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۴۷)

(۱) فتاویٰ رحیمیہ: ۷۰/۹، کتاب الوقف، احکام المساجد والمدارس، عنوان ”ماہ رمضان میں مسجد سنوارنا“ ط: دار الاشاعت.

— من البدع المنكرة ما يفعل في كثير من البلدان من ايقاد القناديل الكثير العظيمة والسرف في ليال معروفة من السنة كليلة النصف من شعبان فيحصل بذلك مفساد كثيرة منها: مضاهاة المجوس في الاعتناء بالنار في الاكثار منها، ومنها: اضاءة المال في غير وجهه ومنها ما يترتب على ذلك من المفساد من اجتماع الصبيان واهل البطالة ولعبهم ورفع اصواتهم وامتھانهم المساجد وانتھاك حرمتها وحصول او ساخ فيها وغير ذلك من المفساد التي صيانة المسجد عنها لازمة، وفي شرح المھذب للامام النووي رحمه الله تعالى وصرح ائمتنا الاعلام رضی اللہ عنھم بأنه لا يجوز ان يزداد على سراج مسجد سواء كان في شهر رمضان أو غيره لأن فيه اسرافا كما في الذخيرة وغيرها. (تنقيح الفتاوى الحامدية: ۳۵۹/۲، فوائد ومسائل شتى من الحظير والاباحة، من البدع المنكرة ايقاد القناديل الكثيرة، ط: مكتبة امداديه)

— شرح الحموی علی الأشباه: ۱۹۲/۳، القول في احكام المسجد، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

— الھندیة: ۲/۲۶۱، کتاب الوقف، الفصل الثانی: الوقف علی المسجد الخ، ط: رشیدیہ.

مشین سے آیت سجدہ سن لی

مشین سے آیت سجدہ سننے پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا۔ (۱)

معذور حافظ کی امامت

اگر حافظ صاحب عذر کی وجہ سے بیٹھ کر تراویح پڑھائیں اور مقتدی حضرات کھڑے ہوں، تو بعض فقہاء نے کہا ہے کہ سب کے نزدیک نماز صحیح ہو جائے گی۔ اور بعض فقہاء نے کہا ہے کہ مقتدیوں کا بیٹھنا مستحب ہے، تاکہ امام کی متابعت باقی رہے، مخالفت کی صورت نہ رہے۔ باقی دونوں صورتیں جائز ہیں۔ البتہ مقتدی حضرات کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کو ترجیح دیں۔ (۲)

معذور کو نفل بیٹھ کر پڑھنے پر بھی ثواب پورا پورا ملے گا

کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھنے کی قدرت ہونے کے باوجود بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔ لیکن اس کا ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے ثواب کے مقابلہ میں نصف ہوگا۔ مگر عذر کی وجہ سے معذور کو بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے کی صورت میں کھڑے ہو کر

(۱) ولا تجب بسماعه من الصدی والطیر. قوله: (الصدی) هو ما یجیک مثل صوتک فی الجبال والصحاری ونحوهما. (الشامیة: ۱۰۸/۲، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— وان سمعها من الصدی لاتجب علیه. (الهندیة: ۱۳۲/۱، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیہ)

— البحر الرائق: ۱۱۹/۲، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

(۲) واذا صح اقتداء القائم بالقاعد فیها فما الأفضل للمقتدین؟ قال بعضهم: الأفضل أن یقعدوا احترازاً عن صورة المخالفة، وقال ابو علی النسفی: الأفضل القیام عندهما، وقال محمد: القعود؛ لموافقة الامام. (الجوهرة النيرة: ۱۱۹/۱، کتاب الصلاة، باب قیام شهر رمضان، ط: حقانیہ)

— المحيط البرهانی: ۲۵۵/۲، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراویح والوتر، نوع آخر فی القوم یصلون التراویح قعوداً، ط: ادارة القرآن.

— التاتارخانیة: ۴۸۱/۱، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فی التراویح، نوع آخر فی القوم یصلون التراویح قعوداً، ط: قدیمی.

پڑھنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔ (۱)

بیٹھ کر پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جیسے التحیات پڑھنے کے لیے بیٹھتے ہیں، اس طرح بیٹھے، کھڑے ہو کر نفل شروع کرنے کے بعد بیٹھ کر اس کو پورا کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ (۲)

مقتدی امام کے ساتھ سجدہ تلاوت نہ کر سکے

اگر مقتدی نے غلطی کی وجہ سے امام کے ساتھ نماز میں سجدہ تلاوت ادا نہیں کیا، تو یہ ساقط ہو جائے گا۔ کیوں کہ جو سجدہ تلاوت نماز میں واجب ہوتا ہے، اس کو نماز میں ادا کرنا ضروری ہے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ادا کرنا درست نہیں۔ اور نماز کو لوٹانے کی بھی ضرورت نہیں۔ البتہ اگر جان بوجھ کر سجدہ تلاوت نہیں کیا، تو توبہ استغفار ضروری ہے۔ (۳)

(۱) يجوز النفل قاعداً مع القدرة على القيام لكن له أى للمتفل جالساً نصف أجر القائم لقوله صلى الله عليه وسلم من صلى قائماً فهو أفضل ومن صلى قاعداً فله نصف أجر القائم..... إلا أنهم قالوا: هذا فى حق القادر أما العاجز من عذر فصلاته بالایماء أفضل من صلاة القائم الراكع الساجد لأنه جهد المقل، والایجماع منعقد على أن صلاة القاعد بعذر مساوية لصلاة القائم فى الأجر. (حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۴۰۲، ۴۰۳، كتاب الصلاة، فصل فى صلاة النفل جالساً وفى الصلاة على الدابة الخ، ط: قديمى)

— الشامية: ۳۶/۲، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

— البحر الرائق: ۲/۲۲، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

(۲) ويقعد المتفل كالمشهد اذا لم يكن به عذر، فيفترش رجله اليسرى ويجلس عليها وينصب يمينه فى المختار وعليه الفتوى..... وجاز اتمامه قاعداً بعد افتتاحه قائماً. (حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۴۰۴، كتاب الصلاة، فصل فى صلاة النفل جالساً وفى الصلاة على الدابة الخ، ط: قديمى)

— الهندية: ۱/۱۱۴، كتاب الصلاة، الباب التاسع فى النوافل، ط: رشيديه.

— البحر الرائق: ۲/۶۳، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

(۳) (ولو تلاها فى الصلاة سجدها فيها لا خارجها) لمامر، وفى البدائع: واذا لم يسجد أثم وتلزمه التوبة. قوله: (واذا لم يسجد أثم) قائل فى شرح المنية: وكل سجدة وجبت فى الصلاة ولم تؤد فيها سقطت أى لم تبق لها السجود مشروعاً لفوات محلها. (الشامية: ۲/۱۱۰، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد)

— والسجدة التى وجبت فى الصلاة لا تؤدى خارج الصلاة ويكون أثم بتركها. (الهندية:

۱/۱۳۴، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فى سجود التلاوة، ط: رشيديه)

— حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۴۸۰، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: قديمى.

مقتدی قعدہ میں سو گیا

”سو گیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۷۷)

مقتدی کمزور ہیں

اگر مقتدی اس قدر ضعیف کمزور یا کاہل ہوں کہ پوری تراویح میں ایک مرتبہ بھی پورا قرآن شریف نہ سن سکیں، بلکہ اس کی وجہ سے جماعت چھوڑ دیں، تو جس قدر سننے پر وہ راضی ہوں، اس قدر پڑھ لیا جائے، یا ”الم تر کیف“ سے پڑھ لیا جائے۔ لیکن اس صورت میں ختم کی سنت کے ثواب سے محروم رہیں گے۔ (۱)

مقتدی نے سجدہ کی آیت تلاوت کی

اگر کسی مقتدی نے جماعت کی نماز کے دوران امام کے پیچھے بلند آواز سے سجدہ کی آیت تلاوت کی، تو اس پر، امام پر، اور جماعت میں شریک تمام لوگوں پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔ صرف جماعت سے الگ لوگوں پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا، خواہ وہ لوگ نماز ہی نہ پڑھتے ہوں، یا کوئی دوسری نماز پڑھ رہے ہوں، تو ان پر سجدہ واجب ہوگا۔ (۲)

(۱) والختم مرة سنة ومرتين فضيلة وثلاثاً أفضل ولا يترك الختم لكسل القوم لكن في الاختيار: الأفضل في زماننا قدر ما لا يثقل عليهم.

قوله: (الأفضل في زماننا الخ)..... فالحاصل أن المصحح في المذهب أن الختم سنة لكن لا يلزم منه عدم تركه إذ لزم منه تنفير القوم وتعطيل كثير من المساجد خصوصاً في زماننا. (الشامية: ۲/۴۶، ۴۷، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد)

_____ حاشية الطحطاوي على المراقى، ص: ۴۱۵، كتاب الصلاة، باب الوتر وأحكامه، فصل في صلاة التراويح، ط: قديمي.

_____ الهندية: ۱/۱۱۸، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في صلاة التراويح، ط: سعيد.

(۲) (ولا من المؤتم لو كان السامع في صلاته أي صلاة المؤتم) بخلاف الخارج، وفي الشامية: لا تجب على من سمعها منه سواء كان امامه أو المقتدين به كما لا تجب عليه نفسه كما مر.

قوله: (بخلاف الخارج) أي عن صلاة المؤتم التالي اماماً كان أو مؤتماً أو منفرداً أو غير مصل أصلاً. (الشامية: ۲/۱۰۹، ۱۱۲، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد) =

”ملحق“ کی ”حاء“ کو زبردے کر پڑھیں یا زبردے کر؟

دعائے قنوت میں ”ملحق“ کی ”حاء“ کو زبرد اور زبردوں طرح پڑھنا

جائز ہے۔ البتہ زیر ہی بہتر ہے، اور یہی مشہور ہے۔ (۱)

منزل ابتدائی رکعات میں زیادہ پڑھنا

امام کے لیے تراویح کی نماز میں مقتدیوں کے نشاط کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

اگر تراویح کی ابتدائی رکعات میں منزل زیادہ پڑھنے سے مقتدی خوش ہوتے ہیں، تو اس

کی اجازت ہے۔ اور اگر مقتدی ابتدائی رکعات میں منزل زیادہ پڑھنے پر خوش نہیں

ہوتے، تو ایسا نہ کرے۔ بلکہ قراءت تمام رکعتوں میں یکساں طور پر کرنے کی کوشش کرے،

— نعم فی النہایة و شرح المنیة و تجب علی من سمعها من المؤتم ممن لیس فی صلاتہ
اجماعاً. (الشامیة: ۱۱۳/۲، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— و تجب علی من سمعها منہ ممن لیس فی صلاتہ اجماعاً لعدم الحجر بالنظر الیہم لأنه بمنزلة
من لیس فی الصلاة فی حقہم. (حلبی کبیر، ص: ۵۰۰، کتاب الصلاة، تتمات..... فی سجدة
التلاوة، ط: سہیل اکیڈمی)

— أما اذا سمعها من المقتدی رجل لیس معہم فی الصلاة ذکر فی نوادر ابي سليمان أنه يلزمه، وفي
المضمرات وهو الصحيح. (التاتارخانیة: ۵۶۷/۱، کتاب الصلاة، الفصل الحادی والعشرون فی
سجود التلاوة، نوع آخر فی سماع المصلی اية السجدة ممن هو معه فی الصلاة الخ، ط: قدیمی)
(۱) بالكفار ملحق أى لاحق بهم، بكسر الحاء أفصح، وقيل بفتحها.

قوله: (بكسر الحاء) قال النووي: هذا هو المشهور وقال الجزري هكذا روينا.

قوله: (وقيل بفتحها) قاله ابن قتيبة وغيره ونص الجوهرى على أنه صواب. (حاشية الطحطاوى
على المراقى، ص: ۳۸۱، کتاب الصلاة، باب الوتر وأحكامه، ط: قدیمی)

— قوله: (ملحق بمعنى لاحق) مبتدأ وخبر، وهو بكسر الحاء هذا هو المشهور ونص غير واحد
على أنه الأصح، ويقال بفتحها ذكره ابن قتيبة وغيره، ونص الجوهرى على أنه صواب، كذا فى
الحلية، قلت: بل فى القاموس الفتح أحسن أو الصواب. (الشامیة: ۷/۲، کتاب الصلاة، باب الوتر
والنوافل، ط: سعید)

— البحر الرائق: ۴۲/۲، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید.

— النهر الفائق: ۲۹۲/۱، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: رشیدیہ.

تاکہ مقتدیوں پر بھاری نہ ہو۔ (۱)

ن

نابالغ حافظ کی اقتدا کرنا

☆..... نابالغ حافظ کی اقتدا میں فرائض، واجب، تراویح اور نفل نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔ اس لیے نابالغ حافظ کے پیچھے تراویح کی نماز بھی نہ پڑھیں، ورنہ بالغ لوگوں کی نماز نہیں ہوگی، دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ البتہ نابالغ بچوں کی نماز نابالغ امام کے پیچھے ہو جائے گی۔ (۲)

(۱) والختم مرة سنة..... ولا يترك الختم لكسل القوم، لكن في الاختيار: الأفضل في زماننا قدر ما لا يثقل عليهم. قوله: (الأفضل في زماننا الخ)..... فالحاصل أن المصحح في المذهب أن الختم سنة لكن لا يلزم منه عدم تركه إذ لزم منه تنفير القوم وتعطيل كثير من المساجد خصوصاً في زماننا. (الشامية: ۲/۴۶، ۴۷، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد)

— الهندية: ۱/۱۱۸، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في صلاة التراويح، ط: رشيدية. — وسن ختم القرآن مرة في الشهر على الصحيح وهو قول الأكثر، رواه الحسن عن أبي حنيفة يقرأ في كل ركعة عشر آيات أو نحوها..... وفي المحيط الأفضل في زماننا أن يقرأ بما لا يؤدي إلى تنفير القوم عن الجماعة. (الطحطاوي على المراقى، ص: ۴۱۵، كتاب الصلاة، باب الوتر وأحكامه، فصل في صلاة التراويح، ط: قديمي)

(۲) قوله: (والبلوغ) فلا يصح اقتداء بالغ بصبي مطلقاً سواء كان في فرض لأن صلاة الصبي ولو نوى الفرض نفل أو في نفل لأن نفيه لا يلزمه أي ونفل المقتدى لازم مضمون عليه، فيلزم بناء القوى على الضعيف..... وقال بعض مشايخ بلخ: يصح اقتداء البالغ بالصبي في التراويح والسنن المطلقة والنفل، والمختار عدم الصحة بلا خلاف بين أصحابنا. (حاشية الطحطاوي على المراقى، ص: ۲۸۸، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: قديمي)

— وامامة الصبي المراهق لصبيان مثله يجوز كذا في الخلاصه، وعلى قول أئمة بلخ يصح الاقتداء بالصبيان في التراويح والسنن المطلقة، المختار أنه لا يجوز في الصلوات كلها كذا في الهداية، وهو الأصح. (الهندية: ۱/۸۵، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماماً لغيره، ط: رشيدية)

— أقول: والحاصل أن كلاً من الامام والمقتدى اما ذكر أو انثى أو خنثى وكل منها امام بالغ أو غيره، فالذكر البالغ تصح امامته لكل ولا يصح اقتداءه إلا بمثله..... وأما غير البالغ فان كان ذكراً تصح امامته لمثله من ذكر أو انثى وخنثى. (الشامية: ۱/۵۷۷، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد)

☆..... اگر نابالغ حافظ اپنا قرآن پختہ کرنے کے لیے اور تراویح پڑھانے کی عادت ڈالنے کے لیے نوافل میں قرآن سنائے، تو لقمہ دینے کے لیے ایک حافظ اور اگر ایک کافی نہ ہو تو دو حافظ تعلیم کی غرض سے اقتدا کر سکتے ہیں۔ فضیلت حاصل کرنے کی غرض سے اقتدا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

نابالغ سامع کو پہلی صف میں کھڑا کرنا

نابالغ سامع کو ضرورت کی بنا پر پہلی صف میں کھڑا کرنا جائز ہے۔ (۲)

- (۱) فتاویٰ رحیمیہ: ۱۸۷/۳، کتاب الصلاة، صلاة من يصلح اماماً لغيره، عنوان "نابالغ حافظ قرآن پختہ کرنے کے لئے نوافل باجماعت ادا کریں" ط: دار الاشاعت۔
- (وصح لو توضحاً على الانقطاع وصلى كذلك) كافتداء بمفتصدأ من خروج الدم، وكافتداء امرأة بمثلها وصبي بمثله ومعذور بمثله..... الخ. (الشامية: ۵۷۸/۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط: سعيد)
- التاتار خانية: ۴۸۶/۱، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في التراويح، نوع آخر في امامة الصبي في التراويح؛ ط: قديمی۔
- الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۲۳۳/۱، كتاب الصوم، باب التراويح، فصل في امامة الصبيان في التراويح، ط: رشيدية۔
- ولا يصلى الوتر ولا التطوع بجماعة خارج رمضان أى يكره ذلك على سبيل التداعى، بأن يقتدى أربعة بواحد، وفي الرد تحت قوله: أربعة بواحد: أما اقتداء واحد بواحد أو اثنين بواحد فلا يكره، وثلاثة بواحد فيه خلاف، بحر عن الكافي، هل يحصل بهذا الاقتداء فضيلة الجماعة؟ ظاهر ما قدمنا من أن الجماعة في التطوع ليست بسنة، يفيد عدمه، تأمل. (الدر مع الرد: ۴۸/۲، ۴۹، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، مطلب في كراهة الاقتداء في النفل على سبيل التداعى وفي صلاة الرغائب، ط: سعيد)
- البحر الرائق: ۶۹/۲، ۷۰، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد۔
- طحطاوى على المراقى، ص: ۳۸۲، كتاب الصلاة، باب الوتر واحكامه، ط: قديمی۔
- (۲) ويصف الرجال..... (ثم الصبيان) ظاهره تعددهم فلو واحداً دخل الصف. (الشامية: ۵۷۸/۱، ۵۷۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد)
- (قوله: ذكره في البحر بحثاً) قال الرحمتى: ربما يتعين في زماننا ادخال الصبيان في صفوف الرجال لأن المعهود منهم اذا اجتمع صبيان فأكثر تبطل صلاة بعضهم ببعض وربما تعدى ضررهم الى افساد صلاة الرجال، انتهى اه، سندی. (تقريرات الرافعى على حاشية ابن عابدين: ۷۳/۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد)
- البحر الرائق: ۳۵۳/۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد۔

نابینا کی امامت

☆..... جو نابینا احتیاط نہ کرتا ہو، اور نجاست سے نہ بچتا ہو، اس کی امامت مکروہ تنزیہی ہے۔ اور جو نابینا محتاط ہو، اور نجاست سے بچنے کا پورا اہتمام کرتا ہو، پاک اور صاف ستھرا رہتا ہو، اس کی امامت بلا کراہت جائز ہے۔ اس لیے اگر امام یا حافظ نابینا ہے، لیکن محتاط اور نجاست سے بچنے کا پورا اہتمام کرتا ہے، اس کو فرائض، تراویح اور وتر کی نماز پڑھانے کے لیے امام بنانا جائز ہے۔ (۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوة تبوک میں تشریف لے جانے کے موقع پر حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو جو نابینا تھے، مسجد نبوی میں نماز پڑھانے کے لیے اپنا قائم مقام بنایا تھا۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمیر رضی اللہ عنہ نابینا ہونے کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک

(۱) فتاویٰ رحیمیہ: ۱۸۲/۲، کتاب الصلاة، صلاة من يصلح اماماً لغيره، عنوان ”نابینا اور جس کی بینائی کمزور ہو اس کی امامت“ ط: دار الاشاعت.

— وفاسق وأعمى ونحوه الأعشى، نهر. الا أن يكون أى غير الفاسق اعلم القوم فهو أولى، وفي الرد تحت قوله: (أى غير الفاسق) تبع فى ذلك صاحب البحر: حيث قال: قيد كراهة امامة الأعمى فى المحيط وغيره بأن لا يكون افضل القوم، فان كان افضلهم كان أولى،..... لكن ورد فى الأعمى نص خاص هو استخلافه صلى الله عليه وسلم لابن أم مكتوم وعتبان على المدينة و كانا أعميين، لأنه لم يبق من الرجال من هو أصلح منهما..... (الدر مع الرد: ۹۶۰/۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، قبيل: مطلب البدعة خمسة أقسام، ط: سعيد)

— و امامة الأعمى: لأنه لا يتوقى النجاسة، وفي البدائع: اذا كان لا يوازيه غيره فى الفضيلة فى مسجده فهو أولى، وقد استخلف النبي صلى الله عليه وسلم ابن أم مكتوم على المدينة. (رمز الحقائق للعيني على الكنز: ۶۵/۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: ادارة القرآن.

— و كره امامة العبد..... والأعمى لأنه لا يتوقى النجاسة. (النهر الفائق: ۲۴۲/۱، ۲۴۳، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية)

— البحر الرائق: ۳۳۸/۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد.

زمانہ میں بنی خطمہ کے امام تھے۔ (۱)

ناجائز طریقے سے تجارت کرنے والے کی امامت

ناجائز طریقے سے تجارت کرنے والا شخص امامت کے قابل نہیں ہے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ لیکن حاضرین میں کوئی دوسرا شخص ایسا نہ ہو جو امامت کے قابل ہو تو تنہا نماز پڑھنے کے بجائے ایسے امام کے پیچھے پڑھ لینی چاہیے۔ کیوں کہ جماعت کی بڑی فضیلت اور تاکید ہے۔ (۲)

نذرانہ

اگر حافظ صاحب کو پہلے سے معلوم ہے کہ تراویح کی نماز میں قرآن مجید ختم کرنے کے بعد مسجد سے روپیہ ملے گا، اور لینا دینا نمازیوں کی عادت ہے، تو ایسے حافظ

(۱) عن انس رضی اللہ عنہ قال: استخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن ام مکتوم یوم الناس وهو أعمی، رواہ ابو داؤد. (مشکوٰۃ، ص: ۱۰۰، کتاب الصلاة، باب الامامة، الفصل الاول، ط: قدیمی کتب خانہ)

— السنن الكبرى للبيهقي: ۸۸/۳، کتاب الصلاة، باب امامة الاعمی، ط: ادارة تالیفات اشرفیہ.

— ابو داؤد: ۹۸/۱، کتاب الصلاة، باب امامة الاعمی، ط: رحمانیہ.

— حدثنا ابراهيم قال حدثنا أمية..... عن عائشة رضی اللہ عنہا أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم استخلف ابن ام مکتوم بالمدينة یصلی بالناس..... (المعجم الأوسط للطبرانی: ۱۳۷/۳، باب من اسمه ابراهيم، رقم الحديث: ۲۷۲۳، ط: دار الحرمین القاہرہ)

(۲) ويكره امامه عبد..... وفاسق..... هذا ان وجد غيرهم والا فلا كراهة بحر بحثاً، وفي النهر عن المحيط: صلی خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة.

وفي الشامية: (قوله: وفاسق) من الفسق وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر والزاني واكل الربا ونحو ذلك.

(قوله: نال فضل الجماعة) أفاد أن الصلوة خلفها أولى من الانفراد. (الشامية: ۵۵۹/۱، ۵۶۲، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید)

— البحر الرائق: ۳۳۸/۱، ۳۳۹، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید.

— النهر الفائق: ۲۳۲/۱، ۲۳۳، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: قدیمی.

صاحب کے لیے قرآن مجید کو ختم کر کے کچھ لینا درست نہیں ہے۔ (۱) ورنہ پڑھنے اور سننے والے ثواب سے محروم ہوں گے۔ (۲)

نذرانہ لینا

رمضان المبارک میں حفاظ کرام تراویح میں قرآن مجید سناتے ہیں، اور قرآن مجید ختم ہونے کے بعد لوگ حافظ صاحب کو کچھ نذرانہ اور ہدیہ تحائف دیتے ہیں، اگر پہلے سے کوئی بات طے نہیں ہوئی تھی، بلکہ بروقت لوگ ذاتی طور پر رقم یا کپڑے وغیرہ دیتے ہیں تو دینے اور لینے کی گنجائش ہوگی۔ اگرچہ اس سے بھی بچنا بہتر ہے۔ اور اگر پہلے سے طے ہے، یا چندہ کر کے جمع کرتے ہیں، تو دینا لینا درست نہیں۔ (۳)

(۱) المعروف كالمشروط..... فهو بمنزلة المشروط لفظا فلا يصح جعله عدة وتبرعا. (الشامية: ۱۳۰/۳، كتاب النكاح، باب المهر، مطلب مسألة دراهم النقش والحمام ولفافة الكتاب ونحوها، ط: سعيد) — وفيه ايضا: ۴۸۲/۶، كتاب الرهن، ط: سعيد.

— الاشباه والنظائر لابن نجيم، ص: ۹۵، القاعدة السادسة: العادة محكمة، المبحث الاول: ماتثبت العادة به، ط: قديمي كتب خانہ.

(۲) فتاوى دارالعلوم ديوبند: ۲۰۱/۴، كتاب الصلاة، فصل رابع مسائل تراويح، عنوان "بخوشي حافظ كو نذرانہ دينا كيسا ہے؟" ط: دار الاشاعت.

— ويمنع القارى للدنيا، والأخذ والمعطى اثمان فالحاصل أن ماشاع في زماننا من قراءة أجزاء بالأجرة لايجوز لأن فيه الأمر بالقراءة وعطاء الثواب للأمر والقراءة لأجل المال فاذا لم يكن للقارى ثواب لعدم النية الصحيحة فأين يصل الثواب الى المستأجر ولولا الأجرة ماقرأ أحد لأحد في هذا الزمان بل جعلوا القرآن العظيم مكسبا و وسيلة الى جمع الدنيا، انا لله وانا اليه راجعون. (الشامية: ۵۶/۶، كتاب الاجارة، مطلب تحرير مهم في عدم جواز الاستئجار على التلاوة الخ، ط: سعيد)

— فتاوى تنقيح الحامدية: ۱۳۸/۱، كتاب الاجارة، مطلب في حكم الاستئجار على التلاوة، ط: رشيدية. — رسائل ابن عابدين: ۱۶۷/۱، رسالة شفاء العليل وبل الغليل في حكم الوصية بالختمات والتهليل، ط: مكتبة عثمانية.

(۳) ولا يلحق بالقاضى فيما ذكر المفتى والواعظ ومعلم القرآن والعلم لأنهم ليس لهم أهلية الالتزام، والأولى فى حقهم ان كانت الهدية لأجل ما يحصل منهم من الافشاء والوعظ والتعليم عدم القبول ليكون علمهم خالصا لله تعالى، وان أهدي اليهم تحببا وتوددا لعلمهم وصلاحهم فالأولى القبول. (الشامية: ۳۷۳/۵، كتاب القضاء، مطلب في حكم الهدية للمفتى، ط: سعيد) =

نفاس کی حالت میں آیت سجدہ سننے کا حکم

نفاس کی حالت میں کسی سے آیت سجدہ سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا۔ (۱)

نفل بیٹھ کر پڑھنا امت کی تعلیم کے لیے ہے

☆..... وتر کے بعد دو نفل کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ (۲) نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بیٹھ کر نفل پڑھنے والے کے لیے آدھا ثواب ہے۔ اور آپ صلی اللہ

علیہ وسلم سے بیٹھ کر پڑھنا اور کھڑے ہو کر پڑھنا دونوں طرح ثابت ہے۔ لیکن نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر پڑھنے میں پورا اجر و ثواب ملتا تھا۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

خصوصیت تھی۔ کیوں کہ اس میں بھی امت کی تعلیم تھی کہ کھڑے ہونا فرض نہیں ہے۔ (۳)

= شرح کتاب السير الكبير: ۷۷/۴، باب هدية أهل الحرب، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

— الهندية: ۳/۳۳۰، كتاب أدب القاضي، الباب التاسع في رزق القاضي وهديته الخ، ط: رشيدية.

— وانظر: الحاشية رقم الصفحة: ۱۲۲، رقم: ۲ ويصف الرجال..... (ثم الصبيان) ، ورقم

الصفحة: ۱۲۵، رقم: ۱ فتاوى رحيمه: ۱۸۲/۴، ايضاً.

(۱) في شرط لوجوبها أهلية وجوب الصلاة..... حتى لا تجب على الكافر والصبي والمجنون

والحائض والنفساء قرؤا أو سمعوا. (بدائع الصنائع: ۱/۱۸۶، كتاب الصلاة، فصل في بيان من

تجب عليه السجدة، ط: سعيد)

— البحر الرائق: ۲/۱۱۹، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد.

— الهندية: ۱/۱۳۲، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيدية.

(۲) يجوز النفل قاعداً مع القدرة على القيام لكن له نصف أجر القائم. (مراقى الفلاح مع حاشية

الطحطاوى، ص: ۲۰۲، كتاب الصلاة، باب الوتر واحكامه، فصل في صلاة النفل جالساً وفي

الصلاة على الدابة الخ، ط: قديمي)

— الشامية: ۲/۳۷، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

— النهر الفائق: ۱/۳۰۴، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: رشيدية.

(۳) عن عمران بن حصين رضى الله عنه قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة

الرجل وهو قاعد قال من صلى قائماً هو أفضل ومن صلى قاعداً فله نصف أجر القائم ومن صلى

نائماً فله نصف أجر القاعد. (سنن ابن ماجه، ص: ۸۶، كتاب الصلاة، باب صلاة القاعد على

النصف من صلاة القائم، ط: قديمي كتب خانه)

— عن أبى سلمة سألت عائشة رضى الله عنها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت: كان

يصلى ثلث ركعات، ثم يصلى ثمان ركعات، ثم يؤتر ثم يصلى ركعتين وهو جالس فاذا أراد =

☆..... امت کو تعلیم دینا نبوت کے واجبات میں سے ہے۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھ کر نفل پڑھنے میں بھی واجب کی ادائیگی ہے، جس کا ثواب نفل سے زیادہ ہوتا ہے۔ (۱) البتہ بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر کوئی سنت کی اتباع کرنے والا وتر کے بعد دو رکعت کبھی کبھی اس نیت سے بیٹھ کر پڑھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر ادا فرماتے تھے، میں بھی اتباع کرتے ہوئے بیٹھ کر پڑھوں، تو عجب نہیں کہ اس کو اس نیت کے مطابق پورا ثواب ملے۔ (۲) لیکن حدیث کی رو سے کھڑے ہو کر پڑھنے والا پورے

= أن یرکع قام فرکع، ثم یصلی رکعتین بین النداء والاقامة من صلاة الصبح. (الصحيح لمسلم: ۲۵۳/۱، کتاب الصلاة، باب صلاة اللیل و عدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ط: قدیمی) — وعن عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہ قال حدثت أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: صلوة الرجل قاعدًا نصف الصلوة؛ وأنت تصلي قاعدًا؟ قال: أجل! ولكنی لست كأحد منکم. (الصحيح لمسلم: ۲۵۳/۱، کتاب صلوة المسافرین، ط: قدیمی)

— والصواب أن هاتین الرکعتین فعلهما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الوتر جالسًا لبيان جواز الصلوة بعد الوتر و بيان النفل جالسًا، ولم یواظب علی ذلك بل فعله مرة أو مرتین أو مرات قليلة. (شرح النووی علی الصحيح لمسلم: ۲۵۳/۱، کتاب الصلاة، باب صلاة اللیل و عدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ط: قدیمی کتب خانہ)

— اما النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمن خصائصه أن نافلته قاعدًا مع القدرة علی القيام کناقلته قائمًا..... لأنه تشریح لبيان الجواز وهو واجب علیه. (الشامیة: ۳۷/۲، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، قبل "مطلب فی الصلاة علی الدابة" ط: سعید)

(۱) انظر: الحاشیة السابقة، رقم: ۱ (المعروف كالمشروط.....).

(۲) وبعد وتر دو رکعت نشہ خواندن مستحب است در رکعت اولی اذا زلزلت الأرض زلزالها و در رکعت ثانیہ قل یا ایها الکافرون خواند۔ (مالا بدمنہ للقاضی ثناء اللہ پانی پتی، ص: ۵۴، کتاب الصلاة، فصل در نوافل، ط: المصباح)

— بقی أن الجلوس فیہما اتفاقی أو قصدی فاختر النووی رحمہ اللہ تعالیٰ الأول و عندی المختار هو الثانی لأنہما لم تثبتا عنہ قائمًا فحمل فعلہ فی جمیع عمرہ علی الاتفاق مما یصادم البداهة و اذن هو قصدی. (فیض الباری: ۴۲۶/۲، کتاب التہجد، باب المداومة علی رکعتی الفجر، السنة عندی فی الرکعتین بعد الوتر الجلوس، ط: رشیدیہ)

— فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۶۲/۴، کتاب الصلاة، الباب الثامن فی الوتر والنوافل، فصل ثالث سنن مؤکدہ و غیر مؤکدہ، عنوان "نفل بعد الوتر بیٹھ کر پڑھے یا کھڑے ہو کر" ط: مکتبہ امدادیہ ملتان.

ثواب کا اور بیٹھ کر پڑھنے والا آدھے ثواب کا حق دار ہے۔ (۱)

نفل شروع کرنے سے واجب ہو جاتے ہیں

☆..... نفل نماز شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے۔ لہذا اگر کسی نے نفل نماز

شروع کرنے کے بعد کسی وجہ سے توڑ دی تو اس پر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۲)

☆..... اور اگر نفل نماز کو شروع کرنا ہی صحیح نہیں ہوا، تو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں۔

مثلاً: نمازی کا کپڑا ناپاک تھا، یا اس کا وضو نہیں تھا، لیکن اس نے کپڑا پاک سمجھ کر یا اپنے کو با وضو سمجھ کر نفل نماز شروع کی، اور نماز کے دوران یاد آنے سے نماز توڑ دی تو شروع کرنا صحیح

نہ ہونے کی وجہ سے دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔ (۳)

نفل کا وقت

فرضوں کے بعد جو نفل ہیں ان کا وقت اس وقت تک ہے جب تک کہ اس فرض

نماز کا وقت باقی ہے۔ البتہ متصلاً پڑھنا بہتر ہے۔ (۴)

(۱) انظر: الحاشية رقم الصفحة ۱۲۵، رقم: ۲ (ويكره امامه عيد..... وفاسق.....)

(۲) (ولزم نفل بالشروع فيه) بتكبير الاحرام أو بقيام الثالثة شروعاً صحيحاً (قصدًا) (قوله: ولزم نفل) أي لزم المضي فيه، حتى اذا أفسده لزم قضاءه أي قضاء ركعتين وان نوى اكثر على ما يأتي الخ. (الشامية: ۲/۲۹، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد) — البحر الرائق: ۲/۵۶، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

— حلي كبير، ص: ۳۹۲، فصل في النوافل، فروع لو ترك الخ، ط: سهيل اكيڈمی.

(۳) (ولزم نفل شرع فيه)..... شروعاً صحيحاً قصدًا الا اذا شرع متفلاً خلف مفترض أو محدث يعني وأفسده في الحال، أما لو اختار المضي ثم أفسده لزمه القضاء. (قوله: الا اذا شرع) أي فلا يلزمه قضاء ما قطعه ووجهه كما في البدائع: أنه ما التزم الا أداء هذه الصلاة مع الامام وقد أداها. (الشامية: ۲/۲۹، ۳۰، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

— البحر الرائق: ۲/۵۷، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

— النهر الفائق: ۱/۳۰۰، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: قدیمی.

(۴) ويكره تاخير السنة الا بقدر اللهم انت السلام الخ، قال الحلواني: لا بأس بالفصل بالاوراد، واختاره الكمال، قال الحلبي: ان اريد بالكرهية التنزيهية ارتفع الخلاف، قلت: وفي حفظة حمله على القليلة. (الدر المختار مع الرد المحتار: ۱/۵۳۰، باب صفة الصلاة، مطلب هل يفارقه الملكان، ط: سعيد) =

نفل کی جماعت کا ثواب

تراویح کے علاوہ باقی نفل نماز جماعت کے ساتھ ادا نہیں کرنی چاہیے۔ کیوں کہ اس سے جماعت کی فضیلت اور ثواب حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ تین سے زائد مقتدی ہونے کی صورت میں مکروہ ہے۔ یعنی تنہا پڑھنے کی صورت میں جتنا ثواب ملے گا، جماعت کے ساتھ پڑھنے سے اتنا ثواب نہیں ملے گا۔ (۱)

نفل معذور بیٹھ کر پڑھے تو ثواب پورا پورا ملے گا

”معذور کو نفل بیٹھ کر پڑھنے پر بھی ثواب پورا پورا ملے گا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۵۲)

نفل وتر کے بعد بیٹھ کر پڑھے یا کھڑے ہو کر؟

”وتر کے بعد نفل بیٹھ کر پڑھے یا کھڑے ہو کر؟“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۸۹)

نفل وہاں سے الگ ہو کر پڑھنا جہاں فرض پڑھا ہے

”فرض جہاں پڑھے وہاں سے الگ ہو کر نفل پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۰۶)

= — وندب الأربع قبل العصر والعشاء وبعدها، والست بعد المغرب. (البحر الرائق: ۵۰/۲،

كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

— الدر مع الرد: ۱۳/۲، ۱۴، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید.

— رمز الحقائق علی کنز الدقائق: ۷۹/۱، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: ادارة القرآن.

— فتاوی دارالعلوم دیوبند: ۲۰۷/۳، كتاب الصلاة، باب مسائل سنن مؤکده، ط: دارالاشاعت.

(۱) ولا یصلی الوتر ولا التطوع بجماعة خارج رمضان ای یکره ذلك علی سبیل التداعی، بان

یقتدی أربعة بواحد، وفي الرد تحت قوله: اربعة بواحد: أما اقتداء واحد بواحد، أو اثنين بواحد فلا

یکره، وثلاثة بواحد فيه خلاف، بحر عن الكافي، هل یحصل بهذا الاقتداء فضيلة الجماعة؟ ظاهر

ماقدمنا من أن الجماعة فی التطوع لیست بسنة، یفید عدمه، تأمل. (الدر مع الرد: ۳۸/۲، ۳۹،

كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، مطلب: فی كراهة الاقتداء فی النفل

علی سبیل التداعی وفي صلاة الرغائب، ط: سعید)

— البحر الرائق: ۶۹/۲، ۷۰، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید.

— طحطاوی علی المراقی، ص: ۳۸۲، كتاب الصلاة، باب الوتر و احكامه، ط: قدیمی.

نفل ہمیشہ پڑھے یا کبھی کبھی چھوڑ دے؟

نوافل میں اختیار ہے، خواہ کبھی ترک کر دے، یا ہمیشہ نفل سمجھ کر پڑھتا رہے۔ اور اگر اس میں اندیشہ ہے کہ کوئی ان کو فرض سمجھ لے گا، پھر یہ بہتر ہے کہ کبھی کبھی ترک کر دے۔ (۱)

نگاہ کہاں رکھی جائے دعا کے وقت؟

”دعا کے وقت نگاہ کہاں رکھی جائے؟“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۹۳)

نماز دوبارہ پڑھتے وقت آیت سجدہ دوبارہ پڑھی

اگر کسی نے نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا، پھر کسی وجہ سے دوبارہ نماز دہرانے کی ضرورت پیش آگئی اور پھر وہی سجدہ کی آیت پڑھی تو دوبارہ سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) واذا تبدل المجلس بنحو اكل لزم سجدة ثان، وكذا اذا سجد في الصلاة ثم أعادها بعد سلامة يسجد أخرى في ظاهر الرواية لعدم بقاء الصلوية حكما، وفي حاشيته تحت قوله لعدم بقاء الصلوية حكما قال في الشرح: لأن المتلو في الصلاة لا وجود لها لاحقيقة ولا حكما، والموجود هو الذي يستتبع دون المعدوم، فلا يقال ان المجلس واحد والمتلو متحد. (مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۴۹۳، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: قديمي)

— (قوله: وترك كل سنة ومستحب)..... وبه يظهر ان كون ترك المستحب راجعا الى خلاف الأولى، لا يلزم منه ان يكون مكروها الابنهي خاص، لان الكراهة حكم شرعي فلا بد له من دليل، والله اعلم. (فتاوى شامى: ۱/۲۵۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الأولى، ط: سعيد)

(۲) وشرط التداخل اتحاد الآيه، واتحاد المجلس، حتى لو اختلف المجلس واتحدت الآيه أو اتحد المجلس واختلفت الآيه لا تتداخل، كذا في المحيط. (الهندية: ۱/۱۳۲، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيديه)

— وشرائط هذه السجدة، شرائط الصلاة، ألا التحريمه وركنها وضع الجبهة على الارض..... ويفسدها ما يفسد الصلاة من الحدث العمد والكلام..... وعليه اعادتها كمالو وجدت في سجدة الصلاة. (الهندية: ۱/۱۳۵، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيديه)

— ولأن المكان قد تبدل بالاشتغال بالصلاة، فصار كما لو تبدل بعمل آخر. (حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۴۹۳، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: قديمي)

— الهندية: ۱/۱۳۵، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيديه.

— الدر مع الرد: ۲/۱۱۲، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعيد.

— أنظر الحاشية اللاحقة أيضا.

نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ کی آیت دوبارہ پڑھی

امام نے مثلاً فجر کی نماز میں ”سورۃ الم سجدہ“ تلاوت کی اور سجدہ کیا، پھر

نماز مکمل ہونے کے بعد اسی جگہ اسی سورت کو دوبارہ پڑھا تو دوسرا سجدہ لازم ہوگا۔ (۱)

نماز کا پابند نہیں

اگر کوئی حافظ، قرآن تو صحیح پڑھتا ہے، مگر نماز کا پابند نہیں ہے، تو ایسا حافظ فاسق

ہے، اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ اس لیے ایسے حافظ کو امام نہ بنایا جائے۔ ہاں

اگر وہ حافظ توبہ کر لے، اور نماز کی پابندی شروع کر دے تو کراہت ختم ہو جائے گی۔ اور

اس کے پیچھے نماز پڑھنا بلا کراہت درست ہوگا۔ (۲)

نماز کا سجدہ

نماز میں سجدہ کی آیت تلاوت کرنے کی وجہ سے جو سجدہ لازم ہوتا ہے، وہ نماز میں

کرنا لازم ہے، نماز کا سجدہ نماز سے باہر، بلکہ دوسری نماز میں بھی ادا نہیں کیا جاسکتا۔ اگر کسی

نے نماز کے اندر سجدہ کی آیت کی تلاوت کی اور سجدہ کرنا بھول گیا تو وہ گناہ گار ہوگا، (۳)

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۱ (واذا تبدل المجلس بنحو أكل).

(۲) ويكره امامة عبد..... وفاسق..... وفي الرد: وأما الفاسق فقد عللو كراهة تقديمه بأنه لا يهتم

لأمر دينه، وبأن في تقديمه للإمامة تعظيمه، وقد وجب عليهم اهانتة شرعاً..... فهو كالمبتدع تكروه

امامته بكل حال، بل مشى في شرح المنية على أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (الدر مع الرد

۵۶۰/۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، قبيل: مطلب البدعة خمسة اقسام، ط: سعيد)

— مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۳۰۲، ۳۰۳، كتاب الصلاة، باب الامامة، فصل: في بيان

الأحق بالامامة، ط: قديمي.

— الحلبي الكبير، ص: ۴۴۲، باب الامامة، ط: مكتبة نعمانيه.

(۳) وهو أى سجود التلاوة واجب..... على التراخي..... ان لم تكن وجبت بتلاوته في الصلاة

لأنها صارت جزءاً من الصلاة لا يقضى خارجها فتجب فورية فيها..... ولم تقض الصلاة خارجها

لأن لها مزية فلا تتأدى بناقص، وعليه التوبة لائمته بتعمد تركها. (مراقى الفلاح، ص

۴۷۹، ۴۸۰، ۴۹۲، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: قديمي)

— الهندية: ۱/۱۳۳، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيدية. =

ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ توبہ استغفار کرے۔

نماز کا سجدہ نماز سے باہر کرنا

☆..... نماز کے اندر سجدہ کی آیت تلاوت کرنے سے جو سجدہ لازم ہوتا ہے وہ

نماز کے اندر کرنا ضروری ہے، نماز سے باہر کرنا جائز نہیں ہے۔ (۱)

☆..... نماز کا سجدہ نماز سے باہر اس وقت ادا نہیں کیا جاسکتا، جب کہ نماز فاسد

نہ ہو، اگر نماز فاسد ہوگئی اور فاسد ہونا حیض آنے کی وجہ سے نہ ہو، بلکہ کسی اور وجہ سے ہو، تو

وہ سجدہ نماز سے باہر ادا کیا جائے گا۔ (۲) اور اگر نماز کے دوران حیض آنے کی وجہ سے

نماز فاسد ہوگئی تو وہ سجدہ معاف ہو جائے گا۔ (۳)

= الدر مع الرد: ۲/۱۰۹، ۱۱۳، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

(۱) (ولو تلاها في الصلاة سجدها فيها لا خارجها) لما مر، وفي البدائع: واذا لم يسجد أثم وتلزمه التوبة.

قوله: (واذا لم يسجد أثم) قال في شرح المنية: وكل سجدة وجبت في الصلاة ولم تؤدّ فيها

سقطت أي لم تبق لها السجود مشروعاً لفوات محلها. (الشامية: ۲/۱۱۰، کتاب الصلاة، باب

سجود التلاوة، ط: سعید)

— والسجدة التي وجبت في الصلاة لا تؤدى خارج الصلاة ويكون اثمًا بتركها. (الهندية:

۱/۱۳۳، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيديه)

— حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۴۸۰، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: قديمى.

(۲) (ولو تلاها في الصلاة سجدها فيها لا خارجها)..... (الا اذا فسدت الصلاة بغير الحيض) فلو

به تسقط عنها السجدة ذكره في الخلاصة (فيسجدها خارجها) لأنها لما فسدت لم يبق إلا مجرد

التلاوة فلم تكن صلوية. (الشامية: ۲/۱۱۰، ۱۱۱، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— الطحطاوى على المراقى، ص: ۴۹۲، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: قديمى.

— البحر الرائق: ۲/۱۲۲، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

(۳) والذى في الخانية: المرأة اذا قرأت آية السجدة في صلاتها فلم تسجد حتى حاضت

سقطت عنها السجدة. (الشامية: ۲/۱۰۹، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

— التاتارخانية: ۱/۵۶۱، کتاب الصلاة، الفصل الحادى والعشرون في سجدة التلاوة، نوع آخر

في بيان حكمها، ط: قديمى.

— البحر الرائق: ۲/۱۲۲، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

نماز کی حالت میں دوسرے سے سجدہ کی آیت سن لی

”آیت سجدہ نماز کی حالت میں دوسرے سے سن لی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۸۱)

نماز کے باہر کا سجدہ نماز میں ادا نہ کرے

نماز سے باہر سجدہ کی آیت تلاوت کرنے سے جو سجدہ لازم ہوتا ہے وہ نماز میں

ادا کرنا درست نہیں، بلکہ نماز کے باہر کے سجدے کو نماز کے باہر کرنا ضروری ہے۔ (۱)

ننگے سر گھومنے والے کی امامت

”فیشن پرست کی امامت“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۰۸)

نوافل کہاں پڑھے؟

”سنت و نوافل کہاں پڑھے؟“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۶۵)

نوافل کی جماعت اور اکابر علمائے دیوبند

تراویح، کسوف اور استسقاء کے علاوہ باقی نوافل کی جماعت تہجد ہو یا غیر تہجد اگر

چار مقتدی ہوں تو مکروہ تحریمی ہے۔ خواہ خود بخود جمع ہو جائیں یا اعلان کر کے یا بلا کر جمع

کریں۔ تین مقتدی میں اختلاف ہے۔ اور دو مقتدی میں کراہت نہیں ہے۔ یہ فقیہ النفس

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ اور حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے فتووں

(۱) فما تلا خارج الصلاة لا يؤديها في الصلاة وكذا ما تلا في الصلاة لا يؤديها خارج الصلاة. (بدائع

الصنائع: ۱/۱۸۷، كتاب الصلاة، فصل في سجدة التلاوة، فصل وأما بيان محل أدائها، ط: سعيد)

— وان وجبت عليه في غير الصلاة ثم ذكرها في الصلاة لم يقضها فيها لأنها ليست بصلاة

وحرمة الصلاة تمنع من أداء ما ليس من أعمالها فيها. (كتاب المبسوط للسرخسي: ۱۸/۲، كتاب

الصلاة، باب السجدة، ط: رشيدية)

— ولأنها ليست بصلاة وغير الصلاة لا تؤدي في الصلاة. (الجوهرة النيرة: ۱/۹۸، كتاب

الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: مكتبة حقانيه ملتان)

کا خلاصہ ہے۔ (۱)

نوٹ: حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کو رمضان المبارک میں قرآن مجید نفل نمازوں میں سننے کا بڑا شغف تھا، جب لوگوں نے جماعت میں شرکت کی خواہش ظاہر کی تو اجازت نہیں دی، اور گھر کا دروازہ بند کر کے اندر حافظ کفایت اللہ صاحب کی اقتدا میں قرآن مجید سنتے تھے، پھر جب لوگوں کا اصرار بڑھا، تو یہ معمول بنالیا کہ فرض نماز کے بعد مسجد سے باہر تشریف لے آتے تھے، کچھ دیر آرام کرنے کے بعد تراویح میں پوری رات قرآن مجید سنتے تھے، جس میں چالیس پچاس آدمی شرکت کرتے تھے، اور گھر میں جماعت ہوتی تھی۔ لیکن نفلوں کی جماعت کو گوارا نہیں فرمایا۔ (۲)

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری قدس سرہ کی بھی یہی رائے ہے۔ (۳)

حضرت شیخ المشائخ مولانا خلیل احمد صاحب قدس سرہ حافظ قرآن تھے، اور تہجد میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے، اور دو حافظ، حضرت کے پیچھے قرآن کریم سنا کرتے تھے۔ حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب قدس سرہ کا بیان ہے کہ ایک رات میں بھی مقتدی بن گیا تو حضرت نے نماز کے بعد میرا کان پکڑ کر الگ کر دیا۔ (۴)

شیخ العرب والعجم، مرجع الخلائق، حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کا تہجد کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کا معمول تھا۔ اور یہ تمام اکابر علمائے دیوبند کے فتوے اور عمل کے خلاف تھا۔

(۱) فتاویٰ رشیدیہ، ص: ۳۴۴، کتاب الصلاة، باب امامت اور جماعت رمضان المبارک میں تہجد کی جماعت کا حکم، ط: ادارہ صدائے دیوبند۔

— امداد الفتاویٰ: ۱/۳۰۳، کتاب الصلاة، باب الامامة والجماعة، حکم جماعت نوافل، ط: دارالعلوم۔
(۲) انوار الباری: ۲/۳۳۵، باب تطوع قیام رمضان من الایمان، جماعت نوافل اور اکابر دیوبند، ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

(۳) انوار الباری: ۲/۳۳۶، باب تطوع قیام رمضان من الایمان، جماعت نفل اور اکابر دیوبند، قبیل: تکمیل بحث، ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ۔

(۴) انوار الباری: ۲/۳۳۵، باب تطوع قیام رمضان من الایمان، جماعت نوافل اور اکابر دیوبند، ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اتنے بڑے عالم ہونے کے باوجود فقہاء اور اکابر دیوبند کے خلاف عمل کیوں اپنایا؟

اس کے جوابات یہ ہیں:

۱- جن خوش نصیب بزرگوں کو اللہ تعالیٰ نے علم میں پورا عبور عطا فرمایا ہے، ان کو بعض جزئی مسائل کے اندر انفرادی رائے قائم کرنے کا حق ہوتا ہے، لیکن وہ عمل دوسروں کے لیے حجت کے قابل نہیں ہوتا۔ اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہوتا۔ وہ عمل صرف خاص ان بزرگ تک محدود رہتا ہے۔ جیسا کہ علامہ جمال الدین ابن ہمام رحمہ اللہ کے تفردات (انفرادی رائے) کے سلسلے میں مشہور ہے کہ ان کے شاگرد خاص علامہ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہمارے استاد کے تفردات جو اجماع امت کے خلاف ہیں وہ عمل کے قابل نہیں ہیں۔ چنانچہ بعض حضرات کے عرض کرنے پر کہ ”آپ کے اس عمل (جماعت تہجد) کو لوگ سند بنائیں گے“، حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: ”میں خود ہی تو کرتا ہوں، دوسروں کو تو نہیں کہتا“۔ (۱)

۲- ایک ہے احکام کا باب، اور ایک ہے تربیت کا باب۔ اور تربیت کے باب میں ایسی باتوں کی گنجائش ہوتی ہے جو بظاہر احکام کے باب کے خلاف ہوں۔ تو حضرت مدنی قدس سرہ کے عمل کے بارے میں بھی یہ کہا جائے گا کہ آپ سالکین اور مریدین کو تہجد کا عادی بنانے کے لیے تربیت کے طور پر تہجد کی نماز جماعت سے ادا فرمایا کرتے تھے۔ اور یہ عمل کسی دوسرے کے لیے حجت کا باعث نہیں ہو سکتا۔ (۲) بہر حال شریعت کا مسئلہ اپنی جگہ پر برقرار ہے کہ ایک مقتدی ہو تو جائز ہے۔ اور دو میں بھی جواز ہے۔ اور اگر تین مقتدی

(۱) انوار الباری اردو شرح صحیح البخاری: ۲/۳۳۹، باب تطوع قیام رمضان من الایمان، جماعت نوافل اور اکابر دیوبند، قبیل: افادہ مزیدہ، ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان۔

(۲) انوار الباری: ۲/۳۳۹، باب تطوع قیام رمضان من الایمان، جماعت نوافل اور اکابر دیوبند، قبیل: افادہ مزیدہ، ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان۔

ہوں تو اس میں بھی بعض فقہاء کا خیال کراہت نہ ہونے کا ہے۔ اور بعض کا خیال کراہت ہونے کا ہے۔ اور اگر مقتدی چار تک ہو جائیں تو بالاتفاق مکروہ تحریمی ہے۔ (۱)

نوافل و سنت کے بعد دعا

”سنت و نوافل کے بعد دعا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۶۸)

نیت

☆..... تراویح کی نماز، رمضان کے قیام اللیل یا تراویح یا سنت یا امام کی نماز کی

نیت کرنے سے ادا ہو جائے گی۔ (۲)

☆..... اگر امام تراویح کا دوسرا یا تیسرا شفعہ پڑھ رہا ہے، اور کسی مقتدی نے اس

کے پیچھے تراویح کے پہلے شفعہ کی نیت کی تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (۴)

(۱) والجماعة في النفل في غير التراويح مكروهة، فلاحتياط تركها في الوتر خارج رمضان، وعن شمس الأئمة أن هذا فيما كان على سبيل التداعي، أما لو اقتدى واحد بواحد أو اثنان بواحد لا يكره، وإذا اقتدى ثلاثة بواحد اختلف فيه، وإن اقتدى أربعة بواحد كره اتفاقاً. (مراقى الفلاح، ص: ۳۸۶، كتاب الصلاة، باب الوتر وأحكامه، قبيل: فصل في بيان النوافل، ط: قديمي)

— التطوع بجماعة خارج رمضان أي يكره ذلك على سبيل التداعي، بأن يقتدى أربعة بواحد كما في الدرر، وفي الرد تحت قوله: (أربعة بواحد) أما اقتداء واحد بواحد أو اثنين بواحد فلا يكره، وثلاثة بواحد فيه خلاف..... (الدر مع الرد: ۲/۲۸، ۲۹، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في كراهة الاقتداء في النفل على سبيل التداعي وفي صلاة الرغائب، ط: سعيد)

— ولو صلوا الوتر بجماعة في غير رمضان فهو صحيح مكروه كالتطوع في غير رمضان بجماعة، وقيد في الكافي بأن يكون على سبيل التداعي، أما لو اقتدى واحد بواحد أو اثنان بواحد لا يكره، وإذا اقتدى ثلاثة بواحد اختلفوا فيه، وإن اقتدى أربعة بواحد كره اتفاقاً. (البحر الرائق: ۲/۷۰، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

(۲) ان نوى التراويح أو سنة الوقت أو قيام الليل في رمضان جاز. (فتاوى قاضيخان على هامش

الهندية: ۱/۲۳۶، كتاب الصوم، باب التراويح، فصل في نية التراويح، ط: رشيدية)

— بدائع الصنائع: ۱/۲۸۸، كتاب الصلاة، فصل: وأما سننها، ط: سعيد.

— الهندية: ۱/۶۵، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع في النية، ط: رشيدية.

(۴) لو اقتدى بإمام في التراويح يصلى التسليمة الثانية أو العاشرة والمقتدى نوى التسليمة =

☆..... تراویح کی نماز کا طریقہ بھی وہی ہے جو باقی نمازوں کا ہے۔ اور تنہا نماز پڑھنے کی صورت میں اس کی نیت اس طرح کرے کہ میں: ”دورکعت تراویح کی نماز پڑھنے کی نیت کرتا ہوں ”اللہ اکبر“ اس کے بعد ہاتھ باندھ لے۔ (مرد ہے تو ناف کے نیچے۔ عورت ہے تو سینہ پر ہاتھ باندھ لے۔) (۱)

☆..... اگر امام کے پیچھے تراویح پڑھ رہا ہے، تو نیت اس طرح کرے کہ: ”میں دورکعت تراویح کی نماز امام کے پیچھے اقتدا کر کے پڑھ رہا ہوں اللہ اکبر۔“

☆..... تراویح کی نماز میں ہر دورکعت پر الگ الگ نیت کرنا بہتر ہے۔ باقی تراویح کی بیس رکعتوں کے لیے شروع ہی میں ایک نیت کر لینا بھی کافی ہے۔ لیکن یہ بہتر نہیں ہے۔ (۲)

= الأولى أو الخامسة جاز، لأن الصلاة واحدة..... (قاضيخان على الهندية: ۱/۲۳۷، كتاب الصوم، باب التراويح، فصل في نية التراويح، ط: رشيدية)

— بدائع الصنائع: ۱/۲۸۸، كتاب الصلاة، فصل: وأما سننها، ط: سعيد.

— الهندية: ۱/۱۱۷، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل: في التراويح، ط: رشيدية.

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲ (ان نوى التراويح أو سنة الوقت).

(۲) وهل يشترط أن يجدد في التراويح لكل شفع نية؟ ففي الخلاصة: الصحيح نعم، لأنه صلاة على حدة، وفي الخانية: الأصح لا، فإن الكل بمنزلة صلاة واحدة كذا في التاتارخانية، وظاهره أن الخلاف في أصل النية، ويظهر لي التصحيح الأول لأنه بالسلام خرج من الصلاة حقيقة فلا بد في دخوله فيها من النية ولا شك أنه الأحوط خروجاً من الخلاف، نعم رجح في الحلية الثاني ان نوى التراويح كلها عند الشروع في الشفع الأول كما لو خرج من منزله يريد صلاة الفرض مع الجماعة ولم تحضر النية لما انتهى الى الامام. (الشامية: ۲/۴۴، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد)

— وهل يحتاج لكل شفع من التراويح أن ينوى التراويح، قال بعضهم يحتاج لأن كل شفع منها صلاة على حدة، والأصح أنه لا يحتاج لأن الكل بمنزلة صلاة واحدة. (الخانية على هامش الهندية: ۱/۲۳۷، كتاب الصلاة، باب التراويح، فصل في نية التراويح، ط: رشيدية)

— الهندية: ۱/۱۱۷، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: رشيدية.

نیت باندھ کر لقمہ دینا

”لقمہ دینا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۳۹)

نیتِ سجدہ تلاوت

”سجدہ تلاوت کی نیت“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۳۹)

نیت وتر

”وتر کی نیت“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (ص: ۳۸۵)

نیند کا غلبہ ہو تو کیا کرے؟

☆..... اگر تراویح کے وقت نیند کا غلبہ زیادہ ہو، منہ پر پانی چھڑکنے کے باوجود

نیند ستائے تو نماز چھوڑ کر سونے کے لئے گھر چلا جائے۔ کیوں کہ نیند کے غلبہ کے وقت جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا مکروہ ہے۔ اور نیند پوری ہونے کے بعد صبح صادق سے پہلے بقیہ تراویح پڑھ لے۔

☆..... نیند کے ساتھ نماز پڑھنے میں سستی اور غفلت ہوتی ہے۔ اور قرآن میں

غور و فکر کرنا نہیں ہوتا۔ اس لیے ایسی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (۱)

(۱) وكذا اذا غلبه النوم يكره له ان يصلى مع النوم بل ينصرف حتى يستيقظ لأن في الصلاة من النوم تهاونا وغفلة وترك التدبر. (الخانبة على هامش الهندية: ۱/۲۲۴، كتاب الصوم، باب التراويح، فصل في أداء التراويح قاعداً، ط: رشيدية)

— الهندية: ۱/۱۱۹، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: رشيدية.
— حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۴۱۶، كتاب الصلاة، باب الوتر واحكامه، فصل في صلاة التراويح، ط: قديمى.

— قال في التاتارخانية: وكذا اذا غلبه النوم، يكره له ان يصلى بل ينصرف حتى يستيقظ.
(الشامية: ۲/۴۸، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد)

و

واجب میں تاخیر کرنے سے سہو سجدہ لازم ہوتا ہے

”تاخیر واجب“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۱۴)

وتر پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ تراویح کی دو رکعت دوبارہ پڑھنا لازم

ہیں

رمضان المبارک میں تراویح کی بیس رکعت اور وتر پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ تراویح کی دو رکعت میں غلطی ہونے کی وجہ سے دوبارہ پڑھنا واجب ہیں، تو اس صورت میں صرف تراویح کی دو رکعت دوبارہ پڑھیں کافی ہے۔ وتر کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ کیوں کہ وتر کو تراویح سے پہلے پڑھنا بھی صحیح ہے، اور بعد میں بھی پڑھنا صحیح ہے۔ البتہ عام حالات میں وتر کی نماز کو تراویح کے بعد پڑھیں۔ (۱)

وتر پہلے پڑھے یا تراویح؟

تراویح میں جو طریقہ منقول ہے وہ یہ ہے کہ پہلے عشاء کے فرض اور سنت پڑھیں، پھر اس کے بعد تراویح پڑھیں، پھر اس کے بعد وتر کی نماز پڑھیں۔ یہ طریقہ شریعت کے مطابق ہے۔ لیکن اگر کسی نے تراویح سے پہلے وتر کی نماز پڑھ لی، تو بھی نماز

(۱) واذا فاتتہ ترویحة أو ترویحتان فلو اشتغل بها یفوتہ الوتر بالجماعة یشتغل بالوتر ثم یصلی ما فاتتہ من التراویح..... (الہندیہ: ۱/۱۱۷، کتاب الصلاة، الباب الثامن فی النوافل، فصل: فی التراویح، ط: رشیدیہ)

— الدر المختار مع الرد: ۲/۴۴، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعید۔

— مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۱۳، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، فصل: فی صلاة التراویح، ط: قدیمی۔

ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے۔ (۱)

وتر رمضان میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا افضل ہے

رمضان المبارک میں وتر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا افضل ہے۔ اور اس

پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔ رمضان کے علاوہ باقی مہینوں میں وتر جماعت کے ساتھ

پڑھنا درست نہیں۔ کیوں کہ وہ ایک قسم کا نفل ہے۔ اور تراویح، استسقاء اور کسوف کے

علاوہ باقی نوافل میں جماعت ثابت نہیں۔ (۲)

وتر سنت کی نیت سے پڑھ لیے

اگر کسی نے بھول کر سنت کی نیت سے وتر پڑھ لیے، اور تیسری رکعت میں دعائے

قنوت بھی پڑھی تو وتر کی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۳)

(۱) و وقتها بعد صلاة العشاء الى الفجر قبل الوتر وبعده في الاصح، فلو فاته بعضها وقام الامام الى الوتر او تر معه ثم يصلي مافاته. (الدر مع الرد: ۲/۴۴، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث: صلاة التراويح، ط: سعيد.

— طحطاوى على المراقى، ص: ۱۳۴، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، فصل: في صلاة التراويح، ط: قديمى.

— خلاصة الفتاوى: ۱/۶۳، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في التراويح، ط: رشيدية.

(۲) ويوتر بجماعة استحباباً في رمضان فقط، عليه اجماع المسلمين لأنه نفل من وجه، والجماعة في النفل في غير التراويح مكروهة، فالاحتياط بتركها في الوتر خارج رمضان..... وصلاته أى الوتر مع الجماعة في رمضان أفضل من أدائه منفرداً آخر الليل في اختيار قاضى خان، قال قاضى خان رحمه الله: هو الصحيح..... (مراقى الفلاح، ص: ۳۸۶، كتاب الصلاة، باب الوتر، ط: قديمى)

— فتاوى النابلسى، المسماة "بنهاية في شرح هدية ابن العماد": ۲/۶۱۹، الوتر، ط: حقانية، كوئته.

— نور الايضاح، ص: ۹۳، كتاب الصلاة، باب الوتر، ط: نعمانية.

— الدر مع الرد: ۲/۴۸، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد.

(۳) ولا بد من التعيين عند النية..... لفرض..... وواجب أنه وتر، (وفى الشامية) أشار الى أنه لا ينوى فيه أنه واجب للاختلاف فيه، زيلعى. أى لا يلزمه تعيين الوجوب..... (الدر مع الرد:

۱/۴۱۹، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ط: سعيد)

— مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۲۲۲، ۲۲۳، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، وأركانها، ط: قديمى.

— فتاوى النابلسى: ۲/۶۱۷، الوتر، ط: حقانية.

وتر سے فارغ ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ دو رکعت تراویح رہ گئی

”دو رکعت رہ گئیں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۹۹)

وتر عشاء کے ساتھ پڑھ کر تہجد پڑھنا جائز ہے

جو لوگ تہجد گزار ہیں وہ بھی وتر کی نماز کو عشاء کے بعد پڑھ لیں، زیادہ احتیاط اسی

میں ہے۔ پھر جب سحری کے وقت اٹھیں تو تہجد بھی پڑھ لیں۔ (۱) امداد الفتاویٰ میں ہے کہ:

سوال (۳۸۱) اگر تہجد پڑھی جائیگی تو وتروں کا بعد تراویح پڑھنا اچھا ہے یا بعد تہجد؟

الجواب: بعد تراویح، کیوں کہ جماعت کی فضیلت زیادہ مہتمم بالشان ہے، وقت کی فضیلت سے۔“

(امداد الفتاویٰ، ۱/۳۰۱ باب صلوٰۃ الوتر، وتر بعد تہجد یا بعد تراویح، ط: مکتبہ دارالعلوم کراچی)

وتر غیر مقلد امام کے پیچھے پڑھے یا نہیں؟

”غیر مقلد کی امامت“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۰۴)

(۱) وصلاتہ ای الوتر مع الجماعة فی رمضان أفضل من أدائه منفردًا آخر الليل فی اختیار قاضیخان،

قال قاضیخان: هو الصحیح، (مراقی الفلاح، ص: ۳۸۶، کتاب الصلاة، باب الوتر، ط: قدیمی)

— شامی: ۲/۳۸، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعید.

— فتاویٰ النابلسی: ۲/۶۱۹، ۶۲۰، الوتر، ط: حقانیہ.

— الہندیہ: ۱/۱۱۶، کتاب الصلاة، الباب الثامن: فی النوافل، فصل: فی التراویح، ط: رشیدیہ.

— و تاخیر (الوتر الی آخر الليل لوائق بالانتباه) والا فقبل النوم، فان فاق وصلى نوافل، والحال

انه صلى الوتر اول الليل فانه الأفضل. (الدر المختار مع الرد المحتار: ۱/۳۶۹، کتاب الصلاة،

مطلب فی طلوع الشمس من مغربها، ط: سعید)

— (قوله: فان فاق الخ) ای اذا وتر قبل النوم ثم استيقظ يصلى ما كتب له، ولا كراهة فيه بل هو

مندوب، ولا يعيد الوتر لكن فاته الا فضل المفاد بحديث الصحیحين ”امداد“ ولا يقال: ان من لم

يشق بالانتباه فالتعجيل فی حقه افضل كما فی الخانية، فاذا انتبه بعد ما عجل يتنفل ولا تفوته

الافضلية، لاننا نقول: المراد بالافضلية فی الحديث السابق هی المترتبة علی ختم الصلاة بالوتر

وقد فاتت، والتي حصلها هی افضلية التعجيل عند خوف الفوات علی التأخیر فافهم

وتامل. (شامی: ۱/۳۶۹، کتاب الصلاة، مطلب فی طلوع الشمس من مغربها، ط: سعید)

وتر کا ثبوت

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) باہر تشریف لائے، ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور نماز تمہیں عطا فرمائی ہے، وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے (جن کو تم دنیا کی عزیز ترین دولت سمجھتے ہو)، وہ وتر کی نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو تمہارے واسطے عشاء کی نماز کے بعد سے صبح صادق طلوع ہونے تک مقرر کیا ہے۔ (یعنی وہ اس وسیع وقت کے ہر حصے میں پڑھی جاسکتی ہے) (۱)

وتر کا طریقہ

☆..... وتر کی نماز واجب ہے، اور ایک سلام کے ساتھ تین رکعتیں ہیں۔ اور

وتر کی ہر رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھے۔ (۲)

- (۱) عن خارجه بن حذافة قال: خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقال: ان الله امدكم بصلوة هي خير لكم من حمر النعم، الوتر جعله الله لكم فيما بين صلوة العشاء الى ان يطلع الفجر. رواه الترمذی وأبو داؤد. (مشکوٰۃ المصابیح، ص: ۱۱۲، کتاب الصلاة، باب الوتر، الفصل الثانی، ط: قدیمی)
- جامع الترمذی: ۲۱۳/۱، أبواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الوتر، ط: رحمانیہ.
- سنن أبی داؤد: ۲۱۰/۱، کتاب الصلاة، باب تفریع أبواب الوتر، باب استحباب الوتر، ط: رحمانیہ.
- (۲) (قوله: وهو فرض عملاً) أى يفترض عمله أى فعله بمعنى أنه يعامل معاملة الفرائض فى العمل فىأثم بتركه ويفوت الجواز بفوته، ويجب ترتيبه وقضاءه ونحو ذلك..... (قوله: وواجب اعتقاداً) أى يجب اعتقاده وظاهر كلامهم أنه يجب اعتقاد وجوبه..... (قوله: وسنة ثبوتاً) أى ثبوته علم من جهة السنة لا القرآن، وهى قوله صلى الله عليه وسلم "الوتر حق فمن لم يوتر فليس منى" قاله ثلاثاً، رواه أبو داؤد والحاكم وصححه، وقوله صلى الله عليه وسلم "أوتروا قبل أن تصبحوا" رواه مسلم، والأمر للوجوب، قال فى الدر: (وهو ثلاث ركعات بتسليمة) كالمغرب..... (و) لكنه يقرأ فى كل ركعة منه فاتحة الكتاب وسورة) احتياطاً. (رد المحتار مع الدر المختار: ۳/۲، ۴، ۵، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب: فى الفرض العلمى والعملى والواجب، ط: سعيد)
- مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۳۷۴، ۳۷۵، كتاب الصلاة، باب الوتر وأحكامه، ط: قدیمی.
- البحر الرائق: ۳۸/۲، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.
- بدائع الصنائع: ۲۷۱/۱، كتاب الصلاة، فصل: أما الكلام فى مقدارها (الوتر)، ط: سعيد.

وتر کی نیت باندھ کر ثناء پڑھے، پھر ”أعوذ بالله من الشيطان الرجيم“ اور ”بسم الله الرحمن الرحيم“ پڑھے، پھر سورہ فاتحہ پڑھے، اور ”ولا الضالین“ کے بعد آہستہ سے ”آمین“ کہے، پھر ”بسم الله الرحمن الرحيم“ پڑھ کر کوئی سورت یا چند آیات پڑھے، پھر رکوع اور سجدہ کر کے کھڑا ہو جائے۔

اور دوسری رکعت کے شروع میں صرف ”بسم الله الرحمن الرحيم“ پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھے، اور ”ولا الضالین“ کے بعد آہستہ سے ”آمین“ کہے، پھر ”بسم الله الرحمن الرحيم“ پڑھ کر کوئی سورت ملائے، پھر رکوع اور سجدہ کر کے بیٹھ کر صرف التحیات پڑھے، اور کھڑے ہو کر تیسری رکعت کے شروع میں بھی ”بسم الله الرحمن الرحيم“ پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھے اور ”ولا الضالین“ کے بعد آہستہ سے ”آمین“ کہے، پھر ”بسم الله الرحمن الرحيم“ پڑھ کر کوئی سورت ملائے، اور سورت سے فارغ ہونے کے بعد ”الله أكبر“ کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھائے اور دعائے قنوت پڑھے، پھر اس کے بعد رکوع اور سجدہ کر کے بیٹھ کر التحیات درود ابراہیمی اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔ وتر کی نماز پوری ہو جائے گی۔ (۱)

☆..... وتر کی نماز میں قعدہ اولی واجب ہے۔ لہذا اگر وتر کی نماز میں بھول سے

قعدہ اولی ترک کر دیا تو سہو سجدہ واجب ہوگا۔ (۲)

(۱) ویقرأ وجوباً فی کل رکعة منه الفاتحة وسورة ویجلس وجوباً علی رأس الركعتین الأولین منه للمأثور، ویقتصر علی التشهد لشبهة الفرضية ولا یستفتح ای لا یقرأ دعاء الاستفتاح عند قیامه للثالثة لأنه لیس ابتداء صلاة أخرى، وإذا فرغ من قراءة السورة فیها ای الركعة الثالثة رفع یدیه حذاء أذنیہ..... ثم کبر..... وقت قائماً..... قبل الركوع فی جمیع السنة ولا یقنت فی غیر الوتر..... (مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۳۷۵، ۳۷۶، کتاب الصلاة، باب الوتر وأحكامه، ط: قدیمی)

— الدر مع الرد: ۲/۵، ۶، ۷، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید.

— الہندیہ: ۱/۱۱۱، کتاب الصلاة، الباب الثامن فی صلوة الوتر، ط: رشیدیہ.

(۲) ویجلس وجوباً علی رأس الركعتین الأولین منه للمأثور. (مراقی الفلاح مع الطحطاوی،

ص: ۳۷۵، کتاب الصلاة، باب الوتر وأحكامه، ط: قدیمی) =

وتر کا قعدہ اولیٰ بھول گیا

اگر امام صاحب وتر کا قعدہ بھول گئے، اور دوسری رکعت میں بیٹھنے کے بجائے تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے، تو اب مقتدیوں کے لقمہ دینے پر بھی نہ بیٹھیں، آخر میں سہو سجدہ کریں، نماز صحیح ہو جائے گی۔ اور اگر مقتدیوں کی جانب سے لقمہ دینے کی وجہ سے امام صاحب پھر بیٹھ گئے تو یہ غلط ہوگا۔ البتہ اس کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوگی، بلکہ آخر میں سہو سجدہ کریں، نماز صحیح ہو جائے گی۔ دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

وتر کو ”واجب“ کہنا چاہیے یا نہیں؟

وتر کی نماز امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک واجب ہے۔ لہذا وتر کی نیت

— = الہندیہ: ۱/۷۱، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: رشیدیہ.

— شامی: ۱/۴۶۵، کتاب الصلاة، مطلب: فی واجبات الصلاة، ط: سعید.

— سہا عن القعود الاول من الفرض ولو عملیاً..... ثم تذکرہ عاد الیہ ما لم یستقم قائماً، و الا ای وان استقام قائماً لا یعود..... وسجد للسہو لترك الواجب، (قوله: ولو عملیاً) كالوتر..... (الدر مع الرد: ۲/۸۳، ۸۴، کتاب الصلاة، باب سجود السہو، ط: سعید)

— البحر الرائق: ۲/۱۷۸، کتاب الصلاة، باب سجود السہو، ط: رشیدیہ.

— مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۴۶۶، کتاب الصلاة، باب سجود السہو، ط: قدیمی.

(۱) (سہا عن القعود الاول من الفرض) ولو عملیاً..... (ثم تذکرہ عاد الیہ) وتشہد ولا سہو علیہ فی الأصح (ما لم یستقم قائماً) فی ظاہر المذہب وهو الأصح فتح، (والا) ای وان استقام قائماً (لا) یعود لاشتغاله بفرض القيام (وسجد للسہو) لترك الواجب (فلو عاد الی القعود) بعد ذلك (تفسد صلاتہ) لرفض الفرض لما لیس بفرض وصححہ الزیلعی، (وقیل لا) تفسد لکنہ یکون منسئلاً ویسجد لتأخیر الواجب (وهو الأشبه) كما حققه الکمال وهو الحق بحر، قال فی الرد: (قوله: وهو الحق بحر) کان وجہہ مامر عن الفتح، أو ما فی المبتغی من أن القول بالفساد غلط لأنه لیس بترك بل هو تأخیر الخ. (الدر مع الرد: ۲/۸۳، ۸۴، کتاب الصلاة، باب سجود السہو، ط: سعید)

— مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۴۶۷، کتاب الصلاة، باب سجود السہو، ط: قدیمی.

— البحر الرائق: ۲/۱۰۰، ۱۰۱، کتاب الصلاة، باب سجود السہو، ط: سعید.

کرتے وقت ”واجب“ کا لفظ کہنا بہتر ہے، ضروری نہیں ہے۔ (۱)

وتر کی امامت

رمضان المبارک میں وتر کی نماز جماعت سے ادا کی جاتی ہے، اس میں فرض پڑھانے والا یا تراویح پڑھانے والا یا ان دونوں کے علاوہ کوئی اور آدمی بھی پڑھا سکتا ہے۔ البتہ فرض پڑھانے والے امام کا پڑھانا بہتر ہے۔ (۲)

وتر کی تیسری رکعت میں تکبیر کہہ کر دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا

اگر کوئی شخص وتر کی تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورت سے فارغ ہونے کے بعد تکبیر کہہ کر دعائے قنوت پڑھنے کے بجائے رکوع میں چلا گیا، پھر یاد آیا تو واپس کھڑا

(۱) والوتر واجب فی الأصح وهو آخر أقوال الامام، وروی عنه: أنه سنة وهو قولهما، وروی عنه: أنه فرض، ووفق المشائخ بین الروایات بأنه فرض عملاً وهو الذی لا یتبرک، واجب اعتقاداً فلا یکفر جاحده، سنة دليلاً، لثبوته بها..... (مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۳۷۴، کتاب الصلاة، باب الوتر وأحكامه، ط: قدیمی)

— وأيضاً فيه: تعيين الواجب: أطلقه فشمّل قضاء نفل أفسده، والنذر والوتر، ورکعتی الطواف، والعیدین لاختلاف الأسباب، وقال فی العیدین والوتر: ینوی صلاة العید والوتر من غیر تقييد بالواجب للاختلاف فيه (ای ویكون ذلك تعیناً، ولو من غیر تقييد بالواجب وليس المراد انه ممنوع عن نية الواجب، بل انه لا يلزمه ذلك للاختلاف). (طحطاوی مع المراقی، ص: ۲۲۲، ۲۲۳، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة وأركانها، ط: قدیمی)

— شامی: ۴۱۹/۱، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فی حضور القلب والخشوع، ط: سعید۔
— الہندیہ: ۶۶/۱، کتاب الصلاة، الباب الثالث: فی شروط الصلاة، الفصل الرابع فی السنیة، ط: رشیدیہ۔
(۲) واذا جازت التراویح بامامین علی هذا الوجه جاز أن یصلی الفریضه أحدهما ویصلی التراویح الآخر، وقد كان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یؤمهم فی الفریضه والوتر. وكان أبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یؤمهم فی التراویح، کذا فی السراج الوہاج. (الہندیہ: ۱۱۶/۱، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل: فی التراویح، ط: رشیدیہ)

— امداد الأحکام: ۶۰۳، ۶۰۴، کتاب الصلاة، فصل فی الوتر ودعاء القنوت، ط: دار العلوم کراچی۔
— فتاویٰ رحیمیہ: ۲۳۴/۵، کتاب الصلاة، صلوة الوتر، مسئلہ: رمضان میں جو عشاء پڑھائے کیا ضروری ہے کہ وہی وتر پڑھائے، ط: دار الاشاعت۔

ہو گیا اور تکبیر کہہ کر دعائے قنوت پڑھی تو بعد میں دوبارہ رکوع نہ کرے، اور بقیہ نماز پوری کرے، تب بھی نماز ہو جائے گی۔ اور اگر دعائے قنوت کے لیے واپس نہیں لوٹا، قومہ کر کے سجدہ کے لیے چلا گیا تب بھی نماز درست ہو جائے گی۔ اور دونوں صورتوں میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔ (۱)

وتر کی تیسری رکعت میں شریک ہوا

اگر رمضان المبارک میں وتر کی جماعت میں امام کے ساتھ تیسری رکعت ملی، تو امام کی اتباع کرتے ہوئے تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھے، گویا کہ یہ تیسری رکعت میں ہے، اور جب یہ اپنی فوت شدہ نماز کو پورا کرے گا تو دعائے قنوت نہ پڑھے۔ (۲)

(۱) ولو نسيه أي القنوت ثم تذكره في الركوع لا يقنت فيه لفوات محله ولا يعود إلى القيام في الأصح؛ لأن فيه رفض الفرض للواجب، فإن عاد إليه وقت لم يعد الركوع ولم تفسد صلواته لكون ركوعه بعد قراءة تامة وسجد للسهو، قنت أو لا؛ لزاله عن محله. (الدرمع الرد: ۱۰، ۹/۲، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

— الفتاوى الهندية: ۱/۱۱۱، كتاب الصلاة، الباب الثامن: في صلاة الوتر، ط: رشيدية.

— حاشية الطحطاوي على المراقى، ص: ۳۸۵، كتاب الصلاة، باب الوتر وأحكامه، ط: قديمي.

— (ويكبر قبل ركوع ثالثه رافعا يديه) كما مر ثم يعتمد وقيل كالداعي الدر المختار.

(قوله: ويكبر) أي وجوباً وفيه قولان كما مر في الواجبات، وقد مناهناك عن البحر انه ينبغي ترجيح عدمه. (شامی: ۶/۲، باب الوتر والنوافل، مطلب في منكر الوتر والسنن او الاجماع، ط: سعيد)

— (و) قراءة (قنوت الوتر) وهو مطلق الدعاء وكذا تكبيرة قنوته الخ، الدر المختار.

— (قوله: وكذا تكبیر قنوته) ای الوتر، قال فی البحر فی باب سجود السهو: ومما الحق به: ای بالقنوت تكبيره وجزم الزيلعي بوجوب السجود بتركه، وذكر في الظهيرية انه لو تركه لارواية فيه وقيل يجب السجود اعتباراً بتكبيرات العيد، وقيل لا. اه، وينبغي ترجيح عدم الوجوب لأنه الأصل، ولا دليل عليه، بخلاف تكبيرات العيد. (شامی: ۱/۳۶۸، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد)

(۲) المسبوق يقنت مع الامام ولا يقنت بعده كذا في المنية، فاذا قنت مع الامام لا يقنت ثانياً فيما يقضى كذا في محيط السرخسي، في قولهم جميعاً، كذا في المضمرة. (الهندية: ۱/۱۱۱، كتاب الصلاة، الباب الثامن في الوتر، ط: رشيدية) =

وتر کی جماعت ترک کرنا

”وظیفہ کی وجہ سے وتر کی جماعت ترک کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۹۶)

وتر کی جماعت رمضان کے بعد

☆..... رمضان کے علاوہ اتفاقاً اگر وتر جماعت کے ساتھ ادا کیے، اور پیچھے

ایک یا دو آدمی ہوں تو مکروہ نہیں ہے۔

☆..... اور اگر اتفاقاً وتر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور پیچھے دو آدمی سے

زیادہ ہیں، تو مکروہ ہے۔

☆..... اور اگر پابندی سے وتر کی نماز جماعت سے ادا کرے تو مکروہ تحریمی ہے۔ (۱)

وتر کی جماعت میں شامل ہونا

”فرض کی جماعت نہیں ملی تو کیا وتر جماعت سے پڑھ سکتا ہے؟“ عنوان کے

تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۰۷)

= مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۳۸۵، ۳۸۶، کتاب الصلاة، باب الوتر وأحكامه، ط: قدیمی۔
— أما المسبوق فيقنت مع امامه فقط، ويصير مدركا بادراك ركوع الثالثة (لأنه آخر صلاته، وما يقضيه أولهما حكما في حق القراءة، وما أشبهها وهو القنوت؛ وإذا وقع قنوته في موضعه بيقين لا يكرر، لأن تكراره غير مشروع..... (الدر مع الرد: ۲/۱۰، ۱۱، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، قبيل: مطلب في القنوت النازلة، ط: سعيد)

(۱) (ولا يصلى الوتر) لا (التطوع بجماعة خارج رمضان) أى يكره ذلك على سبيل التداعى، بان يقتدى أربعة بواحد كما فى الدرر. قال تحته فى الرد: (قوله: على سبيل التداعى) وهو أن يدعو بعضهم بعضاً كما فى المغرب وفسره الوافى بالكثرة، وهو لازم معناه، (قوله: أربعة بواحد) أما اقتداء واحد بواحد، أو اثنين بواحد فلا يكره، وثلاثة بواحد فيه خلاف، بحر عن الكافى. (الدر مع الرد: ۲/۳۸، ۳۹، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، مطلب فى كراهة الاقتداء فى النفل على سبيل التداعى وفى صلاة الرغائب، ط: سعيد)

— مراقی الفلاح، ص: ۳۸۶، کتاب الصلاة، باب الوتر وأحكامه، ط: قدیمی۔

— البحر الرائق: ۲/۷۰، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، قبيل: باب ادراك الفريضة، ط: سعيد۔

وتر کی دو جماعتوں کا حکم

اگر ایک مسجد میں دو جگہ الگ الگ تراویح ہو رہی ہے، تو وہاں وتر کی بھی الگ الگ دو جماعتیں کرنا جائز ہے۔ (۱)

وتر کی دوسری رکعت میں شامل ہوا

اگر کوئی شخص رمضان المبارک میں وتر کی جماعت میں دوسری یا تیسری رکعت میں آ کر شریک ہوا، تو امام کے ساتھ دعائے قنوت پڑھے، بعد میں آخری رکعت میں دوبارہ نہ پڑھے۔ (۲)

وتر کی دوسری رکعت ہے یا تیسری؟ شک ہو گیا

اگر کسی کو شک ہو گیا کہ یہ وتر کی پہلی یا دوسری رکعت ہے یا تیسری رکعت، تو اس

(۱) عن عبد الرحمن بن عبد القاری قال خرجت مع عمر بن الخطاب ليلة الى المسجد، فاذا الناس أوزاع متفرقون يصلون الرجل لنفسه ويصلون الرجل فيصلون بصلوته الرهط، فقال عمر اني لو جمعت هؤلاء على قارئ واحد لكان امثل ثم عزم فجمعهم على أبي بن كعب، قال: ثم خرجت معه ليلة أخرى والناس يصلون بصلوة قارئهم، قال عمر: نعمت البدعة هذه..... (مشكوة المصابيح، ص: ۱۱۵، كتاب الصلاة، باب قيام شهر رمضان، الفصل الثالث، ط: قديمي) — صحيح البخاری: ۱/۵۳۴، كتاب الصوم (كتاب صلوة التراویح) باب فضل من قام رمضان، ط: الطاف اینڈ سنز کراچی.

— الذي يظهر أن جماعة الوتر تبع لجماعة التراویح وان كان الوتر نفسه أصلاً في ذاته، لأن سنة الجماعة في الوتر انما عرفت بالأثر تابعة للتراویح،..... فالوتر كالتراویح فكما أن الجماعة فيها سنة فكذلك الوتر، بحر. (شامی: ۲/۴۸، ۴۹، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعید)

(۲) المسبوق يقنت مع الامام ولا يقنت بعده كما في المنية، فاذا قنت مع الامام لا يقنت ثانياً فيما يقضى كذا في محيط السرخسي، في قولهم جميعاً، كذا في المضمرة. (الهندية: ۱/۱۱۱، كتاب الصلاة، الباب الثامن في الوتر، ط: رشيدية)

— مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوي، ص: ۳۸۵، ۳۸۶، كتاب الصلاة، باب الوتر وأحكامه، ط: قديمي. — الدر مع الرد: ۲/۱۱۰، ۱۱۱، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، قبيل: مطلب في القنوت النازلة، ط: سعید.

کو چاہیے کہ اس رکعت میں دعائے قنوت پڑھے، اور التحیات کے لیے بیٹھے، پھر اس کے بعد ایک رکعت اور پڑھے، اس میں دوبارہ دعائے قنوت پڑھے۔ (۱)

وتر کی نماز میں کون سی سورت مسنون ہے؟

☆..... وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ ﴿سبح اسم ربک الاعلیٰ﴾،

دوسری رکعت میں سورۃ کافرون، اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھنا مسنون اور مستحب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح پڑھنا ثابت ہے۔ لیکن آپ نے اس پر پابندی نہیں فرمائی، اس لیے ہر روز پابندی سے ان تینوں سورتوں کو وتر کی نماز میں پڑھنے کی عادت نہیں بنانی چاہیے۔ (۲)

☆..... وتر کی تینوں رکعتوں میں دوسری سورتیں پڑھنا بھی مسنون ہے۔ چنانچہ

پہلی رکعت میں ﴿اذا زلزلت الارض﴾ اور دوسری رکعت میں ﴿انا اعطیناک الکوثر﴾ اور تیسری رکعت میں ﴿قل هو اللہ احد﴾ پڑھنا بھی مسنون ہے۔

(۱) ذکر الناطقی فی اجناسہ لو شک أنه فی الأولى أو الثانية أو الثالثة فانه یقنت فی الرکعة التي هو فیها ثم یقعد ثم یقوم فیصلی رکعتین بقعدتین یقنت فیہما احتیاطاً، وفی قول آخر لا یقنت فی الكل أصلاً والأول اصح؛ لأن القنوت واجب، وما تردّد بین الواجب والبدعة یأتی بها احتیاطاً، کذا فی محیط السرخسی. (الهندیة: ۱/۱۱۱، کتاب الصلاة، الباب الثامن، فی الوتر، ط: رشیدیہ)

— الدر مع الرد: ۲/۱۰، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید.

— البحر الرائق: ۲/۴۱، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید.

(۲) روى أنه علیه الصلاة والسلام قرأ فی الأولى منه أى بعد الفاتحة بسبح اسم ربک الأوعلیٰ، وفی الثانية بقل یا ایها الکافرون، وفی الثالثة بقل هو اللہ أحد..... فیعمل به فی بعض الأوقات عملاً بالحديثین لاعلیٰ وجه الوجوب. (مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۳۷۵، کتاب الصلاة، باب الوتر وأحكامه، ط: قدیمی)

— قوله: والسنة السور الثلاث: أى الأعلیٰ والكافرون والاخلاص، لکن فی النہایة أن التعین علی الدوام یفضی الی اعتقاد بعض الناس أنه واجب وهو لا یجوز، فلو قرأ بما ورد به الأثر أحياناً بلامواظبة یكون حسناً..... (شامی: ۲/۶، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

— البحر الرائق: ۲/۴۳، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید.

☆.....ترمذی شریف کی شرح ”عرف الشذی“ میں ہے کہ پہلی رکعت میں ﴿﴾
 الھکم التکائر ﴿﴾ یا ﴿﴾ انا انزلناہ ﴿﴾ یا ﴿﴾ اذا زلزلت الارض ﴿﴾، دوسری رکعت
 میں ﴿﴾ والعصر ﴿﴾ یا ﴿﴾ اذا جاء نصر ﴿﴾ یا ﴿﴾ انا اعطیناک الکوثر ﴿﴾، اور تیسری
 رکعت میں ﴿﴾ قل یا ایہا الکافرون ﴿﴾ یا ﴿﴾ تبت یدا ﴿﴾ یا ﴿﴾ قل هو اللہ احد ﴿﴾
 بھی پڑھتے تھے۔ (۱)

وتر کی نیت

☆.....وتر کی نماز کی نیت اس طرح کرے کہ: ”میں وتر کی تین رکعت واجب
 نماز کی نیت کرتا ہوں اللہ اکبر۔“
 ☆.....وتر کی نیت میں ”واجب“ کا لفظ کہنا بہتر ہے، ضروری نہیں ہے۔ البتہ
 وتر کا تعین کرنا ضروری ہے۔ (۲)

(۱) وورد فی بعض الروایات أن یقرأ فی الركعة الأولى: سبح اسم ربك الأعلى، وفي الثانية: قل
 یا ایہا الکافرون، وفي الثالثة قل هو اللہ أحد، والمعوذتین، وأعله أحمد بن حنبل وابن معین، وهذه
 الروایة أخرجهما أبو حنیفة فی مسنده أيضاً والصور فی سور الوتر كثيرة منها أن یقرأ فی
 الأولى: الھکم التکائر، والقدر، واذا زلزلت، وفي الثانية: العصر، والکوثر، والنصر، والثالثة:
 الکافرون، وتبت، وسورة الاخلاص، ومنها أن یقرأ فی الأولى: سبح اسم ربك، والثانية: قل یا ایہا
 الکافرون، وفي الثالثة: سورة الاخلاص. (العرف الشذی علی هامش جامع الترمذی: ۲۱۷/۱،
 أبواب الوتر، باب ماجاء ما یقرأ فی الوتر، ط: رحمانیہ)

— والنظر الحاشیة السابقة رقم: ۲ (روی أنه علیه الصلاة والسلام قرأ فی الأولى):

(۲) ولا بد من التعین عند النية لفرض وواجب أنه وتر، قوله: أنه وتر، أشار الى أنه لا ینوی أنه
 واجب للاختلاف فيه زیلعی، ای لا یلزمه تعین الوجوب، وليس المراد منعه من أن ینوی وجوبه،
 لأنه ان كان حنیفياً ینبغی أن ینویه لیطابق اعتقاده. (شامی: ۲۱۹/۱، کتاب الصلاة، باب شروط
 الصلاة، مطلب فی حضور القلب والخشوع، ط: سعید)

— حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۲۲، ۲۲۳، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: قدیمی.

— الھندیة: ۲۶/۱، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع فی النية، ط: رشیدیہ.

— البحر الرائق: ۲۸۲/۱، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعید.

وتر کی نیت سے تراویح ادا نہیں ہوگی

”بیس رکعت پوری ہو گئیں سمجھ کر وتر کی نیت باندھ لی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۰۷)

وتر کے بعد بھی تہجد پڑھنا جائز ہے

”وتر عشاء کے ساتھ پڑھ کر تہجد پڑھنا جائز ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۳۷۶)

وتر کے بعد دعا

وتر کے بعد اجتماعی دعا نہیں ہے۔ تراویح کے ختم پر دعا کرنے کے بعد وتر کے بعد

دوبارہ دعا کرنے کی ضرورت نہیں، ایک بار کافی ہے۔ (۱)

وتر کے بعد دو نفل پڑھنا ثابت ہے

نفل، عذر کے بغیر بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے، لیکن کھڑے ہو کر پڑھنے میں ثواب

زیادہ ہے۔ وتر کے بعد دو نفل پڑھنا حدیث اور فقہ سے ثابت ہے۔ جو پڑھے گا وہ ثواب

پائے گا، نہیں پڑھے گا تو گناہ گار نہیں ہوگا۔ البتہ ثواب سے محروم رہے گا۔ (۲)

(۱) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲/۲۵۳، فصل رابع مسائل تراویح، نماز تراویح اور وتر کے بعد دعا ثابت ہے یا نہیں؟ ط: دارالاشاعت کراچی، طبع اول ۱۹۸۶ء

(۲) ویجوز النفل قاعدًا مع القدرة علی القيام لکن له نصف أجر القائم الا من عذر..... وقد حکى فيه اجماع العلماء وعلی غیر المعتد یقال: الا سنة الفجر، لما قبل بوجوبها، وقوة تاكدها، والا التراویح علی غیر الصحيح لأن الأصح جوازها قاعدًا من غیر عذر، فلا یستثنى من جواز النفل جالسًا بلا عذر شیء علی الصحيح، لأنه صلی الله علیه وسلم کان یصلی بعد الوتر قاعدًا أو کان یجلس فی عامة صلاته باللیل تخفیفاً، قوله: بعد الوتر ای غیر الوتر لأن المقصود الاستدلال علی جواز کل النفل قاعدًا..... (مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۲۰۲، کتاب الصلاة، فصل فی صلاة النفل جالسًا، ط: قدیمی)

— ففی صحیح مسلم فی حدیث طویل ثم یصلی (النبی صلی الله علیه وسلم بعد الوتر) رکعتین بعد ما یسلم وهو قاعد، وأخرج الدار قطنی فی سننه عن أم سلمة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یصلی رکعتین خفیفین بعد الوتر، وهو جالس. (اعلاء السنن: ۱۰۵/۶، کتاب الصلاة، أبواب الوتر، حکم الرکعتین بعد الوتر، ط: ادارة القرآن)

— الصحیح لمسلم: ۱/۲۵۳، کتاب المساجد، باب صلاة اللیل وعدد رکعات النبی صلی الله علیه وسلم فی اللیل، وأن الوتر رکعة الخ، ط: قدیمی.

— شامی: ۲/۳۷، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید.

وتر کے بعد ”سبحان الملك القدوس“ کہنے کا حکم

وتر کے بعد بلند آواز سے ”سبحان الملك القدوس“ تین بار پڑھنا مستحب ہے۔ اور بعض روایات میں تیسری مرتبہ بلند آواز سے پڑھنا آیا ہے، تو اس سے تیسری مرتبہ ”سبحان الملك القدوس“ کو بلند آواز سے پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔ (۱)

بہر حال ایسا کرنا مستحب اور بہتر ہے۔ اور نہ پڑھنے والے پر طعن اور ملامت نہ کرے۔ کیوں کہ مستحب فعل کو اگر کوئی نہ کرے تو اس پر طعن تشنیع کرنا جائز نہیں ہے۔ (۲) البتہ سنت کی اتباع کا تقاضا یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کیا ہے ویسے ہی کرے، یعنی تین مرتبہ یا آخر میں ایک مرتبہ ”سبحان الملك القدوس“ کو بلند آواز

(۱) عن سعید بن عبد الرحمن ابن أبزی عن أبيه رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یوتر ”بسبح اسم ربک الأعلى“ وقل یا ایہا الکافرون وقل هو اللہ أحد، وکان یقول اذا سلّم سبحان الملك القدوس ثلاثاً ویرفع صوته بالثالثة..... (سنن النسائی: ۱/۲۵۱، کتاب قیام اللیل و تطوع النہار، باب القراءۃ فی الوتر، ط: رحمانیہ)

— شرح معانی الآثار للطحاوی، ص: ۲۰۱، کتاب الصلاة، باب الوتر، ط: سعید.

(۲) اعلم انه اذا کان المنکر حراماً وجب الزجر عنه واذا کان مکروہاً ندب، والامر بالمعروف ایضاً تبع لما یؤمر به فان وجب فواجب وان ندب فمندوب. (مرقاۃ المفاتیح: ۸/۸۶۲، کتاب الادب، باب الامر بالمعروف، ط: امدادیہ)

— (قولہ: ویسمی مندوباً وادباً) زاد غیرہ ونغلاً و تطوعاً، وقد جرى علی ما علیہ الاصولیون وهو المختار من عدم الفرق بین المستحب والمندوب والادب..... و حکمہ الثواب علی الفعل وعدم اللوم علی التبرک. (شامی: ۱/۱۲۳، کتاب الطہارۃ، مطلب لافرق بین المندوب والمستحب والنفل والتطوع، ط: سعید)

— المندوب او السنة: هو ما طلب الشرع فعله من المكلف طلباً غیر لازم او ما یحمد فاعله ولا یذم تاركه مثل توثیق الدین بالکتابۃ (سند او غیرہ) و حکمہ: انه یثاب فاعله ولا یعاقب تاركه. (الفقه الاسلامی وادلتہ: ۱/۶۳، مقدمات ضروریۃ عن الفقه، مطلب الرابع اصطلاحات الفقه، ط: دار الفکر بیروت)

سے کہہ لیا کریں۔ (۱)

وتر کے بعد نفل بیٹھ کر پڑھنے کی وجہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نفل پڑھنے میں دو گنا ثواب ملتا ہے، اور بیٹھ کر پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گیا کہ وتر کے بعد نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے ہیں، تو دریافت کیا گیا، اس پر ارشاد فرمایا: مجھ کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے، کم نہیں ہوتا۔ وتر کے بعد کی دو نقلیں آپ سے بیٹھ کر پڑھنا ثابت ہے۔ (۲)

(۱) عن ابی ابن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم فی الوتر قال: سبحان الملک القدوس. (سنن ابی داؤد: ۵/۱، کتاب الصلاة، باب الدعاء بعد الوتر، ط: سعید)

— عن سعید بن عبد الرحمن ابن ابزی عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بسبح اسم ربک الاعلیٰ، وقل با ایہا الکافرون وقل هو اللہ احد، واذا سلم قال سبحان الملک القدوس ثلثا ویمد فی الثالثة. (سنن نسائی: ۲۵۲/۱، کتاب قیام اللیل و تطوع النهار، نوع آخر من التراءۃ فی الوتر، ط: امدادیہ)

— عن عبد الرحمن بن ابزی عن ابیہ قال کان یقول اذا سلم: سبحان الملک القدوس ثلثا ویرفع صوته بالثالثة. (مشکوٰۃ، ص: ۱۱۲، کتاب الصلاة، باب الوتر، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

(۲) عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال: رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی جالساً فقلت حدثت انک قلت ان صلوة القاعد علی النصف من صلوة القائم وانت تصلی قاعداً قال اجل. ولكنی لست کاحد منکم. (نسائی: ۲۳۵/۱، کتاب قیام اللیل و تطوع النهار، باب فضل صلوة القائم علی صلوة القاعد، ط: امدادیہ)

— عن عبد اللہ بن عمرو قال حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوة الرجل قاعداً نصف الصلوة قال فاتیتہ فوجدتہ یصلی جالساً فوضعت یدی علی رأسہ فقال مالک یا عبد اللہ بن عمرو، قلت حدثت یا رسول اللہ انک قلت صلوة الرجل قاعداً نصف الصلوة وانت تصلی قاعداً قال اجل، ولكنی لست کاحد منکم. (مسلم: ۲۵۳/۱، کتاب الصلاة، باب جواز النافلة قائماً وقاعداً، ط: قدیمی)

— عن عبد اللہ بن عمرو قال حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: صلوة الرجل قاعداً نصف الصلوة قال: فاتیتہ فوجدتہ یصلی جالساً فوضعت یدی علی رأسہ فقال مالک یا عبد اللہ بن عمرو، قلت حدثت یا رسول اللہ انک قلت صلوة الرجل قاعداً نصف الصلاة وانت تصلی قاعداً قال اجل، ولكنی لست کاحد منکم. (مشکوٰۃ المصابیح، ص: ۱۱۱، کتاب الصلاة، باب القصد فی العمل، الفصل الثالث، ط: قدیمی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول یہ تھا کہ تہجد کی بہت طویل نماز پڑھتے تھے، یہاں تک کہ پیروں پر ورم آجایا کرتا تھا، (۱) اس کے بعد صبح صادق کے قریب وتر پڑھتے تھے۔ پھر بیٹھ کر دو نفل پڑھتے تھے۔ اب بھی اگر کوئی شخص یہی طریقہ اختیار کرے کہ طویل تہجد میں پانچ چھ پارے پڑھنے کے بعد وتر پڑھے، اور تھک کر دو نفل بعد میں بیٹھ کر پڑھے تو اس میں اتباع زیادہ ہے۔

وتر کے بعد نفل بیٹھ کر پڑھے یا کھڑے ہو کر؟

☆..... نوافل کو بیٹھ کر پڑھنا یا کھڑے ہو کر پڑھنا دونوں طرح درست ہے۔ (۲) مگر بیٹھ کر پڑھنے سے کھڑے ہو کر پڑھنے میں دو گنا ثواب ہے۔ (۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ

(۱) عن زیاد قال سمعت المغيرة يقول: ان كان النبي صلى الله عليه وسلم ليقوم او ليصلي حتى ترم قدماه او ساقاه فيقال له فيقول: افلا اكون عبدًا شكورًا. (بخاری: ۱/۱۵۲، کتاب التہجد، باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللیل حتی ترم قدماه، ط: قدیمی)

— عن زیاد بن علاقة قال سمعت المغيرة بن شعبة رضى الله عنه يقول: قام النبي صلى الله عليه وسلم حتى تورمت قدماه فقبل له قد غفر الله لك ماتقدم من ذنبك وما تأخر قال افلا اكون عبدًا شكورًا. (نسائی: ۱/۲۲۳، کتاب قیام اللیل و تطوع النهار، باب احياء اللیل، ط: امدادیہ)

— عن المغيرة قال: قام النبي صلى الله عليه وسلم حتى تورمت قدماه فقبل له لم تصنع هذا وقد غفر لك ماتقدم من ذنبك وما تأخر قال: افلا اكون عبدًا شكورًا، متفق عليه. (مشکوٰۃ، ص: ۱۰۹، کتاب الصلاة، باب التحريض على قیام اللیل، الفصل الاول، ط: قدیمی)

(۲) ويتنفل مع قدرته على القيام قاعدًا. (الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۳۶، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

— ويجوز ان يتنفل القادر على القيام قاعدًا بلا كراهة في الاصح. (هندية: ۱/۱۱۳، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ط: رشیدیہ)

— يجوز التطوع قاعدًا مع القدرة على القيام. (بدائع: ۱/۲۹۷، کتاب الصلاة، فصل في بيان ما يفارق التطوع الفرض فيه، ط: سعید)

(۳) عن عمران بن حصين قال: سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن الذي يصلي قاعدًا قال: من صلى قائمًا فهو افضل ومن صلى قاعدًا فله نصف اجر القائم ومن صلى نائمًا فله نصف اجر القاعد. (نسائی: ۱/۲۲۵، کتاب قیام اللیل و تطوع النهار، فضل صلوة القاعد علی صلوة النائم، ط: امدادیہ)

— عن عمران بن حصين انه سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن صلوة الرجل قاعدًا =

وسلم نے وتر کے بعد دو رکعت نفل نماز کو بیٹھ کر ادا کیا ہے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر

پڑھنے میں پورا ثواب ملتا تھا، دوسروں کو آدھا ثواب ملتا ہے۔ احادیث سے یہ ثابت ہے۔ (۱)

☆..... واضح رہے کہ جہاں عوام نفل نماز کو بیٹھ کر پڑھنے کو شرعاً لازم سمجھتے ہیں وہاں

بیٹھ کر نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ وہاں کھڑے ہو کر پڑھے، تاکہ عوام کا عقیدہ خراب نہ ہو۔ (۲)

☆..... حجة الاسلام حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ بانی دارالعلوم دیوبند

(انڈیا) سے منقول ہے کہ نفل اگر اس نیت سے بیٹھ کر پڑھے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے

یونہی منقول ہے تو اس نیت سے ان شاء اللہ عجب نہیں کہ ثواب میں کچھ کمی نہ رہے۔ (۳)

وتر کے بعد نفل پڑھنا جائز ہے

وتر کے بعد نفل پڑھنا جائز ہے۔ چنانچہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو عشاء کے

= قال: ان صلی قائماً فهو افضل ومن صلی قاعداً فله نصف اجر القائم ومن صلی نائماً فله نصف اجر القاعد، رواه البخاری. (مشکوٰۃ، ص: ۱۱۰، کتاب الصلاة، باب القصد فی العمل، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

— عن عمران بن حصین قال: سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوة الرجل وهو قاعد فقال: من صلی قائماً فهو افضل ومن صلی قاعداً فله نصف اجر القائم، ومن صلی نائماً فله نصف اجر القاعد. (بخاری: ۱/۱۵۰، ابواب تقصیر الصلاة، باب صلاة القاعد، ط: قدیمی)

(۱) دیکھئے سابقہ صفحہ کا حاشیہ نمبر: ۲ (عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)۔

(۲) کل مباح یؤدی الی زعم الجہال سنیۃ امر او وجوبہ فهو مکروہ. (تنقیح الفتاوی الحامدیۃ: ۳۶۷/۲، فوائد ومسائل شتی من الحظر والاباحۃ، مطلب کل مباح یؤدی الی زعم الجہال، ط: میمنیہ، مصر)

— ان المندوبات قد تنقلب مکروہات اذا رفعت عن رتبہا لان التیامن مستحب فی کل شیء ای من امور العبادۃ، لکن لما خشی ابن مسعود ان یعتقدوا وجوبہ اشار الی کراہتہ. (فتح الباری: ۳۳۸/۲، کتاب الاذان، باب الانفتال والانصراف عن الیمین والشمال، ط: دارالمعرفۃ، بیروت)

— واما ما یفعل عقب الصلاة من السجدة فمکروہ اجمالاً لان العوام یعتقدون انها واجبة او سنة او ای وکل جائز ادی الی اعتقادہ کرہ. (شامی: ۱/۳۷۱، کتاب الصلاة، مطلب یشرط العلم بدخول الوقت، ط: سعید)

(۳) مزید تفصیل کیلئے دیکھئے فتاوی رحیمیہ: ۵/۲۲۳، ط: دارالاشاعت.

بعد وتر پڑھ لیتے تھے، وہ اخیر رات میں تہجد بھی پڑھتے تھے۔ (۱) تو اس سے معلوم ہوا کہ وتر کے بعد نفل پڑھنا منع نہیں ہے۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھی ہیں۔ اس لیے بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ وتر کے بعد نفل نہیں ہے، یہ بات درست نہیں ہے۔

وتر کے بعد نفل کا ثبوت

”عن أم سلمة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي بعد الوتر

رکعتین.“ (۲)

(۱) عن خلاص قال: سمعت عمار بن ياسر رضی اللہ عنہ وسأله رجل عن الوتر فقال: اما انا فاوتر ثم انا فان قمت صليت ركعتين ركعتين، رواه الطحاوی. (آثار السنن، ص: ۱۷۹، کتاب الصلاة، باب لا وتران فی لیلۃ، رقم الحدیث: ۶۶۷، ط: امدادیہ)

— عن ابی حمزۃ قال: سألت ابن عباس رضی اللہ عنہ عن الوتر فقال: اذا اوترت اول اللیل فلا توتر آخره واذا اوترت آخره فلا توتر اوله قال: وسألت عائذ بن عمرو فقال مثله..... فهذا ابن عباس وعائذ بن عمرو وعمار وابو هريرة وعائشة لا يرون التطوع بعد الوتر ينقض الوتر. (طحاوی: ۲۰۳/۱، کتاب الصلاة، باب التطوع بعد الوتر، ط: مجتہبائی)

— ابو بکر کان یوتر قبل ان ینام ثم ان قام صلی ولم یعد الوتر، وروی مثله عن عمار وعائشة وكانت تقول أوتران فی لیلۃ؟ انکاراً لذلك. (اوجز المسالك: ۳۶۸/۲، کتاب الصلاة، ماجاء فی قیام رمضان، نقض الوتر، ط: ادارة تالیفات اشرفیہ)

(۲) ترمذی: ۱۰۸/۱، کتاب الصلاة، ابواب صلاة الوتر، باب ماجاء لا وتران فی لیلۃ، ط: قدیمی۔
— عن ام سلمة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی رکعتین خفیفین بعد الوتر. (دارقطنی: ۲۶/۲، کتاب الصلاة، فی الرکعتین بعد الوتر، رقم الحدیث: ۱۶۶۶، ط: عباس احمد الباز، مکة المکرمة)

— عن ام سلمة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین خفیفین وهو جالس. (ابن ماجه، ص: ۸۳، کتاب الصلاة، ماجاء فی الوتر، ماجاء فی الرکعتین بعد الوتر جالساً، ط: قدیمی)

— عن ابی سلمة رضی اللہ عنہ قال: حدثنی عائشة رضی اللہ عنہا قالت: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بواحد ثم یرکع رکعتین بقرأ فیہما وهو جالس فاذا اراد ان یرکع قام فرکع. ”حواله بالا“
— عن ابی سلمة رضی اللہ عنہ عن عائشة رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکع رکعتین بعد الوتر قرأ فیہما وهو جالس فلما اراد ان یرکع قام فرکع. (شرح معانی الآثار: ۲۰۲/۱، کتاب الصلاة، باب التطوع بعد الوتر، ط: مجتہبائی)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت اور پڑھتے تھے۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے، (۱) اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد کی دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھتے تھے۔ اس کے علاوہ حضرت عائشہ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہما نے بھی روایت کیا ہے۔ (۲) انہیں احادیث کی بنا پر بعض علماء وتر کے بعد کی دو رکعتوں کا بیٹھ کر پڑھنا ہی افضل سمجھتے ہیں۔ (۳) لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس بارے میں عام امتیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قیاس کرنا صحیح نہیں۔ صحیح مسلم

— عن ابی امامة رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلیہما بعد الوتر وهو جالس یقرأ فیہما اذا زلزلت، وقل یا ایہا الکافرون، ”حوالہ بالا“

— عن ابی امامة رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلیہما بعد الوتر وهو جالس یقرأ فیہما اذا زلزلت، وقل یا ایہا الکافرون. (اعلاء السنن: ۱۰۶/۶، کتاب الصلاة، ابواب الوتر، حکم الرکتین بعد الوتر، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة)

— عن ابی امامة رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلیہما بعد الوتر وهو جالس یقرأ فیہما اذا زلزلت، وقل یا ایہا الکافرون، رواہ احمد. (آثار السنن، ص: ۱۷۹، کتاب الصلاة، باب الرکتین بعد الوتر، ط: امدادیہ، رقم الحدیث: ۶۷۱)

— عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین وهو جالس..... (دار قطنی: ۳۰/۲، کتاب الصلاة، باب صفة القنوت و بیان موضعه، ط: عباس احمد الباز مکة المکرمة)

— عن ام سلمة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی رکعتین خفیفین بعد الوتر وهو جالس. (اعلاء السنن: ۱۰۵/۶، کتاب الصلاة، ابواب الوتر، حکم الرکتین بعد الوتر، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة)

(۱، ۲) دیکھئے سابقہ صفحہ نمبر ۱۶۰، کا حاشیہ: ۲ (وینقل مع قدرته علی القيام قاعدًا).

(۳) لو ثبت الرکتان بعد الوتر فالسنة فیہا الجلوس دون القيام فان الجلوس فیہما قصدی. (معارف السنن: ۲۵۹/۴، کتاب الصلاة، باب الوتر، بحث رکعتین بعد الوتر جالسًا، ط: سعید)

— ان الجلوس فیہما اتفاقی او قصدی فاختر النوی رحمہ اللہ تعالی الاول، وعندی المختار هو الثانی لانہما لم تثبتا عنہ قائمًا قط فحمل فعلہ فی جمیع عمرہ علی الاتفاق مما یصادم البداهة واذن هو قصدی. (فیض الباری: ۴۲۶/۲، کتاب التهجد، باب المداومة علی رکعتی الفجر، فی الرکتین بعد الوتر ہی الجلوس، ط: رشیدیہ)

میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا کہ مجھے تو کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بتایا تھا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ملتا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں مسئلہ وہی ہے، یعنی بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے کے مقابلے میں آدھا ہوتا ہے، لیکن اس معاملے میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ الگ ہے۔ (۱) یعنی مجھے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب پورا ملتا ہے۔

اس حدیث کی بنا پر اکثر علماء اس کے قائل ہیں کہ وتر کے بعد ان دو رکعتوں کے لیے کوئی الگ اصول نہیں ہے، بلکہ وہی عام اصول اور عام قاعدہ ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے کے مقابلے میں آدھا ہوگا۔ (۲)

(۱) عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال: رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی جالساً فقلت: حدثت انک قلت: ان صلوة القاعد علی النصف من صلاة القائم وأنت تصلی قاعداً، قال: أجل، ولكنی لست كأحد منکم. (سنن النسائی: ۱/۲۲۵، کتاب قیام اللیل وتطوع النهار، باب فضل صلوة القائم علی صلوة القاعد، ط: امدادیہ)

— الصحیح لمسلم: ۱/۲۵۳، کتاب الصلاة، باب جواز النافلة قائماً وقاعداً، ط: قدیمی۔
— مشکوٰۃ المصابیح، ص: ۱۰۱، کتاب الصلاة، باب القصد فی العمل، الفصل الثالث، ط: قدیمی۔
(۲) واما قوله صلی اللہ علیہ وسلم: لست كأحد منکم فهو عند اصحابنا من خصائص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعلت نافلة قاعداً مع القدرة علی القیام کناقلته قائماً تشریفاً له. (شرح صحیح المسلم للنووی: ۲/۲۵۶، کتاب الصلاة، باب جواز النافلة قائماً وقاعداً، ط: دار القلم بیروت)
— (ولکنی لست كأحد منکم) یعنی هذا من خصوصیاتى ان لا ینقص ثواب صلواتى علی اى وجه تكون من جلواتى وذلك فضل الله يؤتیہ من یشاء قال تعالی: وکان فضل الله علیک عظیماً. (مرقاۃ المفاتیح: ۳/۱۶۰، کتاب الصلاة، باب القصد فی العمل، الفصل الثالث، الاصل مشارکتہ علی الصلاة والسلام مع امتہ فی الاحکام الا اذا دل دلیل علی اختصاصہ، ط: امدادیہ)
— ویتنفل مع قدرته علی القیام قاعداً..... وفيه اجر غیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی النصف الا بعذر، درمختار. (قوله: اجر غیر النبی الخ) اما النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمن خصائصه ان نافلة قاعداً مع القدرة علی القیام کناقلته قائماً. (الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۳۶، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

وتر کے بعد یا آیا ایک شفعہ رہ گیا

”دور کعات رہ گئیں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۹۹)

وتر میں تراویح سمجھ کر یا اقتدا کی

”تراویح سمجھ کر وتر میں اقتدا کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۲۸)

وتر میں رکوع سے پہلے رفع یدین اور دعائے قنوت

وتر کی نماز کا تین رکعات ہونا، اور رکوع سے پہلے رفع یدین (دونوں ہاتھوں کا

کانوں تک اٹھانا) کر کے دعائے قنوت پڑھنا حدیث سے ثابت ہے۔ (۱) اور حضرت

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: اوتر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث ففقت فیہا قبل الرکوع. (اعلاء السنن: ۷۰/۶، کتاب الصلاة، ابواب الوتر، ثبوت رفع الیدین للقنوت، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة) — عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلاث رکعات ویجعل القنوت قبل الرکوع، رواه الطبرانی فی الاوسط. (حوالہ بالا)

— واما حدیث ابن عباس فاخرجه الحافظ ابو نعیم فی کتابہ الحلیة..... عن ابن عباس قال اوتر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث ففقت فیہا قبل الرکوع..... واما حدیث ابن عمر فرواه الطبرانی فی معجمہ الوسط..... عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلاث رکعات ویجعل القنوت قبل الرکوع. (نصب الرایة: ۱۲۰/۲، کتاب الصلاة، باب صلاة الوتر، الحدیث الثالث بعد المائة، ط: دار الکتب العلمیة بیروت)

— عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلاث رکعات ویجعل القنوت قبل الرکوع. (مجمع الزوائد: ۲۷۳/۲، کتاب الصلاة، باب القنوت، رقم الحدیث: ۲۸۳۳، ط: دار الکتب العلمیة بیروت)

— وخرج ابو نعیم فی الحلیة عن ابن عباس قال اوتر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث ففقت منها قبل الرکوع، وخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلاث رکعات ویجعل القنوت قبل الرکوع. (بذل المجہود: ۳۲۶/۲، کتاب الصلاة، تفریع ابواب الوتر، باب القنوت فی الوتر، فی القنوت ثلث خلافیات، ط: معهد الخلیل الاسلامی)

— (قوله: ورفع یدیه وقت)..... الحدیث المشہور ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا ترفع الایدی الا فی سبع مواطن، ثلاث فی الصلاة، واربعة فی الحج، اما الثلاثة فتکبیرة الافتتاح وتکبیرات العیدین، وتکبیرة القنوت، واما الاربع فعند استلام الحجر وعند الصفا والمروة، وفي الموقفین وعند الجمرةین وعند المقامین. (البنایة: ۴۹۳/۲، کتاب الصلاة، باب صلاة الوتر، ط: دار الکتب العلمیة بیروت)

عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین وغیرہ سے دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھانا ثابت ہے۔ (۱)

ان بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رکوع سے پہلے رفع یدین کے ساتھ تکبیر کہہ کر جو قنوت پڑھی ہے، یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر ہی کیا ہے۔ اور یہ بات دلیل و حجت کے لیے کافی ہے۔ اگر کوئی شخص اس بات کو نہ مانے تو اس سے یہ کہہ دیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس وغیرہ رضی اللہ عنہم بڑے بڑے صحابہ کرام کا جو مذہب ہے وہ میرا مذہب ہے۔ جس دلیل سے یہ حضرات دعائے قنوت کے لیے تکبیر کہتے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے، وہی دلیل ہماری دلیل ہے۔ (۲)

(۱) اذا اراد القنوت كبر ورفع يديه عندنا..... فان ذلك مروى عن علي وابن عمر والبراء بن عازب..... وفي الذخيرة: رفع يديه حذاء اذنيه وهو مروى عن ابن مسعود وابن عمر وابن عباس وابي عبيدة واسحاق. (حلبى كبير، ص: ۴۱۶، ۴۱۷، كتاب الصلاة، صلاة الوتر، ط: سهيل اكيذمي)

— (قوله: واذا اراد ان يقنت كبر)..... ونقل عن المزني انه قال: زاد ابو حنيفة تكبيرة في القنوت لم تثبت في السنة ولادل عليها قياسه، وقال ابو نصر الاقطع هذا خطأ منه، فان ذلك روى عن علي وابن عمر والبراء بن عازب رضی اللہ عنہم. (البنایة: ۴۹۲/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الوتر، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

— عن عبد الرحمن بن الاسود عن ابيه ان عبد الله بن مسعود كان اذا فرغ من القراءة كبر ثم قنت فاذا فرغ من القنوت كبر ثم ركع..... عن ابراهيم انه كان يكبر اذا قنت، ويكبر اذا فرغ..... عن ابن الاسود عن ابيه عن عبد الله انه كان يرفع يديه اذا قنت في الوتر. (مصنف ابن ابي شيبة: ۲۰۶/۲، كتاب صلاة التطوع والامامة، في التكبير للقنوت، ط: امداديه)

(۲) واذا فرغ من القراءة في الركعة الثالثة كبر ورفع يديه حذاء اذنيه ويقنت قبل الركوع في جميع السنة. (هنديّة: ۱۱۱، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ط: رشيديه)

— اذا فرغ من القراءة في الركعة الثالثة كبر ورفع يديه حذاء اذنيه ثم ارسلهما ثم يقنت. (بدائع: ۲۷۳/۱، كتاب الصلاة، فصل في صفة القراءة، ط: سعيد)

— ويكبر قبل ركوع ثالثه رافعاً يديه وقنت فيه. (الدر المختار مع رد المحتار: ۶/۲، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

وتر واجب ہے

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر کی نماز حق ہے، جو وتر کی نماز ادا نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ وتر کی نماز حق ہے، جو وتر کی نماز ادا نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (یہ بات آپ نے تین دفعہ ارشاد فرمائی)

مطلب: وتر کی نماز کے بارے میں سختی، دھمکی اور تنبیہ کے یہ آخری الفاظ ہیں۔ اس قسم کی حدیثوں سے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے یہ سمجھا کہ وتر کی نماز صرف سنت نہیں، بلکہ واجب ہے۔ یعنی اس کا درجہ فرض سے کم اور سنت مؤکدہ سے زیادہ ہے۔ (۱)

وظیفہ کی وجہ سے وتر کی جماعت ترک کرنا

اگر کوئی شخص عشاء کی سنت اور وتر کے درمیان کسی خاص وظیفہ پڑھنے کا عادی ہے، رمضان المبارک میں چونکہ وتر جماعت سے ہوتے ہیں، تو وظیفہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بیس رکعت تراویح اور وتر جماعت کے ساتھ ادا کرے، پھر اس کے بعد یا کسی اور وقت وظیفہ

(۱) عن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا، الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا، الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا. (سنن ابی داؤد: ۲۰۱/۱، کتاب الصلاة، باب فی من لم یوتر، ط: سعید)

— عن بريدة رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا، الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا، رواه ابو داؤد. (مشکوٰۃ، ص: ۱۱۳، کتاب الصلاة، باب الوتر، الفصل الثالث، ط: قدیمی)

— وروی عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال: اوتروا يا اهل القرآن فمن لم يوتر فليس منا، ومطلق الامر للوجوب وكذا التوعده على الترك دليل الوجوب وروی ابو بكر احمد بن علي الرازي باسناده عن ابی سليمان بن ابی بردة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال: الوتر حق واجب فمن لم يوتر فليس منا، وهذا نص في الباب. (بدائع: ۲۷۱/۱، کتاب الصلاة، فصل فی الصلاة الواجبة، ط: سعید)

پڑھے۔ اور اگر کسی اور وقت میں وظیفہ پڑھنا ممکن نہیں ہے۔ تو وظیفہ ہی کو چھوڑ دے۔ اور تراویح اور وتر جماعت سے پڑھے۔ کیوں کہ یہ سنت ہے، (۱) اور خاص وظیفہ سنت نہیں ہے۔

وعظ کرنا

تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد تسبیح، تہلیل اور درود شریف وغیرہ پڑھنا مستحب ہے۔ (۲) وعظ کہنا مستحب نہیں۔ اس لیے اگر کبھی ضروری وعظ ہو جائے تو کوئی بات نہیں۔ لیکن ہر ترویج کے بعد وعظ کہنے کا التزام کرنا درست نہیں ہے۔ جیسا کہ درمختار میں ہے کہ چپ بیٹھا ہے یا کلمہ پڑھے، یا تلاوت کرے، یا درود شریف پڑھے، یا نفل نماز تنہا پڑھے،

(۱) ویوتر بجماعة فی رمضان فقط علیہ اجماع المسلمین کذا فی التبین۔ (ہندیہ: ۱۱۶/۱، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)

— ان جماعة الوتر تبع لجماعة التراویح وان كان الوتر نفسه اصلا فی ذاته لان سنة الجماعة فی الوتر انما عرفت بالاثر تابعة للتراویح۔ (رد المحتار: ۲/۴۸، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

— اختلفوا ان اداء الوتر فی رمضان بالجماعة افضل ام الاداء فی منزله وحده الصحيح ان الجماعة افضل لان عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کان يؤمهم فی الوتر ولانه لما جاز الاداء بالجماعة كانت بالجماعة افضل اعتباراً بالمکتوبة۔ (خانیہ علی هامش الہندیہ: ۱/۲۴۳، کتاب الصوم، باب التراویح، فصل فی الوتر، ط: رشیدیہ)

(۲) یجلس ندباً بین کل اربعة بقدرها و کذا بین الخامسة والوتر ویخیرون بین تسبیح وقراءة وسکوت وصلاة فرادی۔ (الدر المختار: ۲/۴۶، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعید)

— ویستحب الجلوس بین الترویحتین قدر ترویحة..... ثم هم مخیرون فی حالة الجلوس ان شاؤا سبحوا، وان شاؤا قعدوا ساکتین۔ (ہندیہ: ۱/۱۱۵، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ)

— وکلما صلی الامام ترویحة ینتظر قاعداً بین الترویحتین مقدار ترویحة..... وانما یستحب الانتظار بین کل ترویحتین لان التراویح ماخوذ من الراحة فیفعل ماقلنا تحقیقاً للاسم وهو فی الانتظار مخیر ان شاء سبح وان شاء همل وان شاء صلی وان شاء سکت، ای ذلک فعل فهو حسن لقوله علیہ الصلاة والسلام المنتظر للصلاة فی الصلاة۔ (خانیہ علی هامش الہندیہ: ۱/۲۳۳، ۲۳۵، کتاب الصوم، باب التراویح، فصل فی مقدار التراویح، ط: رشیدیہ)

لیکن وعظ کا ذکر کہیں بھی نہیں۔ (۱)

ولد الزنا کی امامت

”طوائف کے لڑکے کی امامت“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۸۹)

۵

ہاتھ باندھنے کا طریقہ

تکبیر تحریمہ کے بعد اور وتر میں قنوت سے پہلے، اسی طرح عید کی نماز کی پہلی رکعت میں تیسری تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر باندھ لیے جائیں۔ ہاتھ چھوڑ کر پھر باندھنا کہیں سے ثابت نہیں۔ (۲)

(۱) دیکھئے سابقہ صفحہ کا حاشیہ نمبر: ۲ (یجلس ندباً بین کل اربعة بقدرها).

(۲) وضع یدہ الیمنی علی الیسری تحت السرة كما فرغ من التكبير..... کل قیام فیہ ذکر مسنون فالسنة فیہ الاعتماد كما فی حالة الثناء والقنوت وصلاة الجنابة، وکل قیام لیس فیہ ذکر مسنون كما فی تکبیرات العیدین فالسنة فیہ الارسال کذا فی النہایة وهو الصحیح. (هندیة: ۷۳/۱، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة و آدابها و کیفیتها، ط: رشیدیہ) — واما وقت الوضع فکما فرغ من التكبير فی ظاهر الرواية..... واما القیام المتخلل بین الركوع والسجود فی صلاة الجمعة والعیدین فقال بعض مشائخنا الوضع اولی لان له ضرب قرار وقال بعضهم الارسال اولی لانه كما یضع یحتاج الی الرفع فلا یكون مفیداً واما فی حال القنوت فذکر فی الاصل اذا اراد ان یقنت کبر ورفع یدیه حذاء اذنیه ناشراً اصابعه ثم یکفهما قال ابو بکر الاسکاف معناه یضع یمینه علی شماله. (بدائع: ۲۰۱/۱، کتاب الصلاة، فصل فی سنن الصلاة، ط: سعید)

— ویسن وضع الرجل یدہ الیمنی علی الیسری بمانصه: ولا بد فی ذلك القیام ان یكون فیہ ذکر مسنون ومالا فلا مال یطل، فحینئذ یضع كما فی السراج وغیره، وقال محمد: لا یضع حتی یشرع فی القراءة فهو عندهما (ای الشیخین) سنة قیام فیہ ذکر مسنون، وعنده سنة للقراءة فیرسال عنده حالة الثناء والقنوت وفی صلاة الجنابة، وعندهما یعتمد فی الكل واجمعوا علی انه یرسل فی القومة بین الركوع والسجود و بین تکبیرات العیدین لعدم الذکر والقراءة فی هذه المواضع. (اعلاء السنن: ۱۰۲/۶، کتاب الصلاة، ابواب الوتر، کیفیة وضع الیدین حال قراءة القنوت، ط:

ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة)

ہار پہنانا

ختم قرآن کی رات میں حافظ، سامع اور امام کو پھولوں کا ہار پہنانے کا رواج اچھا نہیں ہے، اس کو ترک کرنا چاہیے۔ کیوں کہ اس میں اسراف بھی ہے، اور مسجد کا فرش بھی گندہ ہوتا ہے۔ (۱) اگر حافظ وغیرہ کی عزت افزائی مقصود ہے تو ان کو عربی رومال یا شال یا پگڑی وغیرہ پہنادیں۔ تاکہ ان چیزوں سے کوئی فائدہ بھی ہو۔

ہجے سے آیت پڑھے

”سجدہ کی آیت ہجے سے پڑھے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۵۹)

(۱) من البدع المنكرة ما يفعل في كثير من البلدان من ايقاد القناديل.....منها اضاءة المال..... و امتهانهم المساجد وانتهاك حرمتها، وحصول اوساخ فيها وغير ذلك من المفاسد التي صيانة المسجد عنها لازمة. (تنقيح الفتاوى الحامدية: ۲/۳۵۹، كتاب الحظر والاباحة، فوائد ومسائل شتى من الحظر والاباحة، مطلب من البدع المنكرة ايقاد القناديل، ط: ميمنيه مصر) — ولا يزداد في ليلة الختم شيء زائد على ما فعل في اول الشهر لانه لم يكن من فعل ماضى بخلاف ما احدثه بعض الناس اليوم من زيادة وقود القناديل الكثيرة الخارجة عن الحد المشروع لما فيها من اضاءة المال والسرف والخيلاء..... فليتحفظ من هذا كله وما شاكله. (المدخل لابن امير الحاج: ۲/۳۱۱، ۳۱۲، كتاب الصلاة، فصل في وقود القناديل ليلة الختم، ط: مصطفى البابي الحلبي) — فتاوى رحيميه: ۶/۲۵۸، كتاب الصلاة، مسائل تراويح، سوال نمبر: ۲۵۵، ط: دار الاشاعت.

مؤلف کی دیگر کتب

- (۱) نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا (مکمل چار جلد)
- (۲) زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا
- (۳) روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا
- (۴) قربانی کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا
- (۵) تراویح کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا
- (۶) عمرہ اور حج کا آسان طریقہ
- (۷) الثانی شرح اردو متن الکافی
- (۸) متن الکافی فی العروض و القوافی

عنقریب منظر عام آنے والی کتابیں

- (۹) حج کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا
- (۱۰) سفر کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا
- (۱۱) اعتکاف کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا
- (۱۲) وضو کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا
- (۱۳) غسل کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا
- (۱۴) میت کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

فاشر: بیت العمار کراچی